میرزا عبدالقادر

بیدل

کلیاتِ بیدلؒ

Marfat.com

Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ

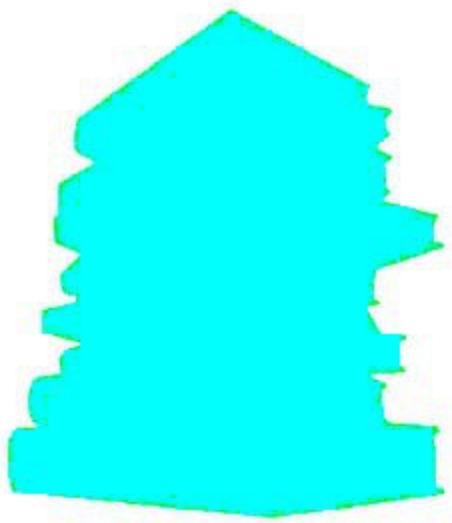

Marfat.com

Marfat.com

حکیم محمد موسیٰ
ذخیرہ

میرزا عبدالقادر بیدلؒ

کلیاتِ بیدلؒ

مقدس

انتخاب

الکتاب لاہور

Marfat.com

39141

۶

ناشر	الکتاب، گنج بخش روڈ لاہور	
طابع	معارف پرنٹنگ پریس	
سالِ اشاعت	۱۹۷۸ء	۱۳۹۸ھ
تعداد	۳۰۰	
قیمت	۵۴/-	

ادارت و اہتمام
محمد سلیم اسماعیل چشتی

Marfat.com

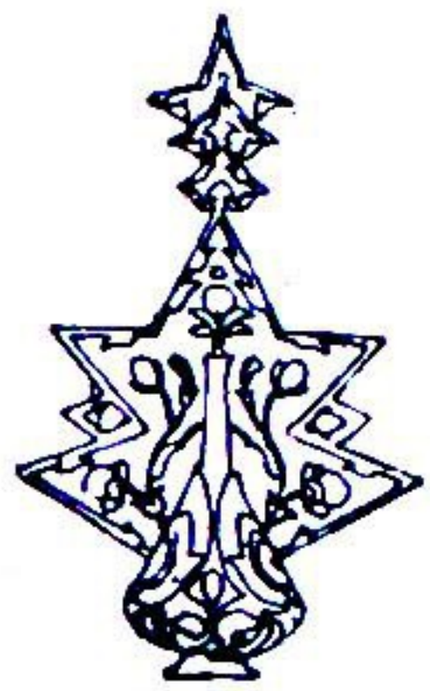

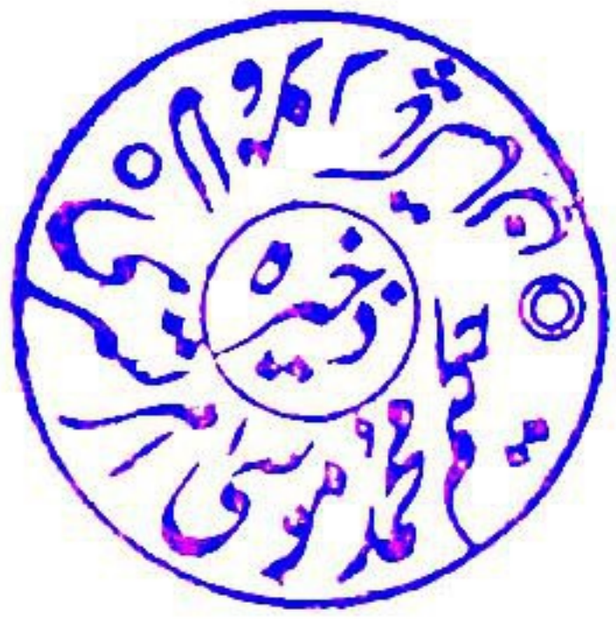

فہرست

غزلیات ——— ۲

مثنوی محیط اعظم ——— ۲۶۲

نکات بیدل ——— ۳۵۵

حکایات و اشارات ۴۲۵

رباعیات ۴۷۶

Marfat.com

سخنہائے گفتنی

میرزا عبدالقادر بیدلؔ نے جو علمی و ادبی ورثہ چھوڑا ہے وہ بلند پایہ ہونے کے ساتھ ساتھ مقدار کے اعتبار سے بھی کسی طرح فرومایہ نہیں ہے۔ چنانچہ ان کی منظومات میں غزلیات کے ایک ضخیم دیوان کے علاوہ قصاید، ترجیع بند، ترکیب بند، مخمس، قطعات و رباعیات اور ہم طویل مثنویاں شامل ہیں۔ نثر میں چہار عنصر، رقعات اور نکاتِ بیدل ان سے یادگار ہیں۔

بیدلؔ کا تعلق شاعری کے اس دبستان سے تھا جو "سبکِ ہندی" کے نام سے موسوم ہے نہ صرف یہ کہ وہ اس دبستان کے سربرآوردہ شعراء میں سے ہیں، بلکہ ان کے عہد میں یہ طرز ارتقا کی منازل طے کر کے فنی لحاظ سے اپنی منتہائے کمال کو پہنچ چکا تھا، ان کی باریک بین اور نکتہ سنج طبیعت کو یہ سبک بہت راس آیا اور اس میں ان کے جوہر خوب کھلے۔ لیکن کسقدر افسوس کی بات ہے کہ جس سرزمین نے اس نابغہ روزگار کو جنم دیا اس میں اسے وہ پذیرائی حاصل نہ ہو ئی جسکا وہ مستحق تھا۔ بہرحال ابنائے وطن کی بے اعتنائی کا ازالہ دیارِ غیر میں ہوا۔ چنانچہ افغانستان اور اس سے بھی آگے ترکستان تک کلامِ بیدل کے مفتوحہ علاقے ہیں اور ان علاقوں پر آج بھی اس کا موثر کنٹرول ہے۔

برّصغیر میں اگرچہ کلیاتِ بیدل کے متعدد نسخے طبع ہو چکے ہیں لیکن ان میں سے کوئی ایک بھی بیدل کے مکمل آثار کو محیط نہیں ہے۔ مندرجات کے لحاظ سے بھی ان نسخوں میں فرق ہے، کلامِ بیدلؔ کو تمام و کمال شکل میں پیش کرنے کا شرف اہلِ افغانستان کے لیے مقدر تھا، وہاں کی وزارتِ تعلیم کے زیر اہتمام کچھ عرصہ ہوا "کلیاتِ بیدل" شائع کیا گیا ہے جو ٹائپ کی طباعت میں بڑی تقطیع کی چار ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔ اس سلسلہ میں جس تلاش و تفحص کو بروئے کار لایا گیا

Marfat.com

ہے، اس کی جتنی بھی داد دی جائے کم ہے۔

برصغیر کے مختلف مقامات سے کلامِ بیدل کے جو مجموعے شائع ہوئے ہیں ان کی تفصیل یوں ہے۔

۱۔ کلیاتِ بیدل لکھنو، ۱۲۸۷ھ ۴۔ دیوانِ بیدل (صرف غزلیات) بمبئی ۱۸۷۵ء

۲۔ کلیاتِ بیدل مطبع صفدری بمبئی ۱۲۹۹ھ ۵۔ " " " دہلی ۱۸۸۳ء

۳۔ کلیاتِ بیدل " " ۱۳۰۲ھ ۶۔ " " " کانپور ۱۸۸۶ء

یہ مطبوعہ نسخے اب قریب قریب نایاب ہیں۔ ان میں سے ۳ کو "الکتاب" نے ری پرنٹ کیا ہے۔

اس نسخے کی تنگ دامانی سے ظاہر ہے کہ اس میں کلامِ بیدل کا محض قلیل حصّہ ہی سما سکتا ہے، اسی بنا پر ہم نے اس اشاعت کے لیے "انتخاب" کا لفظ استعمال کیا ہے۔ اس مجموعے کے مرتّبین کے پیشِ نظر، انتخاب کرتے وقت کونسا تنقیدی معیار تھا، اس کے بارے میں کچھ کہنا مشکل ہے کیونکہ یہ نسخہ مقدمے یا دیباچے سے محروم ہے، تاہم اس میں بیدل کے فکر و فن کی چونکہ کافی حد تک نمائندگی ہو گئی ہے، اس لیے اگر اسے "انتخاب" کہہ لیا جائے تو کچھ ایسا حرج بھی نہیں ہے۔

امید کہ اس معذرت کے بعد اہلِ علم لفظ "انتخاب" کے اس "غیر محتاط" استعمال سے کبیدہ خاطر نہ ہونگے۔

آج جبکہ کلیاتِ بیدل مکمل شکل میں طبع ہو چکا ہے تو اس قسم کے نامکمل اور فرسودہ مجموعے کو چھاپنے میں کیا تک ہے؟ یہ ایک متوقع ——— اور اچھا ——— سوال ہے۔ نامناسب نہ ہوگا اگر اس ضمن میں چند معروضات پیش کر دیے جائیں۔

اوّل یہ کہ نسخہ کابل بیش قیمت ہے اور ہر شخص اسے خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتا۔

علاوہ ازیں چونکہ یہ ایک "درآمدی" چیز ہے اس لیے ہر وقت بازار میں دستیاب بھی نہیں۔

دوم یہ کہ قلمی نسخوں کی طرح کلاسیک کتابوں کے اوّلین مطبوعہ نسخے بھی ہمارے علمی و ادبی سرمائے کا ایک قیمتی حصّہ ہیں اور ان کو نابود ہونے سے بچانا بھی ہماری ذمہ داری ہے۔ لہٰذا نایاب مطبوعہ کتابوں کے ری پرنٹ کی اشاعت اسلاف کے ورثے کو محفوظ کرنے کی ایک

Marfat.com

صورت ہے ۔ "الکتاب" کے اشاعتی پروگرام میں اس بات کو برابر اہمیت دی جاتی ہے کہ کلیاتِ بیدل (انتخاب) کی اشاعت کے ذریعہ ایک تقریباً معدوم نسخہ نے گویا نئی زندگی پائی ہے،

سوم یہ کہ اِس "انتخاب" کی حیثیت اب ایک طرح سے "تعارف نامہ" کی ہے، جو حضرات کم فرصتی یا کسی اور وجہ سے مکمل کلیات کا مطالعہ نہ کر سکیں، ان کے لیے اس مختصر مجموعہ میں تسکینِ ذوق کا سامان موجود ہے اور وہ اس کے توسّط سے بیدل کے فکر و فن کے ساتھ بخوبی آشنا ہو سکتے ہیں۔ لیکن اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ اس "انتخاب" کی اشاعت کا مقصد قارئین کو مکمل کلیات سے بے نیاز کرنا ہے، اہلِ ذوق کو نہ اس قسم کا مشورہ دیا جا سکتا ہے، اور نہ اُن سے اس انداز فکر کی توقع کی جا سکتی ہے۔ یوں بھی علم کی جو طبیعتیں پایاب ندیوں سے گزر کر گہرے سمندروں میں شناوری اور غوطہ زنی کے لیے آمادہ و بے تاب رہتی ہیں ۔

ہمارے مشفقِ دیرینہ جناب صوفی محمد افضل فقیر نے اس اشاعت کیلیے ایک نہایت پر مغز اور فکر انگیز مقدمہ تحریر فرمایا ہے۔ امید کہ قارئین مطالعۂ بیدل کے سلسلے میں اسے بہت دلچسپ اور مفید پائیں گے، ہم اس عنایت کے لیے موصوف کے شکر گزار ہیں ۔

Marfat.com

مُقدّمہ

عالمِ صاحبدِلست امّا کسی بیدِل نشد

مرزا عبدالقادر بیدل کی ولادت ۱۰۵۴ ہجری میں بہ مقام عظیم آباد (پٹنہ) ہوئی۔ باپ کا نام عبدالخالق تھا۔ اجداد کا تعلق ترکستان کے مغل قبیلہ برلاس سے تھا۔ ساڑھے چھ سال کی عمر میں باپ کا سایہ سر سے اٹھ گیا تو والدہ ماجدہ نے قریبی مدرسے میں داخل کروادیا، جہاں دس سال کی عمر تک فارسی و عربی مبادیات پڑھیں، اس کے بعد مکتب کی تعلیم کو خیرباد کہہ دیا۔

حضرت مولانا شیخ کمال، مرزا بیدل کے خاندانی شیخ طریقت تھے بیدل کو اپنے عمِ بزرگوار مرزا قلندر کے ہمراہ ان کی بابرکت مجالس میں اکثر شرفِ حاضری نصیب ہوتا۔ حضرت شیخ کمال جو وظائف و اوراد بیان کرتے، بیدل انہیں خاموشی سے سنتا اور بوقتِ ضرورت عمل میں لاتا۔ مرزا بیدل سے بتائید ایزدی بعض خوارق بھی ظہور پذیر ہوئے، جن پر حضرت شیخ کمال کو حیرت ہوئی۔ حضرت شاہ صاحب نے یہ دیکھ کر مرزا بیدل کو اپنی غایت درجہ شفقت سے جملہ اوراد و معمولات کی اجازت مرحمت فرمادی۔

تعلیمِ اخلاقیات اور باطنی معاملات کے سلسلے میں وہ مرزا قلندر کی تعریف میں رطب اللسان ہے۔ اس کے علاوہ بیدل کو اپنے خال مرزا ظریف کی صحبت سے بھی مستفید ہونے کا موقع ملا، جسے فقہ و حدیث میں یدِ طولیٰ حاصل تھا۔ ۱۰۷۱ ہجری میں اسے اپنے خال مرزا ظریف کے ہمراہ اڑیسہ جانے کا اتفاق ہوا۔ یہاں فقر و درویشی کے مقامات کی

Marfat.com

حامل ایک ہستی شاہ ابوالقاسم ترمذی تشریف فرما تھے۔ بیدل تین سال مسلسل ان کی خدمت و صحبت سے فیض یاب ہوتا رہا۔ شاہ صاحبؒ قرآن و حدیث کے معارف و حقائق بیان کرتے اور اثنائے گفتگو مرزا بیدل پر خصوصی توجہات مبذول فرماتے۔ شاہ صاحبؒ قبلہ کبھی کبھی بیدل سے یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ میں تمہارے درد کی دوا بن کر آیا ہوں۔ موصوف نے ہمارے عظیم شاعر کے مقامِ بلند کی پیشگوئی بھی کی تھی۔ بیدل نے اپنے قلم سے شاہ صاحبؒ کی بے شمار کرامات چہار عنصر میں رقم کی ہیں۔ ان کے علاوہ حضرت شاہ ملوکؒ، شاہ یکہ آزادؒ اور حضرت شاہ کابلیؒ ایسے اہلِ عرفان و مستی کی صحبت نے بیدل کے فطری جوہر کو چمکایا اور اس کی مشتِ خاک کو رفعتِ افلاک بخشی۔

جن ایام میں اورنگ زیب عالمگیر مہماتِ دکن کے فرو کرنے میں مصروف تھا بیدل متھرا میں قیام پذیر تھا۔ متھرا کے قرب و جوار اور دوسرے علاقوں میں جاٹوں اور مرہٹوں نے اودھم مچا رکھا تھا۔ ہر طرف وحشت و درندگی کا دور دورہ تھا۔ تاجروں کا کوئی قافلہ رہزنوں کی دستبرد سے محفوظ نہ تھا۔ احباب کے منع کرنے کے باوجود بیدل افراد خانہ کو لے کر متوکلاً علی اللہ متھرا سے شاہجہان آباد پہنچا، اس کا ذکر اس نے نواب شکر اللہ خاں کے نام ایک مکتوب میں بھی کیا ہے۔ یہاں پہنچ کر بیدل نے مسلکِ آبائی، سپہ گری کے پیشِ نظر فوج میں ملازمت اختیار کی اور پنجاب کے بعض علاقوں کی سیاحت بھی کی ــــ حسن ابدال تک سفر کیا، ایک برہمن سے دورانِ سفر توحیدِ ذاتِ باری پر اس کا مناظرہ ہوا۔ برہمن اس قدر متاثر ہوا کہ وہ بالآخر مشرف بہ اسلام ہُوا۔

ہندوستان کے امراء و رؤسا شاہجہانی و عالمگیری دور سے لے کر محمد شاہ رنگیلے کی تخت نشینی کے اوائل تک سب اس کے آستانے پر حاضری دیتے رہے مگر بیدل نے ان امراء کے در پہ حاضر ہونا غیرتِ فقر اور قلندرانہ شان کے منافی سمجھا، یہاں تک کہ ایک مرتبہ نواب شکر اللہ خاں کے صاحبزادے نواب شاکر خاں نے شہنشاہ ہند سے

Marfat.com

دکن میں ایک جاگیر بیدل کے لیے منظور کروائی مگر بیدل نے اس پیشکش کو ٹھکرا دیا۔
مذکورہ بالا امراء میں اکثر ایسے تھے جو بیدل سے دلی ربط اور گہری عقیدت رکھتے تھے۔
بعض کو شعر و سخن میں تلمذ بھی تھا، ان میں مرزا آصف جاہ قابلِ ذکر ہے۔ اس نے بھی
ایک مرتبہ بیدل کو دکن آنے کے لیے کہا تو مرزا بیدل نے نفی میں جواب دیتے ہوئے
یہ شعر لکھ کر بھیجا ؎

دنیا اگر دہند، سنجنبم ز جائے خویش
من بستہ ام حنائے قناعت بہ پائے خویش

مغلوں کے قبیلہ برلاس سے تعلق رکھنے کے باعث فہم و ذکاء اسے ورثہ میں ملا تھا۔
طبیعت میں بے پناہ استغنا تھی۔ فاقہ کشی کے عالم میں بھی کبھی کسی کے سامنے دستِ
سوال دراز نہ کیا، بلکہ امراءِ شاہی کے عطیات کو وصول یابی کے وقت ہی اکثر و بیشتر اہلِ
استحقاق میں تقسیم کر دیا۔ اس کی فطرت میں قناعت اور سیر چشمی تھی۔ بے باکی اور شہ زوری
میں اس کا کوئی ثانی نہ تھا۔ ایک مرتبہ شاہزادہ اعظم خاں کے ساتھ جنگل میں سفر کرتے
ہوئے بیدل نے ایک شیر کو اپنی تلوار سے موت کے گھاٹ اتار دیا تھا۔

عالمِ بالا کے اسرار اس کے دل پر جلوہ ریز ہوتے اور وہ ان کے انوار و تجلیات
سے اپنے عقیدتمندوں اور تلامذہ کے دامن کو مالا مال کرتا۔ تلامذہ کے اس زمرے میں
زعمائے سلطنت سے لے کر اصحابِ فن اور علمائے عصر تک شامل تھے۔ ایک عام قاری
کو بیدل کے احوال و آثار پڑھ کر حیرت ہوتی ہے کہ دستِ قدرت نے ایک انسانی پیکر
میں مختلف الانواع اور محیّر العقول کمالات کس نظم و ضبط سے یکجا جمع کر دیئے ہیں۔
عربی زبان کا مشہور شعر مرزا بیدل کی عظمت کا ترجمان ہے ؎

لَیْسَ مِنَ اللّٰہِ بِمُسْتَنْکَرٍ اَنْ یَّجْمَعَ الْعَالَمَ فِی الْوَاحِدِ

؎ اللہ رب العزت پر یہ مشکل نہیں کہ کسی انسان میں ایک عالم کو جمع کر دے۔

Marfat.com

مرزا بیدل کے بارے میں اس کے شاگردِ خاص خوشگو نے اپنے سفینہ میں ان خیالات کا اظہار کیا ہے:۔

قسم بجانِ من کہ فقیر دریں مدّتِ عمر بہ جامعیتِ کمالات، حسنِ اخلاق، بزرگی و ہمواری، شگفتگی و رسائی، تیز فہمی و دوررسی، و انداز سخن گفتن و آدابِ معاشرت، حسنِ سلوک و دیگر فضائل انسانی ہمچوے ندیدہ ام۔

اورنگ زیب عالمگیر نے اپنے مکتوبات میں مرزا بیدل کے اشعار کا حوالہ دیتے ہُوئے بسا اوقات اپنے موضوعِ سخن کی وضاحت کی ہے۔ مظلوموں کی دادرسی کے بارے میں عالمگیر نے شہزادہ اعظم خاں کو بغرضِ اصلاح و تنبیہہ مرزا بیدل کا یہ شعر لکھا ؎

بترس از آہ مظلوماں کہ ہنگامِ دعا کردن
اجابت از درِ حق بہرِ استقبال می آید!

مرزا بیدل کا وصال ۱۱۳۳ ہجری میں دہلی میں ہوا۔ سالہا سال اس کا مزار اہلِ عقیدت و ارادت کا مرکز رہا اور عرس کی سالانہ تقریبات بھی نہایت باقاعدگی سے منعقد ہوتی تھیں شعر و سخن کی خصوصی مجالس کا اہتمام ہوتا اور مرزا بیدل کا کلام ذوق و شوق سے پڑھا جاتا مگر افسوس کہ زمانے کی شکست و ریخت سے اس کے مزار کا محلِ وقوع مبہم ہو گیا جس کے نتیجے میں آج بیدل کی عظمتِ فن کی طرح اس کی آرام گاہ بھی چشمِ خلق سے نہاں ہے رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رحمۃ واسعۃ ۔ اس کی غزل کا ایک مطلع کس قدر الہامی ہے کہ اس کی اپنی ذات کے بارے میں پیشگوئی کے مترادف ہے ؎

نشد آئینہ کیفیتِ ما ظاہر آرائی
نہاں ماندیم چوں معنی بہ چندیں لفظِ پیدائی

Marfat.com

تبصرہ مرزا بیدل کا شاعرانہ مقام متعیّن کرنے کے لیے ضروری ہے کہ فارسی شاعری کا ایک مختصر تدریجی و ارتقائی جائزہ پیش کیا جائے تاکہ ایک قاری شعرِ و سخن کے مختلف ادوار اور ان کے مختصّات سمجھنے کے بعد اصل موضوع تک مکمل رسائی حاصل کر سکے۔ فارسی ادبیات کے ادوار، ان کے اثرات و رجحانات اور اہلِ سخن کا صحیح مقام متعین کرنے کے لیے جدید ایرانی نقّادانِ فن نے مختلف سبک وضع کیے ہیں۔ یہ سبک جہاں فارسی شعر و سخن کی ارتقائی ہیئتوں کو ہمارے سامنے اجاگر کرتے ہیں، وہاں ان ادوار کی نشاندہی بھی کرتے ہیں، جن کے اثرات کے تحت کوئی ادب معرضِ وجود میں آنے کے بعد پروان چڑھا۔ فارسی ادبیات کا پہلا دور، جو ایران میں خود مختار ریاستوں کے قیام کے ساتھ ظہور پذیر ہوا۔ سبکِ خراسانی سے موسوم ہے۔ اس سبک کا دائرۂ نفوذ خراسان، ترکستان اور ماوراء النہر کا مشرقی علاقہ ہے۔ یہ دورِ طاہریہ، صفّاریہ، سامانیہ اور غزنویہ سے لے کر دورِ سلاجقہ تک پھیلا ہوا ہے۔ بالفاظِ دیگر نویں سے ساتویں صدی ہجری تک کا ادب اس کے ذیل میں آتا ہے۔ اس دور کے مشہور شعراء رودکی، فرخی، فردوسی، مسعود سعد سلمان، حکیم سنائی ناصر خسرو قبادیانی، انوری، خاقانی اور نظامی گنجوی ہیں۔ شعر و سخن کی زبان سادہ، فطری اور بے تکلفانہ ہے۔ منوچہری دامغانی اس روش سے مستثنیٰ ہے وہ ایک ایسا شاعر ہے جس نے عربی الفاظ فارسی اشعار میں بکثرت استعمال کیے ہیں۔ دیگر شعراء کا طبعی رجحان خالص فارسی الفاظ کی جانب ہے۔ طویل قصائد جن میں فطری مناظر کی عکاسی ہے۔ اس دور کا طرّۂ امتیاز ہیں۔ قصیدے کا ابتدائیہ، جسے تشبیب کہا جاتا ہے، غزل سے عبارت ہے۔ صنائع بدائع رواں دواں صورت میں نظر آتے ہیں مگر ان میں آمد ہے، آورد نہیں اور کسی قسم کا تصنّع بارگوش محسوس نہیں ہوتا۔ رزمیہ شاعری ہے اور متصوّفانہ مضامین بھی کہیں کہیں دامنِ دل کھینچتے ہیں۔

Marfat.com

فارسی شاعری کا دوسرا دور سبکِ عراقی کہلاتا ہے۔ یہ دور ساتویں صدی ہجری کے وسط سے نویں صدی ہجری کے آغاز تک پھیلا ہوا ہے۔ سبکِ عراقی میں عراق سے مراد عراقِ عجم ہے جس کا اطلاق اصفہان، آذربائیجان اور رَے (موجودہ تہران) پر ہوتا ہے۔ یہ وہ دور ہے جس کا دامن چنگیز خان کی یلغار اور اس کی بربریّت سے خونچکان ہے۔ تاتاریوں کی یورش کسی صورت رستخیز سے کم نہ تھی، جس میں اکابر علمائے امّت شہید ہوئے۔ خراسان کا علاقہ اکثر و بیشتر تاخت و تاراج ہوا۔ جس کے نتیجہ میں اکثر اہلِ علم و فن ایران کے دوسرے علاقوں کی طرف ہجرت کرنے پر مجبور ہو گئے۔ فارسی ادب کی کائنات میں مذکورہ بالا ظاہری شکست و ریخت کے باوصف یہ دور نہایت درخشندہ و پاکیزہ ہے۔ شعر و سخن کی وہ روایات، جنکی داغ بیل سبکِ خراسانی میں ڈالی گئی تھی۔ سبکِ عراقی میں اپنے عروج پر نظر آتی ہیں۔ صنائع، بدائع میں بے ساختگی، جوش اور پختگی ہے۔ غزل ایک علیحدہ صنفِ سخن کی حیثیت سے ابھری اور اس نے ایک منفرد، تابناک اور لازوال شان سے خود کو متعارف کرایا۔ شاہی درباروں سے شعراء کا رابطہ بہت کم نظر آتا ہے۔ وہ حتی المقدور ظاہری تعلّق اور چاپلوسی سے آزاد رہے۔ حافظ شیرازیؒ کا شعر کس قدر حسبِ حال ہے ؎

غلامِ ہمتِ آنم کہ زیرِ چرخِ کبود
ز ہر چہ رنگِ تعلّق پذیرد آزاد است

بہر کیف شعراء نے شعر و سخن کو وسیلۂ تبلیغِ ہدایت بنایا اور فقر و تصوّف کے مضامین کو دلآویز و رنگین پیرائے میں کنایات و تشبیہات کی اضافت سے بیان کیا۔ اس دور کے عظیم شعراء رومی، سعدی، حافظ شیرازی، بوعلی قلندر، امیر خسرو اور مولانا جامی رحمہم اللہ ہیں۔

شعر و سخن کا تیسرا دور جو سبکِ ہندی سے موسوم ہے، دسویں سے بارہویں

Marfat.com

صدی ہجری کے فارسی ادبیات کا ترجمان ہے ۔ دسویں صدی ہجری کے اوائل میں ایران صفوی خاندان کے زیرِ نگین تھا۔ صفویہ کے ذاتی رجحانات کے باعث ان کے دور میں مذہبی شاعری کو فروغ حاصل ہوا۔ سرزمینِ ہند ان ایام میں شاہانِ مغلیہ کی علم پروری کے باعث اہلِ شعر و سخن کے لیے موجبِ کشش تھی۔ چنانچہ نیشاپور، تبریز، اصفہان اور شیراز جیسے عظیم الشان لسانی و عمرانی مراکز سے اہلِ قلم نے دربارِ اکبری کا رخ کیا۔ ان میں ایسے بیشمار شعراء شامل تھے جو خانخانان کے دربار ہی سے عمر بھر وابستہ رہے، فارسی زبان کی عذوبت اور فکرِ ہندی کے امتزاج سے ایک نیا طرزِ سخن وجود میں آیا ـــــ جسے سبکِ ہندی کہا جاتا ہے۔ مضمون آفرینی، صنائع بدائع کا استعمال، تمثیل نگاری، مسلمات و حقائقِ عالم کا بیان، باریک بینی و دقت نگاری اس طرزِ سخن کی امتیازی خصوصیات ہیں۔ عرفی، فیضی، نظیری، صائب، ابوطالب کلیم، غنی کشمیری، ناصر علی سرہندی اور مرزا غالب اس طرزِ سخن کے علمبردار ہیں۔

چمن زارِ شعر و سخن کا گلِ سرسبد، ادبیاتِ فارسی کا سرمایۂ افتخار، عظیم آباد کی سرزمین سے اُبھرنے والے عظیم الشان سخنور، ابوالمعانی، عارفِ ربانی مرزا عبدالقادر بیدل رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق بھی اسی طرزِ سخن سے ہے ؏

دل بسیار است بیدلے را دریاب

مرزا عبدالقادر بیدل اقلیمِ سخن کا تاجدار ہے۔ وہ ادبِ فارسی میں نادرہ زائی اور معنی آفرینی کے باعث منفرد ہے۔ فطرتِ الٰہی نے اسے جودتِ طبع اور نُدرتِ فکر سے نوازا تھا۔ اس کا اندازِ بیان حقائقِ کائنات سے لے کر معارفِ تصوّف و عرفان تک وسیع ہے۔ مزید برآں اس نے عالمِ ہست و بود کی ناپائداری، حسن و عشق کے معاملات مقاماتِ فقر و استغنا اور اس قسم کے دوسرے موضوعات کو جس شان و شوکت اور استحکام و جزالت سے بیان کیا ہے، وہ روزِ ازل سے اسی کا مقدّر تھا۔

Marfat.com

بیدل نے تمام اصنافِ سخن، قصیدہ، غزل، مثنوی، مستزاد اور رباعیات پر طبع آزمائی کی ہے اور لطف یہ ہے کہ ہر صنفِ سخن میں اس کی انفرادیت اور امتیازی شان نمایاں نظر آتی ہے۔ اس نے فکر و زبان کو شاہانِ روزگار کی مدح و ستائش سے آلودہ نہیں کیا۔ جس طرح اس کی زندگی کا انداز قلندرانہ اور بے نیازانہ تھا، وہی شانِ استغنا اس کے کلام کا طرۂ امتیاز ہے۔ ایک مرتبہ امیر الامراء سید حسین علی خان نے مرزا بیدل کو ۳ لاکھ روپے پیش کیے۔ بیدل نے یہ رقمِ خطیر قبول کرنے کے فوراً بعد ان الفاظ کے ساتھ لوٹا دی کہ ایک درویش کی جھونپڑی میں اس قدر گراں مہا نعمت کی گنجائش نہیں ہے۔

بیشتر قصائد حمدِ باری تعالیٰ عزّ اسمہٗ نعتِ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی منقبت میں ہیں۔ پہلا نعتیہ قصیدہ خاقانی کی زمین میں ہے، لامیہ قصیدہ حکیم انوری کے جواب میں لکھا ہے، جو عرفان و حکمت کی گوہر آمائی کے باعث انوری کے قصیدہ سے کسی صورت کم مرتبہ نہیں، یہ قصیدہ مناقبِ جنابِ حیدرِ کرّار رضی اللہ عنہٗ میں ہے۔ شینیہ قصیدہ بھی آپ کے مناقب میں ہے، یہ قصیدہ اس زمین میں ہے جس میں خاقانی، عرفی، امیر خسرو اور دیگر اساتذۂ سخن نے طبع آزمائی کی ہے۔ بطورِ نمونہ چند اشعار پیشِ خدمت ہیں۔

کدامیں شیر بیزداں، مرتضیٰ آں صفدرِ غالب — کہ می خوانند مردانِ حقیقت شاہِ مردانش
دو طاقِ منظرِ رحمت، خمِ محرابِ ابرویش — دو مصراعِ درِ علمِ نبیؐ لبہائے خندانش
چو ذاتِ حق بجندیں دستگاہِ عالمِ اسما — بخود گنجیدہ چندانے کہ نتواں یافت پایانش

رائیہ قصیدہ جو ۲۸۸ اشعار پر مشتمل ہے، حضور خمّی مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ہے یہ قصیدہ گلہائے عقیدت و احترام کا چمن زار ہے اور ادبیاتِ فارسی کا ایک زندہ شاہکار، چند اشعار ملاحظہ فرمائیں ؎

Marfat.com

نشستہ ایم بیادِ تو یا رسول اللہ
بہ کنجِ نیستی از عجز روی بر دیوار

ترحّمِ تو اگر دستِ عجزِ ما گیرد
سرِ فگندہ ببالد ہزار گردوں وار

تو ہر طرف کہ ہدایت کنی ہماں قبلہ
بسوئے ہر چہ اشارت کنی ہماں دیدار

توئی کہ باغِ ربوبیّت از تو دارد رنگ
توئی کہ سازِ الوہیّت از تو بندد تار

اطاعتِ تو ہماں برگِ طاعتِ معبود
شفاعتِ تو ہماں سازِ رحمتِ غفّار

اس کے علاوہ دیگر قصائد، قطعات، مستزادات اور مخمسات کے ذخائر ہیں ان سے پہلے ترکیب بند اور ترجیع بند ہیں، جو معارف الٰہیہ سے لبریز ہیں۔

مرزا بیدل کی جولانیٔ طبع کا اظہار خاصی حد تک پردۂ غزل میں ہوا ہے۔ اس کی غزل کے اکثر مضامین عرفانِ خداوندی اور سیر و سلوک پر مشتمل ہیں۔ جن کے بیان کے لیے بیدل نے مختلف تراکیب اور پیرائے ایجاد کئے ہیں۔ اس نے حیرت، آئینہ، حباب، موج، گہر، دریا، منزل، جرس اور اسی قبیل دیگر الفاظ کو ان کی بھرپور اضافی و کنایاتی شان کے ساتھ استعمال کیا ہے اور ماہرانہ فنکاری سے ان کی نقش طرازی کی ہے۔ اس کی نگاہ حجابات مجاز سے آنِ واحد میں گزر جاتی ہے اور جو اسرار و غوامض کہ عامۃ الناس سے ورا ہیں۔ انہیں اپنی گرفت میں لانا چاہتی ہے۔ عربیؔ کا ایک مشہور شعر اس حقیقت کا مظہر ہے کہ ہر شے میں آیات الٰہیہ پوشیدہ ہیں، جو اپنے خالق کی یکتائی پر دال ہیں۔ بس یوں سمجھیے کہ وہ آیاتِ الٰہیہ جو انفس و آفاق پر جلوہ ریز ہیں بیدل کا فکر ان کی تجلّیات سے متاثر ہے، اسے وہ لطیف انوار بھی نظر آجاتے ہیں۔ جہاں عام آدمی کے تخیّل کی رسائی محال ہے۔ حقائق و معارف ربانیہ کا سیلاب جو اس کے اشعار میں موجزن ہے، دراصل انہی تجلیات کی بوقلمونی کا انعکاس ہے۔ مثال

ث فَفِیْ کُلِّ شَیْءٍ لَہٗ آیَۃٌ تَدُلُّ عَلٰی اَنَّہٗ وَاحِدٌ

Marfat.com

کے طور پر گوہر کے لفظ پر غور کریں تو اس کی چمک دمک کا تصور ہمارے ذہن میں آئے گا لیکن بیدل نے بے شمار لطیف نکات اور معارف کا استنباط ، وران کی وضاحت لفظِ گوہر کی وساطت سے کی ہے ۔ مشتے نمونہ از خروارے ؎

ا۔ منصبِ گوہر فروشی نیست مخصوصِ صدف
ہر نوائے کز لبِ خاموش جوشد ، گوہر است

ب ۔ سہل نبود در محیطِ دہر پاسِ اعتبار
آبروئے چوں گہر ہمراہِ سر داریم ما

ج ۔ تا تواں آزاد بودن، دامن عزلت مگیر
موج را در ہر تپش بر وضعِ گوہر خندہ ایست

د ۔ جمعیّتِ گوہر نکند زحمتِ امواج
بیدل بہ خموشاں نکشد اہلِ زباں بحث

ہ ۔ زاں تبسم کہ حیا زیرِ لبش پنہاں داشت
چہ شناہا کہ نہ در موجِ گہر می کردم

اسی طرح حیرت ، آئینہ ، حباب اور دیگر الفاظ کو جہاں جہاں بیدل نے استعمال کیا ہے ۔ ان کی فراہم آوری مسلّماتِ حیات کی نشاندہی کے مترادف ہے ۔ چمن زارِ حیات میں امحا و اثبات کا قانون جاری و ساری ہے ۔ پلک جھپکنے کی دیر میں ایک عالم مٹ جاتا ہے اور دوسرا اس کی جگہ لے لیتا ہے ۔ اسی طرح بیدل الفاظ کے قالب اور پیکر سے حیرت انگیز طور پر بے شمار موافق اور جُدا گانہ الوان کی تصویر کشی کرتا ہے ، اس کے ہاں قدماء کا اساطیری اندازِ بیان نہیں جس میں قدو رخسار و گیسو کو تصوّراتی و معروضاتی صورت میں پیش کیا جاتا تھا ۔ اس کی پاک باطنی ، رفعتِ فکر کے ساتھ یکرنگ ہو کر معنی آفرینی اور عرفان پیرائی کرتی ہے ، اس کے

Marfat.com

دل میں سوز و گداز، آنکھ میں اہل اللہ کی محبت کا نور، طبع میں استغنا، عمل میں اخلاص اور فکر میں ملاء اعلیٰ کی طرف پرواز کی ہمت موجود ہے۔ جب یہ تمام قرینے مہیا ہوں تو اس کے رشحاتِ قلم نگارستانِ معانی کیونکر نہ بن جائیں۔ جس طرح قاآنی کے بارے میں مشہور ہے کہ الفاظ فوج در فوج اس کے سامنے ایستادہ رہتے تھے بعینہٖ حقائق و معارف کی فوج مرزا بیدل کے جنبشِ خامہ کی منتظر رہتی ہے۔ اس کی ہمہ گیر شخصیت آفاقی ہے، جو شاہانِ عصر کے جنگ و جدل، گردشِ ایام کی ناہمواری اور عسرت و فلاکت سے بے نیاز اور غیر متزلزل ہے، وہ مرزا غالب کے دور میں بھی ہوتا تو بیدل ہی ہوتا۔ یہ امر بدیہی ہے کہ کوئی فنکار بیدل کے ظاہری و باطنی محاسن کا حامل ہی باحسن طریق اس کے تتبع پر قادر ہو سکتا تھا۔ اس کے کلام کو محض مجموعۂ تراکیب اور مرقعِ تشبیہات گردانے کے باعث اس کی روش کے دلدادہ مہمل گو ثابت ہوئے اور نتیجۃً ژولیدگیٔ فکر کا شکار ہو کر رہ گئے۔

اس کے جواہر پاروں میں سے چند ایک بطورِ تمثیل پیش کیے جاتے ہیں، جن کا ذکر بلاشبہ ایمان افروزی کا موجب ہوگا:۔

ذاتِ باری تعالیٰ کا ادراکِ تام انسانی فکر سے بالاتر ہے حضرت امامِ ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ نے اس مقام پر فرمایا کہ انہ، تعالیٰ وراء الوراء ثم وراء الوراء۔ اس کے ادراک سے عجز ہی اس کا صحیح ادراک ہے۔ فکر و نظر کی تمام شاہراہیں اس کے مظاہر تک پہنچ سکتی ہیں، ذات ان سب سے آگے ہے، بالفاظِ دیگر نگاہ کی رسائی محمل تک ہی ممکن ہے اور لیلیٰ مقصود اس سے وراء ہے۔ بہرکیف استادِ سخن مرزا عبدالقادر بیدل رحمہ اللہ نے اسے کس طرح بیان کیا ہے، ملاحظہ فرمائیں ؎

زبرقِ ایں تحیر آب شد آئینۂ دلہا　　کرہ تا محمل و لیلیٰ ست بیروں تازِ محملہا

عرفانِ الٰہی کا دوسرا عظیم موضوع سیر و سلوک میں صداقتِ طلب ہے کہ سالک

Marfat.com

کا مقصود صرف اور صرف ذاتِ باری تعالیٰ ہو۔ تجلیات و مشاہدات محمود ہیں مگر انہیں کسی صورت مقصود قرار نہیں دیا جا سکتا اور معرفتِ حق کا کوئی مقام ان سے متعلق نہیں، یہ ایسے حجابات ہیں کہ اکثر سالکین ان میں گرفتار ہو کر رہ گئے اور شاہدِ معنیٰ تک نہ پہنچ سکے۔ حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے بھی فرمایا کہ جو کچھ دیکھا اور سنا گیا، تمام غیر ذات ہے، کلمۂ لا سے اس کی نفی ضروری ہے۔ دیکھئے مرزا بیدل نے اس مضمون کو کیسے دل نشیں انداز میں بیان کیا ہے ؎

آگہی مستغنی ست از فکرِ سودائے شہود　　دیدۂ بینا اگر نبود، دلِ دانا بس است

اس کے سینے میں عشقِ الٰہی کا سمندر موجزن ہے، افکار میں وہ طوفان اور تلاطم ہے کہ ایک غزل لکھنے کے بعد روح کا جوش نہیں تھمتا چنانچہ حصولِ تسکین کے لیے بیدل بسا اوقات دوسری غزل لکھتا ہے۔ عرفی و نظیری کی زمین میں اکثر دو غزلہ کہا ہے۔ حافظ شیرازیؒ کی زمین میں جس کا مصرعؔ "اگر آں ترک شیرازی بدست آرد دلِ مارا" ہے، بیدل کی چار پانچ طویل غزلیں ہیں۔ مضمون آفرینی اور جولانیٔ فکر میں کہیں کمی واقع ہوتی نظر نہیں آتی، کہیں کوئی بھرتی کا شعر یا بوسیدہ خیال نہیں، کبھی یہ گمان نہیں گزرتا کہ شاعر کا فکر کسی مقام پہ عاجز ہو کر رہ گیا ہے۔ اس نے اکثر طویل بحور کا انتخاب کیا ہے، جو غالباً اس کی وسیع المشربی اور وسعتِ قلب کی زیادہ آئینہ دار تھیں۔ عام طور پہ بحرِ طویل میں شعر لکھتے ہوئے اہلِ فن کو رطب و یابس کا سہارا لینا پڑتا ہے، لیکن بیدل کا طرزِ بیان یہاں بھی قابلِ ہزار ستائش ہے کہ اس پر تنقید کی گنجائش مشکل ہے۔ سہل ممتنع قسم کی چھوٹی بحور میں بھی وہ لگاتار تصوف کے اسرار و رموز بیان کرتا چلا جاتا ہے اور وہاں بھی داد و تحسین کا مستحق ہے۔ اس کی لطافتِ طبع کے مقابل سنگلاخ قوافی یا کسی ردیف کی غرابت کبھی حائل نہیں ہوتی۔ سبحان اللہ، بیدل کا اپنا شعر ہی حسبِ حال معلوم ہوتا ہے ؎

Marfat.com

بلند و پست خارِ راہِ عجز ما نمی گردد بہ پہلو قطع ساز و سایہ چندیں کوہ و صحرا را

اس کی ندرتِ افکار اس پر بھی اکتفا نہیں کرتی اور جدّت طرازی کی وہ شان دکھلاتی ہے کہ اس کی انفرادیت اور بنوغ کا انکار گناہ معلوم ہوتا ہے - اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ بیدل نے چند ایک ایسی بحور بھی وضع کی ہیں جن کا فارسی شاعری میں سرے سے وجود ہی نہیں تھا، یہ بحور اس نابغہ روزگار ہستی کے وقّاد ذہن کا نتیجہ ہیں۔ مفعول فاعلات مفاعیل فاعلات عام اور متداول بحر ہے، بیدل نے اس کے آغاز میں کلمہ[1] فع (ہر دو حرف متحرک) کا اضافہ کر کے اسے فعلاتن مفاعلن فعلاتن مفاعلن کا حسین و جمیل پیکر بخشا، اس کے دو شعر درج ذیل ہیں ؎

بادائے تکلّمے، بفسونِ تبسّمے - شکرے را قوام دہ، نمکے را گداز کن

چو غبارِ شکستہ در سرِ راہت نشستہ ام - قدمے بر زمین گزار و مرا سرفراز کن

مفاعلن[2] فعلاتن مفاعلن فعلن کی بحر فارسی شاعری میں بکثرت متداول ہے - اساتذۂ فن نے اس کے آخر میں ایک سببِ خفیف کا اضافہ کر کے اس میں جدّت طرازی کی ہے اور آخری رکن فعلن کو فعلاتن[3] بنا دیا ہے، اس کی مثالیں فارسی و اردو میں بھی دستیاب ہیں۔ مرزا غالب نے لکھا ہے ؎

قضا نے تھا مجھے چاہا خرابِ بادۂ الفت فقط خراب لکھا بس نہ چل سکا قلم آگے

بیدل نے اس بحر میں بھی کئی غزلیات کہی ہیں۔

دنیوی حیات کے نشیب و فراز، سیر الی اللہ کے معاملات، نفسِ انسانی کی ریشہ دوانیاں

---

[1] بحر مثمن اخرب مکفوف مقصور

[2] سببِ ثقیل

[3] بحر مجتث مثمن، مخبون مقصور

[4] مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلاتن - بحر مجتث مثمن مخبون۔

Marfat.com

تسلیم و رضا، فقر و استغنا اور دیگر غوامضِ تصوف جنہیں بیدل نے پیرایۂ سخن میں بیان کیا ہے، اگر انہیں یکجا جمع کر دیا جائے تو قافلۂ زلیت کو ایک گنجِ گراں مایہ میسّر آ جائے اور طالبانِ حق اس سے دیدہ دل کی روشنی حاصل کریں۔

بیدل کی معنی آفرینی اور ترکیب سازی نے اکثر ناقدینِ فن کو ورطۂ حیرت میں ڈال رکھا ہے، ان کے نزدیک بیدل کی یہ روش ابہام کی حامل ہے اور اس سے زبان و محاورہ کی روانی مجروح ہوتی ہے۔ اس اشکال کا ازالہ اشد ضروری ہے۔ کچھ اس طرح یاد ہے کہ ایک مرتبہ راقم الحروف اپنے سابق رفیقِ کار پروفیسر معراج الدین صاحب کی معیت میں حضرت مولانا غلام رسول مہر مرحوم کے مکان پر حاضر ہوا۔ شعر و سخن پر گفتگو چل نکلی۔ مہر صاحب مرحوم نے بتایا کہ انہوں نے ایک دفعہ علامہ اقبال علیہ الرحمہ کے سامنے رومیؒ کا یہ شعر پڑھا ؎

اے خدا! بنما تو مارا آں مقام ۔ کاندر آں بے حرف می روید کلام

حضرت علامہ علیہ الرحمہ نے فرمایا: اچھا! تم نے رومیؒ کو پڑھنا شروع کر دیا ہے رومیؒ کے ہاں اس طرح کے اور جواہر پارے بھی تمہیں بکثرت ملیں گے۔

مہر صاحب مرحوم نے تبصرہ جاری رکھتے ہوئے فرمایا: حرف کے بغیر کلام کا تصوّر ممکن نہیں، پھر روئیدگیٔ کلام ایک حیرت انگیز مابعد الطبیعاتی امر ہے، لیکن رومیؒ حبس لاہوتی مقام سے نغمہ پیرا ہے، وہاں یہ سب کچھ مرئی ہے اور اس میں کچھ استبعاد نہیں۔

مہر صاحب مرحوم نے مزید فرمایا کہ علامہ اقبال علیہ الرحمہ نے عرفی پر اپنے خیالات کا اظہار فرماتے ہوئے لکھا ہے ع فضائے عشق پر تحریر کی اس نے نوا ایسی اب فضا میں نوا کا تحریر کرنا بظاہر عجیب معلوم ہوتا ہے لیکن حبس روحانی و عرفانی مقام سے شاعر متکلّم ہے، اس کی لطیف فضا میں وہ اس نوائے جگر گداز کو تحریر شدہ

Marfat.com

صورت میں نگاہِ تخیّل سے مشاہدہ کرتا ہے، لہٰذا اس خاص وجدانی کیفیت کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔

رفعِ ابہام کے سلسلے میں یہ مبادیات اگر پیشِ نظر رہیں تو مرزا بیدل کی ترکیب سازی اور تشبیہات و استعارات کی نیرنگی کو سمجھنے میں کوئی دقّت پیش نہیں آتی، کیونکہ جو الٰہیاتی مضامین وہ بیان کر رہا ہے اور جس عظیم مقام سے گویا ہے، وہاں کیفیات و واردات کے اظہار کے لیے حرف و صوت کا دامن تنگ ہے۔ یہ اس کی درّاک طبیعت کا کمال ہے کہ ان وجدانی کیفیات کو جنکی شان سماوی ہے، انہیں خاص مہارت اور چابکدستی سے اہلِ زمین کے لیے قابلِ فہم بنا دیتا ہے۔

اصنافِ سخن میں رباعی کو ایک خصوصی اہمیت حاصل ہے۔ وہ ترانہ اور دوبیتی کے نام سے بھی مشہور رہے۔ اسے رودکی نے دریافت کیا تھا۔ قریباً ہر دور کے شعراء نے اس میں اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ رباعی کا وزن لاحول ولاقوۃ الّا باللہ بھی قرار دیا جاتا ہے، اس میں نو زحاف ہیں۔ جن سے چوبیس اوزان پیدا ہوتے ہیں۔ رباعی نگاری کے سلسلے میں ایک بڑی دلچسپ حقیقت بھی دیکھنے میں آتی ہے، وہ یہ کہ کثرتِ زحافات کے باعث کسی مصرعے کے ساقط الوزن ہونے کا امکان بہت کم ہوتا ہے، پھر بھی کوئی قادرالکلام شاعر ہی رباعی لکھ سکتا ہے۔ جن شعراء نے رباعی کو اپنایا اور ان میں بقائے دوام حاصل کی، ان کی تعداد بہت قلیل ہے۔ معروف شعراء میں ابوسعید ابوالخیر، حکیم عمر خیام اور سحابی استرآبادی ہیں۔ حضرت بوعلی قلندر رحمۃ اللہ علیہ نے بھی رباعیات کہی ہیں۔ متاخرین میں مرزا بیدل، غالب اور مولانا گرامی شامل ہیں۔ مرزا غالب کی رباعیات کی تعداد ایک سو ستائیس ہے۔ مولانا گرامی کے کلیات حال ہی میں پیکجز سے شائع ہوئے ہیں، جن کے آخر میں رباعیات شامل ہیں۔ مرزا بیدل کی رباعیات کوئی چار ہزار کے لگ بھگ ہیں۔ بیدل نے جس قوّت اور مہارت سے رباعی کے تمام

Marfat.com

تغیّرات اور زحافات کو استعمال کیا ہے، اس نے رباعی کو زندۂ جاوید کر دیا ہے اور اس کے دامن کو گلہائے رنگارنگ سے مزیّن کیا ہے۔ اس کی رباعیات کے مضامین بالعموم وہی ہیں، جو اس کی غزلیات کا طرۂ امتیاز ہیں، مگر یہاں ان کا تیور نہایت تیکھا، روشن اور سریع الاثر ہے، یہ اس لحاظ سے ضروری بھی ہے کہ کائنات کی کسی مسلّمہ حقیقت کو مختصر ترین پیرائے میں بیان کرنا رباعی کے مقتضیات میں سے ہے پہلے دونو مصرعے تمہیدی انداز کے حامل ہوتے ہیں، تیسرے مصرع میں سابقہ تمہید کا ارتقا پیش کیا جاتا ہے اور چوتھے میں جو رباعی کی روح کہلاتا ہے حقیقت کی اصلی ہیئت کو پیش کیا جاتا ہے۔ یہ ایک بنیادی اصول ہے، اس کے علاوہ جس قدر محاسن اور خصائص رباعی کے پیکر میں موجود ہیں، بیدل کی رباعیات بہ تمام و کمال ان سے آراستہ و پیراستہ ہیں۔ اس کی رباعیات کے مطالعہ سے یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ بیدل کو جس قدر عبور اس صنفِ سخن پر حاصل ہے، اس کی نظیر متقدمین و متاخرین میں بمشکل ملے گی۔

بطورِ نمونہ ایک رباعی ہدیۂ ناظرین ہے ؎

استعداد تا ہوش سامان نشود — از جہد کسے صاحب عرفان نشود
صد سال اگر حلقہ زند بر درِ چشم — اندازِ نظر نصیبِ مژگان نشود

اب چند مصرعے پیشِ خدمت ہیں، جو تغیّراتِ زحاف کے حامل ہیں اور صنفِ رباعی میں وسعت و اضافہ کا موجب ہیں :-

ا۔ اے پیراں! ظرفِ طربے ساز کنید
ب۔ خواب امنی را آشیاں داشت کجاست
ج۔ بیدل کارِ دیگر ندارد اینجا
د۔ آگاہی در آتش دامن زدہ است

Marfat.com

بیدل کی مثنویوں میں محیطِ اعظم فارسی ادب کا گراں بہا سرمایہ ہے۔ یہ مثنوی آٹھ ادوار پر منقسم ہے۔ ہر دور کسی خاص موضوع سے شروع ہوتا ہے، جس کی توضیح میں حکایات نظم کی ہیں۔ دورِ اوّل کا عنوان جوشِ اظہارِ خمستانِ وجود ہے، جبکہ دوسرا دورِ جامِ تقسیمِ حریفانِ شہود ہے۔ دوسرے دور میں مرزا بیدل نے حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر جنابِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم تک خاص جلیل القدر انبیاء کے مقامات، ان کے احوال و آثار اور ارشادِ خلائق کے طریقوں کو فصوص الحکم کے انداز پر لکھا ہے۔ ہر مقام کو خمستانِ وجود اور حریفانِ شہود کی ترکیبی رعایت کے باعث جام کے کنایاتی سابقہ سے بیان کیا ہے جیسے جامِ یوسفی، جام داؤدی، جامِ سلیمانی اور جامِ موسوی وغیرہ۔ یہ دور جنابِ سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وسلّم پر منتہی ہوتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں مرزا بیدل نے لکھا ہے ؎

محمدؐ شہِ محفلِ قدس ذات — محیطِ خمِ ہستیٔ کائنات
ترحّم بہارِ علاماتِ او — کرم ہمچو حق لازمِ ذاتِ او
دو عالم از دمستِ پیرایہ بود — کہ شخصِ وجودش عدم سایہ بود
زلفظِ محمدؐ گر آگہ شوی !!! — ادا فہمِ الحمد للہ شوی !
شیوناتِ ذات اللہ افعالِ او — ظہورِ کلام اللہ اقوالِ او
گلستانِ رحمت، بہارِ قدم — بہشتِ شفاعت ز سر تا قدم

تیسرا دور موجِ انوارِ گہرہائے ظہور ہے۔ اس میں کیفیتِ عقائد و اوضاع، کیفیتِ نقص و کمال کا بیان ہے اور آخر میں منظوم حکایات ہیں۔

چوتھا دور شورِ سرجوشِ شرابِ بے قصور ہے۔ اس موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے اور نظمِ حکایت ہے۔

پانچواں دور رنگِ اسرارِ گلستانِ کمال ہے، اس میں باغ و بہار، سبزہ و گل، رنگ و بُو

Marfat.com

درنمو وطراوت کی تصویر کشی کی ہے اور حسبِ سابق اختتام پر حکایات ہیں۔
چھٹا دور بزمِ نیرنگِ اثر ہائے خیال ہے، اس میں شراب وشاہد ومینا وساغر اور چنگ و دف پر اشعار لکھتے ہیں۔

ساتویں اور آٹھویں دور کے عنوان بالترتیب حلِ اشکالِ خم وپیچِ زبان اور ختمِ طومارِ تگاپوئی زبان ہیں۔ اِن کے تحت زبان وبیان کے مختلف اشکال بیان کیے ہیں، ان کا حل اور مختلف فوائد منظوم ہیں۔ آٹھویں دور میں تہذیب وتمدن اور اکل وشرب کی بعض چیزوں پر خیالات کا اظہار کیا ہے، جن میں کیفیتِ پان، صفتِ بیرہ، سپاری اور چونہ خاصے دلچسپ ہیں۔

طلسمِ حیرت مرزا بیدل کی نہایت جامع اور معلومات افزا مثنوی ہے۔ یہ مثنوی ہمیں بیدل کی ہمہ گیر شخصیت سے روشناس کراتی ہے، اس کی عظمت کے بہت سے پنہاں گوشے اس مثنوی سے آشکارا ہوتے ہیں۔ بیدل کی شان یہاں ایک اعلیٰ پایہ کے ماہرِ نفسیات اور نظامِ جسمانی کے فاضل کی حیثیت سے ہمارے سامنے متشکل ہوتی ہے۔

مثنوی طورِ معرفت صنائع بدائع، تشبیہات واستعارات اور معنی آفرینی کا چمن زار ہے۔ مرزا بیدل نے اس مثنوی کو جو قریباً ۱۲۰۰ اشعار پر مشتمل ہے، صرف دو دن میں نظم کیا۔ یہ کوہِ ہیراٹ اور اس کے حسین وجمیل مناظر سے رنگین ہے نواب شکراللہ خاں نے بیدل کو علاقہ میوات کی سیر وتفریح کے لیے بلایا تھا۔ مرزا بیدل کو موسمِ برسات میں اس خلد زار سے لطف اندوز ہونے کا موقع میسر آیا۔ ایک وسیع وعریض سبزہ زار اور گل ریز خطے نے شعر وسخن کی تحریک کی اور یہ مثنوی قلیل ترین عرصے یعنی دو روز، اتمام پذیر ہوئی مرزا بیدل نے اس مثنوی کو خود یک عالم چراغاں وصد ہزار گوہر بداماں سے تشبیہ دی ہے

Marfat.com

مثنوی عرفان گیارہ ہزار ابیات پر مشتمل ہے۔ اس میں بیدل نے کرۂ ارض پر زندگی کے آغاز، اس کی نشو و نما اور دیگر ارتقائی ہیئتوں پر بحث کی ہے، اس کے نزدیک ذاتِ باری تعالیٰ کے اسماء و صفات کی تجلیات سب سے پہلے جمادات پر ظاہر ہوئیں، جن کے فیضان کے تحت زندگی کے تمام آثار اور اس کی کامل توانائی ان کے اندر موجود ہے۔ اس کے بعد مختلف دھاتوں کے خواص کا بیان ہے۔ بیدل کے نظریے کے مطابق سونے میں اسمِ بصیر کی تجلیات کا انعکاس ہے جس کے باعث سونا مقوئ بصر ہے، اسی طرح چاندی بھی مقوئ قلب ہے۔ بعد ازاں وہ عالمِ نباتات کے ارتقا کی سلسلہ جنبانی کرتا ہے اور لکھتا ہے کہ جس طرح انسانی عقل و فکر اور شعور علم سے فائدہ اٹھاتے اور زجر و توبیخ سے متاثر ہوتے ہیں، بعینہٖ زبانی تنبیہہ اور بدنی سزا کا اثر اشجار اور دیگر نباتاتِ ارضی پر ہوتا ہے۔

حاصل الامر ہم جہانِ نبات　　علم دارد ہزار رنگ آیات

اس کے بعد حیاتِ انسانی پر بحث کرتے ہوئے اسے عالمِ خلق کی حقیقتِ جامعہ قرار دیتا ہے اور کہتا ہے کہ انسان خلاصۂ موجودات ہے، اس کی فطرت کا اعتدال قابلِ ہزار ستائش ہے۔ عقائد اور اس کے محرکات پر بحث ہے۔ بیدل نے ہندوؤں کے مسئلۂ تناسخ کی نہایت شدت سے نفی کی ہے اور اس کے مقابلہ میں امتِ محمدیہ کی عظمت اور شان بیان کی ہے جو اس قسم کے توہماتِ فاسدہ سے ارفع و اعلیٰ ہے۔

بیدل کی نثر مرصع، پر شکوہ، ولولہ انگیز اور صوری و معنوی محاسن سے لبریز ہے مرکبات سلسلہ در سلسلہ ہیں اور اکبری دور کے انشاء کی صدائے بازگشت سنائی دیتی ہے تاہم بیدل کی نثر میں سابقہ دور کے انشاء پر ایک اضافہ بھی نظر آتا ہے، وہ یہ کہ اس کا اسلوبِ نثر تخیلاتی بادپیمائی پر مبنی نہیں، اس میں ایک کسک، دردمندی اور روح میں اتر جانے والی لہر موجود ہے جو عبارت آرائی کے باعث اکثر متقدمین کے ہاں دب

Marfat.com

جایا کرتی ہے۔ بیدل نے اپنے نثری ادب پاروں میں شوکتِ الفاظ کے ساتھ دردمندی دل کو بھی یکساں طور پر سمویا ہے اور کہیں نفسِ مضمون کو شکوہِ عبارات پہ قربان کرنے کی کوشش نہیں کی۔ اس کی نثر نظم کی طرح رفیع و وقیع ہے۔ ہر مرکّب کے تلازمات باہم مربوط ہیں اور متکلّم کے فکر و نظر کی وضاحت کرتے نظر آتے ہیں۔ یہ سب مختلف رنگ مل کر ایک جاذبِ نگاہ فن پارے کو ہمارے سامنے ابھارتے ہیں۔

اس کی تالیفات میں چہار عنصرِ بیدل، نکاتِ بیدل اور رقعاتِ بیدل فارسی نثر میں یادگار ہیں۔

چہار عنصر کی اہمیت و افادیّت اس اعتبار سے امتیازی ہے کہ اس کے مندرجات بیدل کے احوال و آثار، شبانہ روز مصروفیات، صلاحیت و استعداد، شعر و سخن کے ارتقائی مراحل اور اہل اللہ کی بارگاہ سے کسبِ فیض کے بارے میں مستند اور معلومات افزا ماخذ بہم پہنچاتے ہیں جس طرح انسانی وجود میں اربعہ عناصر کا امتزاج کارفرما ہے، اسی رعایت سے بیدل نے اپنی تالیف کو چہار عنصر پہ منقسم کیا ہے۔

بیدل کی دوسری تصنیفِ لطیف جو اسرار و معارفِ لدنیہ سے تابناک ہے، نکاتِ بیدل ہے۔ کل نکات کی تعداد ۵۰ ہے۔ خصوصی اور اہم موضوعات ہوت ولایت، تقویٰ اور اس کے متعلقات اور رباعیات ہیں، بعض مقامات پر اشارات اور حکایات بھی نظم کی ہیں، کہیں کہیں غزل بھی ملتی ہے۔ مثال کے طور پہ نکتہ نمبر ۱۳ ملاحظہ فرمائیں :-

قربِ الٰہی جنوں دارد و قربِ دنیا ہوش، در اینجا دانشہا مصروفِ تعلّق اسباب است و آنجا ہر چہ غیرِ اوست فراموش۔ پس معاملاتِ اہلِ دنیا بہ اہل اللہ راست نیاید و اطوارِ اصحابِ شعور ہم نسبتِ مجنون نشاید۔

اس کے نیچے ایک نعت بھی لکھی ہے جو ۱۳ اشعار پر مشتمل ہے۔ اس کا پہلا

Marfat.com

شعر ضرب المثل کی حد تک درست اور دلآویز ہے ۔

زبانم قابلِ حمدِ خدا شد کہ بانامِ محمدؐ آشنا شد

رقعاتِ بیدل جامعیت و اختصار کے باعث خاصے معروف ہیں ۔ اکثر و بیشتر رقعات نواب شکر اللہ خاں کے نام ہیں ۔ نواب صاحب موصوف اور ان کے تینوں صاحبزادے مرزا بیدل کے عقیدت مند تھے ۔ مرزا بیدل کو بھی ان سے دلی انس تھا ، شفقت و مودت کا یہ احساس رقعاتِ بیدل کے پس منظر میں نمایاں نظر آتا ہے ۔ ایک رقعہ میں مثنوی طلسمِ حیرت کا ذکر ہے جو بیدل نے نواب شکر اللہ خاں کو بھیجی تھی ۔ بعض میں تہنیتِ عید الضحیٰ اور ارسالِ قند و نبات کا ذکر ہے ۔ کچھ رقعات عاقل خاں اور مولانا عبد العزیز عزتؔ کے نام بھی ملتے ہیں ۔ ایک رقعہ شاکر خاں کے نام ہے جس میں دکن کی جاگیر قبول نہ کرنے کا بیان ہے ۔ سیاقِ عبادت اس طرح ہے ۔

بہ شاکر خاں ہنگامی کہ از دکن از پادشاہ برائے فقیر ملک گرفتند ۔ اگرچہ فقیر قبول نکرد ، امّا شکرِ احسان بجا آورد ۔

بیدل مددِ جمیعِ کارت زخداست از سعیٔ کسی دگر نمی آید راست

در صورتِ نہر و چشمہ و جوی و سحاب اے مزرعِ تشنہ آبیارت دریاست

بیدل کے فلسفیانہ افکار بے تاب ہیں کہ اہلِ فن کی نگاہ ان سے درسِ حیات لے ۔ ایران میں ہنوز اس کے افکار کی پذیرائی کما حقہٗ نہیں ہوئی ، مگر جب رفتہ رفتہ نشر و اشاعت کا سلسلہ زمین کے ایک خطے سے نکل کر قریبی ممالک تک پہنچے گا تو انشاء اللہ مرزا بیدل کے کلام و معارف سے اہلِ زبان اور دیگر اہلِ درد مستفیض ہوں گے ۔ ملک الشعراء بہار کے اس ارشاد سے ع

بیدل چو رفت ، اقبالے رسید

Marfat.com

یہ مترشح ہوتا ہے کہ موصوف جہاں بیدل و اقبال کی عظمت اور قادر الکامی کے معترف تھے، وہاں علامہ اقبال کو مرزا بیدل کا بدل سمجھتے تھے، آرزو ہے کہ دورِ جدید میں ملک الشعرا بہار جیسا کوئی نکتہ ور اور نکتہ شناس سرزمینِ ایران سے اٹھے اور ایک غیر جانبدارانہ جائزہ لیتے ہوئے مرزا بیدل کے نکات و معارف سے اہلِ ذوق کو آگاہ کرے۔

۱۹ جمادی الاول ۱۳۹۸ھ

حافظ محمد افضل فقیر

لاہور

Marfat.com

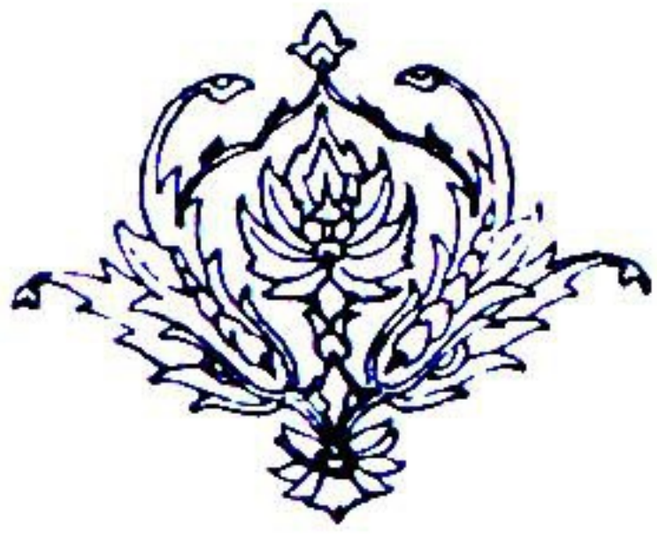

مُدّعی بگذر از دعویٔ طرزِ بیدل
سحرِ مشکل کہ بکیفیتِ اعجاز رسد

Marfat.com

Marfat.com

به عون خاتون زمین و زمان و صون راز انس و جان نسخهٔ

مجموعهٔ کلام معجز نظام جناب شاعر ساحر میرزا عبدالغفار سیدل تخلص

دیوان سیدل

ذخیره

باهتمام شیخ نورالدین حسن خان تاجر کتب و مالک مطبع جدید لکھنؤ

در مطبع مصدر واقع بمبئی بلباس انطباع تازه شد

Marfat.com

دیوان بیدل

بسم الله الرحمن الرحیم

باوج کبریا کز پهلوی عجز است راه آنجا
سر مویی گر آنجا خم شوی بشکن کلاه آنجا

ادبگاه محبت ناز شوخی بر نمیدارد
چو شبنم سر بمهر اشک میبالد نگاه آنجا

بیاد محفل نازش سحر خیز است اجزایم
تبسم تا کجا چیده باشد دسته گاه آنجا

مقیم دشت الفت باش خواب ناز سامان کن
بهم می آورد چشم تو مژگان گیاه آنجا

بسعی غیر مشکل بود از آشوب دو عالم رست
سری در جیب خود دزدیدم و بردم پناه آنجا

خوشا بزم وفا کز خجلت اظهار نومیدی
شرر در سنگ دارد پرفشانیهای آه آنجا

ز طرز مشرب عشاق سیر منع نتوانی کن
شکست رنگ کس آبی ندارد در نگاه آنجا

ز بس فیض سحر میجوشد از گرد سواد دل
همه گر شب شود روزت نمیگردد سیاه آنجا

بکمتان هوس گردی ندارد یوسف مطلب
مگر در خود فرو رفتن کند ایجاد چاه آنجا

خیال جلوه زار نیستی هم عالمی دارد
ز نقش پا سری باید کشیدن گاه گاه آنجا

دل از کف طرفی طاقت نبست احرام آزادی
بسنگ آید مگر این جا م و گردد عذرخواه آنجا

ز میسنگیرم با فسون دل بی مدعا بیدل
دران وادی که منزل نرمی افتد براه آنجا

گر باین وحشت دهد دستی جنون سامان ما
تا سحر گشتن گریبان میدرد عریان ما

فیضها میجوشد از خاک بهار بیخودی
صبح میریزد گل خورشید در دامان ما

Marfat.com

در تماشایت بر نگ شمع هر جا میرویم
دیدهٔ ما یکقدم پیش است از مژگان ما

چون گردیدن علاج اضطراب دل نکرد
از تحیّر سر بسر یک موج شد طوفان ما

از شهادت انتظاران بساط حیرتیم
رخمها وا ماندن چشمست در میدان ما

منزل مقصود گام اوّل افتادگیست
همچو اشک ایکاش لغزیدن شود جولان ما

در دو جامی رین چمن چون گل نصیب ما نشد
رنگ ناگردانده آخر میشود دوران ما

سوخت بیش از ما درین محفل چراغ انتظار
دیدهٔ یعقوب تا بانست در کنعان ما

مطرب ساز تظلّم پرده دار خوی کیست
شعله بلبل شد جهان از نالهٔ عریان ما

هستی موهوم غیر از نفی اثباتی نداشت
رفتن ما گرد پیدا کرد از دامان ما

چشم تا برهم زنیم اشکی بخون غلطیده ایست
بسمل ایجاد است بیدل جنبش مژگان ما

ز چشم بی نگه بودم خراب آباد غارتها
بحیرانی مژه برداشتم کردم عمارتها

سواد نامه ام کم نیست در منع صفای دل
غبار معنی الفت نباشد از عبارتها

بذوق کعبه مگذر از طواف کلبهٔ محزون
ز دل هر جا سویدا جوش زد دارد زیارتها

هجوم داغ شوقت کرد ایجاد سر شک آخر
عرق ریز است هر جا جمع میبالد وحدتها

شکست برگ گل هم از تبسّم عالمی دارد
خم آورد ابروی ناز تو از بار اشارتها

بخاک خود تپیدم ساحل امن دگر دارد
مشو حیران ز هر طوفان بآب افتادنها

ز کسب خلق بیدل تا توان در جنت آسوده
چه حاجت در دل دوزخ نشستن از شرارتها

زهی نظاره را از جلوهٔ حسن تو زیورها
ز رگ برگ گل از عکس تو در آئینه جوهرها

سر سودائی ما را غم دستار کی باشد
که همچون غنچه از بویت بطوفان میدهد سرها

زبان خامه من نغمه ساز کیست یارب
که خط پرواز دارد چون صدا از هر سطرها

حوادث عین آسایش بود آزاده مشرب را
که موج بحر دارد در شکست خویش جوهرها

اگر طالع بکام تست منشین ایمن از گردش
ز گردش زیر و زیر نگین دارند افسرها

Marfat.com

گشادِ عقدهٔ دل بی‌گدار خود بود مشکل
که نگشاید بجز سوزن گره از تار گوهرها

مجو بیدل علاج سرنوشت از گریهٔ حسرت
بموج باده نتوان شست هرگز خط ساغرها

غیر وحدت برنتابد همّت عرفان ما
دامن خویش است چون صحرا گل دامان ما

شوق در بیدست و پائی نیست مایوس طلب
چون قلم شق قدم میسالد از مژگان ما

معنی اظهار صبح از وحشت انشا کرده‌اند
نامهٔ آهیم بیتابی همان عنوان ما

زین دبستان مصرع زلف مسلسل خوانده‌ایم
خامشی مشکل که گردد مقطع دیوان ما

یار در آغوش و نام او نمیدانیم چیست
سادگی ختم است چون آئینه بر نسیان ما

در طپیدنگاه امکان شوخی نظاره‌ایم
از غباری میتوان ره بست بر جولان ما

مغتنم دارای شهر رجولانگه آغوش تنگ
تنگی فرصت بغل وا کرده در میدان ما

جلوه در کار است ما با خود قناعت کرده‌ایم
به که بر روی تو باشد چشم ما حیران ما

مدعا از دل بلب نگذشته میسوزد نفس
اینقدر دارد خموشی آتش پنهان ما

بیدل از حیرت زبان در دل فهمیده‌ایست
آئینه میسوزد امشب نالهٔ عریان ما

بحر ما در گشتنی مکش رنج امید اینجا
که خونبها میخورد تأثیر میگردد سفید اینجا

مقیم نارسائی باش پیش از خاک گردیدن
که مغز بردو عالم چون عرق خواهد چکید اینجا

محیط از جنبش بر قطره طوفان جنون دارد
شکست رنگ امکان بود گر کیدل طپید اینجا

گذار زیستی از انتظارم بر نمیدارد
ز خاکستر شدن گل میکند چشم سفید اینجا

زسازِ الفت آهنگ عدم در پرده گوشم
نوائی میرسد کز بیخودی نتوان شنید اینجا

درین وحشت سرا آئینهٔ اشک یتیمانم
که در بی‌دست و پائیها مرا باید درید اینجا

کباب خام سوز آتش حسرت دلی دارم
که ما را بینوائی سوخت و دودش هر کشید اینجا

نیاز سرکشان حسن آشوب دگر دارد
کمینگاه تغافل شد اگر ابروی خمید اینجا

طپشهای نفس از پرده تحقیق میگوید
که تا از خود اثر داری نخواهی آرمید اینجا

Marfat.com

بلند است آنقدرها آشیان عجز ما بیدل
که بی سعی شکست بال و پر نتوان رسید اینجا

کرده ام سرمشق حیرت سرو موزون ترا
ناله میخوانم بلند بهای مضمون ترا

شام پرورد غمم با صبح اقبالم حکار
تیره بختی سایه پیداست مجنون ترا

خاکهای این چمن می بایدم بر سر زدن
بسکه گل پوشید نقش پای گلگون ترا

ساز محشر گشت آفاق از نگاه خیرم
در نی مژگان چه فریاد است محزون ترا

سورا غنا برون از پرده های عجز نیست
رشته ها سخت پیچیده است قانون ترا

فهم کیتا نیست شوق اعتبارات دونی
عمرها شد خوانده ام بر خویش افسون ترا

هر چه می بینم سراغی از خیالت میدهد
هر دو عالم یکسر زانو است مجنون ترا

ای دل دیوانه صبری کز سویدا چاره نیست
دیده آهو فرو برد است هامون ترا

بیدل از روزیکه استقبال آغوشت کند
آنقدر وا شو که نتوان بست مضمون ترا

هی در بند غفلت مانده چون من نیستی اینجا
دو عالم یکدر باز است میجویم کلیدی اینجا

سراغ منزل مقصد مپرس از ما زمینگیران
بسعی نقش پا راهی میگردد سفیدی اینجا

طپیدن زو ندارد در تجلی گاه حیرانی
توان گر پای تا سر اشک شد نتوان چکیدی اینجا

تحیر گر بچشم انتظار ما نه پردازد
چه وسعت میتوان چیدن ز آغوش امیدی اینجا

بدل نقشی نمی بندد که با وحشت نپیوندد
نمیدانم کدامین بیوفا آئینه چیدی اینجا

مرا از بی پری هم راحتی حاصل نشد ورنه
ببار سایه رنگین از گل و آبست و بیدی اینجا

کفن در مشهد ما بینوایان خونبها دارد
ز عریانی برون آگر توانی شد شهیدی اینجا

هجوم درد پیچیده است هستی تا عدم بیدل
تو هم گر گوش داری نالهٔ خواهی شنیدی اینجا

ز بیدردی فانوس دیگر شمع سودا را
مگر در آب چون یاقوت گیرند آتش ما را

دل آسودهٔ ما شور امکان در قفس دارد
گهر در دیده است اینجا عنان ضبط دریا را

Marfat.com

بهشت عافیت رنگ بهار آبروباست
درآغوش نفس گرخون کنی عرض تمنا را

غبار اضطراب آنجاکه دامان طلب گیرد
روانست آبرو هرگه برفتار آوری پا را

بعرض بیخودیها گرم کن هنگامهٔ مشرب
که می نامیده اند اینجا شکست رنگ مینا را

درین محفل پریشان جلوه است آنحسن بیرحمی
شکستن کو که پردازی دهد آیینهٔ ما را

سبکروحست شوق اما من آن ذوقم نمیگیرم
که در سنگ مزار از خویش خالی میکنم جا را

بداغ بی نگاهی رفت ازین محفل چراغ من
شکست آیینهٔ رنگی که گم کردم تماشا را

هوس چون نارسا شد نسیه نقد حال میگردد
امل را رشته کوته ساز و عقبی گیر دنیا را

رشوریبی بستانی بی نشانی شد نشان بیدل
که گم گشتن ز گم گشتن برون آورد عنقا را

باز آب شمشیرت از بهار جوشیها
داد مشت خونم را یاد گلفروشیها

ناله تا نفس وزد دیده من بسر خوابیدم
کرد شمع زین محفل داغم از خموشیها

یا تغافل از عالم یا ز خود نظر بستن
زین دو پرده بیرون نیست سازعیب پوشیها

مایه دار هستی را یاد ما و من کفر است
بی بضاعتان دارند عرض خود فروشیها

زاهدی نمیدانم تقوی نمیخواهم
سینه صافئ دارم نذر درد نوشیها

ساز محفل هستی برگسستن آهنگست
از نفس که میخواهد عافیت سروشیها

محرم فنا بیدل زیر بار کسوت نیست
شوق جامه وارد از برهنه پوشیها

کیست از راه تو چون خاشاک برداردمرا
شعله جاروبی کند تا پاک برداردمرا

نشئه از دود محمور ی بخاک افتاده ام
شوق میخواهد بدست تاک برداردمرا

هستیم عهدی بنقش سجدهٔ او بسته است
خاک خواهم شد اگر از خاک برداردمرا

پیکرم گرد غبار یاس و برخیز د ز خاک
به که دست منت افلاک برداردمرا

صبح بی سرمایهٔ احرام برخود رقتم
کو گریبان تا بدوشش چاک برداردمرا

Marfat.com

گه از موی میان شهرت دهد نازک خیالی را
گهی از چین ابرو سکته خواند بیت عالی را

دل از خود میرود بگذار تا مست فغان گردد
جرس آخر منزل میکند کم هرزه نالی را

پر پروانه آتشخانه شور عافیت باشد
ز خاکستر طلب کن راحت افسرده بالی را

در انوادی که خاکست اعتبار جهل و دانشها
غباری بر هوا کن فیض فطرتهای عالی را

قناعت پیشه کن از کاین حرص عنا دشمن
کمینگاه هوسها کرده وضع بی سئوالی را

بچنگ اغنیا دامان جاه آسان نمی افتد
که چینی خاک گردد تا شود قابل سفالی را

چه امکانست بیدل منعم از غفلت برون آید
بجوم خواب خرگوش است اینجا شبه قالی را

در خموشی هم صلح و هم جنگست اینجا
غنچه شو دامن آرام بچنگ است اینجا

دیده بر بند اگر ذوق تماشائی هست
صافی آئینه در کسوت رنگ است اینجا

جز خم پیمانه بدور افکن یک جام تهی است
مستی ما و تو آواز ترنگ است اینجا

شوق دل همسفر آئینهٔ بیهوشی است
قدم راهروان گردش رنگ است اینجا

طرف دیدهٔ خونبار نگردی هرگز
اشک چون آینه شد کام نهنگ است اینجا

منزل عیش بوحشت کدهٔ امکان نیست
چمن از سایهٔ گل پشت پلنگ است اینجا

از ستمدیدگی طالع من هیچ مپرس
آنچه پیش تو نگاه است خدنگست اینجا

دو جهان ساغر تکلیف ز خود رفتن ماست
دل هر کس بطپد قافیه تنگ است اینجا

بیدل افسرد گیم شوخی آهی دارد
تا ثمر رنیست ز خود رفتن رنگ است اینجا

صبح پیری اثر قطع امید است اینجا
تا رود پود کفن از موی سپید است اینجا

غنچه وا شده مشکل که دلی بگشاید
بستگی چون رود از قفل کلید است اینجا

بگذر از رنگ که آئینهٔ اقبال صفاست
دود بر چهرهٔ آتش شب عید است اینجا

هر که تسکین ندهد منتظر وصل ترا
پای تا سر ز کفن چشم سفید است اینجا

جهد تعطیل صفت نقص کمال ذات است
یا بگو یا بشنو گفت و شنید است اینجا

Marfat.com

در جنون عشرت عیش دگر از بیخبریست
موی ژولیده همان سایه بید است اینجا
زین چمن هر رگ گل دامن خون آلود است
حیرتم کشت ندانم که شهید است اینجا

بوی یاس از چمن جلوهٔ یاس است امکان
دگر ای بیدل غافل چه امید است اینجا

نیست با مژگان تعلق اشک وحشت پیشه را
دانهٔ ما دام راه خویش داند ریشه را
عشق بردارد سر مهر از زبان عاجزان
نالهٔ بیتاب نی با نش میدهد صد بیشه را
عیش ترک خانمان از مردم آزاد پرس
کس ندارد جز صدا قدر شکست شیشه را
گر نباشد بی تمیز یها مآل کار عشق
کوهکن بر صورت شیرین نراند تیشه را

مفلسان را بیدل از شوق خموشی چاره نیست
تنگدستی باز میدارد ز قلقل شیشه را

ز هی سودای شوق تو به مذهبها و مشربها
بیادت آسمان پر طپیدن جوش یاربها
چو آهنگ جرس ما و سبکرو خانه جولانی
که از یک نعره دارش میطپد آغوش قالبها
غبار جنبش مژگان ندارد چشم قربانی
قلم محو است اینجا در صفای نقش مطلبها
ز گرد وحشت و اماندهٔ بختان فیض میبارد
تبسم باشی صبح است چین دامن شبها
بخا موشی توان شد ایمن از انداز کج بختان
نفس در دیست اینجا بس فسون نیش عقربها
زبان در کام دزدیدم وداع گفتگو کردم
سخن را کوس رخصت بود گویا بستن لبها

بهار بی نشان عالم نومیدیم بیدل
سراغم میتوان کرد از شکست رنگ شبها

در ینوادی چسان آرام باشد کاروانها را
که همدوشیست باریک روان سنگ نشانها را
بتدبیر از غم کونین دشوار است وارستن
مگر سوزد فراموشی متاع این و آنها را
چو رنگ رفتهٔ ما آسمان سودی نمی بخشد
که برگشتن ازین وادی نمی باشد عنانها را
نفس سرمایهٔ بیتابی است افسردگی تا کی
بمن شمع مزار زندگانی استخوانها را
بخر کشتی شکستن ساحل امنی نمیباشد
که از وسعت فرو برد است این دریا گرانها را

Marfat.com

من و عرض نیاز از عزتت دخواری چه پیش آید
که نقش سجده پیش از صدر خواهد آستانها را

چنین کز خامها گلهای معنی میچکد بیدل
توان گفتن رگ ابر بهار این ناودانها را

ز برق این تحیر آب شد آئینهٔ دلها
که ره تا محمل لیلی است بیرون تاز محملها

کجا راحت چه آسودن که از نایابی مطلب
بپای جستجو چون آبله خون گشت منزلها

چه دنیا و چه عقبیٰ سدّ راه تست ای غافل
بیا بگذر که از بهر گذشتنهاست حائلها

دماغے میرسانم از شکست نالهٔ رنگی
بخون رفته پرواز دگر دارند بسملها

دریں مرتع چه لازم خرمن آرای هوس باشے
دلی باید بدست آری همین تخمست و حاصلها

چو اشک از کلفت پندار مستی در گره بودم
چکیدم تا که از چشم خود و حل گشت مشکلها

زبان شمع فهمیدم ندارد غیر ایں حرفے
که در خود گر توان آتش زدن مفتست محفلها

کنار عافیت گم بود در بحر طلب بیدل
شکست از موج ما گل کرد و بیرون ریخت ساحلها

هر کجا تسلیم بندد بر میان شمشیر را
میکند چون موج گوهر بیز باں شمشیر را

بسمل فوج منم زخمم همان خمیازه است
در لب ساغر کن ایقاتل نهان شمشیر را

جوهر تجرید قطع الفت خویش است و بس
بر سر خود میتوان کرد امتحان شمشیر را

زائل از زینت نگردد جوهر مردانگی
قبضهٔ زر از برش مانع مدان شمشیر را

بر شجاعت پیشه ننگست از شجاعتها مزن
حرف جوهر بر نیاید بر زبان شمشیر را

ای فغان بگذر ز چرخ و لامکان تاثیر باش
چند در زیر سپر کردن نهان شمشیر را

عاشقان بسمل آهنگت مهیا کرده اند
جبههٔ شوقی که داند آستان شمشیر را

نو بهار عشرتم بیدل که با ایں لاغری
خون صیدم کرد شاخ ارغوان شمشیر را

به برگ و غنچه سودای خلعت پیچیده دلها را
رگ گل رشتهٔ شیرازه شد جمعیت ما را

خرامت بال شوقم داد در پرواز حیرانی
که چون قمری قدح در چشم دارم سرو مینا را

Marfat.com

نگه شد شمع فانوس خیال از چشم پوشیدن
فنا مشکل که از عاشق برد شوق تماشا را

درین محفل سراغ گوشهٔ امنی نمی یابم
چو شمع آخر گریبان میکنم نقش کف پا را

کف خاکی ندارم قابل تعمیر خودداری
جنون افشانده بر ویرانه ام دامان صحرا را

بغیر از هستی لوح عدم صورت نمی بندد
که گم کردیم در آغوش وی امروز و فردا را

ندارد حال ما اندیشهٔ مستقبل دیگر
اگر خواهی که گردی جلوه گر آئینه کن ما را

نه از موج نسیم است اینقدر ها جوش بیتابی
اگر آزاده با نالهٔ پیوندا عضا را

خموشی غیر افسردن چه گل ریزد بدامانت
تب شوق کسی در رقص دارد نبض دریا را

اقامت تهمتی در محفل کم فرصت هستی
چو عکس از خانهٔ آئینه بیرون گرم کن جا را

مآل شوق هم داغست اگر آسودگی خواهی
بصد گردن مده از کف جبین سجده فرسا را

نشانها نیست غیر از نام آنهم تا توان بیدل
جهان دیدهٔ بشمار نقش بال عنقا را

خاکسار تو طپیدن کند آغاز چرا
جرس آبله بیرون دهد آواز چرا

جیب حسنت گره از بیضهٔ فولاد گشود
دیدهٔ ما بجمال تو نشد باز چرا

دل بدست تو و ما از تو دگر مانع چیست
خودنمائی نکند آینه پرداز چرا

سیل بنیاد جهانست نظر وا کردن
هوش ما هم نشود خانه برانداز چرا

ساز بیتابی دل گر نه عروج آهنگست
نفس از بیم طپش میشود آواز چرا

گر نه سازیست یقین را بطپه هر بم و زیر
شکوه شد زمزمهٔ طالع ناساز چرا

بی نیازی اگر از عیب و هنر مستغنی است
حیرت آئینه دارد لب غمّاز چرا

نیست جز خود شکنی دامن اقبال بلند
آخر ای مشت غبار اینهمه پرواز چرا

بیدل آئینهٔ معشوق نما در بر تست
این نیازی که تو داری نشود ناز چرا

گذشت از چرخ و بگرفت آبله چشم تر یارا
هوایت تا کجا از پا نشاند نالهٔ مارا

نگردد مانع جولان اشکم پنجهٔ مرگان
پر ماهی نگیرد دامن امواج دریا را

Marfat.com

نه از عیش است اگر چون شیشه می قلقل آهنگم
شکست دل صلائی میزند رنگ تماشا را

سراغ کاروان دارم دم از عالم شوغافل
ببین داغ دل و دریاب نقش پای عمها را

نه بندی بر دل آزاد نقش تهمت حیرت
که پیش از بیخودی مستان تهی کردند مینا را

شکوه کبریائی وز عجز ما چه میپرسی
نگه هم زیر پا باشد سر افتاده ما را

یکبار ذ متاع هوش با یوسف خریداران
عدم افسون خودداری نگاه جلوه سودا را

مقام ظالم آخر بر ضعیفان است ارزانی
که چون آتش زپا افتد بخاکستر دهد جا را

غبار ماضی و مستقبل از حال تو میجوشد
درا امروز هست گم کرده تکاپوی فردا را

باین کثرت زمانی غافل از وحدت مشو بیدل
خیال آئینه ها در پیش دارد شخص تنها را

هستی بطپش رفت و اثر نیست نفس را
فریاد کزین قافله بردند جرس را

دل مایل تحقیق نگردید وگرنه
از کسب یقین عشق توانگرد هوس را

رفع هوس زندگیم باد فنا کرد
اندیشه من آب زد این آتش خس را

آزادی ما سخت پراکنان فنا بود
دل عقده شد و آبله پا کرد نفس را

تا رمز گرفتاری ما فاش نگردد
چون صبح بپرواز نهفتیم قفس را

هر دل نبرد چاشنی از داغ محبت
این آتش بیرنگ نسوزد همه کس را

بیدل نشوی بیخبر از سیر گریبان
اینجاست که غنچه بال است مگس را

تا مل گرچه در گوشش افکند پیمانه ما را
توانائی نیست در خاطر شکست رنگ مینا را

ندارد شور امکان جز بکنج فقر آسودن
اگر ساحل شوی در آب گوهر گیر دریا را

درین دریا بس فرش است اجزای وجود من
بهر سو میروم چون موج بر خود می نهم پا را

نبندیرد گر نتوان ز داغ کلفت آسودن
مگر آبی زند خاکستر ما آتش ما را

بحال خویشتن نگذاشت دلرا شوخی آهم
هوای گرد باد ارجای بر د اجزای صحرا را

درین ویرانه همچشم نگاهم کز سبکروحی
درون خانه ام دزدیش خالی کرده ام جا را

Marfat.com

بهشتی از دل هر ذرّه در پرواز می‌آید
اگر بر خاک ریزد حیرتم رنگ تمنا را

بهر سو چشم وا کردم نگه وقف خطا کردم
نمیدانم چه پیش آمد من غفلت تقاضا را

همین درد است ترک عشرت خونین دلان سیلی
هجوم گریه مست و خنده دارد طبع مینا را

دریای خیالیم و نمی نیست دراینجا
جز وهم وجود و عدمی نیست دراینجا

رمز دو جهان در ورق آئینه خواندیم
جز گرد تحیّر رقمی نیست دراینجا

عالم همه میناگر بیداد شکست است
وین طرفه که سنگ ستمی نیست دراینجا

بر نعمت دنیا چه هوسها که نه پختیم
هر چند غذا جز قسمی نیست دراینجا

بر هم نزنی سلسلهٔ ناز کریمان
محتاج شدن بی کرمی نیست دراینجا

ما بیخبران قافلهٔ دشت خیالیم
رنگست بگردش قدمی نیست دراینجا

از حیرت دل بند نقاب تو گشودیم
آئینه گری کار کمی نیست دراینجا

بیدل من و بیکاری و معشوق ترا تیغ
جز شوق برهمن صنمی نیست دراینجا

خط آوردی و نوشتی برات مطلب ما را
بخود کردی در آخر زبان درد دلها را

هوایت نکهت گل را کند داغ دل گلشن
تمنایت نگه در دیده خون سازد تماشا را

سفید از حیرت این انتظارست استخوان من
که یارب ناوکت در کوچهٔ دل کی کند جا را

غبار رنگ ما را عاجزی بالی نزد ورنه
شکست طرّهٔ آت عمریست پیدا میکند ما را

حریف وحشت دل دیدهٔ گریان نمیگردد
گهر مشکل فراهم آورد اجزای دریا را

سخن تا در جهان باقیست از محرومی آزادم
زبان گفتگو ها بال پروازست عنقا را

خزان چهره بس باشد بهار آبروی من
گواه فتح دل دارم شکست رنگ اعضا را

بلندیست خار راه عجز نامی گردد
بپهلو قطع سازد سایه چندین کوه و صحرا را

الهی از سر ما کم نگردد سایهٔ مستی
که به صهبا بپیشانی سجودی نیست مینا را

ببزم وصل از شوق فضول ایمن نیم بیدل
مبادا برهم زند نقاد غافل گردد ایما را

Marfat.com

بوی وصلت گر بپالاید دل ناکام را
صحن این کاشانه زیر سایه گیرد بام را

طائر آزادگی گر بال وحشت وا کند
گرد باد آئینه سازد حلقهای دام را

دیدن هنگامهٔ هستی شنیدن پیش نیست
وهم ما تا کی وصال خود دهد پیغام را

منعم از نقش نگین جوئی خیالی میکند
مفت حیرتها اگر سیراب سازد نام را

ساقیا خون موج می امشب پریشان دفترم
رشتهٔ شیرازهٔ ما ساز خط جام را

پختگی آهی بدرد بینوائی صبر کن
آسمان سرسبز دارد میوهای خام را

تیره بختی نیز مفت اعتبار زندگیست
شمع صبح عالم اقبال داند شام را

موج دریا را بساحل همنشینی صحت است
بیقراران بند منزل کرده اند آرام را

شعلهٔ ما دور گرد الفت خاکستر است
دوش وحشت برندارد جامهٔ احرام را

شوق میبالد بقدر کم نگاهی های حسن
ورنه دام دلبری کو آهوان رام را

در چمن هم از گزند چشم بد ایمن مباش
پرده زنبور یست اینجا دیده های وام را

چون خط پرگار بیدل منزل ما جاده شد
جستجوهای غرض آغاز کرد انجام را

افشای آشفته میدارد چو گل جمعیت ما را
پریشان مینویسد گاهگاه موج حوال دریا را

دریں دایره میباید گذشت از هر چه پیش آید
خوش آن رهرو که در دامان وی افکند رو دریا را

زد رد مطلب نایاب باید گریه سر کردن
تمنا آخر از خجلت عرق کرده ست سودا را

باین فرصت مشو شیرازه بند نسخهٔ هستی
سحر هم در عدم خواهد فراهم کرد اجزا را

گدا از در رو الفت فیض اکسیر گرداند
ز خون گشتن توان در دل گرفتن جملگی ها را

بجای ناله میخیزد غبار از خاکسارانت
صدا کردیست کیسر سادهٔ نقش قدمها را

بآگاهی چه امکانست گردد جمع خود دار
که با هر موج میباید گذشت از جویبار دریا را

دریں گلشن چو گل یک پر زدن رخصت میباشد
مگر از رنگ یابی نسخه بال افشانی ما را

فلک تکلیف جامعیت گر کند لاف حماقت زن
که غیر از کاه نتواند کشیدن بار دنیا را

Marfat.com

چرا مجنون ما را در پریشانی وطن نبود
که از چشم غزالان خانه بر دوش است صحرا را

ترا کتمانهاست در آغوش میناخانه حیرت
مژه برهم مزن تا نشکنی رنگ تماشا را

سیه روزی فروغ تیره بختان بس بود بیدل
ز دود خویش باشد سرمه چشم داغ دلها را

از طلب تا چند ریزی آبروی کام را
یک سبق شاگرد استغنا کن این ابرام را

داغ بودن در خمار مطلب نایاب چند
پخته نتوان کرد در آتش آرزوی خام را

مگذر از موقع شناسی ورنه در عرض نیاز
پیش ز آروغ است نفرت آه بی هنگام را

میخرامد پیش پیش دل طپشهای نفس
وحشت از نخجیر هم پیش است ایجاد دام را

دوری وصلت بقدر دستگاه جستجوست
قطع کن وهم خیال قاصد پیغام را

حسن مطلق داشتم خود بینیم آئینه کرد
اینقدر ها هم اثر ملیوده است اوهام را

چون غبار شیشهٔ ساعت تسلی دشمنم
از مزاج خاک ما هم برده اند آرام را

زندگی تا کی هلاک کعبه و دیرت کند
به که از دوش افکنی این جامهٔ احرام را

از تغافل تا نگاه چشم خوبان فرق نیست
نشئهٔ یکرنگست اینجا درد و صاف جام را

کی رود فکر مضرت از مزاج اهل کین
مار نتواند جدا از زهر دیدن کام را

عرض مطلب دیگر و اظهار صنعت دیگر است
بیدل از آئینه نتوان یافت وضع جام را

بود سر مشق درس نجودی باریک بینیها
ز مو انگشت حیرانی بلب دارند چینیها

مرا از ضعف پرواز است سیر آشیان ورنه
نفس گیرم چو بوی غنچه از خلوت گزینیها

نیاز من عروج نشئهٔ ناز دگر دارد
سحر آورده ام بر آستانت از زمینیها

دل رم آرزو مشکل بود مجبوس نومیدی
که سنگ اینجا شرر میگردد از وحشت کمینیها

نفس دزدیدنم شد باعث جمعیت خاطر
بدام افتاد صید مطلبم از دانه چینیها

غبار فقر رنگ سرکشی را میشود صیقل
سیاهی میبرد از شعله خاکستر نشینیها

بشوخی آمد از بیدستگاهی احتیاج من
درازی کرد دست آخر ز کوتاه آستینیها

Marfat.com

خروش اهل جاه از خفت ادراک میباشد
تنک‌ظرفیست یکسر علت فریاد چینیها

طریق دلربائی تا که جهان نیرنگ میخواهد
بحسن محض نتوان پیش بردن نازنینیها

دوتا گشتیم در اندیشهٔ یکسجده پشیمانی
براه دوست خاتم کرده مارا بی‌نگینیها

نگر از فکر عقبی باز گردم تا بخود آیم
که از خود سخت دور افتاده دام از دور بینیها

دم تیغست بیدل راه باریک آهسته سنجی
زبان خامه هم شق دارد از حرف آفرینیها

کی بود سیری ز ناز آن نرگس خودکام را
باده پیمائی لرانی نیست طبع جام را

من هلاک طرز اخلاقم چه خلق و کو عتاب
بوی گل آئینه دار است از لبت دشنام را

ضبط آداب وفا گر تنگ طبش خصمت دهد
چون پر طاؤس در پرواز دارم دام را

نیست بی‌افشائی راز عاشقان پرواز رنگ
بال و پر باید شکستن طایر پیغام را

حلقهٔ زلف تو رونق از غبار دل گرفت
دود آه ما سفید باشد سرمه چشم دام را

پیش چشمت جز شکست خود نمی‌بینند مان
گر زره جوهر شود بر استخوان بادام را

از کشاکشهای موج بحر ماهی فارغ است
ز انقلاب غم چه پروا مرد ناکام را

ای خسیس از سازش شهرت هم نوایت بسته‌اند
ز انگبین کنده خوش در لوز کردی نام را

خاک هستی یکقلم در دامن دشت فناست
من ز روی خانه می‌یابم هوای بام را

دل عشقت آب چون شد تشنه یلیابد بجوی
احتیاج باده نبود مدخون آشام را

چون سپندم از زره وحشت کمین آتش است
تا بدوشش ناله بندم محمل آرام را

بسکه مخمور گرفتاریست بیدل صید من
جوش ساغر می‌شمارم حلقهای دام را

ای ز روی مهوشان سیلاب کینه‌ها
بر همزن کدورت سنگ آبگینه‌ها

آتش پرست شعلهٔ اندیشه‌ات جگر
آئینه دار داغ هوای نوسینه‌ها

از حیرت صفای تو خونیست چکد
اشک روان سطر ز چشم سفینه‌ها

درکارگاه حکم تو بهر آب از سنگ
آتش برون دهد نفس آبگینه‌ها

Marfat.com

آنجا که مهر عشق کند ذره پروری
چون نشئه گل شرافت ذات از کمینها
تا پایه ز قصر محبت نشان دهد
چون نصبح چاک دل بفلک پرده زینها

بیدل بخاکساری خود ناز می کند
ای در غبار دل ز خیالت دفینها

ای آئینه حسن تمنای تو جانها
اوراق گلستان تمنای تو زبانها
در پرده دل غیر خیالت چه توان یافت
جولان کده پر تو ماه اند کتانها
از شوق تمنای تو در سینه صحرا
همچون دل بیتاب طپان ریگ روانها
بی زمزمه حمد تو قانون جهان را
افسرده چو خون رگ تار است بیانها
آنجا که بود جلوه گه حسن کمالت
چون آئینه محو است یقینها و گمانها
از مرحمت عام تو در کوی اجابت
گمگشته اثرها بتکاپوی فغانها
با قوت تائید تو تحریک نسیمی
بر بحر کشد از شکن موج کمانها
در چار سوی دهر کند رگرد خیالت
لبریز شد از حیرت آئینه دکانها
بیتاب صفالست دل اما چه توان کرد
چشم است برامید گره رشته جانها

در سینه بیدل نبود یکدل پرخون
بی داغ هوای تو درین لاله ستانها

نقاب عارض گل جوش کرده ما را
تو جلوه دادی و مدهوش کرده ما را
ز خود تهی شد کان گر نه از تو لبریز اند
دگر برای چه آغوش کرده ما را
خراب میکده عالم خیال تو ایم
چه مشربی که قدح نوش کرده ما را
ز تاب قطره همین جزر محیط نتوان یافت
تو می تراوی اگر جوش کرده ما را
نمود ذره طلسم حضور خورشید است
چه گفته نیست فراموش کرده ما را
اگر بنا له نه ارزیم رخصت آهی
به نیم شعله که خاموش کرده ما را
بزنگ آتش یاقوت و باد خاموشی
که حکم خون شده خاموش کرده ما را
چه بار کلفتی ای زندگی که همچو حباب
تمام آبله بر دوش کرده ما را

Marfat.com

چو چشم چشمهٔ خورشید حیرتے داریم
نوای مژده ز چهره خس پوش کردهٔ ما را

نوائے پردهٔ خاکیم یک قلم بیدل
بجاست عبرت اگر گوش کردهٔ مارا

ای گرد تنگ پوی سراغ تو نشانها
وامانده اندیشهٔ راه تو گمانها

حیرت نگهِ شوخی حسن تو نظرها
خامش نفسِ عرض ثنای تو زبانها

در کنهِ تو آگاهی و غفلت همه معذور
دریا ز میان غافل و ساحل ز کرانها

عمریست که نُه چرخ برنگِ گل تصویر
وا کرده بجیب ازهٔ بوی تو دهانها

آن کیست شود محرمِ اظهار و خفایت
آئینه نیارند عیانها و نهانها

بر اوجِ عنایت نرسد هیچ کمندے
بیهوده رسن تاب خیالند فغانها

آنجا که فشانند اسرار تو دارد
پیمانه کشِ جوش بهار ست غزلها

بر سبزه درین دشت شد انگشتِ شهادت
تا از گل خود رو بتو دادند نشانها

از شوق تمنای تو در سینه صحرا
همچون دل بیتاب طپان یست بیانها

جز ناله بسازار تو دیگر چه فروشیم
اینست متاعِ هنر عشق دکانها

بیدل ره حمد از تو بصد مرحله دورست
خاموشش که آواز و سمد اند بیانها

ای موج زن بهار خیالت ز سینه ها
جوش تو پنبه دار گلستان داغ دل

سودائی تو بافته تاج خسروان
جوید ز جوش آبه پاک سفینه ها

از فضل و رحمت تو لب اشک میلزد
برناخن شکسته طیدن ز سینه ها

در خرقه نیاز گدایان در گهت
نازند دلبتوخی پر طاوس پینه ها

نازک دلان باغ تو چون شبنم سحر
بر روی برگ شسته نمایند آئینه ها

در قلزم خیال تو نتوان کنار جست
خلقے در آب آئینه دارد سفینه ها

دل را محبت تو بهمان خاکسار داشت
ویرانه را غنا نرسد از دفینه ها

Marfat.com

چون بیدل آنکه مهر زخت دانشین اوست
نقش نگین همی شودش حرف کینه ها

ای داغ کمال تو عیانها و نهانها
معنی به نفس محو و عبارت بزبانها

خلقی بهوای طلب گوهر وصلت
بگسسته چو تار نفس موج عنانها

بس دیده که شد خاک و نشد محرم دیدار
آئینه همانیز غباریست ازانها

تا دم زند از خرمی گلشن صنعت
حسن از خط نوخیز برآورده زبانها

دریاد تو هوی زد و بر ساغر دل ریخت
درد نفس سوخته سرجوش فغانها

آنجا که سجود تو دهد بال خمیدن
چون تیر تواند جست بپرواز کمانها

طوفان غبار عدمیم آب بقا کو
دریا بمیان محو شد از جوش کرانها

پیداست بمیدان تمنایت چه شتابد
دامن ز شق خانه شکستست بیانها

تا همچو شرر بال کشودم بهوایت
وسعت ز مکان کم شد و فرصت ز زمانها

بیدل نفس سوخته ما چه فروشد
حیرت همه جا تخته نمود است دکانها

جوش اشکیم و شکست آئینه دار است اینجا
رقص هستی همه دم شیشه سوار است اینجا

عرصه شوخی ما گوشه ناپیدائیست
هر که رو تافت ز آئینه دوچار است اینجا

عافیت چشم ز جمعیت اسباب مدار
هر قدر ساغر و میناست خمار است اینجا

بغرور من و ما کلفت دلها مپسند
ای جنون تاز نفس آئینه زار است اینجا

نفی خود میکنم اثبات برون می آید
تا بکی رنگ تواں باخت بهار است اینجا

هر چه آید به نظر آن طرفش موهوم است
روز و شب صورت پشت و رخ کار است اینجا

سایه ام باکه دهم عرض سیه بختی خویش
روز هم آئینه دار شب تار است اینجا

دامن چیده دریں دشت تنزه دارد
خاک صیاد بگل از خون شکار است اینجا

عشق می داند و بس قدر گران جانی من
سنگ شیرازه اجزای شرار است اینجا

چند بیدل بهوا دست و گریبان بودن
جیبت از کف ندهی - دامن یار است اینجا

Marfat.com

جام امید نظرگاه خمار است اینجا
حلقهٔ دام تو خمیازه شکار است اینجا

میشها غیر تماشای زیان کاری نیست
در خور باختن رنگ قمار است اینجا

عافیت میطلبی منتظر آفت باش
سر بالین طلبان تحفه دار است اینجا

فرصت برق و شرر با تو حسابی دارد
امتیاز یکه نفس در چه شمار است اینجا

چه جگرها که بنومیدی و حسرت بگداخت
فرصتی نیست وگرنه همه کار است اینجا

پردهٔ هستی موهوم اثرها دارد
که حبابیم و نفس آئینه دار است اینجا

انجمن در بغل و ما همه بیرون دریم
بحر چندانکه زند موج کنار است اینجا

عجز طاقت همه دم شاهد معدومی ماست
نفس سوخته یک شمع مزار است اینجا

سجده ام از عرق شرم رهی پیش نبرد
از قدم تا بجبین آبله زار است اینجا

بیدل اجزای جهان پیکر بی تمثالی است
حیرت آئینه باخویش دوچار است اینجا

گداز گوهر دل بادهٔ نابست شبنم را
نم چشم تحیر عالم آبست شبنم را

نگردد جمع نور آگهی با ظلمت غفلت
صفای دل نمک در پردهٔ خوابست شبنم را

بهر جا میروم در اشک نومیدی وطن دارم
ز چشم خود جهان بگذشت سیلابست شبنم را

نگردی غافل ای اشک نیاز از ترک خود دارے
که بر دوش چکیدن سیر بیتابست شبنم را

تماشا نیست کم چشم هوس گر ژرف ناک افتد
حیا آئینهٔ گلهای سیرابست شبنم را

گل اشکم اگر منظور جانان شد عجب نبود
که رو در چشم خورشید جهانتابست شبنم را

خط خوبان کمند غفلت اهل نظر باشد
رگ گلهای این گلشن رگ خوابست شبنم را

فضولی میکنم در انتظار مهر تا باشش
گرفتم پرده بردارد کجا تابست شبنم را

بوصل گلرخان نتوان کنار عافیت جستن
له در آغوش گل خوان در جگر آبست شبنم را

ضعیفی تهمت چندین تعلق بست بر عالم
زپا افتادگی یکعالم آبست شبنم را

میخورد خون نفس این دل غم پیشهٔ ما
جوهر تیغ بود خار و خس بیشهٔ ما

Marfat.com

بسکه چون شمع بغم نشو و نما یافته ایم
شعله زا موج طراوت شمر ریشهٔ ما

سختی دهر ز دست دل ما زنهاریست
آب شد طاقت سنگ از جگر شیشهٔ ما

قد خم گشته همان ناخن فرهاد غم است
سعی چاست بجز جان کندن از تیشهٔ ما

شغل رسوائی و دمسوزی احوال ملاست
نکهت زلف که پیچیده بر اندیشهٔ ما

چشم امید نداریم ز کشت دگران
دل ما دانهٔ ما نالهٔ ما ریشهٔ ما

خامشیها سبق مکتب بیتابی ماست
یکقلم نالهٔ ما بود نئی بیشهٔ ما

نشئهٔ مشرب یکرنگی ازان صافتر است
که شود موج پری دُردتهٔ شیشهٔ ما

بیدل از فطرت ما قصر معانیست بلند
پایه دارد سخن از کرسی اندیشهٔ ما

صورت وهمی بهستی متهم داریم ما
چون حباب آئینه بر دوش عدم داریم ما

محمل ما چون جرس جوش همیشهای دل است
شوق پندارد درین وادی رمم داریم ما

انقدر فرصت کمین قطع الفتها نه ایم
عمر صبحیم از نفس تیغ دو دم داریم ما

میتوان از پیکر ما یکجهان محراب ریخت
همچو ابرو بر سر هر موقف خم داریم ما

دل متاعی نیست کز دستش توان انداختن
گر همه خون نقش بندد معتنم داریم ما

شوخ چشمی رنج استسقای ارباب حیاست
هر قدر انتظار میبالد دورم داریم ما

گر بخود سازد کسی سیر و سفر در کار نیست
اینکه هر سو میرویم از خویش رم داریم ما

رنگها دارد بهار عالم پرنگ عشق
حسن اگر دارد همه آئینه هم داریم ما

گر نباشد اشک خجلت هم تلافی میکند
بهر عذر چشم تر یک جبهه نم داریم ما

دیدهٔ حیران سراغ هر چه خواهی میدهد
خلقی از خود رفته و نقش قدم داریم ما

چند باید بود زحمت پرور یاران شهید
بیدل از سامان نومیدی چه کم داریم ما

نخل شمعیم که در شعله دود ریشهٔ ما
عافیت سوز بود سایهٔ اندیشهٔ ما

بسکه چون جوهر آئینه تماشا نظریم
میچکد خون تحیر ز رگ و ریشهٔ ما

Marfat.com

یک نفس ساکن دامان خیالیم ا مرور
ورنه چون آب روانست همان پیشهٔ ما

گر به تسلیم و فا پا فشرد طاقت عجز
باده از خون رگ تاک کشد ریشهٔ ما

از گل راز بمرغان هوس نوندهد
غنچهٔ خامشی گلشن اندیشهٔ ما

گرد صحرای ضعیفی گره دام وفاست
ناله دامن بفشا مذنبی بیشهٔ ما

باغ جان سختی ما سبزهٔ جوهر دارد
آب از جوی دم تیغ خورد ریشهٔ ما

نفس گرم برآتش صفتان برق فناست
بیستون میشود آب از شرر تیشهٔ ما

دل گمگشته سراغی است ز کیفیت شوق
نشه بالد اگر از دست رود شیشهٔ ما

وادی عشق سموم دل گرمی دارد
تب شیراست اگر گرم کند بیشهٔ ما

تخلّل نظارهٔ شوقیم سراپا بیدل
همچو خط در چمن حسن دوید ریشهٔ ما

تب جوهر آئینهٔ دل تابها
چون مژه سرگشته چشم سیاهت خوابها

عذر نیرنگ تعظیم خم ابروی کیست
حیرتست از قبله رو گرداندن محرابها

نیست آشوب حوادث در بنای رنگ عجز
سایه را اجزا نسازد قوّت سیلابها

سخت دشوار است ترک صحبت روشندلان
موج با این سعی نتواند گذشت از آبها

بستن چشم شبستان خیال دیگر است
از چراغ گشته سامان کرده ام مهتابها

گر نفس زیر و زبر گردیده باشد دل دل است
برندارد تهمت خط نقطه از اعرابها

زلف او ناختیاری نیست در تسخیر دل
خود بخود در رشته می افتد گره از پا بها

کج سرشتان را کشاکش دستگاه ابروست
موج در بحر گمان میخیزد از قلّابها

فرش مخمل هم بساط بوریای فقر نیست
چون صف مژگان کشاید محو گردد خوابها

ساغر سرگشتگی را نیست بیم احتساب
بی خلل باشد ز کیفیّت گران گردابها

بیدل از نامیستی هم خجلت هستی نبرد
برنمیدارد هوا گشتن بری از آبها

چون غنچه همان به که بدزدم نفس اینجا
تا نشکند افتادن بام قفس اینجا

Marfat.com

از راه هوس چند دهی عرض محبّت — مکتوب نه بندند بسان کمس اینجا
خواهی که شود منزل مقصود مقامت — از آبله پای طلب کن جرس اینجا
آن به که بدل محو کنی معنی بیداد — اظهار بخون میطپد از داد رس اینجا
بیهوده نباید چو شرر چشم گشودن — گرد عدم است آئینه پیش و پس اینجا
در کوی ضعیفی که تواند قدم افشرد — اینجاست که دارد دهن شعله خس اینجا
با گردش چشمت چه تواند کرد و گرنه — یکدل بدو عالم ندهد هیچکس اینجا
چون دل ندود در چمن زخم که بیدوست — کار دم شمشیر نماید نفس اینجا
چون نقش قدم قافلهٔ ماست زمین گیر — باشد ره خوابیده صدای جرس اینجا
در کوچهٔ الفت دل صاف آینه دار است — غیر از نفس خویش نگیرد عسس اینجا
سرمایهٔ هستی کسان عرض مثالی است — ای آئینه دیگر ننمائی هوس اینجا

بیدل نشود رام کسی طائر وصلش
تا از دل صد چاک نباشد قفس اینجا

ای زشوخیهای حسنت موج پیچ و تابها — حیرت اندر آئینه چون موج در گردابها
بیخبر اش زخم عشق اسرار دل معلوم نیست — خواندن این لفظ موقوفست بر اعرابها
صاحب تسلیم را هر کس تواضع میکند — گر کنی یک سجده پیدا میشود محرابها
فکر صید عشرت از قد دو تا جهلست جهل — موج چون ماهی نیفتد در خم قلابها
رنجش روشن ضمیران لمعهٔ تیغ بلاست — موج میگردد نمودار از شکست آبها
دانهٔ دل را شکست از آسیای چرخ نیست — سوده کی گردد گهر از گردش گردابها
گرد غفلت موج زد چندانکه وا کردیم چشم — همچو محمل بود در بیداری ما خوابها
مدعا بر باد رفت از آمد و رفت نفس — نغمه گم شد در غبار وحشت مضرابها
میدهد زخم دل از بیداد شمشیرت نشان — میتوان فهمید مضمون کتاب از بابها
گاه آهم می رباید گاه اشکم می برد — نقد من یکمشت خاک و اینهمه سیلابها
آنقدر بر یاس پیچیدم که امیدم نماند — پای تا سر یک گره شد رشته ام از تابها

Marfat.com

کاروان عمر بیدل از نفس دارد سراغ
جنبش موجست گر در فتن سیلا بها

از نام اگر نگذری از ننگ برون آ
عالم همه در بال و پری آئینه دار است
زین عرصه نیرنگ مکش رنگ فسردن
تا شهرت و اماندگیت هرزه نباشد
آب رخ گلزار وفا وقف گدا زیست
با شیشه تهِ سنگ نشسته است براهت
یک لغزش پا دره تحقیق طلب کن
وحشتکده ما و منت گرد خرابیست
افسانه ایست با وهام تعلق
در خانه خامش نفسان مصلحتی هست

ای نکهت گل اندکی از رنگ برون آ
گوشیشه نمودار شو و سنگ برون آ
گیرم همه تن صلح شوی جنگ برون آ
یک آبله وار از قدم لنگ برون آ
خونی بجگر جمع کن و رنگ برون آ
از خویش برون شو ز دل تنگ برون آ
از زحمت چندین ره و فرسنگ برون آ
زین پرده چه گویم بچه آهنگ برون آ
هرچند شرر نیستی از سنگ برون آ
ای صافی مطلب نفسی زنگ برون آ

زندانی وهام تعلق نتوان بود
بیدل دلت از هرچه شود تنگ برون آ

بداغ حسرتم واسوخت آخر خودنمائیها
غبار ما نگیرد شهرت نیست وضع خاکسارمن
چو نگهم بسکه سرتا پا طلسم سازخاموشی
درین وادی بتدبیر دگر نتوان زدن گامے
مباش ای غنچه از اوراق گل مغرور جمعیت
تو از سررشته تدبیر زاهد غافلی ورنه
کسی یارب مبادا فرد و نیرنگ خود دانے
اثر گم کرده آهنگم مپرس از عندلیب من
بدل گفتم کدامین شیوه دشوارهست در عالم

برآوردا ز دلم چون ناله اظهار رسائیها
خروشی داشتم گم کرد دا م در سرمه سائیها
شکستن هم نبرد از پیکر من بیصدائیها
مگر ندرِ ز خود رفتن کنی بیدست و پائیها
که این پیوستگیها در بغل دارد جدائیها
مدار و فسق خلوتخانه جز بار رسائیها
شرار م سنگ شد از کاهت سنگ آزمائیها
درین گلشن نفس میسوزم از آتش نوائیها
نفس در خون طپید و گفت پاس آشنائیها

3 91 41

Marfat.com

ز طوف آستانش تا نسیم سجده در کار است — بزنگ سایه ام محمل بدوش جبهه سائیها

چه کلفتها که در بیخودی دارد نهان بیدل
بود آئینه حیرت نقاب بی صفائیها

تا درین گلزار چون شبنم گذر داریم ما — بادهٔ در جام عیش از چشم تر داریم ما
سهل نبود در محیط دهر پاس اعتبار — آبروئی چون گهر همراه سر داریم ما
چون صدا هر چند در دام نفس وا مانده ایم — از شکست خاطر خود بال و پر داریم ما
کی بسیل گفتگو بنیاد ما گیرد خلل — کوه تمکین خانهٔ از گوش کر داریم ما
کس به تیغ سرکشی با ما نمیگردد طرف — از زمین گیری چو نقش پا سپر داریم ما
شعلهٔ ما فال خاکستر زد و آسوده شد — ای هوس بگذر سری در زیر پر داریم ما
رنگ ما از خاکساری بر نمیدارد شکست — چون علم گردی ز دامان ظفر داریم ما
از گذار دل توان در کاینات آتش زدن — ساز چندین گلخنیم و یک شرر داریم ما
نالهٔ را ایدل بباد غم مده کین رشته ایست — کز پی شیرازهٔ لخت جگر داریم ما
فتنها از دستگاه زندگی گل کرده است — از نفس صبح قیامت در نظر داریم ما
میرسیم آخر بمان با نقش پای خویشتن — گر سراغ رنگهای رفته بر داریم ما

بیدل اندر جلوه گاه چین ابروی کسے
کشتی نظاره در موج خطر داریم ما

آئینهٔ چندین تب و تابست دل ما — چون داغ جنون شعله نقابست دل ما
عمریست که چون آینه در بزم خیالت — حیرت نگه یکپرده خوابست دل ما
مائیم و بمین موج فریب نفسی چند — سرچشمه گوئید سرابست دل ما
پیمانهٔ ما پر شود آنگه که ببالیم — در بزم تو هم ظرف حبابست دل ما
آتش زن نظارهٔ بیتابی ما کن — جز سوختن آخر بچه بابست دل ما
لعل تو بحرف آمد و دادیم دل از دست — یعنی بسؤال تو جوابست دل ما
ما جرعه کش ساغر سرشار گدازیم — شبنم صفت از عالم آبست دل ما

Marfat.com

تا چیست سر انجام شمار نفس ما — عمریست که در پای حسابست دل ما
حسرت ثمر کوشش بیحاصل خویشیم — از بسکه نفس سوخت کبابست دل ما
باغی که بهارش همه سنگست دل اوست — دشتی که غبارش همه آبست دل ما
ما خاک زجا نبرده سیلاب جنونیم — سرمایهٔ صد خانهٔ خرابست دل ما
پیراهن ما کسوت عریانی دریاست — یک پرده تنک ترز حبابست دل ما
در بزم خیالت که حیا جام بدست است — گر آب شود بادهٔ نابست دل ما
منظور بتان هر که شود حیرتش از ماست — یارا آینه می بیند و آبست دل ما
تا آینه باقی است همان عکس حمالست — ای یاس خروشی که نقابست دل ما
تا چشم گشودیم بجوشش آینه دیدیم — دریاب که تعبیر چه خوابست دل ما
ای آه اثر باخته آتش نفسی چند — خون شو که زدست تو کبابست دل ما
ب نکشد خجلت محرومی دیدار — عمریست که آئینه خطابست دل ما
مد سنگ شد آئینه و صد قطره گهر بست — افسوس همان خانه خرابست دل ما

آئینه همان چشمهٔ طوفان خیالی است
بیدل چه توان کرد سرابست دل ما

بسکه از ساز ضعیفیها خبر داریم ما — خشک میکردیم اگر یک ناله بر داریم ما
عاشقانرا صندل آسودگی در دوسراست — تا بسر دردی نباشد درد سر داریم ما
از کمال ما چه پرسی که مانند چنار — در خود آتش میتنیم از بس اثر داریم ما
هر قدر افسرده گردد شعله از خود میرود — در شکست بال پرواز دگر داریم ما
شش جهت آئینه دار شوخی اظهار اوست — نیست جز مژگان حجابی را که بر داریم ما
هیچ آهی سر نزد کز ما کدا زمی کل نکرد — همچو دل پر آب کردیدن جگر داریم ما
ما و صبح از یکمقام احرام وحشت بسته ایم — از نفس غافل نخواهی بود پر داریم ما
انفعال از هستی ما بر ندارد دمرک هم — خاک اگر گردیم آبی در نظر داریم ما
رفع کلفت از مزاج تیره بختان مشکل است — همچو داغ لاله شام بی سحر داریم ما

Marfat.com

سجدهٔ بالیستم از سامان راحتها پرس
همچو اشک خود جبین در زیر سر داریم ما

بیدل از ما ناتوانان دعوی جرات مخواه
کم زدن از هر چه گوئی بیشتر داریم ما

ستاز گی نکشد عافیت دماغ مرا
گر شکستن دل پر کند ایاغ مرا

ز برق یاس جگر سوز نالهٔ داریم
که شعله نیز نبوسد لب ایاغ مرا

نشاط باده بمینای غنچگیها بود
شکفتگی همه خمیازه کرد باغ مرا

خمار شیشهٔ چرخ از نگونیش پیداست
چسان علاج کند کلفت دماغ مرا

در ابروی تو شکن پرور تغافل چند
مقام فتنه مکن گوشهٔ فراغ مرا

هزار رنگ ز بخت سیاه من گل کرد
ز مانه شوخی طاؤس داد زاغ مرا

چو میل سرمه نهادم بچشم خوش نگهان
ز حلقهٔ رم آهو طلب سراغ مرا

فسردگی مطلب از دلم که در ایجاد
به تیغ شعله برید ند ناف داغ مرا

مگر ز ناله شی گشت سینه ام بیدل
که خامشی است سبق عندلیب باغ را

گر بکماندار خیالت در دل آرد تیر را
هر بن مو چشم امیدی شود نخجیر را

یا در رخسارت جبین فکر را آئینه ساخت
حرف زلفت کرد سنبل رشتهٔ تقریر را

بر نمیدارد عمارت خاک صحرای جنون
خواهی آبادم کنی بر باد ده تعمیر را

سخت دشوار است پرواز شکست رنگ من
بشکن ای نقاش اینجا خامهٔ تصویر را

گر باین وجد است شور وحشت دیوانه ام
داغ حیرت میکند چون نقش پا زنجیر را

چون ره خوابید و زین خوابی که فیضش کم مباد
تا منزل بردام سر رشتهٔ تعمیر را

تا کی از غفلت بقید جسم پردازد دلت
یک نفس بر باد ده این خاک دامن گیر را

موج خون من که آتش داغ گرمیهای اوست
میکند بال سمندر جوهر شمشیر را

صبح عشرتگاه هستی از شفق آبستن است
نیست جز خون گریبا لاید کسی این شیر را

دست از دنیا بدار و دامن آهی بگیر
تا بدانی هیچ بیدل قدر دار و گیر را

Marfat.com

خطّ جبین ماست هم آغوش نقش پا
دارد هجوم سجدهٔ ما جوش نقش پا

راه عدم ببعی نفس قطع می کنیم
افگنده ایم بار خود از دوش نقش پا

چون جاده ها براه رضا سر نهاده ایم
موج گلست بر سر ما جوش نقش پا

مائیم و آرزوی جبین سائی دری
افسرده میکند سر ما هوش نقش پا

چشم اثر بدیده ز رفتار مانشان
چون سایه ایم خواب فراموش نقش پا

هر سر که سخت دیگ خیال رعونتی
پوشیدش آسمان به سر پوش نقش پا

مستانه میخرامی و ترسم که در رهت
با رنگ چهره وا ببرد هوش نقش پا

در هر قدم ز شوق خرام تو می کشد
خمیازهٔ فغان لب خاموش نقش پا

گاه خرام میچکد از پای نازکت
رنگ حنا بگرمی آغوش نقش پا

ما بنا یم از خط تسلیم رخت بند
یک جبهه سجده است بر دوش نقش پا

بیدل ز جوش آبله ام در ره طلب
گوهر فروش شد صدف گوش نقش پا

پاس کار خود نباشد صاحب تدبیر را
دست بر قید عمل باشد زنجیر را

نفع زین بازار نتوان برد بی جنس فریب
ایکه سودا اندیشه سرمایه کن تزویر را

نیست آسان راه بر قصر اجابت یافتن
احتیاطی کن کمند ناله شبگیر را

ساده دل از کبر دانش ترشروئی میکشد
جوهر اینجا همین ابرو میشود شمشیر را

پیچوائی بین که در همراهی درس جنون
سرمه شد بخت سیاهم حلقهٔ زنجیر را

در بیابان تحیّرنم ز چشم ما مخواه
بی نیاز از اشک میدان دیدهٔ تصویر را

وعظ مردم غفلت ما را قوی سرمایه کرد
خواب ما افسانه فهمید این همه تعبیر را

در محبت داغدار کوشش بیجا ستم
برق آه من نسوزد گر تأثیر را

نقش هستی هر خط لوح خیالی مثلیست
هم بچشم بسته باید خواند این تحریر را

نغمهٔ قانون وحدت بر تو ساز شها کند
گر بر نگ تار ساز از بم ندانی زیر را

Marfat.com

راست بازار از حکم کج سرشتان چاره نیست
با گمان بیدل اطاعت لازم آمد تیر را

چو شمع یکمژه وا کن ز پرده مست برون آ
بگیر پنبه ز مینا قدح بدست برون آ

منزّهست خرابات بی نیاز حقیقت
تو خواه سبحه شمر خواه می پرست برون آ

قدت خمید و ز پیری دگر خطاست اقامت
ز خانه که بنالیش کند نشست برون آ

امید و یاس وجود و عدم غبار خیال است
از آنچه نیست مخور غم و زآنچه هست برون آ

مباش محو گمان خانه فریب چو بیدل
خدنگ ناز شکاری ز قید شست برون آ

نباشد یاد اسباب طرب وحشت گزینی را
شکست خاطرم بر طاق نسیان مانده چینی را

ز احسان جفا تمهید گردون نیستم ایمن
که افغان کرد اگر برداشت از آهم حزینی را

محبت پیشه از درد و بیدردی تبسّم کن
همین داغ است اگر زیبند و باشد دلنشینی را

حسد تا کی بغفلت چند اگر در دل ولی داری
بنیاز زاهدان بیخبر کن درد دینی را

درین گلشن چه لازم محو چندین رنگ بوبودن
ز نام جلوه آئینه کن حیرت گزینی را

شرر در سنگ برق خرمن مردم نمی گردد
غنیمت می شمر از زاهدان خلوت گزینی را

ورق گردانده است از کینگیها نسخه گردون
مکرر از چشمت آموزد کسون سحر آفرینی را

ز دل برگشته مژگانت تغافل بسته پیمانت
تبسم چیده دامانت سازم ناز چینی را

خروش ناتوانی می تراود از شکست من
زبان سرمه آلوده است سوی خویش چینی را

بکمتر سعی نقش از سنگ نرا میتوان کردن
ولیکن چاره نتوان ساختن نقش جبینی را

نشاط اینجا بهار اینجا بهشت اینجا نگار اینجا
تو گر خود غافلی صرف عدم کن دور بینی را

مجو تمکین عالی فطرت از دون همتان بیدل
ثبات رنگ آخر نیست گلهای زمینی را

تا بکی در پرده دارم آه بی تاثیر را
از وداع آرزو پرسید هم این تیر را

رنگ زرد ما عیار قدرت عشقست و بس
این طلا بیرنگ دارد جوهر اکسیر را

Marfat.com

ما تحیّر پیشگان را اضطراب دیگر است
پرزدن در رنگ باشد بسمل تصویر را

آسمان با آن کجی شمع بساط راستی است
حلقهٔ چشم کمان نظاره داند تیر را

نیست در بیداریِ ما هیچ صلاح همدم
آنقدر خوابی که کس زحمت دهد تعبیر را

بیدل
نوشش حال است بیدل ساز حفظ ابرو
بی نیامی میکند جوهر این شمشیر را

جولان ما فرد بزنجیر خواب ما
وا ماندهٔ نیست حاصل تعبیر خواب ما

ممنون غفلتیم که بی منت طلب
ما را بما رساند بشبگیر خواب ما

وا ماندگی ز سلسلهٔ ما نمیرود
چون جاده ایم یکسر و زنجیر خواب ما

نتوان بسعی آبله افسردگی کشید
خشتی نچیده ایم بتعمیر خواب ما

اظهار غفلتی طلبم کار عقل نیست
نقاش عاجز است بتصویر خواب ما

بیدل
اگر طلب هوس آهنگ منزلیست
ما و شکست یوشش و تعمیر خواب ما

رفعت ولو نیابد صید مقصودی ز بند ما
مرا از سعی خاموشی نفس گیرد دلند ما

اگر از خاک ره تا سایه فرق میتوان کردن
چرا این مقدار نتوان یافت از پست و بلند ما

سیر برق تازان شمر رجوالان چه میپرسی
که بود از خود ندشتن اولین کام سمند ما

تو خوابی پرده رنگین بساز و خوابی چه بگلگون
جز آتش کی بود سوختن وارهٔ سپند ما

از آن چشم عتاب آلود ذوق زندگانی کو
غم ما دام تلخی برد شیرینی قند ما

رجوش باده میباید سراغ نشاء پرسیدن
بمژگان نیز نم چیدن نمیدانست عنقا نیز ما

اگر با صانع از مصنوع را هی میتوان بردن
چرا او هم نبندد نقش ما تا نشکند ما

چو شمع از جیب خود رفتیم تا سر بر زند داغی
تلاش نقش بر فی واشد آئینه طلبند ما

نشکار غیر تیم اما درین صحرا ی بیحاصل
حریف صید گیرانی نمیگردد دلند ما

نگردد بیهده کاوِ محو افسون غلط بینی
غبار خویش شد در جلوه گاهش نقشبند ما

جهان طوفان رنگ و وای همان مشتاق بیرنگ
چه سازد جلوه با آئینه مشکل پسند ما

Marfat.com

کمند نالهٔ واریم در گرد عدم بیدل
زخاکستر صدای رفته میجوید سپند ما

ای خیال قامتت آه ضعیفان را عصا
برزخت نظاره ها را لغزش از جوش صفا

نشئهٔ صد خم شراب از چشم مستت غمزه
خونبهای صد چمن از جلوه هایت یک ادا

همچو آئینه هزارت چشم حیران روبرو
همچو کاکل گیجهان جمع پریشان در قفا

تیغ مژگانت بآب ناز دامن میکشد
چشم مخمورت بخون تاک می بندد حنا

ابروی مشکینت از بار تغافل کشته خم
مانده زلف سرکشت زاندیشهٔ دلها دوتا

رنگت خالت سرمه در چشم تماشا می کشد
میدهد گرد خطت آئینهٔ دل را جلا

بسته بر بال اسیرت نامهٔ پرواز ناز
خفته در خون شهیدت جوش گلزار بقا

از صفای عارضت جان میچکد گاه عرق
وز شکست طرهات دل میدمد جای صدا

لعل خاموشت گر از موج تبسم دم زند
غنچه سازد در چمن پیراهن از خلعت قبا

از نگاهت نشه ها بالیده هر مژگان زدن
وز خرامت فتنها جوشیده از هر نقش پا

هر کجا ذوق تماشایت براندازد نقاب
کعبه گردد یکسره برهم زدن صبر آرها

گر جمالت عام سازد رخصت نظاره را
مردمک از دیده ها پیش از نگه گیرد هوا

آخر از خود رفتنم راهی بفهم یار برد
سوختم چندانکه با خوی تو گشتم آشنا

عمرها شد در هوایت بال عجزی میزند
تا کجا پرواز گیرد بیدل از دست دعا

اگر بگلشن ز ناز گردد قد بلند تو جلوه فرما
ز پیکر سرو موج خجلت شود نمایان چو می زلیخا

ز چشم مست تو گر نیابد قبول کیفیت نگاهی
طپد ز مستی بروی آئینه نقش جوهر چو موج صهبا

نخواند طفل جنون مزاجم خطی ز پست و بلندیها
شوم فلاطون ملک دانش اگر شناسم سر از کف پا

ز صفحه زار این دبستان ز نسخه رنگ این گلستان
نگشت نقش دگر نمایان مگر غباری ببال عنقا

بهیچ صورت ز دور گردون نصیب مانیست سربلندی
ز بعد مردن مگر نسیمی غبار ما را برد ببالا

نه شام ما را سحر امیدی نه صبح ما را دم سپیدی
چو حاصل ست ناامیدی غبار دنیا بفرق عقبی

Marfat.com

رمیدی ندیدی بی تامل گذشتی آخر بصد تغافل
اگر ندیدی طپیدن دل شنیدنی داشت ناله ما

باوّلین جلوه از دلها رمید صبر و گد لخت طاقت
بکجاست آئینه تا بگیرد غبار حیرت ازین تماشا

بدور پیمانه گاهست اگر ز ندلاف می فروشی
نفس برنگ کمند پیچد ز موج می در گلوی مینا

بموی میان مشکباری بخو یش پیچیدم چو سنبل
ز هر رگ گل برنگ دامم چو صید طاؤس رشته بر پا

بهر کجا ناز سر آرد نیاز هم پا کمی ندارد
تو و خرامی صد تغافل من و نگاهی صد تمنّا

ز عارض او دمید بیدل بهار خط نظر فریبی
بمعجز حسن گشت آخر رگ زمرّد ز لعل پیدا

داغم از سودای خام غفلت و هم رسا
او سپهر و من کف خاک او کجا و من کجا

عجز را گر در حباب سر فراز یها ست
اینقدر ها بس که در کویش رسد فریاد ما

نیست برق جانگدازی در تغافلهای یار
پیش ازین آتش مزن در خانهٔ آئینها

هر کرا الفت شهید چشم مخمور کند
نثار انگیز د ز خاکش گرد تا روز جزا

نیست در بنیاد آتشخانه نیرنگ دهر
آنقدر خاکستری کاینه گیرد جلا

زندگی محمل کش وهم و عالم آرزوست
می طپد در هر نفس صد کاروان بانگ درا

هر چه می بینم طپش آمادهٔ صد جستجو است
زین بیابان نقش پا هم نیست بی آواز پا

آرزو خون گشته نیرنگ قطع نازکیست
غمزه دارد دور باش و جلوه میگوید بیا

کی جز امیر سد از اهل حیا سر کش را
آب آئینه محال است کشد آتش را

بر زبان راست سوال از دو حرف خطا
خامه ظاهر نکند سخن دلکش را

استخوانم نشود سدّ ره ناوک یار
شمع ناچار بخود کوچه دهد آتش را

Marfat.com

کینه سازی الم نیست که زایل گردد
روز و شب سینه پر از تیر بود ترکش را

از چه پرواز بزرگی نفروشد زاهد
ریش بر تافته کم نیست بز اخفش را

بگذر از خرقه اگر صافی مشرب خواهی
از نمد میگذرانند می بغیش را

ناله کم نیست اگر گریه عنان کوته کرد
ابر از برق چه اهنی نکند ابرش را

مژده باز کن از چاک گریبان هستی
نتوان دید بچشم دگر آن مهوش را

دام ما گرم رواج نیست تعلق بیدل
خار پا مانع جولان نشود آتش را

چو اشک آنکس که میچیند گل عیش از طپیدنها
بود دولتنگ اگر گوهر شود از آرمیدنها

ز بس عامست در وحشت سرای دهر بیتابی
دل هر ذره دارد در قفس چندین طپیدنها

مجو آوازهٔ شهرت ز پرواز سبکروحان
صدای بال مرغ رنگ بنود در پریدنها

نگه در دیدهٔ حیران ما شوخی نمیداند
بر نگ چشم شبنم درد این میناست دیدنها

دو تا کردیم آخر خویش را از خدمت پیری
رسانیدیم بار زندگانی با خمیدنها

ز رونق بازمی ماند چو مینا شد زمی خالی
شکست رنگ ظاهر میشود در خون کشیدنها

مرا از پیچتاب گرد باد این نکته روشن شد
که در راه طلب معراج دامانست چیدنها

ز قطع الفت دلها حسود آسوده ننشیند
شود خمیازهٔ مقراض افزون در بریدنها

گدا از درد نومیدی تماشای دگر دارد
بر نگ اشک ناسورم نظر باز چکیدنها

حباب از موج هرگز صرفهٔ طاقت نمی بیند
زبال ما گره وا می کند آخر طپیدنها

ز هستی گر برون تازی عدم در پیش می آید
درین وادی مقامی نیست غیر از نارسیدنها

مجو از طفل خوبان فطرت آزادگان بیدل
بپرواز خطر کی می رسد اشک از دویدنها

چو سایه چند بهر خاک جبهه سود نها
که زنگ بخت نگردد کم از زدودنها

غبار غفلت روشندلی نگردد جمع
بجاست دیدهٔ آئینه را غنودنها

دمی که جلوه ادا فهم مدعا باشد
کشودن مژده هم مفت لب کشودنها

Marfat.com

مخواه زآئینهٔ حسن رفع جوهر حظ
که بیش میشود این رنگ از زدودنها

گر آبرو بود از حادثات کاهش نیست
زیان نمیرسد الماس را ز سودنها

کجاست عشرت اندوختن براحت مرگ
مجو چو کاشتن آسانی از درودنها

مباش هرزه نوای بساط کج فهمان
که ترسم آفت نفرین کند ستودنها

تغافل از بد و نیک اعتبار اهل حیاست
که سرخ روئی چشم آورد غنودنها

چو ماه نو مشو از آفت کمال ایمن
همان بکاستنت می برد فزودنها

فریب فرصت هستی مخور که همچو شرار
نهفتنی است اگر هست و انمودنها

درین محیط که نقد فسوس گوهر اوست
کفی پر آبله کن چون صدف ز سودنها

سراغ جیب سلامت نمیتوان در یافت
مگر ز کسوت بیرنگ هیچ بودنها

ز امتحان محبت در آتشم همه عمر
چو عود سوختن ماست آزمودنها

گره گشای سخن در سخن بود بیدل
بناخنی نفتد کار لب گشودنها

چو شمع از خجالت ره نوردنا رسیدنها
بجای نقش پا در پیش پا دارم چکیدنها

ز بیم تخم شرر صد کشت عبرت کرده ام حاصل
درین مزرع درودن میدمد پیش از دمیدنها

گلستان جنون را آن نهال شوق در بارم
که چون آن هم برون می آرد از خود قد کشیدنها

در آن وادی که طاقتها بعرض امتحان آید
نگاه ما ز خود رفتن سر شک ما دویدنها

چه دست و پا تواند زد کسی در بند جسمانی
ندارد این نفس مشق از نفس داری طپیدنها

بسر بردیم در شغل تاسف مدت هستی
رهی کردیم چون مقراض قطع از لب گزیدنها

دیم از ساز هستی دست در وقت اک بیتابی
نفس ما را بر نگ صبح شد دام رمیدنها

ز نیرنگ نفس پردازی الفت چه میپرسی
تو در آغوشی و من گشته ام از دور دیدنها

ز اوج اعتبار آواره کرد از وادی فقرم
نباشد دامن کوتاه من مغرور چیدنها

گر دی محرم راز محبت بی شکست دل
که چون گل خواندن این نامه میباشد دریدنها

از حسرت صبح بناگوش تو میگریم
که در مهتاب دارد ریشه از شبنم چکیدنها

Marfat.com

درین گلشن که رنگش ریخته‌اند از گفتگو بیدل
شنیدنها است دیدنها و دیدنها شنیدنها

گر کنم با این سر پرشور بالین سنگ را
از شرر پرواز خواهد کرد تمکین سنگ را

من بدرد نارسائیها چسان دزدم نفس
میکند بیدست و پائی ناله تلقین سنگ را

از حسد رنگش گداز دل توان دید آشکار
گر شود دامن بخون لعل رنگین سنگ را

چون صدا هر کس برنگی میرود زین کوهسار
انتشم فهمید آخر خانه زین سنگ را

از شکست ما صدای شکوه نتوان یافتن
شیشه اینجا میگشاید لب بتحسین سنگ را

دیدهٔ بیدار را بخت گران زینده ایست
ای شرر تا چند خواهی کرد بالین سنگ را

ساز این کهسار غیر از نالهٔ آهنگی نداشت
آرمیدن آنقدرها کرد سنگین سنگ را

صافی دل هفت عیش است از حسد پرهیز کن
هوش اگر جامست دهد بر شیشه بگزین سنگ را

فیض سودا مشربان از بسکه عام افتاده است
همچو مجنون میکند دامان گلچین سنگ را

ظالم از ساز حسد بیدستگاه عیش نیست
از شرر دارم چراغان در دلست این سنگ را

تا نفس دارد تردد جسم را سرگشتگی است
تا نیاساید فلاخن نیست تسکین سنگ را

گر همه بر خاک پیچد عشق حسن آرد برون
کوشش فرهاد آخر کرد شیرین سنگ را

عافیتها نیست غیر از پردهٔ ساز شکست
شیشه می بیند نگاه عافیت بین سنگ را

خواب غفلت میشود پا در رکاب از موج اشک
در میان آب بیدل هست تمکین سنگ را

فلک سرگشتگی چند از خمار آرمیدنها
نمیبایست از خاک اینقدر دامن کشیدنها

مخور ای شمع از هستی فریب محفل آرائی
که یک گردن نمی ارزد بچندین سر بریدنها

بمان بهتر که عرض ریشه در خاک عدم باشد
برنگ صبح برق خاصلست اینجا دمیدنها

بساز محفل نیرنگ هستی سخت حیرانم
که نبض ناله خاموشیست دلدست شنیدنها

بشبی در بیخودی نظارهٔ آن بیوفا کردم
کنون چشمم چو شمع گشته داغ است از ندیدنها

مقام وصل نایابست راه سعی ناپیدا
چه میکردیم یارب گر نبودی یار +

Marfat.com

کف خاک هوا افسردهٔ ای بیخبر شرمے
بگردون چند چون صبحت برد برخویش چیدنها

چو اشکم ناتوانی رخصت جرات نمی بخشد
مگر از لغزش پا بندم احرام دو دیدنها

سر شکم داشت از شوق گدازآلوده تحریری
ببال موج بستم نامه در خون طپیدنها

شرارم شعله ام رنگم کدامین طایرم یارب
که میخواند شکست بالم افسون پریدنها

زشرم نرگس مخمور او چندان عرق کردم
که سرتا پای من میخانه شد از شیشه چیدنها

ز احوال دل غمدیدهٔ بیدل چه میپرسی
که هست این قطره خون چون غنچه محرومم از خندنها

ای ز چشم می پرستت موج می در جامها
حلقهٔ زلف گر بگیرت بگوش دامها

در تبسم کم نشد زهر عتاب از نرگست
کی بشهد قند ریزد تلخی بادامها

دامنت نایاب و من بیتاب عرض اضطراب
خواهد از خاکم غبار انگیخت این ابرامها

صید محرومی چو من در مرغزار دهر نیست
رهزن آغاز من شد کلفت انجامها

بسکه بنیادم ز آشوب جنون جزو هم نیست
میتوان از آستانم ریخت رنگ بامها

از بلای عافیت هم اینقدر ایمن مباش
آب گوهر طعمهٔ خاکست از آرامها

پیچتاب شعلهٔ دل نامهٔ پیچیده است
میفرستم از نفس سوی عدم پیغامها

این شبستان جز غبار دیدهٔ بیتاب نیست
جمع شد دود چراغ و ریخت رنگ شامها

بیحمائش بسکه بیدل بزم ما را نور نیست
ناخنه از موج می آورد چشم جامها

عبث تعلیم آگاهی مکن افسردهٔ طبعان را
که بینائی چو چشم از سرمه ممکن نیست مژگان را

بغیر از بادپیمائی چه دارد پنجهٔ منعم
ز وصل زر همان یکسر آغوشیست میزان را

بهر جا عافیت رو داد نادان در تلاش افتد
دویدن ریشهٔ گلهای آزادیست طفلان را

حسد را ریشه نتوان یافت جز در طینت ظالم
سر و نالهٔ دایم در دل تیر است پیکان را

دُرشتان را ملایم طینتیهای خجل دارد
زبان از نرم گوئی سرنگون افکند دندان را

اگر سوز و نفس از شور محشر باج میگیرد
خموشیهای این نی در گره دارد نیستان را

Marfat.com

کتاب پیکرم از موج می شیرازه میخواهد
نم آبی فراهم میکند خاک پریشانرا

فغان کین نوخطان ساده لوح از مشق بیتابی
بآب تیغ میشویند خط عنبر افشانرا

دگر کو تحفه تا گلرخان فهمند مقدارش
ز نقش پا بخاک افکنده اند آئینه جانرا

چو بوی گل لباس راحت ما نیست عریانی
مگر در خواب بیند پای مجنون وصل دامانرا

به بیسامانیم وقعت اگر شور جنون گردید
اگر دستی کنم پیدا نمیسابم گریبانرا

بچشم خونفشان بیدل توان بحر گهر ریزی
که لاف آبروپیشت گداز دابر نیسانرا

گفتگو صد رنگ ناکامی دماند از کامها
وصل هم موهوم ماند از شبه پیغامها

غیر دیر و کعبه هم صد جا تمنا می کند
زندگی یک خامه دارد نیمه احرامها

ریشه انشو و نما از دانه ما گل نکرد
ماند چون حرف خموشی در طلسم کامها

قطره ما تا کجا سامان خودداری کند
بحر هم از موج ایجا می شمارد گامها

گل کند گر وحشت درد سر فرماندهی
چون شرر از سنگ ریزد زین نگینها نامها

چون باگاهی فتد کار اهل دنیا ناقصند
ورنه در تدبیر غفلت سخته اند این خامها

لاله و گل بس که لبریزند از صهبای رنگ
در شکستن هم صدائی سر نزد زین جامها

از طپش آواره های ریشه جرات مباش
در زمین نا توانی گشته اند آرامها

بیدل از آئینه زنگار فرسودم مپرس
داشتم صبحی که غارت کرد رنگ شامها

هوس مشتاق رسوائی مکن سودای پنهانرا
بروی خنده مردم مکش چاک گریبانرا

ز برق ناله آتش در نهاد رنگ و بو افکن
چو شبنم آبروئی نیست اینجا چشم گریانرا

درین محفل نظر وا کردنم چون شمع می سوزد
تبسم در نمک خوابانداین زخم نمایانرا

کفی افشانده ام چون صبح لیک از ننگ بیگانگی
بوشت دست می بندم شکست رنگ امکانرا

بعرض ناز معشوقی کشید از گریه کار من
سر شک آخر سر انگشت حنائی کرد مژگانرا

نقاب از آدمن بردار و چاک دل تماشا کن
حجابی نیست جز گرد نفسها صبح عریانرا

Marfat.com

غباری دیدهٔ دیگر ز حال ما چه میپرسی
شکست آئینه پرداز است رنگ ناتوانا را

ز محو جلوه‌ات شوخی سر موئی نمی‌مالد
نگه در جوهر آئینه خون شد چشم حیرانرا

ز گرد رنگ این گلشن نبود امکان برجستن
برنگ صبح آخر بر خود افشاندیم دامانرا

ز بیتابی است بر خار تعلق دامن افشاندن
نگاه آن به که بردارد ز راه خویش مژگانرا

درین گلشن باین تنگی نباید غنچه گردیدن
چو گل یکچاک دل واشو بدامن کش گریبانرا

مجو از هرزه طبعان جوهر پاس نفس بیدل
که حفظ بوی خود مشکل بود گلهای خندانرا

پیش آن چشم سخنگو موج می در جامها
چون زبان خامشان پیچیده سر در کامها

رنگ خوبی را ز چشم او ثبات دیگر است
روغن تصویر دارد حسن ازین بادامها

موج دریا را طپیدن رقص عیش بیدلیست
بسمل او را به بی آرامیست آرامها

از مذاق ما اگر غافل نباشد کام شوق
میتوان صد بوسه لذت برد از دشنامها

چون خط پرگار اگر مقصد دلیل عجز نیست
پای آغاز از چه می بوسد لب انجامها

از گرفتاری ما با عشق زیب دیگر است
بال مرغان میشود مژگان چشم دامها

شهرهٔ عالم شدن مشکل بود بی درد سر
روز و شب چین بر جبین دارد نگین از نامها

سخت دشوار است قطع راه تسلیم عدم
همچو پیک عمر باید از نفس زد گامها

مقصد وحشت خرامان نفس فهمیدنیست
بی سراغی نیستند این بوی گل اجزامها

نشهٔ عیشی که دارد این چمن خمیازه ایست
بر پر طاؤس می بندم برات جامها

هیچکس در عالم اقبال فارغ بال نیست
رخش نتوان تاختن بیدل ز پشت بامها

شدی پیرو همان در بند غفلت میکنی جانرا
بپشت خم کشی تا کی چو گردون بارامکانرا

ریاضت غره دارد زاهد انرا لیک از غافل
که از خود گر تهی گشتند پر کردند همیانرا

بود ساز تجرد لازم قطع تعلقها
که می آرد بعرض بی نیازی تیغ عریانرا

مروت گر دلیل همت اهل کرم باشد
چرا بر خاک ریزند آبروی ابر نیسانرا

Marfat.com

جهان از شور دلها نالهٔ زنجیر خوابد شد
میفشان بی تکلف دامن زلف پریشانرا

بذوق کامرانیهای عیش آباد رسوائی
زشادی لب نمی آید بهم چاک گریبانرا

دل از سطر نفس یکسر پیام جبهه میخواند
دبیر ناز بر مکتوب ما ننوشت عنوانرا

مروت کیشی الفت وفا مشتاق بود اما
غرور حسن رنگت ما تصور کرد بیمانرا

بمضراب نفس آهنگ اسرارم نمیبالد
برید نهای چشم ما پی نگرفته است مژگانرا

بجز تسلیم ساز جرأت دیگر نمی بینم
خمیدن میکشد بیدل کمان ناتوانانرا

داغ شوقم نیست الفت با تن آسانی مرا
هیچ و تاب شعله باشد نقش پیشانی مرا

بی سبب در پرده اوهام تلافی میکشم
شد نفس آخر بلب انگشت حیرانی مرا

از نفس بر خویش می پیچد بنای غنچه ام
نیست غیر از لب گشودن سیل ویرانی مرا

خلعت خونین دلان تشریف دردی بیش نیست
بس بود چون غنچه ام زخم گریبانی مرا

راز داریها بمعنی کوس شهرت بوده است
چون حیا از پوشش عیب است عریانی مرا

پر سبکبر و حم ز فکر سخت جانی فارغم
چون شرر در سنگ نتوان کرد زندانی مرا

گرد بیتاب از طواف دامنی محروم نیست
زد بصحرای جنون آخر پریشانی مرا

میروم از خویش در اندیشهٔ باز آمدن
همچو عمر رفته یارب برنگردانی مرا

همچو موجم سود و دست ندامت کار کرد
بعد از نیم کاش بگذارد پشیمانی مرا

غیر الفت بر نتابد صافی آئینه ام
میکند تا خار و خس در دیده مژگانی مرا

این چمن یارب بخون غلطیدهٔ مرگان کیست
کرد حیرانی چو شبنم چشم قربانی مرا

جلوه مشتاقم بهشت و دوزخی در کار نیست
میروم از خویش در هر جا که میخوانی مرا

چون شرارم ساز پیدائی حیا ارشاد کرد
یعنی از خود چشم پوشانید عریانی مرا

میرود از موج بر باد فنا نقش حباب
تیغ خونخوار است بیدل چین پیشانی مرا

چو تخم اشک بکلفت سرشته اند مرا
بنا امیدی جاوید کشته اند مرا

Marfat.com

طلسم حیرتم و یکنفس قرارم نیست
بآب آئینهٔ دل سرشته اند مرا

بفرصت نکهی آخر است تحصیلم
برات رنگم و بر گل نوشته اند مرا

کجا روم که شوم ایمن از لب عنقا
بعالم آدمیانم فرشته اند مرا

چگونه تخم شرارم بریشه دل بندد
که هم بعالم پرواز گشته اند مرا

فلک شکار کمندیست سرنگونی من
ندانم از خم زلفی که هشته اند مرا

طپیدن نفسم بارکسوت شوقم
که در هوای تو بیتاب رشته اند مرا

زآه بی اثرم داغ خامکاری خویش
با تشی که ندارم سرشته اند مرا

چو چشم بسته معمای راحتم بیدل
بلغزشی نی مژگان سرشته اند مرا

دام یکعالم تحیر گشت حیرانی مرا
عاقبت کرد این دو اکرده زندانی مرا

محو شوقم بوی صبح انتظاری برده ام
سرد وای حیرت همان در چشم قربانی مرا

جوش زخم سینه ام کیفیت چاک دلم
خرقمی منت تو ای گل گو بخند انی مرا

ای ادب ساز خموشی نیز بی آهنگ نیست
هیچو مژگان ساز موسیقار حیرانی مرا

مدعم یکقلم چون شمع در وحشت گذشت
آشیان هم بر نیاورد از پر افشانی مرا

عجز هم چون سایه اوج اعتباری داشتست
کرد فرش آستانت نقش پیشانی مرا

پرده ساز جنونم خامشی آهنگ نیست
ناله میکردم بهر نگی که گردانی مرا

ناله داری سر ز جیب دل برون آورده ام
شعله شوقم مبادای یاس بنشانی مرا

احتیاج خودشناسی جوهر آئینه است
من اگر خود را نمیدانم تو میدانی مرا

بیدل افسون جنون شد صیقل آئینه ام
آب داد آخر بزنگ اشک عریانی مرا

جلوهٔ او داد فرمان نگاه آئینه را
ناله کرد آخر بروی هیچ ماه آئینه را

منع پرواز خیالت در کف تسلیم نیست
تا کجا جوهر نهند بر دیده گاه آئینه را

از شکست رنگ عجز اندوده خود غافل مباش
بشکند تمثال تا طرف کلاه آئینه را

Marfat.com

بسکه ما آرا و گاز از تعلق وحشت است
عکس ما چون آب دارد قهر چاه آئینه را

امتیاز جلوه از ما حیرت آغوشان مخواه
دور گردد دیده بیباش نگاه آئینه را

فرش نادانیست هر جا آبرنگ عشرت است
ساده لوحی داد عرض دستگاه آئینه را

گفتگو سیل بنای ساده لوحی میشود
امتحانی میتوان کردن با آه آئینه را

عرض هستی بر دل روشن غبار ماتم است
از نفسها خانه میگردد سیاه آئینه را

انیرمان ارباب جوهر دام تزویر ندوبس
میتوان دانست آب زیر کاه آئینه را

با صفای دل چه لازم اینقدر پرداختن
جلوه بی رنگست اینجا نیست راه آئینه را

جز بجیب دل سراغ امن نتوان یافتن
چون نفس از هر زه گوئی کن تباه آئینه را

بیدل اندر جلوه گاه حسن طاقت سوز داشت
جوهر حیرت زبان عذرخواه آئینه را

عمریست شعله تازی اشک روان ما
گو گرد حیرتی که بلیرد عنان ما

شمشیر آب داده رنگ ملایمیم
باشد درشت گوئی مردم فسان ما

ما را نظر بفیض نسیم بهار نیست
اشکی است شبنم گل رنگ خزان ما

این رشته تا بحشر ببینا دگوهری
شمعی است در گرفتن نامت زبان ما

چشم تری بگوشهٔ دل وا خریده ایم
شبنم صفت ز غنچه بشست آشیان ما

شمع از حدیث شعله نبرداشت صرفهٔ
آتش مزن بخویش و مشو ترجمان ما

لخت جگر بدیدهٔ ما رنگ اشک ریخت
یاقوت آب گشته طلب کن ز کان ما

از درد نارسائی پرواز ما مپرس
چون نی گره شده است بصد جا فغان ما

در شعله زار داغ هوا نیز آتش است
ای باد صبح مگذری از بوستان ما

از رنگ رفته گرد سراغی ندیده نیست
پی باخته چو وحشت خون روان ما

صبح نفس متاع جهان ندا ملتیم
ناچیده رفته است بغارت دکان ما

بیدل ره دیار فنا بسکه روشن است
چون شمع چشم بسته رود کاروان ما

Marfat.com

نبود بغیر نام تو ذکر زبان ما
یکحرف بیش نیست زبان در دهان ما

چون شمع دم ز شعلهٔ شوق تو میزنیم
خالی مباد ازین تب گرم استخوان ما

عرض فنای ما نبود جز بنای رنگ
چون شعله برگ ریز ندارد خزان ما

گر در زمی بروی شراری نشسته ایم
ای صبر بیش ازین نکنی امتحان ما

از برگ و ساز قافلهٔ بیخود ان مپرس
بی ناله میرود جرس کاروان ما

میخواست دل ز شکوهٔ خوی تو دم زند
دود سپند گشت سخن در دهان ما

تا معنی مسلسل زلف تو خوانده ایم
مشکل که مرگ قطع کند داستان ما

چون سیل بیخودانه سوی بحر میرویم
اگه نئیم دست که دارد عنان ما

مارا عجز دهر دو تا کرد از فریب
زه شد بتار حرخ ز سستی کمان ما

عیش داند دل سرگشته پریشانی را
نا خدا باد بود کشتی طوفانی را

اشک در عمقدهٔ دیده ندارد قیمت
در بن چاه مدار این مه کنعانی را

بار یابی چو بخاک در صاحب نظران
چین دامان ادب کن خط پیشانی را

زیر گردون نتوان غیر کسافت اندوخت
ناخن و موست رسا مردم زندانی را

لاف آزادگی اهل فنا زیبا ست
دامن چیده چه لازم تن عریانی را

جاهل از جمع کتب صاحب معنی نشود
نسبتی نیست بشیرازه سنخدانی را

نتوان یافت از آن طرّهٔ شبرنگ سراغ
مگر آئینه کنی دیدهٔ قربانی را

عشق نبود بعمارتگری عقل شریک
سیل از کف ندهد دامن ویرانی را

بازگشتی نبود پای طلب را بیدل
سیل ما نشنود آواز پشیمانی را

بنمود هستی بی اثر چه نقاب شق کنم از حیا
تو بمن نظر ی کنی دمی که ملرعرق کنم از حیا

اگرم دهد خط امتحان هوس کتاب نه آسمان
مژه برهم آورم ازاین و آن همه یکورق کنم از حیا

چکنم ز سوخی طبع دون قدحی نزد عرقم بخون
که بهوسم آن لب لعل گون سحری شفق کنم از حیا

Marfat.com

ز تخیلی که براه دین غم باطلم شده دلنشین — من این گمان نبرد یقین که خیال حق کنم از حیا
چو ز خاک لاله برون زند قدح شکسته بخون زند — ببوسی اگر بجنون زند بهمین نسق کنم از حیا
ز کمالم آنچه بهم رسد نه ز لوح و نی ز قلم رسد — خط نقش پا بر قلم رسد که منش سبق کنم از حیا

با مید وصل تو نازنین همه را نیاز دلست و دین
من و بیدل و عرق جبین که چه در طبق کنم از حیا

ستمست اگر هوست کشد که بسیر سرو چمن درآ — تو ز غنچه کم نه دمیدهٔ درِ دل گشا بچمن درآ
چو هوا ز هستی مهمی بتأملی زده ام خمی — گره حقیقت شبنمی بکاف و در دل من درآ
نفست اگر نفسون دمد تعلق هوس جسد — زه دامن تو که میکشد که بعالم تو و من درآ
هوس تو نیک و بد تو شد نفس تو دام و دد تو شد — که باین جنون بلد تو شد که درین رباط کهن درآ
پی نا قهای رمیده بو مپسند زحمت جستجو — بخیال حلقهٔ زلف او گرهی خور و بختن درآ
غم انتظار تو برده ام بره خیال تو مرده ام — قدمی برسش من گشا نفسی چو جان ببدن درآ
چه کشی ز کوشش عاریت الم شهادت پیدیت — ببهشت عالم عافیت در جستجو بشکن درآ
ز سروش عالم کبریا همه وقت میرسد این ندا — که بخلوت ادب و وفا ز در برون نشدن درآ
نه هوای اوج پستیست نه خروش عقل بیستیست — چو سحر چه حاصل هستیست نفسی شو و بسخن درآ
بکدام آینه مائلی که ز فرصت اینهمه غافلی — تو نگاه دیدهٔ بسملی مژه وا کن و بکفن درآ

ردیف: بدرای بیدل ازین قفس اگر انطرف کشدت هوس — تو بغربت اینهمه خوش نه که بگومیت بوطن درآ — الباء

بس که دارد برق تیغت در گذشتنها شتاب — رنگ نخجیر تو میگردد ز پهلوی کباب
یار اگر افسون نخواند مانع آنجلوه کیست — در بنای وهم غیر آتش زن و در خود بتاب
هستی ما پردهٔ ساز تعلقهای اوست — سایهٔ مرگان بود هر جامه پوشید آفتاب
در عدم بیکاری ما شغل هستی پیش نیست — صنعت او نام کشتی راند در موج سراب
از گدا ز من عیار عشق میباید گرفت — از جبین دارد عرق تا چشمهٔ خورشید آب
رفته از خود آنقدر کانجلوه استقبال کرد — گردش رنگم فکند آخر ز روی او نقاب

Marfat.com

زندگی در قدر جمعیت نفهمیدن گذشت
ای شعورت دور باش عافیت لختی بخواب

آه از آن روزیکه عرض مدعا سایل شود
بیصدا زین کوهسارم سنگ می آید جواب

در طلسم حیرت این تحریک دام بسته نیست
موج هم دارد گره بر بال پرواز حباب

حسن و عشقی نیست زینجا تا چه بردارد کسی
خانهٔ لیلی سیاه و وادی مجنون خراب

عالم معنی شدیم و داغ جبل از ما نرفت
کرد بیدل علمهای بی عمل ما را خراب

فال تسلیم زن و شوکت شاهی دریاب
گردنی خم کن و معراج کلاهی دریاب

یوسفی کن گرت اسباب مسیحائی نیست
بفلاکت گر نرسیدی بن چاهی دریاب

نامرادی صدف گوهر اقبال رساست
غوطه در جیب گدائی زن و شاهی دریاب

چه وجود و چه عدم بست و گشاد مژه ایست
چون شرر بر دو جهان آبگاهی دریاب

سیل بنیاد دو عالم شدی ای آتش عشق
ما گیاهیم و زما هم پرکاهی دریاب

خلوت عافیت شمع گداز است اینجا
پی خاکستر خود گیر و گیاهی دریاب

دامن دیده بهر سرمه میدلا بیدل
انتظاری شو و گرد سر راهی دریاب

نگویمت بخطا سازیا صواب طلب
کمین گر است زخود در فقنت شتاب طلب

اگر حقیقت انجام در نظر داری
بهر کجا گهرت میرسد حباب طلب

نیاز و ناز همان دُرد و صاف یک صد فند
چو پای او سر ما هم از آن رکاب طلب

تو قاصد هوسی از عدم بسوی وجود
حقیقت نفست خوانده شد حساب طلب

برفع کلفت هر آفتی است تدبیرے
گر آتشی بدل افتد ز دیده آب طلب

جهان ز خویش تهی گشت تا تو بالیدے
بقدر نه فلک از صفر خود حساب طلب

ز جنبش مژه درس اشارتت اینست
که برزه است نگه اندگی حجاب طلب

بهار می شنوی سیر رنگ کن بیدل
ز جلوه آنچه طمع داری از نقاب طلب

Marfat.com

سایه انداز و اگر بخت سیاه من در آب
فلس ماهی دیدهٔ آهو کند خرمن در آب

کی توانم در دل سنگین خوبان جا کنم
من که نتوانم فرو بردن سر سوزن در آب

گر جبین ناز و عرق از هر زه تاز بهای من
نسخهٔ ما را خجالت خواهد افکندن در آب

ظاهر و باطن بعرض گرد یکدیگر کم است
آب در گلشن نمایان است چون گلشن در آب

صحبت روآشنایان سرسبز آلود گیست
آینه از عکس مردم میکشد دامن در آب

بوالهوس از نشأه می میشود طاوس مست
میکند ایجاد رنگ مختلف روغن در آب

نرمی گفتار ظالم بی فسون کینه نیست
صنعتی دارد جدا از شعله پروردن در آب

هوش میباید قوی با چشم بینا کار نیست
جز بیا ممکن نباشد زیر پا دیدن در آب

طبع روشن نیست بی وحشت ز اوضاع جهان
صورت دام است بیدل عکس پرویزن در آب

بخاک راه که گردید قطره زن مهتاب
که چون کلاب فشاندم به پیرهن مهتاب

بصد بهار سرو برگ این تصرف نیست
جهان گرفته بیک برگ یاسمن مهتاب

در آن بساط که شمع طرب شود خاموش
ز پنبهٔ سر مینا برون فکن مهتاب

سراغ عیش ازین انجمن نمیسیابم
مگر چو شمع دمانم ز سوختن مهتاب

بگلشنی که حیا شبنم بهار تو بود
گداخت آینه چندانکه شد چمن مهتاب

مباش بیخبر از فیض گریهٔ بیدل
که شسته است جهانرا باشک من مهتاب

باز در گلشن ز خویشم می برد افسون آب
در نظر طرز خرامی دارم از مضمون آب

برنمیدارد دو رنگی طینت روشندلان
در رگ موجش همان آبست رنگ خون آب

آرزو گر تشنهٔ رفع غبار حیرتست
با وجود تیغ او نتوان شدن ممنون آب

وحدت از خودداری ما تهمت آلود دوئیست
عکس در آب است تا استادهٔ بیرون آب

صاف طبعانند بیدل بسمل شوق بهار
جادهٔ رگهای گل دارد سراغ خون آب

Marfat.com

زدرد تشنه لبیها درین محیط سراب
دلی گداخته ایم ورسیده ایم بآب

بجیب ساخت هوس تا تلاش پیش گرفت
کمند موج ز بحر آرمیده وشد گرداب

حصول ریشهٔ آمال سر بحسرت پوچ است
تلاش موج چه خرمن کند بغیر حساب

فسانهٔ دل پرخون شنیدنی دارد
بدوش شعله جرس بسته ایم تا شب کباب

بفیض دیدهٔ تر هیچ تشنه نتوان یافت
تو ساز میکده کن ما و این دو شیشه شراب

ز موج پرده بروی محیط نتوان بست
تو چشم بسته ای بیخبر کجاست نقاب

فضای بیخودیت خالی از بهاری نیست
برون خرام ز خود رنگ رفته را در یاب

بطبع قطره طپش آرمید و گوهر شد
چه فیضها که ندارد طریقهٔ آداب

زبس که محو تماشای او شدم بیدل
هزار آینه از حیرتم رسید بآب

گر درین بحر اعتباری از هنر میدارد آب
قطره بیقدر ما بیش از گهر میدارد آب

آفت ممسک بود تقلید ارباب کرم
کاغذ ابری کجا چون ابر بر میدارد آب

تا نمیری تشنه کام نا امیدی گریه کن
خاک این وادی بقدر چشم تر میدارد آب

صاف طبعان انفعال از سازهستی میکشند
بی تریها نیست از خود تا اثر میدارد آب

ظالمان را وا ستگاه آرد پی کسب فساد
مشق خونریزی کند تا نیشتر میدارد آب

زندگانی هم نماند آنجا که افسرد اعتبار
از شکست رنگ گلها بال و پر میدارد آب

در محبت از هجوم گریه بیقدرم مدان
عاقبت چون خشکیم از خاک بر میدارد آب

فقر صاحب جوهر آثار کمال عزتست
تیغ در هر جا که باشد مشتری میدارد آب

شرم بیدردی تری در طبع ما می پرورد
تا تهی از نالگی در شکر میدارد آب

تخته مشق کدورتها مباش از اعتبار
تیغ در زنگست بیدل هر قدر میدارد آب

هر کجا بیرویت از چشم برون میگردد آب
گر همه در پرده خوالبست خون میگردد آب

تاب خودداری ندارد صاف طبع از انفعال
میشود مطلق عنان چون سرنگون میگردد آب

Marfat.com

عرض خامی میگذارد جوهر ناموس فقر
گاه گاهی احتیاج طبع دون میگردد آب

دل بضبط گریه چندین شعله پیدا میکند
تا سر این چشمه می بندم فزون میگردد آب

همچو اشک شمع سیرم سر بدامان فناست
در گلستان محبت سرنگون میگردد آب

کیست از مرکز جدا گردید نشد رنگی نباخت
خون دل از دیده تا گردد برون میگردد آب

زین خمار آباد حسرت بادهٔ پیدا نشد
شیشه ام از درد نومیدی کنون میگردد آب

دل بطوفان رفت هر جا جوهر طاقت گداخت
خانه سیلابیست بیدل گر ستون میگردد آب

یا حسن گیر صورت آفاق یا نقاب
فرش است امتیاز تو از جلوه تا نقاب

حرف مجاز جز بحقیقت نمی کشد
لیلک گواهست جلوه بفریاد تا نقاب

معنی بغیر لفظ مصور نمی شود
افتاده است کار دل و دیده با نقاب

اظهار زندگی عرق خجلتست و بس
شبنم صفت خوش آنکه کنم از هوا نقاب

نیرنگ حسن عالمی از پا فگنده است
مشکل که خیرد از رخ او بی حیا نقاب

ای عشق جذبه که قدم پیشتر نهیم
یعنی رسانده ایم پی خویش تا نقاب

از دور باشی ادب محرمی مپرس
باغیر جلوه سازد و با آشنا نقاب

شاید عدم بمطلب نایاب وارسد
ای دیده خاک شو که فسرده است با نقاب

بیدل گمان مبر که چه دارد بهار و هم
رنگ پریده است ز تصویر ما نقاب

بزم ما را نیست غیر از شهرت غفلت شراب
از صدای جام نتوان فرق کردن تا شراب

ظرف مظروف توهم کاه هستی چیرتست
کس چه بندد طرف هستی زین تهی مینا شراب

دور و همی میتوان طی کرد چو اوراق گل
ساغر این بزم رنگست و شکستنها شراب

عمرها بودیم مخمور سمندر شربی
هست انصاف این اگر ریزی بخاک ما شراب

مست تا مخمور این میخانه محتاجست و بس
وهم ننگ است این که گوئی دارد استغنا شراب

صبح از خمیازه آخر جام شبنم می کشد
حسرت مخمورم از خود میکند پیدا شراب

Marfat.com

ما بزور می پرستی زندگانی میکنیم
چون حباب می بنای ماست سرتا پا شراب

عشرتی گر هست دلها را بهم جوشیدنی است
کم شود انگور را یکدانه تنها شراب

خون شدن سرمنزلیم از جستجوی ما مپرس
تا که میدارد حیا در پیش دارد با شراب

همیشه سنگدلانند تا مدار طرب
ز خنده نقش نگین را بهم نیامده لب

زبان حاسد و تمهید راستی غلطست
کجی برون نتوان برد از دم عقرب

قدح پرستی اسباب فارغم دارد
کتاب دردسری شسته ام بآب عنب

سر از زره توچسان واکنم که بی قدمت
رکاب با دل سنگین تنی کند قالب

بدشت عجز بتحیر متاع قافله ایم
اگر بر آینه محمل کشیم نیست عجب

چو چشمه زندگی ما با شک موقوفست
دگر ز گریهٔ ما بینوا دان میرس سبب

بپیش جلوهٔ طاقت گداز او بیدل
گزید جوهر آئینه پشت دست ادب

ممسک اگر بعرض سخا جوشد از شراب
دستی بلند میکند اما بزیر آب

اینست اگر سماجت ارباب احتیاج
رحم است بر مزاج دعاهای مستجاب

افسانه سازی شرر و برقها یکی است
گر مرد این رهی تو هم از خود برون بتاب

دل آنقدر گداخت که غم هم بسیل رفت
آتش در آب غوطه زد از اشک این کباب

خواهی نفس خیال کن و خواه گرد و هم
چیزی نموده ایم در آئینهٔ حباب

معنی چه وا نماید ازین لفظ های پوچ
بربسته است جلوهٔ آئینها سراب

صبح از نفس دو مصرع برجسته خواند و رفت
دیوان اعتبار همین بیتش انتخاب

بیدل ز جوش سبزه درین ره فتاده است
بی چشم یکجهان مژه تهمت پرست خواب

تا زند فال گهر بیتاب آهنگ است آب
لعل در آتش بجستجوی این رنگ است آب

محمل ما عاجزان بردوش لغزش بسته اند
صد قدم از موج اگر پیدا کند لنگ است آب

Marfat.com

چشمهٔ خضرم بیاد آمد عرق کردم چو شمع
تشنهٔ تیغ فنا را اینقدر تنگ است آب

آبرو نتوان بپیش ناکسان چون شمع سخت
ای طمع شرمی که اینجا شعله در چنگ است آب

حرف ارباب نصیحت بر دل گرم افتاست
شیشه چون در آتش افتد اینقدر تنگ است آب

عجز پیری جرأتم را در عرق خوابانده است
نغمه از شرم ضعیفیهای این چنگ است آب

زندگی از وهم و وهم از زندگی بالیده است
عالم آبست تنگ و عالم تنگ است آب

از کجا یابد کسی بیدل سراغ خون من
در دم شمشیر نازش سخت بیرنگ است آب

ای خنده نقش پای تو دکان آفتاب
در سایهٔ تو ریخته سامان آفتاب

ای جلوهٔ تو سرشکن شان آفتاب
خندیده مطلع تو بدیوان آفتاب

پیغام عجز من ز غرورت شنیده نیست
مکتوب سایه وارم و عنوان آفتاب

شب محو انتظار تو بودم دمید صبح
گشتم بیا در روی تو قربان آفتاب

چون ماه نو ز شهرت رسوائیم مپرس
چاکی کشیده ام ز گریبان آفتاب

همت بجهد شبنم ما ناز می کند
بستیم اشک خویش بمژگان آفتاب

بیدل بحسن مطلع نازش چسان رسم
ما را چو ذره ساخته حیران آفتاب

گر باین گرمیست آه شعله زای عندلیب
شمع روشن میتوان کرد از صدای عندلیب

عجز هم ما را درین گلشن بجائی می برد
نیست کم از نالهٔ بال نارسای عندلیب

مانع قتل ضعیفان جز مروت هیچ نیست
ورنه از گل کس نخواهد خونبهای عندلیب

در چمن رفتیم و ساز نالهٔ ما آهنگ شد
جلوهٔ گل کرد ما را آشنای عندلیب

ریشهٔ دلبستگی در خاک این گلشن نبود
رفت گل هم در قفای نالهای عندلیب

ایکه خواهی پاس ناموس محبت داشتن
شرم دار از دیدن گل بیرضای عندلیب

آه مشتاقان نسیم نوبهار یاد اوست
رنگها رفته است بیدل در صدای عندلیب

Marfat.com

هرگرا کرد ندر احت محرم احسان شب
چون سحر بر آه محمل بست در هجران شب

لمعهٔ صبحی که میگویند در عالم کجاست
اینقدر ها خواب غفلت نیست در برهان شب

گوشه گیر وسعت آباد غبار جهل باش
پرده پوش یکجهان عیبست هندستان شب

آسمان نشناخت موقع ورنه در تحریر فیض
بر بیاض صبح بایستی خط ریحان شب

بهر منع شکوه نجم سرمه سائی میکند
لیک ازین غافل که میباشد سحر افغان شب

باچنین بختی که خوابم مایه دار نقد اوست
میتوان کردن پر از زر دامن تا وان شب

الفت بخت سیه چون سایه داغم کرده است
شش جهت روز است و من دارم همان دامان شب

ردیف | بیدل از یادش بترک خواب سودا کرده ایم
ورنه جز مخمل قماشی نیست در دکان شب | الباء

ازبس قماش دامن دلدار نازکست
دستم ز کار گر نرود کار نازکست

مشکل بنفی خود کنم اثبات مدعا
آئینه وهم خاطر دلدار نازکست

وحدت بهیچ جلوه مقابل نمیشود
پیرنگ شوکه آئینه بسیار نازکست

اندیشه در مقابلهٔ عشق داغ شد
آئینه اوست با من و اظهار نازکست

اظهار راز حوصلهٔ آخر بعجز ساخت
چندانکه ناله خون شده منقار نازکست

وصلت کفیل ایمنی غفلت نمی شود
خواب گران و سایه دیوار نازکست

بس که برق یاس بنیاد من ناکام سوخت
میتوان از آتش سنگ لینم نام سوخت

الفت فقر از هوسهای غنا یم باز داشت
خاک این کاشانه در مغز م هوای خام سوخت

شعله جواله گرد آلود خاکستر نشد
گرد خود گردیدنم همچو جامه احرام سوخت

وحشت عمر از هوای نامه ام یادی مداد
گرمی قاصد چو برق از نامه پیغام سوخت

ای شرر بر سنگ مهدی کن ز افسردن ترا
بیش ازین خوان بداغ منت آرام سوخت

کرد نومیدی علاج زخم چشم ما هستیم
عطسهٔ صبحم سپندی در دماغ شام سوخت

بیدل از شست شرار ما چه عشرت ممکن است
یعنی آغاز یکه ما داریم بی انجام سوخت

Marfat.com

سر خط درس کمالت منتخب دانی بس است
از کتاب ما و من سطری اگر خوانی بس است

نا درین محفل چراغ عافیت روشن کنی
امتیاز محو او بر آب و گل موقوف نیست
نا توان از خجلت اظهار هستی آب شد
رفته از خود اقامت آرزو هیهات چند
عجز بنیادت گر از انصاف دارد پایه
ای حباب اجزای موجی سازت از خود در فتنست

پرده فانوس رازت چشم قربانی بس است
عنصر کیفیت آئینه حیرانی بس است
از لباس نیستی یک جامه عریانی بس است
نقش پائی گر درین ویرانه بنشانی بس است
از رعونت اینکه خود را خاک میدانی بس است
یک تامل وار اگر در خود فرو مانی بس است

سر خط تسلیم شو بیدل که مانند هلال
پای سیر آسمانت نقش پیشانی بس است

بس که اجزایم چمن پرورده نیرنگ اوست
جذبه عشقش شرار از سنگ می آرد برون
بی محبت زندگانی نیست جز سنگ عدم
عضو عضوم را محبت مرغ دست آموز کرد
حسن از رنگ طرف با جلوه پسندید صلح
خلوت آئینه دل عرصه گاه جنگ اوست

گر همه خونم بجوش شوخی آید رنگ اوست
من باین وحشت گر از خود برنیایم ننگ اوست
خاک کش بر فرق آن سازی که بی آهنگ اوست
گر کند پرواز رنگم چون حنا در چنگ اوست

گیست زین گلشن بکوی معنی او وارسد
غنچه ام بیدل نمیدانم چه گل در چنگ اوست

جنس ما با این کسادی قیمتی فهمیده است
هیچ هم در عالم امید می ارزیده است

تا کجا انجامد آخر ما جرای داغ و دل
برکباب خام سوزی اخگری پیچیده است

دود دل آخر بچندین شعله خواهد موج زد
شمع این بزم هنوز م یکمره چسپیده است

کار سهلی نیست بر هستی تماشای عدم
برنخیزد مار دارد هر که مارا دیده است

آرزو از فیض عام بیخودی نومید نیست
من اگر گردش نگشتم رنگ من گردیده است

حلقه زنجیر تصویرم مپرس از چیر تم
نا له دارم که جز گوشم کسی نشنیده است

Marfat.com

زین گذرگاه نزاکت بی تامل نگذری
عالمی خورد است برهم تا مژه لغزیده است

نیست بیدل جز ماس ناموس جنون
کسوت عریان تنی ها دامن از من چیده است

خلق را بر سر هر لقمه زبس سر شکنی است
ناشتا گر نشکنی قلعهٔ خیبر شکنی است

نگذرد از ذوق حلاوت کدهٔ محفل دهر
ناله پردازی نی عالم شکر شکنی است

نفس از ضبط طپش معنی دل می بندد
گوهر آرائی این بحر نجوددر شکنی است

سخت کاریست که با کلفت دل ساخته ایم
رنگ آئینه شدن سد سکندر شکنی است

میبرد سوی فنا تنگی آغوش حباب
وسعت مشرب ما مانع ساغر شکنی است

محو کن عرض کمال و دل روشن دریاب
صافی آئینه آئینهٔ جوهر شکنی است

ترک جمعیت دل سخت ندامت دارد
بحر یکسر عرق خجلت گوهر شکنی است

بیدل از خویش بجز نفی چه اثبات کنم
رنگ را شوخی پرواز همان پر شکنی است

گل کردن هوس ز دل چاک تهمت است
اینست اگر حقیقت اسباب اعتبار

موج حباب چشمهٔ آئینه حیرتست
بگذشتنت ز هستی موهوم همتست

بر دوش عمر خندکشی محمل امل
عاصست بسکه نسبت بی ربطی جهان

ای بیخبر شرر چه قدر رام فرصت است
مرگان بخواب گر بهم آری غنیمت است

عمر لیست دل بغفلت خود گریه میکند
این نامهٔ سیه چه قدر ابر رحمت است

بیدل بیاد محشر اگر خون شوم رواست
بازم دل شکسته دمیدن قیامت است

بیتوام جای نگه جنبش مژگانی هست
ای بیخبر شرر چه قدر رام فرصت است

غنچهٔ این چمنی کلفت دلتنگی چند
ای چمن مجو کلفت سیر چرا غافلی هست

عذر بیدردی ما خجلت ما خواهد خواست
اشک اگر نیست عرق هم نم مژگانی هست

بیتظلم نتوان داد فلک داد ما
گر لب از ناله ببندی بخود احسانی هست

Marfat.com

جرأتی کو که برویت مژهٔ باز کنیم
چشم قربانی و نظارهٔ پنهانی هست
گر تأمل نفسی بیضهٔ طاؤس شود
در شبستان عدم نیز چراغانی هست

نشوی سنگر سامان جنونم بیدل
که اگر هیچ ندارم دل ویرانی هست

آفت سرو برگ هوس آرانی جاه است
سر باختن شمع زسامان کلاه است
مشکل که شود وحشی ما رام تعلق
در خانهٔ دل هر نفسی مژده راه است
آئینه ام و طاقت دیدار ندارم
این باده ندانم چه قدر حوصله خواه است
آنجا که تکبر منشان باده فروشند
ما نیم و شکستی که سزاوار کلاه است
هر چند جهان وسعت یک گام ندارد
اما اگر از خویش برآئی همه راه است
زآنجلوه بخود ساخت جهانی چه توانکرد
شب پر تو خورشید در آئینهٔ ماه است
افسوس که در غنچه و بو فرق نکردیم
دل رفت و من دلشده پنداشتم آه است

از جلوه کسی ننگ تغافل نپسندد
بیدل مژه برهم زدنت عجز نگاه است

حیرت دمیده ام گل باغم بهانه ایست
طاؤس جلوه زار تو آئینه خانه ایست
در دسر تکلف مشاطه برطرف
موی میان ترک مرا هبله شانه ایست
حسرت کمین مژدهٔ وصل است حیرتم
چشم بهم نیامده گوش فسانه ایست
آنجا که زه کنند کمانهای امتیاز
منظور این و آن نشدن هم نشانه ایست
در یاد عمر رفته دلی شاد میکنم
رنگ پریده ام بخیال آشیانه ایست
ضبط نفس نوید دل جمع میدهد
گر فال کوتهی زند این ریشه دانه ایست

بیدل ز برق وحشت آزادیم مپرس
این شعله را برآمدن از خود زبانه ایست

شب که طاؤس مرا شوق تو بال افشان داشت
یکجهان چشم بهم برزدن مژگان داشت
رمز بیرنگی ما فاش شد از شوخی رنگ
شیشه آورد برون آنچه پری پنهان داشت

Marfat.com

تا زهستی اثری هست محبت رسوا است
جرس قافله بر نخیز قفس نتوان داشت

همه جا دیدهٔ یعقوب غبار انگیز است
یارب اقلیم محبت چه قدر کنعان داشت

هیچ روشن نشد از هستی ما غیر حجاب
شخص تصویر همین هر هن عریان داشت

حیرتم نقش جهت از در و دل آئینه گرفت
ورنه هر مو به تنم صد مژه بال افشان داشت

زندگانی در جگر خار است و در پا سوزنست
تا نفس باقیست در پیراهن ما سوزنست

رحمت تدبیر بیش از کلفت واماندگیست
زخم خار این بیابان را مداوا سوزنست

سر بکیسوتها فرو بردیم و عریانی بجاست
وضع رسوائی که ما داریم گویا سوزنست

میکشد سر رشتهٔ کار غرور آخر بعجز
گر همه امروز شمشیر است فردا سوزنست

ما جرای اشک و مژگان تا کجا گیرد قرار
ما سراپا آبله عالم سراپا سوزنست

ترک هستی گیر و بیرون آ ز تشویش امل
ورنه یکسر رشته باید تافتن تا سوزنست

لاف آزادیست بیدل همت آزادگان
شوخی نام تجرد بر مسیحا سوزنست

جهان قلزم و طوفان اعتبار تو نیست
ز هر چه رنگ تو ان باختن غبار تو نیست

کمند همت وحشت سوار عشق رساست
هوس اگر همه عنقا شود شکار تو نیست

ز لاف ترک میفکن خلل بهمت فقر
شکست هر دو جهان یک کلاه دار تو نیست

شرر بچشم تغافل اشارتی دارد
که این بساط هوس جای انتظار تو نیست

سحر چه کرد درین باغ تا تو خواهی کرد
بهوش باش که فرصت نفس شمار تو نیست

کجاست آئینه کز نفس نباخت صفا
هوای عالم هستی همین غبار تو نیست

کدام موج درین بحر بی تردد ماند
بخود مناز زجهدی که بر کنار تو نیست

کدام رمز و چه اسرار خویش را دریاب
که هر چه هست نهان غیر آشکار تو نیست

مثال شخص در آئینه گرد حیرت اوست
تو گر ز خود بروی هیچکس دو چار تو نیست

دلیل خویش پس از مرگ هم توئی بیدل
چو شمع کشته کسی جز تو بر مزار تو نیست

Marfat.com

شوخ بیباکی که رنگ عیش هر کاشانه ریخت
خواست شمعم برفروزد آتشم در خانه ریخت

شب خیال پرتو حسن تو زد در انجمن
شمع چندان آب شد کز دیده پروانه ریخت

سر بصحرا داده نیرنگ سودای توام
میتوان از مشت خاکم عالمی دیوانه ریخت

سخت پا برجاست درد نشاء مخمور یم
چون کمانم باید از خمیازه خشت خانه ریخت

درد معشوقان ز عاشق بیشتر دارد اثر
شمع تا اشکی بیفشاند و پر پروانه ریخت

ظالم از بیدستگاهی نیست بی تمهید ظلم
در حقیقت آره شمشیر است چون دندانه ریخت

حیرتی بودیم اکنون خار خار حسرتیم
صنعت عشقت زما آئینه بر دوشانه ریخت

التفات بی غرض سر رشتهٔ تسخیر ماست
صید ما خواهی برون از دام باید دانه ریخت

هر کجا بیدل مکافات عمل گل می کند
دیدهٔ دام از هجوم اشک باید وانه ریخت

بفکر دل لبم از ربط قیل و قال گذشت
چسان نفس زنم آئینه در خیال گذشت

بهار یاس ز سامان بی نیازیها
چه مایه داشت که بالیدن از نهال گذشت

خمی بدوش ادب بند و سیر عزت کن
ز آسمان همین نردبان هلال گذشت

طریق فقر جنون تازی دگر دارد
دلیل حاجت اگر باید از سؤال گذشت

عرق ز جبههٔ ما بی فنا نشد زایل
فغان که عمر چو شبنم با نفعال گذشت

ز هیچ جلوه بتحقیق چشم نگشودیم
شهود آینه در عالم مثال گذشت

خمش نوائی موج تکلم از لب یاست
اشارتیست که نتوان ازین زلال گذشت

بعالمی که ز پرواز کار نکشاید
توان چو رنگ بسعی شکست بال گذشت

دلم ز حجلت بی طرفی آب شد بیدل
بیاد باده ترحیها برین سفال گذشت

ز جاه مایهٔ عصیان نه مال غفلت راست
همین نفس که تو داشی صید الفتی دنیاست

جنون پیامی او نام یاس داغم کرد
امید میطپد و نامه در پر عنقاست

Marfat.com

زدرد بی اثری فال اشک زد آبم
شراب ساغر شبنم گدا ز عشق هواست

جفاکشان همه مصروف کار یکدگرند
ز یافتادن اشک از برای ناله عصاست

بو هم نشار آزادگی گرفتاریم
چو صبح گرچه نفس موج میزند پر ماست

عنان لغزش ما بیخودان که می گیرد
چو اشک وحشت ما را هجوم آبله پاست

کجاست نفی جز اثبات ذات یکتائی
تو ئی در آئینه دارد منی که از تو جداست

ز بس گذشته ام از عرض کارگاه هوس
گرم بخود نظر افتد نگاه رو بقفاست

مگیر دامن اندیشه دگر بیدل
که دست باده کشان وقف دامن صباست

بس که امشب بیتوام سامان اعضا آبست
گر بمژگان اشکی فشانم تا ثریا آتش است

شمع تصویریم از سوز و گداز ما مپرس
پرتوی از رنگ تا باقیست در ما آتش است

غرق وحدت باش اگر آسوده خواهی زیستن
ما هیان را هر چه باشد غیر دریا آتش است

جز نکبتا می سراغ امن نتوان یافتن
ورنه از پرواز ما تا بال عنقا آتش است

بیتو چون شمعی که افروزند بر لوح مزار
خاک بر سر کرده ایم و بر سر ما آتش است

شاخ از گلبن جدا مصروف گلخن میشود
زندگی با دوستان عیش است و تنها آتش است

نشأ صهبا نمی ارزد بتشویش خمار
در گذار امروز آبی را که فردا آتش است

با دو عالم آرزو نتوان حریف وصل شد
ما بجای خار و خس بردیم کانجا آتش است

گریه گر شد بی اثر از نالهٔ ما کن حذر
آب ما خون گشت اما آتش ما آتش است

نیست جز رقص سپند آئینه دار وجد خلق
لیک بیدل کیست تا فهمد که دنیا آتش است

سعی ناپیدا و حیرتهای دیدن آرزوست
شمع تصویریم و اشک ما چکیدن آرزوست

گیسه گاه زندگی از نقد جمعیت تهی است
خاک میباید شدن گر آرمیدن آرزوست

آتشی کو تا سپندم ترک خودداری کند
ناله داری دارم و خلقی شنیدن آرزوست

منزل اینجا نیست جز قطع امید عافیت
ای شرار نخل گلبن گر رسیدن آرزوست

Marfat.com

وصل هم بیدل علاج وعدهٔ دیدار نیست
دیدها چندان که محو اوست دیدن آرزوست

فنا مشالم و آئینه بقا اینجاست
کجا روم ز در دل که مدعا اینجاست

کسی نداد نشان از کمال شوکت عجز
جز اینقدر که همه سرکشی دوتا اینجاست

دلیل مقصد ما بس که ناتوانی بود
بهر کجا که رسیدیم گفت جا اینجاست

پس از مطالعهٔ نقش پا یقینم شد
که هرزه تازم و جام جهان نما اینجاست

خوشا که سایه صفت محو آفتاب شویم
که سخت نامه سیاهیم و عفو ما اینجاست

چو چشم آینه حیرت سراغ نیرنگیم
ز خویش رفته جهانی و نقش ما اینجاست

غبار رفته بباد سحر بگوشم گفت
که خلق بیهده جان میکند هوا اینجاست

بوصل لغزش پائی رسیده ام بیدل
بیا که دادرس سعی نارسا اینجاست

باز درس خاشاکم نذر شعله خوانیهاست
صفحه میزنم آتش عذر پرفشانیهاست

کیست ضبط خودداری تا کشد عنان من
خون بسمل شوقم ساز من روانیهاست

گوش کر مهیا کن ناله جز خموشی نیست
یک نگه تماشا کن جلوه بی نشانیهاست

هر طرف گذر کردیم هم بخود سفر کردیم
ای محیط یکتائی این چه بیکرانیهاست

از غرور وهم ایجاد هر زه رفته برباد
ای غبار بی بنیاد این چه آسمانیهاست

محو یاس کن حاجت ورنه نزد غیر تنها
در طلب عرق کردن نیز تر زبانیهاست

آه بی پر و بالیم اشک عجز تمثالیم
سر نخاک سیمالیم سعی ناتوانیهاست

ما ز سیر این گلشن عشوهٔ طرب خوردیم
ورنه چشم وا کردن عبرت امتحانیهاست

ساز ما شکست دل یار ازین نوا غافل
به که پیش خود نالیم ناله بیزبانیهاست

مایهٔ خرد بیدل مشتاء فضولی نیست
خود فروشی عالم از جنون دکانیهاست

در وصل و هجرم بگریبان خیال است
چون آئینه پرواز نگاهم تر بال است

Marfat.com

بیقدری من نیست جز آهنگ غرورش
تا چینی ما خاک نگشته است سفال است

از مائده بی نمک حرص مپرسید
هر چیز که جز غصه نخوردیم حلال است

آئینه دل از بغل غنچه جدا نیست
گر دل شکند سر بسر آغوش خیال است

جهدی که ز کلفت کده جسم برآئی
هر دانه که از خاک برون جست نهال است

بگذار بر نگی که پر و داغ تو گردد
چون شیشه گران از سنگ برائی چه کمال است

بیدل دل ما گرچه نبوده است مقابل
نقشی که درین پرده نوشتیم خیال است

دل سعی آب گردیدن طرب پیمانه است
خود گدازی ترد ماغیهای این دیوانه است

چون حباب آخر نفس آشوب هستی میشود
خانه ماسیل بنیادش هوای خانه است

در دماغ هر دو عالم سوختن پر میزند
شمع این پروانهها نا کستر پروانه است

عضو عضو م کرده کیفیت مرگان او است
دست اگر برهم فشانم لغزش مستانه است

مخور رنج خیر نفس بودن دلیل هوش نیست
هر که می بینی بقید زندگی دیوانه است

از نفس یکسر طپشهای دلم باید شمرد
سبحه دارم که سر تا پای او یکدانه است

غفلت من کم نشد از سرگذشت رفتگان
چون ره خوابیده دام آواز پا افسانه است

در خراب آباد امکان گرد این معمور نیست
نوحه کن بر دل که این ویرانه هم ویرانه است

تهمت الفت بنقش کارگاه دل مبند
آشنای عالم آئینه پرهیگانه است

گر بجود دستی فشانم فارغ از آرایشم
پر فشانیهای رنگ این شمع را پروانه است

خیالی سنجد راه غیرت ماست
گر این دیوار نبود خانه صحراست

هوس تعبیری خواب امل چند
ز فرصت غافلی امروز فرداست

درین محفل گذار اشک شمعیم
نشاط از هر که باشد کاهش از ماست

سحر در پرتو خورشید محو است
بهر جا طمع روشن شد نفس کاست

شدم خاک و غبارم هیچ ننشست
هنوزم نالهٔ بی درد رعناست

Marfat.com

برنگ آبله عمریست بیدل
زخجلت دیدهٔ ما در تپاست

آخر از عجز طلب اشک دوانیدم بچشم
عاقبت کسوت مجنون بعرق گشت بدل
تنگی حوصله شد ترک علایق ببدل
پای خوابیدهٔ ما آبله در مژگان داشت
فصل تاثیر جنون این همه تابستان داشت
باد گردیکه بهم چیدن او دامان داشت

بی ادب بنیاد هستی عافیت دربار نیست
غیر ضبط خود شکست موج را معمار نیست

مفت چشم ماست سیر این چمن اما چه سود
دل بذوق وعدهٔ فرداست مغرور اجل
از کمین عیب جویان گاه باید دم زدن
هر کس اینجا سود خود در دیده پوشی دیده است
حرص خلقی را درین محفل بمجموری گداخت
اختلاط خود فروشان گرباین بیجا صلی است
غافل از سیر گدا از دل نباید زیستن
هر کجا او جلوه سازد عرض هستی مفت ماست

انیقدر رنگی که میمالد کم از دیوار نیست
عشق گو دیده بدوز این فرصت اینمقدار نیست
گوشهای عاجزان جز در پس دیوار نیست
خود فروشان غیرت آئینه در بازار نیست
غیر جام سیر سر هیچکس در کار نیست
خانهٔ آئینه را قفلی به از زنگار نیست
نیست در خون گشته رنگی که در گلزار نیست
عکس را آئینه می باید نفس در کار نیست

بس که مردم دامن احسان بهم برچیده اند
بیدل از خست کسی را پشت بر دیوار نیست

خامش نفسم شوخی آهنگ من اینست
سر جوش بهار ادبم رنگ من اینست
موج من و آرایش گوهر چه خیال است
ناموس جهان طبلشم ننگ من اینست
بیتاب هوا سنجی عمرم چه توان کرد
میزان خیال نفسم سنگ من اینست
با هر که طرف گشته ام آرایش اویم
آئینه ام و خاصیت جنگ من اینست

نامحرم آنجلوه ام از بیدلی خویش
آئینه ندارم چکنم رنگ من اینست

Marfat.com

زندگی شوخی کمین رمی است — فرصت گیرو دار صبحدمی است
عجز خوش استقامتی دارد — بار نه آسمان بدوشش خمی است
بسر خود که خاک پای تو ایم — خاک پای ترا بخود قسمی است
هم بخود یک نگه تغافل زن — اگر آئینه مایل ستمی است
پوست بر تن دریدن ممسک — همچو ماهی دریدن شکمی است
هر کجا عشق چهره پرداز است — سایه هم صورت سیه قلمی است

بیدل از دامگاه صحبت خلق
سر کشیدن بجیب خویش رمی است

چو لاله بیستو زبس رنگ اعتبارم سوخت — خزان بیاد فنا داد و نوبهارم سوخت
بعشق نیز اثر کردشرم ناکسیم — عرق فشانی این شعله خاکسارم سوخت
ز تخته پاره دام ای ناخدا چه میپرسی — فلک کشید ز گرداب و بر کنارم سوخت
ببزم یار جنون کردم ای ادب معذور — سپند سوخت بوجدی که اختیارم سوخت
غبار دشت محبت سراغ غیر نداشت — ببرق جلوه او هر که شد دو چارم سوخت
هنوز از کف خاکسترم اثر باقی است — گداز عشق چه مقدار شرمسارم سوخت
دگر مپرس ز تاثیر آه بی اثرم — باتشی که ندارم هزار بارم سوخت
شهید ناز تو پروانه کرد عالم را — جهان بسوخت چراغی که بر مزارم سوخت

مباد شام کسی محرم سحر بیدل
دماغ نشه در اندیشه خمارم سوخت

آنچه در بال طلب رقص است در دل آتش است — همچو شمع اینجا ز سر تا پای بسمل آتش است
از عدم دوری جهانی را بداغ و هم سوخت — محو دریا باش ای گوهر که ساحل آتش است
میروم جائی که جز معدوم گشتن چاره نیست — کاروانها خار و خس در بادو منزل آتش است
میگدازد جوهر شرم از هجوم احتیاج — ای کرم معذور در بینوا و سائل آتش است
هر دو عالم لیلی بی پرده است اما چه سود — غیرت مجنون ما را نام محمل آتش است

Marfat.com

زندگی بیدل دلیل منزل آرام نیست
چون نفس در زیر پا دارم دل و دل آتش است

عمرها شد عجز طاقت سوی جمعم رهبر است
در ره تسلیم دل پائی که من دارم سر است

راحت جاوید فقر از جاه نتوان یافتن
خاک ساحل قیمت خود گر شناسد گوهر است

گاه و گاهی گریه منع انفعالم میکند
جبهه کم دارد عرق روزیکه مژگانم تر است

راز ما صافی دلان پوشیده نتوان یافتن
هرچه دارد خانه آئینه بیرون در است

دست بر دل نه ز زیر نگ سراغ ما مپرس
کاروان ناله ایم و آتش ما دیگر است

ساز آزادی همان گرد شکست آرزوست
هر قدر افسرده گردد رنگ سامان تر است

هر سخن کز پرده تسلیم خارج گل کند
نا ملایم تر ز آهنگ و فغان چنبر است

سعی ناپیدا نشان گاهی بهموار ی برد
هر خطی کز خامه مجنون دمد بیمسطر است

بیدل از پرواز خجلت دارم اما چاره نیست
ذره موهوم گل کردیم تا بال و پر است

صبح هستی نیست نیرنگ هوس بالیده است
اینقدر طوفان که می بینی نفس بالیده است

چون نفس عاجز نوای درد نومیدی نیم
نالهٔ دارم که تا فریاد رس بالیده است

دستگاهی داری ای منعم ز افسردن ترا
پرفشانی مفت عشرتهای قفس بالیده است

نقش وهم و ظن توهم چندانکه خواهی وا نما
عالمی آئینه دارد دل ز بس بالیده است

با کدامین ذره خواهی تو هم پرواز کرد
چون تو اینجا حسرت بسیار کس بالیده است

یاس مطلب نیست بیدل مانع ابرام خلق
آرزو در سایهٔ بال مگس بالیده است

سوز استغنای عشق از حسرت دل بوده است
کوس ارباب کرم فریاد سایل بوده است

گر فنا خواهم غم قطع امیدم می کشد
مرگ هم چون زندگانی بیتو مشکل بوده است

گرد آخر و اصل بزم تو از خود رفتنم
سایه را در خانهٔ خورشید منزل بوده است

تالب افسردهٔ ما در غبار و هم سوخت
غرقهٔ بحری که ما بودیم ساحل بوده است

Marfat.com

بیخودی کرد از حضور لیلی دل غافلم
ورنه هر اشکی که رفت از دیده محمل بوده است

نیست نیرنگی که نقش اعتبار خاک نیست
نیست گردیدن بصد حسرت مقابل بوده است

ابتدا عجز بیدل سخت از طبعم ربود
گردش حال آسیای دانهٔ دل بوده است

ز خود رمیدن دل بس که شوخی انگیز است
چو شبنم آبلهٔ ما شرار آمیز است

هزار سنگ شرر گشت و بال نار افشاند
هنوز سعی گدا از من آبرو ریز است

سر هوای اقامت درین چمن مفراز
بهوش باش که تیغ گذشتنی تیز است

دمیده ایم چو صبح از دل گرفتاری
غبار عالم پرواز ما قفس بیز است

بطبع سنگ فسردن شرار می بندد
هوای عالم آسودگی جنون خیز است

شکست طرف محیط از حباب خالی نیست
ز خود تهی شده از هر چه هست لبریز است

کباب عافیتی ملذ از هوس بیدل
دلیل صحت بیمار سعی پرهیز است

بس که بیقدری دلیل دستگاه عالم است
چون پر طاوس یکعالم نگین بی خاتم است

درس عشر تهای ما را نسخه در کار نیست
چشم آهو را سواد خویش سرمشق رم است

بیش از آفت منت تدبیر هم می کنند
خون زخم را چکیدن انفعال مرهم است

دوستان حاشا که ربط ساز الفت بگسلند
موجها را رفتن از خود هم در آغوش هم است

سعی آبی از عرق میریزد اما سود نیست
چون نفس از سوختنها آتش ما مبهم است

از تعلق یکسر مو قطع ننمودیم حیف
تیغ تسلیمی که ما داریم پر صاحبدم است

آب گردیدن ز ما بی انفعالیها نبرد
طبع ما را چون گداز از شیشه بر گشتن کم است

بیدل از عجز و غرور و فقر و جاه ما مپرس
تا نفس باقیست این آهنگ صد زیر و بم است

دوش از نظ خیال تو دامن فشان گذشت
اشک آنقدر دوید که از فغان گذشت

دارد غبار قافلهٔ نا امیدیم
از پا نشستنی که ز عالم توان گذشت

Marfat.com

دلدار رفت و من بوداعی نسوختم
یارب چه برق بر من آتش بجان گذشت

تمکین کجا بسعی خرامت رضا دهد
کم نیست اینکه نام توام بر زبان گذشت

طی شد بساط عمر بنای شکست رنگ
بر شمع یک بهار گل زعفران گذشت

واماندگی ز عافیتم بی نیاز کرد
بال آنقدر شکست که از آشیان گذشت

یک نقطه مل ز آبلهٔ پا کفایت است
زین بحر همچو موج گهر میتوان گذشت

بیدل چه مشکل است ز دنیا گذشتنم
کم ناله داشتم که زهفت آسمان گذشت

زبس تجلوت وصل تو یار آئینه است
نگاه بر دو جهان درعبار آئینه است

صفای دل طلبی دیده در خم مفرست
نمد ز گرد کدورت حصار آئینه است

نگشتیم سرشکی که جلوه بار ندارد
گدا ز دل چه قدر آبیار آئینه است

تو هم ز خود برو و چند نقش بند ببین
که روی کار جهان پشت کار آئینه است

چراغ انجمن شوق جز تحیر نیست
نهان پردهٔ دل آشکار آئینه است

ز زندگی همه کر رنگ رفته داریم
با متحان نفسی در فشار آئینه است

زبی نشانی انجلوه سر مکن بیدل
همنوز رنگ توصرف بهار آئینه است

شب که حیرت با خیالت رنگ قبل و قال ریخت
همچو شمع از پیکرم مگسر زبان لال ریخت

یک سحر تا نقش بندم صد چمن رنگم شکست
تا پروازی رسد اندیشه چندین بال ریخت

رفته ام از خویش چندانی که می آیم همنوز
بیخودی از ماضیم طوفان استقبال ریخت

آبم از شرم سماجت پیشگان این چمن
بهر یک لب خنده نتوان خویش را سیال ریخت

عمر بگذشت و همان ما قدردان نالهایم
هستی آئینه ما سخت بی تمثال ریخت

یکنفس چون سایه غافل گشتم از خورشید عشق
بر سراپایم سواد نامهٔ اعمال ریخت

تا پری افشانده ایم از آسمانها برتریم
بسمل رنگیم و نتوان خون ما پامال ریخت

کار ما عشق است بیدل ورنه در میدان لاف
بوالهوس هم میتواند خونی از قیفال ریخت

Marfat.com

محرم حسن ازل اندیشهٔ بیگانه نیست
رنگ میگردد بگرد شمع ما پروانه نیست

هر قدر خواهد دلت اسباب حیرت جمع کن
چون گمان اینجا بجز خمیازهٔ خشت خانه نیست

عمرها شد در خیال نقش هستی سرخوشم
بادهٔ ما جز گداز شیشه و پیمانه نیست

هر نفس فرصت پیام مژدهٔ دیدار اوست
همدمی جز بر خواب میباید زدن افسانه نیست

دل بانداز غبار ناله از خود رفته است
ریشهٔ ما هر قدر بر خویش بالد دانه نیست

داغ نیرنگ تغافل سیر تنهایی خودیم
عالمی ما آشنا میگردد و بیگانه نیست

ای هجوم بیخودی زعمی که در ضبط شعور
لغزش و اماندهٔ ما اینقدر مستانه نیست

جان پاک از قید تن بیدل ندامت میکشد
گنج را جز خاک بر سر کردن از ویرانه نیست

شوکت شاهیم از فیض جنون در قدم است
چشم خمی بر سر آبله هم جام جم است

ما جنون شیفتگان الفت آشفتگیم
وضع ما را بسر زلف پریشان قسم است

آنقدر نیست درین عرصه نمایان گشتن
یکسر مو آگر از خویش برآئی علم است

مرگ شاید دل از اسباب هوس بردارد
ورنه در ملک نفس صافی آئینه کم است

رحم بر شبنم ما کن که درین عبرت گاه
آب گردیدن و از خود نگه شتن ستم است

دیده در خواب عدم هم مژه بر هم نزند
گر بداند که تماشا چه قدر مغتنم است

نفس صبح ز شبنم بتأمل نرسد
رشتهٔ عمر ز اشکم بگره متهم است

حسن بیمشق تماشا نگذشت از دل پاک
صفحهٔ حیرت آئینه عجب خوش قلم است

میچکد سجده ز پیشانی نمودم بیدل
شاید حال من آئینه نقش قدم است

هر سو نگرم دیده بدنبال حجاب است
ای تار نظر پرتو تست این چه نقاب است

آسان نتوان چشم بپای تو نهادن
ای گل مژه دیدو بیخواب رکاب است

پرواز نیابد بپر افشانی مژگان
ای هیچ بکار یکه نداری چه شتاب است

Marfat.com

گیرم نشدم قابل پیمانهٔ راحت — آئینهٔ آبم چه کم از عالم آب است
ما هیچکسان بیده مغرور خیالیم — گر ذره بافلاک پره در چه حساب است
تا سر نه نگشتیم بخشش نرسیدیم — در بزم خموشان نفس سوخته باب است
خاموشی آن لب بجیا داشت سوالی — دادیم دل از دست و نگفتیم جواب است

بیدل ز دوئی چاره محال است درین بزم
پرداز تو هم آئینه چندانکه نقاب است

رنگ گل خون جوش ز خم تیغ گلچین بوده است — باغ تسلیم محبت طرفه رنگین بوده است
غنچه گر دیدیم و گلشن در گریبان بختیم — عشرت سر بسته در دلهای غمگین بوده است
دل مصفا کردم و غافل که در بزم نیاز — صاحب آئینه گشتن کار خود بین بوده است
از شرر در آتش افتاده است لعل کوهسار — سنگ هم اینجا مقیم خانه زین بوده است
وصل چشتم رفتن از خود شد دلیل مقصدم — این دعا را در شکست رنگ آئین بوده است
با همه شوخی خیالش را ز دل پروا نیست — خانهٔ آئینه ام بسیار رنگین بوده است
پشت دست آینه دندان جوهر میگزد — سایهٔ دیوار حسرت سنمت سنگین بوده است

حیرت محضیم بیدل هر کجا افتاده ایم
سر گرانیهای ما آئینه بالین بوده است

شب که شور بلبل ما ریشه در گلزار داشت — بوی گل چون غنچه رنگین ناله در منقار داشت
نغمهٔ جولان صد نیرنگ ازین صحرا گذشت — نرگس چشم بتان فریاد موسیقار داشت
چون حباب از نیستی چشمی بهم آورده ایم — در خرابی خانهٔ ما سایهٔ دیوار داشت
گر همه کفر است نتوان سر ز هموار ی کشید — سبحه را دیدیم طوف حلقهٔ زنار داشت
از مروت عزلت گل را سبب فهمیدنیست — سر شد آن پائی که پاس آبروی خار داشت
عجز هم کافی است هر جا مقصد از خود رفتنست — سایهٔ پست عدم یک لغزش هموار داشت
نارسائی صد خیال هرزه انشا میکند — طبلت پیکار از کم بشتیر در کار داشت
دانهٔ تا کی بچندین خط ساغر ریشه کرد — در گداز سبحهٔ ما عالمی زنار داشت

Marfat.com

بوی گل صد انجمن بی پرده است اما چه سود
التفات رنگ ما را در پس دیوار داشت

عمرها شد چون گهر تهمت کش بیدردیم
یاد آیا میکه چشم یکدو شبنم وار داشت

آسمانی از کف خاکت اخران غفلت است
بیدل از فجری که ما داریم باید عار داشت

راحت کجاست کز دلت از خویش رسته نیست
در آتش است نعل سمندی که جسته نیست

جز وحشت از متاع جهان برنداشتیم
بر ما مبند تهمت باری که بسته نیست

دل جمع کن بحاصل اسباب پر مناز
گل را حضور غنچه در آغوش دسته نیست

افسردگی بشعلهٔ همت چه می کند
خورشید زیر خاک هم از پا نشسته نیست

صد رنگ جسته غنچهٔ دل واشکافتیم
رنگی که مثل الفت دلهای خسته نیست

در کارخانه که شکست آب و رنگ یافت
کار دگر چو بستن دل دست بسته نیست

بیدل بطبع بیخودیت بوسے راحتست
رنگ شکسته که بر رنگ شکسته نیست

باز وحشی جلوهٔ در دیده جولان کرد و رفت
از غبارم دست بر هم سوده سامان کرد و رفت

اخگری بودم میان شعلهٔ خاکستری
خودنمائی زین لباسم نیز عریان کرد و رفت

رنجها در عالم تسلیم راحت می شود
شمع از خار قدم سامان مژگان کرد و رفت

رنگ گرداندن غبار دست بر هم سوده بود
بیخودی آگاه هم از وضع پشیمان کرد و رفت

بی تمیزی دامن نازی بصحرائی فشاند
شوخی اندیشه ما را گریبان کرد و رفت

سعی بیرون تاختن زین بحر پر شور آرزیست
میتوان چون موج گوهر تنگ جولان کرد و رفت

خاک عبرت پرور بنیاد این ویرانه ایم
هر که آمد اندکی ما را پریشان کرد و رفت

بود در طبع گهر نیرنگ شبنم سازئی
تنگی فرصت نفس را اشک غلطان کرد و رفت

جای دل بیدل درین محفل سپندی داشتم
بس که تنگ آمد پری افشاند افغان کرد و رفت

موج جنون میزند اشک پریشان کیست
ناله بدل میخلد بسمل مژگان کیست

Marfat.com

لخت دلی در نظر اینهمه چاک جگر — حیرتم آئینه کرد شانهٔ گریبان کیست
رشتهٔ امواج را عقد نگردد حباب — آبله در راه شوق مانع جولان کیست
دل زپیش رفت و من میروم از جستجش — عیب جنونم مکن ناله بفرمان کیست
حسن بتان اینقدر نیست فریب نظر — گر نه توئی جلوه گر آئینه حیران کیست
غیر محبت دگر دین چه و آئین کدام — اُمت پروانه باش سوختن ایمان کیست

بیدل ازین مائده دست هوس شسته ایم
پهلوی دل خورده را آرزوی نان کیست

سادگی دل ز سیر فکرهای خام داشت — تا تحیر بود در آئینه عکس آرام داشت
عیشها کردیم تا اجزای ما برباد رفت — خانهٔ ما بعد ویرانی هوای نام داشت
ما ز خودداری عبث خون طلبها ریختیم — در صدای بال بسمل عاقبت پیغام داشت
بی پر و بالی طپش افسردهٔ پیغام نیست — هر کسی اینجا بقدر عاجزی آرام داشت
در نقاب اشکم آخر حسرت دل قطره بود — رنگ صهبا پای گردیدن بطبع جام داشت

ناله را روزی که اوج اعتباری بوده است
چون جرس بیدل بجای بانگ دل در جام داشت

وحشت مدعا جنون ثمر است — ناله بال فشاندهٔ اثر است
وضع این بحر سخت بی پرواست — ورنه هر قطره قابل گهر است
سایه تا خاک پر تفاوت نیست — از بقا تا فنا همین قدر است
سنگ در دامن امید بلند — فرصت آئینه داری شرر است
شوق و ماندگی نصیب مباد — دل افسرده نالهٔ دگر است
فال راحت مزن کزین کف خاک — هر چه آسوده تر فسرده تر است
اشک اگر دام مدعا طلبی است — چشم ما زین قماش گریه تر است
همچو آئینه بس که دل تنگیم — خانهٔ ما برون نشین در است
بیدل از کلفت شکست مسال — بزم هستی دکان شیشه گر است

Marfat.com

در بهار گریه عیش بیدلان آماده است
اشک ما تا گل کند هم شیشه و هم باده است

در خرابیها بساط خواب نازی چیده ایم
سایه گل کرده است تا دیوار ما افتاده است

چون نگاه چشم بسمل بی تامل میرویم
قاصد بی مطلبیم و نامهٔ ما ساده است

تهمت آلود تگ و پوی هوسها نیستیم
همچو گوهر طفل اشک ما تحیر زاده است

هر نفس چندین هوس می زاید از اندیشه ام
شرم دارا از تلاف مردمیها طبیعت ما ده است

گوهر ما کاشف از ننگ فسردن خون شود
میرود دریا ز خویش و موج ما استاده است

تا نه شد گلبرگ ترا تا لعا فلها بجا است
دور چشم بد ببنور آن نوخط ما ساده است

بی شکست رنگ بیدل کرد پیدا جولان عجز
رفتن از خویشیم قدم در هیچ جانها ده است

بی نقش چین زحسن فرنگ آفرین است
بهزادی تو دست ز دنیا کشیدن است

مارا بر نگ شمع در عافیت زدن
از چشم خود همین دو سه اشکی چکیدن است

از عالمی که شیشهٔ جهتش گردو خشت است
دامن بچیدن تو چه هنگامه چیدن است

فرصت بهار نشست چرا خون نمی شوی
ای بیخبر دگر چه رنگت رسیدن است

در وادیکه دوش ادب محفل وفاست
خار از قدم چو شمع ثمر گان کشیدن است

حیرت دلیل عافیت هیچکس مباد
اشک گهر زمان زدهٔ ناچکیدن است

بیدل بمزرعی که امل آبیار اوست
بی برگ تر ز آبلهٔ پا دمیدن است

عشرت فروز انجمن هستیم حیاست
چون شبنم گلیم عرق آئینهٔ بقاست

کو مشتری که سرمهٔ عبرت کشد بچشم
یعنی شکست قیمتم اجزای توتیاست

از بس گذشته ام ز فریب خیال رنگ
آئینه گر بپیش کنم عکس برقفاست

محو جمال ننگ فضولی نمی کشد
نظاره در قلمرو آئینه نارواست

میجوشم از طبیعت آفات روزگار
گوهر شکست موج ز دندیر تم صداست

Marfat.com

تا چشم باز کرده از خود گذشته
زین بحر تا کنار همین یک نفس شناست

عمریست در طلسم کدورت نشسته ایم
بیدل غبار خاطر ما آستان ماست

بر طپیدنهای دل هم دیده وا کردنیست
رقص بسمل عالمی دارد تماشا کردنیست

پیکر خاکی ندارد چاره عرض نیاز
نسخه ما بس که بیربط است اجزا کردنیست

هر کف خاکی بجوش صد کرشمه راز آماده است
یکقلم اجزای این میخانه صهبا کردنیست

بی نشانی میزند موج از طلسم کائنات
گر همه رنگست هم پرواز عنقا کردنیست

از ورق گردانی شام و سحر غافل مباش
زیر گردون آنچه امروز است فردا کردنیست

خاک ما خون گشت و خونها آب گردید و هنوز
عشق میداند که در دنیا چه با ما کردنیست

یا بخود آتش توان زد یا دلی باید گداخت
گرد داغ عشق باشد اینقدرها کردنیست

حیرتی دارم سراغ از پرده زنگار چشم
شاید این آئینه دل را مصقلا کردنیست

منزل درد تو دارم سیر عالم کرده ام
گر همه یکقطره خونست دل جا کردنیست

قامت خم گشته میگوید آشوب فناست
ناخنی گل کرده ام این عقده را وا کردنیست

شکل تصویریم بیدل از کمال ما مپرس
حرف ما ناگفتنی و کار ما ناکردنیست

همه سر اعظم و زیر فلک مکس هم نیست
بجه جای کس که درین خانه هیچکس هم نیست

بو هم خون مشو ای دل که مطلب غنقاست
بعالمی که توان سوخت مشت خس هم نیست

گذشته است زهم گردِ کاروان وجود
کسی که پیش نیفتاده است پس هم نیست

شرار من بچه امید فالِ شعله زند
که دامنم تهِ سنگ آمد و نفس هم نیست

بدرد بیکسیم خون شو ای پر پرواز
کز آشیان بدمم کردی و قفس هم نیست

باین دو روزه تماشای زندگی بیدل
کدام شوق و چه عشق اینقدر هوس هم نیست

تا جنون نقد بهار عشرتم در چنگ داشت
طفل اشکی هم که میدیدم بدامن سنگ داشت

Marfat.com

دل شکستم شور طوفان هوسها آمده
سلیشه ما خورد بر سنگ انجمن را رنگ داشت

اینمه دام خیالاتی که برهم چیده ایم
نیست جز رم ما و تو معجون هستی بنگ داشت

عمر همچون سایه در اندیشهٔ غفلت گذشت
تا نمودی داشتم آئینه من زنگ داشت

کاش هجران داد من میداد گر وصلی نبود
شمع تصویرم که از من سوختن هم ننگ داشت

عشق هم دارد تلافیها که چون مینا زمی
هر قدر خون بود در دل چهرهٔ ما رنگ داشت

سعی هستی صبح ما را بر نیاورد از عدم
آتش ما هر کجا زد شعله جا در سنگ داشت

نیست جوش لاله و گل غیر افسون بهار
هر قدر ما رنگ گرداندیم او نیرنگ داشت

شمع را افروختن دارد ز داغ دل پری
منت صیقل چه مقدار انفعال زنگ داشت

نقش پرتو بر نمیدارد جبین آفتاب
غیر او هم بود لیکن از نام بیدل ننگ داشت

چشم بیدار طرب سایهٔ سامان گلست
در نظر خوابت اگر سوخت چراغان گلست

ای خوش آن دیده که در انجمن ناز و نیاز
بال بلبل نبظر دارد و حیران گل است

در گلستان وفا سعی کسی ضایع نیست
رنگ هم گر رود از خود پی سامان گلست

داغ بیطاقتی کاغذ آتش زده ایم
رفتن از خود چه قدر سیر خیابان گلست

غنچه سان غفلت ما باعث جمعیت ماست
ورنه بیداری گل خواب پریشان گلست

فرصت عیش درین باغ پنجیده است بساط
رنگ گردیست زمانی که بدامان گلست

نشوی بهره تهمت کش جمعیت دل
غنچه هم همشکن بستن پیمان گلست

تو هم از نالهٔ بلبل نه نشستن آموز
صحن این باغ پر از خانه بدوشان گلست

بیدل از یاد رخش غوطه بگلشن زده ایم
سر اندیشه ما محو بدامان گلست

اضطراب نبض دل آهنگ تمهید فناست
شعله در هر پرفشانی اندکی از خود جداست

سایه را هم بقا در عجز خوابانیده است
ورنه یک گام از خودت آن سو جهان کبریاست

عافیت خواهی وداع آرزو می باید کن
شمع این بزم از کلاه خود بکام اژدهاست

Marfat.com

بی حمیدن از زمین نتوان گهر برداشتن
آنچه بردارد دولت زین خاکدان قدد وتاست

شبنم این باغ ثمرگانی ندارد در نظر
گر تو برخیزی زخود برخاستنها بت عصاست

اوج دولت شعلهٔ طبعان زاردوزی تبیست
خاک اگر امروز برفرقست فردا زیر پاست

میکند هر جزوم از شوق تو کار آئینه
خامه تصویرم و هر موی من صورت نماست

دهر خلقی را بمرگ اغنیا می پرورد
یک نهنگ مرده اینجا بهر صد ماهی غذاست

احتیاجست آنچه بیماری مقرر کرده اند
درد اگر بر دل گرانست از تقاضای دواست

هیچکس چون ما اسیر بی تمیزیها مباد
مشت خاکی در گره داریم کین آب بقاست

سایه ایم از دستگاه ما سیه بختان مپرس
آنکه روشن از دل شب برنیاید روز ماست

قامت پیری زحرمت شد کمینگاه امل
ورنه خم گردیدنت بر هر دو عالم پشت پاست

عجز طاقت سد راه رفتن از خویشم نشد
بیدل از واماندگی سر تا بپای شمع پاست

حذر ز راه محبت که پرخطرناک است
تو مشت خار ضعیفی و شعله بیباک است

توان به بیکسی ایمن شد از مضرت دهر
سموم حادثه را لخت تیره تریاک است

چه وانمایدت از چشم بند عالم وهم
که خودنمائی آئینه از دل پاک است

نیامد است شرابی بعرض شوخی رنگ
جهان هنوز سیه مست سایهٔ تاک است

طپیدن آئینهٔ ماست ورنه این دریا
حساب موج بیک آرمیدنش پاک است

بغیر وهم دگر چیست مانعت بیدل
تو پرفشانی وارشش حبیت نفس چاک است

یار دور است زما تا بنظر نزدیک است
امتیاز آئینهٔ دوری هر نزدیک است

همه مقصد طلبان دامن لغزش گیرند
گر بدانند که منزل چه قدر نزدیک است

دود دل مژدهٔ خاکستر ما داد و گذشت
یعنی این شب که تو داری بسحر نزدیک است

ای هوس اینهمه مغرور اقامت نشوی
نسبت سنگ هم اینجا بشرر نزدیک است

دوری آب و گهر بر من و دلدار مبند
آنقدر نیست که گویم چه قدر نزدیک است

Marfat.com

غیر بسمل همه کس جست ونداد ندسراغ
آشیانی که بافشاندن پر نزدیک است

بیدل آئینه بپرداز غم دوری چند
آسمان نیز بانداز نظر نزدیک است

کو خلوت وچه انجمن آثار جاه اوست
هرجا مژه بلند کنی بارگاه اوست

از ریشه کاریِ دلِ وحشت ثمر مپرس
زین عرصه هرچه گرد برآرد سپاه اوست

ته جرعهٔ شراب غرور است عجز ما
رنگ شکسته سایهٔ طرف کلاه اوست

با محرمان عجز حوادث چه میکند
سرهای جیب الفتِ ما در پناه اوست

حسرت شنیدنم بهوس داغ کرده است
در خاک خون سری که ندارم براه اوست

حیرت نگاه شوکت نومیدی خودم
این بخت عرصه یک کف بید تنگاه اوست

امشب غبار حیرت بیدل گرفته ایم
هر اشک بوسه زگدا از نگاه اوست

تنم زبند لباس تعلق آزاد است
برهنگی برم خلعت خداداد است

نه دام دانم و نی دانه اینقدر دانم
که دل بهرچه کند التفات صیاد است

سپند صرفهٔ شوخی ندید ازین محفل
خدرکه جرات فریاد سرمه ایجاد است

جنون بی ثمری چاک سینه میخواهد
شرار تیشه چراغ امید فرهاد است

بدرد حیرت دیدار مرده ایم هنوز
نفس در آئینه دنباله دار فریاد است

نگردز زندگیم یکدم از فنا غافل
ز خود فراموشی ما همیشه در یاد است

مکن بآئینه تکلیف نامه پیغامت
که در حضور نویسی تحیر استاد است

جنون رنگ مسیحا درین چمن بیدل
شراب غنچه ته شیشه یک پریزاد است

مست عرفانیم شراب دیگری درکار نیست
جز طواف خویش دور ساغری درکار نیست

عالم عجز است اینجا جاه کوشوکت کدام
تا توانی ناله کن کرّ و فری درکار نیست

خشت بنیاد تو بر بزم چیدن مرگان تست
در تغافل خانه بام و منظری درکار نیست

Marfat.com

شعلها در پرده سعی جهان خوابیده است
گر نفس سوزد کسی آتش گری درکار نیست

مشت خاکِ ما سراپا فرش تسلیم است و بس
سجده ما را جبینی و سری درکار نیست

زهد و تقوی هم خوشست اما تکلف برطرف
دردِ دل را بنده ام دردسری درکار نیست

حرص مانع نیست بیدل ورنه از ساز معاش
آنچه ما درکار داریم اکثری درکار نیست

دل مضطرب یاس و نفس نالهٔ بیتاب است
دریا یکه خون رگ ساز تو چه رنگ است

تا راه سلامت ببری محو عدم باش
آسودگی شیشه همان در دل سنگ است

برگه مژه واشد چو شرر رفته ام از خویش
از چشم هم بسته شتاب تو درنگ است

از وحشت این بزم بعشرت نتوان یاست
هر چند چراغانش کنی پشت پلنگ است

دل تا بکی از ضبطِ نفس آب نگردد
بر سنگ هم از جوش شرر قافیه تنگ است

ایمن مشو از خواهش خون ناشدهٔ دل
موجی که بگوهر نخزیده است نهنگ است

با یاد تو ام نیست غم از کلفت امکان
گردی که بود در ره گلشن همه رنگ است

ای ناله مبادا بخیالم روی از خویش
چون اشک دماغ طپشم شیشه بچنگ است

بیدل شرر بال تعلق چه فروشد
ما و سر تسلیم که عمریست بسنگ است

یاد آن جلوه رخشم گرهٔ اشک گشاست
شوق دیدار پرستان چه قدر آئینه راست

از سر دل بگذشتیم بچندین وحشت
نالهای جرس ما جرس آبله پاست

غره منشین بکمالی که کند ممتازت
پیشتر قطره ز گوهر نشدن یکدریاست

آتش از چهرهٔ زرین اثر زر ندهد
دین بدنیا مفروشید که دنیا دنیاست

اینقدر سعی بآبادی ما لازم نیست
خانهٔ چشم بامداد نگاهی پر ماست

همه وا ماندهٔ عجزیم اگر کار افتد
نفس سوخته اینجا زره زیر قباست

نغمهٔ انجمن یاس بشوخی نزنند
سودن دست ندامت زدگان نرم صداست

سجدهٔ دانه چمن ساز نهان است اینجا
عجز اگر دست تو گیرد سر افتاده عصاست

Marfat.com

یاد او کردی و از خویش نرفتی بیدل
گر عرق رخت بسیلت بدهد جای حیاست

ساز تو کمین نغمهٔ بیداد شکستی است
در شیشهٔ این رنگ پریزاد شکستی است

تصویر بجز رنگ سلامت نفروشد
صورتگر ما خانهٔ بهزاد شکستی است

گوهر ز حباب این همه تفریق ندارد
هر جاست سری در گرهِ باد شکستی است

تنها دل عاشق طپش یاس ندارد
هر شیشه تنک مشرب بیداد شکستی است

بیدل نخوری عشوهٔ تعمیر سلامت
ویرانی بنیاد تو آباد شکستی است

عمریست بحیرت نفس سوخته رام است
این مستی آسوده ندانم ز چه جام است

بیتاب فنا اینهمه کوشش نه پسندد
فردا است که پرواز تو فرسودهٔ دام است

ای شعلهٔ امید نفس سوخته تا چند
آسودگی از جادهٔ بسمل دو سه گام است

مغرور کمالی ز فلک شکوه چه لازم
کار تو هم از پختگی طبع تو خام است

مگذر ز غنا تا نشوی دشمن احباب
اول سبق حاصل ز ترک سلام است

گویند بهشت است همان راحت جاوید
جائی که بداغی نطپید دل چه مقام است

بیطاقت شوقیم و جبین داغ سجود است
بتخانه درین راه چه و کعبه کدام است

تو میسویم از قید جهان شکوه ندارد
با دام و قفس طائر پر ریخته رام است

بیدل بگمان محو یقینم چه توان کرد
کم فرصتی وصل پرستان ز پیام است

حیرتم عمری بامید ندامت شاد داشت
جان گنبهار ریشهٔ در تیشهٔ فرهاد داشت

برده ام تا جلوهٔ الفت خرابیهای دل
این عمارت جای خشت آئینه در بنیاد داشت

آنچه بر دل رفت از یاد برهمن زاد
کافرم گر هیچ کافر این قیامت یاد داشت

عالمی بر باد رفت و ریشهٔ عجزم بجاست
تا توانی در مزاحم ریشهٔ فولاد داشت

دل بکلفت راست مجبور است از قسمت مپرس
آه ازین آئینه کز جوش نفس امداد داشت

Marfat.com

حیف اوقاتی که صرف کوشش بیجا شود
تیشهٔ عمر تو بر جان کندن فرها د داشت

بیتو در ظلمت سرای عمر کی بودی فروغ
پرتو مهر تو این ویرانه را آباد داشت

یاس مطلب نالهٔ ما را نفس فرسا نکرد
بی بری این سرور ا از ریشه ام آباد داشت

بس که یکان بود بیدل غنچهٔ این گلستان
زهر خند زخم چون گل خاطر ما شاد داشت

چنین که نیک و بد ما بعجز وابسته است
قضا بدست حنا بسته نقش پا بسته است

حریف نسخهٔ افتادگی مشو ورنه
هزار آبله مضمون بنقش پا بسته است

بذوق عافیت آن به که هیچ ننمائی
کف غباری و آئینه بر هوا بسته است

مگر بر آتش دل التجا برم چو سپند
که بیزبانم و کارم بنا له وا بسته است

بکعبه می کشم از دیر محمل آرا م
نفس بدوش من ناتوان چها بسته است

چو سنگ چاره نداریم جز زمنکیری
ز دست عجز که ما را بپای ما بسته است

چو موج هرزه تلاشش کنار عافیتم
شکست دل کمر ما هزار جا بسته است

چو صبح بر دو نفس آنقدر محن بیدل
که تا نگاه کنی محمل دعا بسته است

دوری از اسباب ما و من بحق پیوستن است
قطره را از خود گذشتن دل بدریا بستن است

تا توانی گاه گاهی بی تکلف زیستن
زین تعلقها که داری اندکی وارستن است

تا کی ای بیدرد دلرا خوار خواهی داشتن
شیشه داری که بر سنگش زدن بشکستن است

نشئهٔ آزادئ دارد غرور عاشقان
نا له را گردن کشی از قید هستی رستن است

سعی بیدردان بباد هرزه گردی میرود
موج خون شو ای نفس گر با دلت پیوستن است

همچو دریا بیدل آسان نیست اوج اعتبار
در خور امواج ایجاد رو بناخن خستن است

رنگم درین چمن بهوس پرزنده نیست
یعنی پرشکسته بجائی رسنده نیست

حسرت بنام بوسه عبث فال میزند
نقش تبسمی بنگین تو کنده نیست

Marfat.com

گر دنیازم از سر کویت کجا روم
ای بیکسی بنال بدردی که خون شوی

بسمل اگر پری بفشاند پرنده نیست
عمریست رنگ باخته ایم و پرنده نیست

چون صبح این دری که بسویت گشوده اند
بدبار دار قفای هم اجزای کائنات

پوشیدن غبار نفسهای خنده نیست
یکمشت خاک و غیر غبار فکنده نیست

بیدل چه انتظار و کدام آرزوی وصل
چشم بخواب رفتهٔ بختم پرنده نیست

بس که ساز این بساط آشفتگیهای دل است
چشم وا کردن کفیل فرصت نظاره نیست

بی شکست شیشهٔ امید چراغان مشکل است
پرتو این شمع آغوش وداع بسمل است

در ره تسلیم پر بی خانمان افتاده ایم
از سر مستی بذوق گریه نتوانم گذشت

بر سر ما سایهٔ گر هست دست قاتل است
تا نمی در چشم دارم خاک این صحرا گل است

نیست از دست تو بیرون اختیار صید ما
عرض نیرنگ طپشهای مرا درکار نیست

پنجهٔ رنگین چو گل تا غنچه میسازی دل است
اشک بر مژگان زدن در رنگ دیگر بسمل است

امتیاز حسن و عشق و شوق از دل برده ایم
تا به بیدردی توانی ساعتی آسوده نیست

میرود از کف دل و در چشم مجنون محمل است
بیدل از الفت سرای ما که الفت قاتل است

برگ طرح عشرت بی برگ و نوائی است
تا رنگ قبولی بدل از نقش تمنا ست

چون آبله بالیدنم از تنگ قبائی است
گر خود همه آئینه شوی کار کدائی است

ای خاکنشین کسب ادب منت سفالت
اندیشهٔ چینی مکن این کار خطائی است

اندیشه چمن طرح کن سجدهٔ شوق است
امروز ندانم کف پای که حنائی است

فریاد که یک عمر غبار نفس ماست
زد بال و ندانست که پرواز کجائی است

مجموعهٔ امکان سخنی بیش ندارد
بیدل مرو از خویش که این ساز نوائیست

عشق از خاک من آنروز که وحشت میساخت
رفت گردی ز خود و آئینهٔ مجنون نرخت

Marfat.com

اشک بنیاب م وار شوق سجودت دارم
آنقدر صبر که بر خاک تو انم آمیخت

چشم عبرت ز پریشانی خاکم روشن
هیچکس سرمه ز کیفیت این گرد نبخت

زین بیابان سر خاری نشد از من رنگین
پای خوابیده من آب رخ آبله ریخت

بزم فرصت سبب قطع امید است اینجا
تار سازم ز پر افشانی این نغمه گسخت

یکقلم عرصهٔ تسلیم فنا تیم چو صبح
بیدل از پای نفس سر نتوان کرد انگیخت

گوهر دل ز سخن رنگ صفا باخته است
رنگ این آئینه یکسر بصفا ساخته است

جلوه ها مفت تو ای ناله چه فرصت طلبی
گر نفس هم نفس آئینه پرداخته است

از قمار من و ما ضرفه نبردیم افسوس
رنگ حسنی است بآن کش همه جا باخته است

پیش از ایجاد نفس قطع هوسها کردیم
صبح هستی دم تیغی بخیال آخته است

برد و عالم چو نفس در جگرم سوخته اند
شعلهٔ وادی مجنون چه قدر تاخته است

هیچ پرواز ز خاکستر خود بیرون نیست
بیدل این هفت فلک بیضهٔ یک فاخته است

زندگی سد ره جولان هاست
خاک ما گل کردهٔ آب بقاست

آه بی تاثیر ما را کم مگیر
هر کجا دود یست آتش در قفاست

خاک گشتیم و همان محو توایم
آئینه رفت از خود و حیرت بجاست

در شرر آئینهٔ اشیا گم است
ابتدای هر چه دیدی انتهاست

این صد فها یکقلم بی گوهرند
عالمی دل دادا ما دل کجاست

یا دروی کیست عید گریه ام
طفل اشکم صد چمن رنگین قباست

بیدل از آئینه عبرت گیر و بس
تا نفس باقی بود دل بی صفاست

تو مست وهم و درین بزم بوی صهبا نیست
هنوز جز بدل سنگ جای مینا نیست

خیال عالم بیرنگ رنگها دارد
کدام نقش که تصویر بال عنقا نیست

Marfat.com

دلت بعشوهٔ عقلی خوشست ازین غافل
که هرکجا که تو آنجا بغیر دنیائیست

بهرچه وارسی از خود گذشتنی دارد
بهوش باش که امروز رفت و فردائیست

اگر ز وهم برآئی چه موج و کو گرداب
جهان بخویش فرو رفته است و دریائیست

بنا امیدی ما رحمی ای دلیل فنا
که آشیان هوائیم و در چمن جائیست

حساب هیچکس ما کجا توان دادن
بقا کدام و چه هستی فنا هم از مائیست

چو موج اگر بشکستن رسی غنیمت دان
درین محیط که جزو است عجز بالائیست

بآرمیدگی شمع رفته ایم از خویش
دلیل مقصد از خود گذشتگان پائیست

حریر کارگه وهم را چه تار و چه پود
قماش تار لطافت تمیز فرسائیست

تو جلوه ساز کن و مدعای دل دریاب
زبان حیرت آئینه بی تقاضائیست

غریق بحر ز فکر حباب مستغنی است
رسیده ایم بجائی که بیدل آنجائیست

دی بشبنم گریهٔ ما نو گلی خندید و رفت
از زبان اشک هم در دل فهمید و رفت

شمع محفل بر خموشی بست و مینا بر شکست
هر کسی زین انجمن طرز دگر بالید و رفت

عالمی صد ناله پیش آهنگ امید داشت
یک نگاه واپسین ناگاه برگردید و رفت

هیچ شبنم بر نیارد سر ز جیب نیستی
گر همه اندازه گل خواهد نظر پوشید و رفت

زان دهان بی نشان بوی سراغی بردایم
تا قیامت باید م راه عدم پرسید و رفت

ای سحر در اشک شبنم غوطه میباید زدن
گر شکست رنگ ما بر عافیت خندید و رفت

تا بهارت از خزان پر بی تامل نگذرد
هر قدم میباید م چون رنگ برگردید و رفت

چشم عبرت هر که بر اوراق روز و شب گشود
همچو بیدل معنی بیحاصلی فهمید و رفت

اشک یک لحظه بمژگان یار است
فرصت عمر همین مقدار است

شیشه سازم اشکی نشوی
عالم از سنگدلان کهسار است

دل جمعی که توان گفت کجاست
غنچه هم یکسر و صد جا خار است

Marfat.com

نارسائی نفس شکوه کیست — خامه ام پیچش صد طومار است
حسن نادیده تماشا دارد — مژه برداشتنت دیوار است
پیش پا میخورم از کلفت دل — از نفس آئینه ناهموار است
بشمار من و ما خرسندیم — چه توانگر دنفس بیکار است
چون جرس کاش بمنزل برسیم — ناله ما اثر بیزار است
مرده هم فکر قیامت دارد — آرمیدن چه قدر دشوار است

بیدل از صنعت تقدیر مپرس
زلف یاریم و شب ماتار است

بس که راز عجز ما بالید پنهان زیر پوست — عاقبت چون آبله گشتیم عریان زیر پوست
عیب ما بی پرده است از کسوت افلاس ما — نیست پنهان استخوان ناتوانان زیر پوست
میروم چون آبله مژگان خاری بر کنم — در رهت تا چند در دم چشم گریان زیر پوست
تا نگردد قاتل ما جز بگلچینی بشر — همچو گل اسباب پر کردیم سامان زیر پوست
گفتم آفتهای امکان زیر گردونست و بس — زندگی بالید و گفت اینجمله پنهان زیر پوست
این از حرف لباس خلق نتوان زیستن — بیشتر خونهای فاسد رهست جولان زیر پوست
عضو عضوم حیرت دیدار می آرد مباد — نخل بادامم سراپا چشم حیران زیر پوست
جیب ما چون غنچه آخر فال صحرا میگشاد — بر سر ما سایه افکنده است دامان زیر پوست

هیچکس آتش نزد بر صفحه بیجا ضلم
ورنه من هم داشتم بیدل چراغان زیر پوست

بجاست شکوه ما تا رد فغان حایلیست — زمین پر است زما بس که آسمان خالیست
ز جیب هر مژه آغوش میچکد اینجا — بیا که جای تو در چشم دوستان خالیست
فریب منصب گوهر مخور که همچو حباب — هزار کیسه درین بحر بیکران خالیست
تر شتحی بمزاج سحاب و بحر نماند — که آستین کریمان چو ناوه دان خالیست
کدام جلوه که نگذشت ازین بساط غرور — تو هم بناز که میدان امتحان خالیست

Marfat.com

جهان چو شیشهٔ ساعت طلسم فقر و غناست
پرست وقت دگر گر چه این زمان خالیست

برنگ نقش نگین بیدل از سبکروحی
نشسته‌ایم و زما جای ما همان خالی است

بس که الفت ما ضعیفان را حصار آهنست
چشم زخمی گر هجوم آرد دعای جوشن است

از حیا با چرب طبعان برنیاید هیچکس
آب در هر جا که دیدم زیر دست و روغن است

از وداع غنچه آغوش گل انشا کرده‌ام
بی گریبانی تماشاگاه چندین دامن است

نبض امکان را ندارد شور چندین اضطراب
همچو تار ساز در دل هیچ و بر لب شیون است

مگذر از اسباب اگر آگاهی از ذوق فنا
چون نشود منزل نمایان گرد ره افشاندن است

غفلت و تحقیق بر ما تار و پود وهم بافت
ورنه در مهتاب احوال کتان پیدوشن است

هیچکس از معنی مکتوب شوق آگاه نیست
ورنه جای نامه پیش یار ما را خواندن است

از امل جمعیت دل وقف غارتگر دهیم
ریشه گر افسون بخواند دانهٔ ما خرمن است

این که مجنونم زبان در دهن فهمیدنیست
در چکیدنها ثمره تا دامنم یک شیون است

آتش کارت نخواهد اینقدر گرمی فروخت
ای تو هم خاک بر سر کن نقس بی دامن است

تا توانی ناز کن بیدل که در کیش جنون
خواهش صبح قیامت در نفس پروردن است

دارم ز نفس ناله که جلاد من اینست
در روی چشتم از عمر که صیاد من اینست

چون صبح بگردرم وحشت نفسم سوخت
آن سرمه که شد رهزن فریاد من اینست

گردی شوم و گوشهٔ دامان تو گیرم
گر بخت نفریاد رسد داد من اینست

با هر نفسی سخت دلی میرود از خویش
جان میکنم و تیشهٔ فرهاد من اینست

چون اشک ز سرگشتگیم نیست رهائی
بیدل چه کنم نشئهٔ ایجاد من اینست

برق با شوقم شراری بیش نیست
شعلهٔ طفلم نی سواری بیش نیست

ای شرار از همرهان غافل مباش
فرصت ما تیر باری بیش نیست

Marfat.com

دست از اسباب جان برداشتن — سعی اگر مرد است کاری بیش نیست
غرقه و هیهم ورنه این محیط — در تنک آبی کناری بیش نیست
چون سحر گردیکه در دامان تست — گر بفشانی غباری بیش نیست
چند در بند نفس فرسودنت — محو آن دامی که ماری بیش نیست

بیدل این کم همتان بر عز و جاه
فخرها دارند عاری نیش نیست

گر جنونم هوس قطع منازل میداشت — خوشتر از رنگ روان آبله محمل میداشت
دیده گر رنگی از آن جلوه برومی آورد — تا بکویش همه جا پا بسر دل میداشت
پاس آئین ادب گر نشدی مانع اشک — جوهر آئینه هم حیرت بسمل میداشت
عقدهٔ دل اگر از سعی طپش وا می شد — تا رد کوشش مقصد طلبان گل میداشت
شرم نایابی مطلب عرقی ساز نکرد — جادهٔ را که ادب در دل منزل میداشت
قطع کردیم بتدبیر خموشی چون شمع

داغم از حوصلهٔ شوخ نگاهان بیدل
کاش در بزم بتان آئینه هم دل میداشت

هر گرا دستی رحمت بود جز بر دل نداشت — دستگاه پرتو این شمع یک محفل نداشت
انفعالی نیست دارا ورنه در کیش حیا — سنگ هم گر آب میشد عقدهٔ مشکل نداشت
زندگی در پیچ و تاب سعی بیجا مردان است — از طپیدن عالمی بسمل شد و قاتل نداشت
خیرگیهای نظر محو حجاب آرزوست — ورنه هرگز لیلی آزاد این محمل نداشت
همچو شبنم گریهٔ ما راه جولان بسته است — چشم ما تا بود بی نم این بیابان گل نداشت
سرو و گلزار تمنا طوق قمری در پر است — گل نکرد از سینه ام آهی که داغ دل نداشت
اشکم و گم کرده ام از ضعف راه اضطراب — ورنه این ره لغزش پا داشت گر منزل نداشت

نقش آواز اضطرابم در نظر صورت نبست
حسن را آئینه میبایست این بیدل نداشت

Marfat.com

دروادئی که قدرتِ عجزم نکمال داشت
بالیدگی چو آبله ام پایمال داشت

سیراب نازم از دل بیمدعای خویش
گوهر بجیب صافی مطلب زلال داشت

در بحر احتیاج که موجش طپیدنست
آسایشی که داشت لب بی سؤال داشت

رازم ز بی نقابی اظهار اشک ریخت
عریانی آنقدر عرق انفعال داشت

غارتگر نشاط بهارم شکفتگی است
تا غنچه بود گل چمنی در خیال داشت

بیهوده همچو صبح دمیدیم و سوختیم
فصل بهار بی نفسی اعتدال داشت

شور طلب زد و هم فنا سر بجیب داشت
ورنه بخاک نیز جنون احتمال داشت

اکنون علاج شبهه هستی که میکند
در سنگ نیز آینه ها مثال داشت

یارب شفق طراز کدامین بهار شد
رنگی که چون شکستگیم زیر بال داشت

هر کس بقدر همت خود ناز می کند
بیدل غم تو دارد اگر خواجه مال داشت

صاف طبعان را غبار از خار خار کینه نیست
رحمت مژگان بچشم گوهر و آئینه نیست

در محبت ره نورد جاده درد یم بس
چون سحر جولان ما بیرون ز چاک سینه نیست

چند روزی شد بهستی ریشه پیدا کرده ایم
میتوان کند از زمین نخلی که پر دیرینه نیست

بهر درد بینوائی صبر تسکین است و بس
دست بر دل زد که دیگر رونق یار ینه نیست

سعد و نحس دهر بیدل کی دهد تشویش ما
همچو طفلان کار ما با شنبه و آدینه نیست

برگ و سازم جز هجوم گریه بیتاب نیست
خانه چشمی که من دارم کم از سیلاب نیست

رشته قانون باسم از نوا تا یم میرس
در گسستن عالمی دارم که در مضراب نیست

از فروغ این شبستان دست باید شست و رفت
آب گردیده است سامان طرب مهتاب نیست

حال دل پرسیده ببیطاقتی آماده باش
شوخی افسانه ما دستگاه خواب نیست

دست و پا از آستین و دامن آنسو نیز نم
مشرب دیوانگی زندانی اسباب نیست

بعد کشتن خون ما رنگست در پرواز شوق
آب و خاک بسمل از عالم اسباب نیست

Marfat.com

سایه را آئینهٔ خورشید بودن مشکل است
خود بخود در جلوه باش اینجا کسی را بار نیست

آنچه میگویند عنقائی ز خود غافل توئی
گر توانی یافت خود را مطلبی نایاب نیست

شوخی تمثال هستی برندارد پیکرم
آنقدر خاکم که در آئینهٔ من آب نیست

زاهد الاف محبت میزنی غافل مباش
زخم شمشیر است این خمیازهٔ محراب نیست

بیدل از ارباب دنیا چشم سرسبزی مدار
کشت این شطرنج بازان دغل سیراب نیست

طوق چون فاخته شیرازهٔ مشت پر ماست
حلقهٔ دود کمند کف خاکستر ماست

شوق غارت زدهٔ انجمن دیداریم
هر کجا آئینه خون شده چشم تر ماست

از دلیران جنون تازه بساط یاسیم
قطع امید دو عالم پرش خنجر ماست

راحت شمع باندازگداز است اینجا
هر قدر پیکر ما خاک شود بستر ماست

ما بیک صفحه ز صد نسخه فراغت داریم
دل آشفته اگر جمع شود دفتر ماست

بس که داریم درین باغ گدورت بیدل
لاله سان آئینه رنگار نشین در ماست

گرم رفتاری که سر در راه آن یکتا گذاشت
کام اول چون شرر خود را بجای پا گذاشت

گر عروج از دو برخواهی جوش زن در بیخودی
می سراپا شیشه شد تا دامن مینا گذاشت

بعد ازین مانند گوهر خاک میباید شدن
قطرهٔ ما رقص شوقی داشت در دریا گذاشت

بی نیازی های یاس از بهر ما سامان نکرد
آنقدر دستی که نتوان دامن دلها گذاشت

سجدهٔ شکر فنا خاص جبین شمع نیست
هر که طی کرد این بیابان سر بپیش پا گذاشت

شب ز برق بیخودی چون کاغذش زد آتش
سوختم چندانکه داغت بر تن من جا گذاشت

هر که زد بیدل بسیر وادی وحدت قدم
گام اول جرات رفتن چو نقش پا گذاشت

دل راگشاد کار ز صد عقده بدتر است
آزادی طبیعت این قصه ششدر است

بالا دوئیست آبلهٔ پای بر بساط
اینجا چو شمع گر قدمی هست بر سر است

Marfat.com

یک روی گرم در همه عالم ندیده ایم
خورشید هم بکشور ما سایه پرور است

و له ایضاً

گر همه در سنگ بود آتش چرا تپد و سوخت
وقت آنکس خوش که از مرکز جدا گردید و سوخت
دی من و دلدار ربط آب و گوهر داشتیم
این زمان باید ز قاصد نام او پرسید و سوخت
خاک عاشق جامهٔ احرام صد در دسر است
بر همین زین درد صندل بر جبین مالید و سوخت
از تپ و تاب سپند این بساط آگه نیم
اینقدر دانم که بر یاد کسی نالید و سوخت

شبنم از خورشید تابان صرفه نتوانست کرد
عالم آئینه با رویت مقابل دید و سوخت

بر کجا گل کرد داغی بر دل دیوانه سوخت
این چراغ بیکسی ناسوخت در ویرانه سوخت
عالم خاکستر از ما موج ساغر میزند
چشم مخموری که ما را اینقدر مستانه سوخت
دور باش از زلفش ای همسایه گستاخ دست
آتش این دود نزدیک است خواهد شانه سوخت
عشق هر جا در خیال مجلس آرائی نشست
هر دو عالم در چراغ خلوت پروانه سوخت
دور چشم بد ز یانکار زمین افتم
مزرعی دارم که باید چون سپندم دانه سوخت
تا سواد رمزی از سطر وفا روشن شود
صد نفس باید تحقیق پر پروانه سوخت

عالمی بیدل بحرف یکدگر آرام یافت
غفلت ما هم دماغ خواب و هم افسانه سوخت

عرق فشانی شبنم درین حدیقه گواه است
که هر طرف نگرد دیده انفعال نگاه است
حساب سایه و خورشید و صبح راست نیاید
متاع منتظران رنگ حسن آئینه کاه است
چو در قفس همه پرواز آرزوی تو دارم
تبسمی که غبار هزار قافله آه است
بغیر ترک تماشا مخواه نشئهٔ راحت
هجوم خواب بچشمت شکست رنگ نگاه است

بهر طرف چه خیال است سر کشیدن بیدل
پر شکسته همان آشیان عجز پناه است

هستی بزنگ صبح دلیل فنا بس است
بهر وداع ما نفس آغوش ما بس است

Marfat.com

یکدم زدن بخاک نشاید سپندرا — هرچند ناله هیچ ندارد بما بس است
زین بحر چون حباب بکمال نمود ما — آئینه داری دل بیمدعا بس است
یارب مکن بناز دگر امتحان ما — برداشتیم پیش تو دست دعا بس است
واماندگی بهر قدم اینجا بهانه جو است — گر خار نیست آبله هم زیر پا بس است
خود بینیی که آئینهٔ هیچکس مباد — بر خلق شاهدی که بود نارسا بس است
گر در خور کفایت هر کس نصیبه ایست — آئینه کو بهر که رسد دل بما بس است
مارا چو رشته که بسوزن وطن کنند — چندانکه بگذریم ازین کوچه جا بس است

بیدل دماغ درد سر این و آن کراست
با خویش هم اگر شده ایم آشنا بس است

واژگونی بس که با وضعم قرین گردیده است — سر نوشتم نیز چون نقش نگین گردیده است
این املهائی که احرام امیدش بسته اند — تا بجود جنبشی نگاه واپسین گردیده است
نارسائیهای طاقت انتظار او مباد — ایکه در جولانگه ارسستی کمین گردیده است
جلوه بیستی غنیمت دان که فرصت بیش نیست — حسن اینجا یک نگه آئینه بین گردیده است
رفتن از خود سایه را آئینه خورشید کرد — رنگ ما بیدست و پایان اینچنین گردیده است

بیدل از بیدستگاهی سرنگون مجلسیم
دست ما از بس تهی شد آستین گردیده است

بس که در راهبت عرق ریز خجالت برده ایم — گر ز خاک ما نمیم آب بردارد وضو است
ابر رحمت آبیار مزرع عشاق نیست — چون رگ یاقوت اینجا ریشه در خون نمو است
برق خورشید است اینجا گریه سر کرده ایم — با کمال آب بازی طفل ما شکم شعله خو است
فکر نازک گشت بیدل مانع آسایشم — در بساط دیده اینجا دور باش خواب مو است

ولہ ایضاً

شعلهٔ بی پا و سر سجده گه اخگر است — سعی چو پستی گرفت آبلهٔ پا سر است
رشتهٔ ساز امید در گره عجز سوخت — شوق چو شوخی کند ناله نفس پرور است

Marfat.com

چاک گریبان ما سینهٔ صحرا گشاد
تنگی خلق جنون اینهمه وسعت گرا ست

نیست بساطِ جهان قابل دلبستگی
ریشهٔ ما چون نفس در چمن دیگرا ست

شیوه تغافل خوشست ورنه باین برق چین
تا تو نظر کرده آئینه خاکسترا ست

غیر فنا نکسلد بند غرور نفس
رشتهٔ این شمع را عقده گشا دیگرا ست

بیدل از آشوب دهر سر نکشیدن بجیب
زورق طوفانیت بیخبر از لنگرا ست

له منزل نه نشان نی جاده تنگ است
براهت پای خواب آلوده لنگ است

بصد گلشن دو اندی ریشه وهم
نفهمیدی گل مقصد چه رنگ است

درین گلشن سراغ سایهٔ گل
همان برساخت پشت پلنگ است

طرب کن ای حباب از ساز غفلت
که گر وا شد مژه کام نهنگ است

مکش رنج نگین داری که اینجا
سر وا ماندهٔ نامت بسنگ است

بپرهیز از بلای خودنمائی
مسلمانی تو و عالم فرنگ است

بگفتن وا رساند فرصت کار
شتاب آسمان ساز درنگ است

عدم هستی شد از وهم من و ما
خیال آنجا که زور آورد ننگ است

منه بر نقش پایش جبهه بیدل
برین آئینه عکس سجده زنگ است

زهی مخموری عالم گلی از حسرت جامت
زبانها چون نگین ساغر کش خمیازهٔ نامت

که میداند حریف ساغر وصلت که خوابی بود
که ما پیمانه پر کردیم از سر جوش صهبامت

بفکر چارهٔ سودای ما یارب که پردازد
دو عالم یکجنون زار است از شور دو بادامت

نگه را خانهٔ چشم است زنجیر گرفتاری
نمیباشد برون پرواز ما از حلقهٔ دامت

بچشم کم که می بیند سیه روزان زلفت را
بصد خورشید مینازد سحر پروردهٔ شامت

کنون گر پردهٔ رنگم بچندین جلوه عریانی
چه مقدار آن قبای نازنگ آمد بر اندامت

بطوفان بهار نو خطیها غوطه زد آخر
جهان از سایهٔ سرو تو تا پشت لب بامت

Marfat.com

چه می پیچی ز روی جهل بر طول امل بیدل
که موهومست چون تار نظر آغاز و انجامت

داغ اگر حلقه زند ساغر صهبای دل است
ناله گر بال کشد کردن مینای دل است

ور هر گوشه نگر از حلقه نونم گیرد
گرهِ آبله میدان طپشهای دل است

طرف و مظروف خیال آئینه یکدگرند
هر کجا از تو تهی هست همان جای دل است

نو بهار عجب از وهم خزان باخته ایم
عجز امروز من آئینه فردای دل است

ریشه تخمی است بهر جا ز درودن ماند
نفس از ضبط من و ما گهر آرای دل است

نیست حرفی که ازین نقطه بیاید بیرون
شور ساز دو جهان اسم معمای دل است

چون طلب سوخت نفس گریه روان میگردد
اشک یکسر قدم آبله فرسای دل است

درد مشکل که ازین دایره بیرون تازد
آنچه در یای جگر آمده پهنای دل است

بحر بر موج گهر حکم روانی میکرد
گفت معذور که در دامن من پای دل است

بیدل احیای معانی بخموشی کردیم
نفس سوخته اعجاز مسیحای دل است

عشرت موهوم هستی کلفت دنیا بس است
رنگ این گلزار خون گردیدن دلها بس است

در بساط دهر کم فرصت چه پردازد کسی
بحر خجلت گر نباشد حاجت استغنا بس است

هرزه زین طوفان برای آب نتوان بد بدن
کوهر ما را گداز عافیت دریا بس است

عرض هستی گر باین فرصت گشاید بال ناز
گرد پرواز ت همان در هیئت عنقا بس است

داغ نیرنگیم تا ب آتش دیگر گرفت
دوزخ امروز ما اندیشهٔ فردا بس است

حاجت سنگ حوادث نیست در آزار ما
سوی سر چون کاسهٔ چینی شکست ما بس است

حسن بی پرواست ورنه قاصدی درکار نیست
نامهٔ احوال مجنون طرهٔ لیلی بس است

یک شرر برق جنون کار دو عالم می کند
انتقام از هر چه خواهی آتش سودا بس است

سلطنت وهم است بیدل خاکسار عجز باش
افسر ما چون زمین خوابید نقش پا بس است

Marfat.com

سرشکم نسخهٔ دیوانه کیست — جگر آئینه‌دار شانه کیست
خموشی ناله میگردد مپرسید — که آن نا آشنا بیگانه کیست
زخود رستم ولی بوئی نبردم — که رنگم گردش پیمانه کیست
سپند آهی کشید و چشم پوشید — باین تکلیف خواب افسانه کیست
شرارم تازه خواهد کرد خرمن — برون از ریشه چینی دانه کیست
ز چاک دل نوائی می تراود — که میفهمد زبان شانه کیست
دل عاشق باستغنا نه ارزد — خموشی وضع گستاخانه کیست
به پیری هم نفهمیدیم افسوس — که دنیا بازی طفلانه کیست

بذوق بیخودی مردیم بیدل
شکست رنگ صورتخانه کیست

عجز بینش با تعلقهای امکان آشناست — اشک ما تا چشم بگشودن ثمرگان آشناست
دستم از دل برنمیدارد گدا از آرزو — سخت جانی با دل صبر آزمایان آشناست
نیستیم آگه چو گل می چینیم از باغ جنون — سیل عمری شد که با این خانه ویران آشناست
بزم وصل و هستی عاشق خیالی بیش نیست — قطره دست از خود بشو هر چند طوفان آشناست
سوختن خاشاک را همرنگ آتش میکند — بر قدر بیگانه ایم از خویش جانان آشناست
بی ندامت نیست اسباب نشاط این چمن — مفت الفتها اگر مژگان ثمرگان آشناست
در چنین بزمی که سازش پرده بیگانگی است — گل بهم از شبنم کف دستی بخندان آشناست
شمع گو در دیده ام دکان رعنائی مبند — عشرتی دارم که با چندین چراغان آشناست

بیدل این محفل خیال در گریز شمع است و بس
داغ آن جمعی که با لبهای خندان آشناست

دل از غبار نفس زخم خفتهٔ درمک است — ز موج پیرهن این محیط پرخسک است
ز عرض شبه تهی نیست نقطهٔ تحقیق — تو آنچه کرده ای از خویش انتخاب شک است
بعالم بشری غیر خودنمائی نیست — کسی که بگذرد از وهم این صفت ملک است

Marfat.com

قد خمیده کند تن پرست را همواک — مدار راست روبهای فیل از کجک است
فزوده ایم بوحدت ز شوخ چشمی خویش — دمی که محو شد این صفر هرچه هست یک است
عروج آگهیت بر زبان نمی آید — نگاه تا مژه برداشته است بر فلک است
اگر ز سوختگانی سواد فقر گزین — که شام چهرهٔ زرین شمع را محک است

دگر مپرس ز سامان وصل ما بیدل
ز شور اشک خود اینجا کباب را نمک است

تیرهبختی چون همچو من آرد سخن مهر لب است — سرمهٔ لاف جهان گل کردن دود شب است
جز شکست بیضه تعمیر پرواز نیست — گر خودداری دلت وارست مذهب مشرب است
ناچکیدن اشک را باید تمرگان ساختن — چون روان شد درس طفل ما برون مکتب است
احتیاج ما سماجت پیشگان اظهار نیست — آنچه ما گم کرده ایم از عرض مطلب مطلب است
همچو عکس آئینه دارو هم را سرمایه ام — رفتن رنگم تهی گردیدن صد قالب است
بی نیاز انرا بسیر دور اختر کار نیست — آسمان اوج همت سیر چشم کوکب است

نالهام بیدل بقدر دو دل سر میزند
نبض را گر اضطرابی هست در خود تب است

فغان که فرصت دام تلاش چیدن رفت — پی گذشتن عمر آن سوی رسیدن رفت
چو شمع سر بهوا سوخت جوهر تحقیق — چه جلوه ها که نه در پیش پای دیدن رفت
درین چمن سر تسلیم آفتیم همه — گلی که برق خزانش نزد بچیدن رفت
ز بس گداز تمنا بدل گره کردیم — نفس چو اشک بدریوزهٔ چکیدن رفت
خیال هستی موهوم ریشه پیدا کرد — بفکر خواب چنین فصل آرمیدن رفت
مجوز مردم بی معرفت سر تسلیم — ز سر وا زره بیجا صلی خمیدن رفت
قضا بر فع بلاهای آسمان سیر است — بسوختن ز سر شمع سر بریدن رفت
ز بس بلند فتاد آسمان خاموشی — رسید ناله بجائی که از رسیدن رفت
مرا به بیکسی اشک گریه می آید — که در پی تو بامید نارسیدن رفت

Marfat.com

بجهد مسند عزت نمیشود حاصل
نمیتوان بفلک بیدل از دو دیدن رفت

در تماشائی که باید صد مژه دریا شکست
خواب غفلت چون نگه مارا بچشم ما شکست

شوق بیتاب قدم لبریز جوش آبله است
تا کجا ها بایدم سینا بزیر پا شکست

بر فریب نسیه نقد خرمیها باختیم
ساغر امروز ما بد مستی فردا شکست

باغ امکان یک گل آغوش فضا پیدا نکرد
رنگها در یکدگر از تنگی اینجا شکست

عمرها شد از دعاهای سحر شرمنده ایم
چین آهی داشتم در دامن شبها شکست

صافی وحدت مکدر گشت و کثرت جلوه کرد
موج شد تمثال تا آئینهٔ دریا شکست

کیست دریابد عروج دستگاه بیخودی
رنگ ما طرف کلاه ناز بر بالا شکست

هر زه تاکی پیش پیش بحر باید تاختن
موج ما از شرم در دامان گوهرها شکست

پیش ازان بیدل که هستی آشیان سر بشود
نام ما بال هوس در دامن عنقا شکست

تا حیرت نگاه تو سامان دیده است
چندین قیامت از مژه ام سر کشیده است

از آدم از تو هم نیرنگ روزگار
طاؤس این چمن ز خیالم پریده است

صورت نگار انجمن بی نیازیم
در شش جهت تغافل آئینه چیده است

غافل مباش از دل یاس انتخاب من
این قطره از گداز دو عالم چکیده است

پیچیده است بیخودیم دامن حیات
یعنی دماغ گردش رنگم رسیده است

کل جام خود عبث بشکستن نمیدهد
صاف طرب بشیشهٔ رنگ پریده است

این انجمن جنون کدهٔ انتظار کیست
آئینه تا نفس شمرد دل رسیده است

همچون نفس نیامده از خویش رفته ایم
سامان این بهار ز گلهای چیده است

عشق غیور اگر بستم ناز میکند
دل نیز خون شد و جگری آفریده است

بیدل بطبع آبلهٔ پا نهفته ایم
آسایشی که بر دو جهان خط کشیده است

Marfat.com

غزال امن که الفت خیال مبهم اوست
بهر کجا که نفس گرد می کند رم اوست

امل کجاست که از فرصت آگهی باشد
قصور فطرت ما بیش فهمی کم اوست

درین بساط جنون شوکتان عریانی
شکسته اند کلاهی که آسمان خم اوست

بهشت خرّمی ماست مجمع امکان
ولی چه سود که شخص مروّت آدم اوست

مروّت آب شد از شرم چشم قربانی
که عید عشرت آفاق در محرم اوست

بچشم کم منگر بیدل ستم زده را
که آبروی محبت بدیدهٔ نم اوست

صفای حال ما معشوق رنگست
عدم را نام هستی سخت ننگ است

جهان گرد سویدای که دارد
ز جوش لاله این صحرا پلنگ است

سراپا بالم و از عجز طاقت
چو گل پرواز م از رنگی برنگ است

نوای پردهٔ عجزیم بیدل
درین دریا خم هر موج چنگ است

شوق دیدار تو ام چشم کسان راه من است
هر کجا گرد نگاهی است کمینگاه من است

داغ تاثیر وفا تم که بآن افسردن
جگر بی اثری سوختهٔ آه من است

عجز زنگم بفلک بال همائی دارد
کهکشان سایهٔ اقبال پرکاه من است

حیرتم آبله پا کرد که چون موج گهر
هر طرف گام نهم دل بسر راه من است

حرف بیرنگ مپرسید که چون شمع زجوش
رفته ام از خود و وا ماندگی افواه من است

محو نسیان کدهٔ عالم گمگشتگیم
هر که از خود بتغافل زند آگاه من است

در غم و عیش تفاوت نگرفتیم چو شمع
خنده و گریه بیمان آتش جانکاه من است

موج گوهر سر موئی به بلندی نرسید
شوخی چین خجل از دامن کوتاه من است

بیدل آن به که دو در ریشهٔ من در دل چاک
ورنه چون تاک هزار آبله در راه من است

با کمال بی نقابی پرده دارم شیون است
همچو در دارز دل برون جوشیدنم پیراهنست

Marfat.com

سجده ریزی دانه را آسایش نشو و نماست
در طریق سرکشیها خاکساری هم فناست

عافیت گم کرده تا چند خوابی تا ختن
هوش اگر داری دماغ جستجویت رهزن است

ره نورد عجز را سعی دگر در کار نیست
شمع را سر در گریبان نیز از خود رفتن است

اعتباری نیست گردش از نظرها بگذرد
در تماشاگاه عبرت چشم ما پروین است

وحشتی میباید اسباب جنون آماده است
صد گریبان چاکیت موقوف چین دامنست

چشم بر هم نه اگر آسوده خواهی زیستن
در بلاکت گاه امکان ربط مرگان جوشنست

ردیف

بیدل از بس در شکنج عاجزی فرسوده ایم
تا له داغ دل خون گشته طوق گردن است

ثانی مثلثه

بیمغزی و داری ببین سوخته جان بحث
ای پنبه مکن هرزه با آتش نفسان بحث

از یک نفست این همه شور من و مائی
بر یک رگ گردن چه قدر چیده دکان بحث

گر بیخردی سازکند هرزه درآئی
بگذار که چون شعله بمیرد بهمان بحث

از مدرسه دم نازده بگریز و گرنه
برخاست رگ گردان و آمد بمیان بحث

در معرکه هوش که خون باد بساطش
تا رنگ نگردانند نگردید عیان بحث

تا خصم دم تیغ بود صحبت مردان
زن شوهر مرد یکه کند همچو زنان بحث

گر درس خموشی سبق حال تو باشد
بیدل نرسد بر تو ز ابنای زمان بحث

ردیف

جمعیت گوهر نکشد زحمت امواج
بیدل بحبابان نکند اهل زبان بحث

جیم تازی

مبادا چشمه شوق مرا فسردن موج
چو اشک عرض گهر چیده ام بدامن موج

ز بیقراری ما فارغ است خاطر یار
گل گهر چه خبر دارد از طپیدن موج

فساد ما بتحمل صلاح میگردد
سری ز تیغ کشیده است آرمیدن موج

توان بضبط نفس معنی دل انشا کرد
حباب شیشه نهفته است در شکستن موج

ز بیدلان مشو ایمن که تیره آب حیات
بیک نفس گذرد از هزار جوشن موج

چو غنچه دست بسر رشته نفس نزده ایم
شنیده ایم شکن پرور است دامن موج

Marfat.com

دماغ یاس محیط من آب شد یارب — خط شکسته دمید از بیاض گردن موج

چو گوهر از سر تسلیم کن سپر بیدل
درین محیط که تیغ است سر کشیدن موج

عمریست سر شکی نزد از دیدهٔ تر موج — این بحر نهان کرد در آغوش گهر موج
مارا طپش دل نرسانید بجائی — پیداست که یکقطره زند تا چه قدر موج
مطرب نفست زمزمهٔ لعل که دارد — در نالهٔ نی نیست ندا مرد ز شکر موج
مشکل که نفس برون ما یوس برآمد — دارد ز حباب آئینه در پیش نظر موج
تا بر سر خاکستر هستی نه نشینیم — چون شمع نه ایمن از ین شبگت شرر موج
وحشت مده از دست با فسانهٔ راحت — زین بحر کسی صرفه نبرده است مگر موج
فریاد که جز حسرت ازین ورطه نبردیم — تا چند زند دامن دریا بکمر موج

ردیف — بیدل دم اظهار حیا پیشه خموشیست — حامی حطی
از خشک شدن چاره ندارد بگهر موج

بی پرده است جلوه ز طرف نقاب صبح — تا کی روی چو دیدهٔ انجم بخواب صبح
از زخم ما و لمعهٔ تیغ تو دیدنیست — خمیازه کاری لب مخمور و آب صبح
از چشم نوخطان بحیا میدهد نگاه — گرمی نجوشد آنقدر از آفتاب صبح
چون سایه ام سیاهی دل آب کرده است — شبها گذشت و من نکشودم نقاب صبح
در عرض هستیم عرق شرم خون گرفت — شبنم تری کشیده ز موج شراب صبح
رفتیم و هیچ جا نرسیدیم وای عمر — گم شد ز شبنم عرقی آفتاب صبح

تا بوئی از قلمرو تحقیق وا کشیم
بیدل دو انده ایم نفس در رکاب صبح

نداشت دیدهٔ من بیتو تاب خندهٔ صبح — ز اشک داده چو شبنم جواب خندهٔ صبح
بعیش گر نفسی میکشی مباش ایمن — که میکند ز شبنم گلاب خندهٔ صبح
درین قلمرو وحشت کجاست فرصت عیش — مگر کشی نفسی در رکاب خندهٔ صبح

Marfat.com

غبار رفته بباد م نفس شمار فناست / بمن کمند عزیزان خطاب خندهٔ صبح
درین چمن که امید نشاط نومیدیست / ز رنگ باخته دارم شراب خندهٔ صبح

رسید نشئهٔ پیری چو خفتهٔ بیدل / بگریه زن قدحی از شراب خندهٔ صبح

بازم از فیض جنون آماده شد سامان صبح / میدهد چاک گریبان بر کفم دامان صبح
تخم شبنم ریشهٔ عشرت درین گلشن دماند / خنده تو ام میدمد از ریزش دندان صبح
ما بکلفت قانعیم آماز بس کم فرصتیم / شام ما هم میزند پیمانهٔ دوران صبح
تا بکی خواهد هوس گرد خیال انگیختن / در نفس رفته است فرصت عرصهٔ جولان صبح
بیخودی سرمایهٔ ماموس و گاه و جشنیم / میتوان دادار شکست رنگ ما تا وان صبح
فتحبابی آخر از چاک جگر گل کرده است / سایه جز چشم سفیدی نیست در کنعان صبح
ترک غفلت شاهد اقبال فیض بابس است / چشم اگر از خواب واشد نیست جز بر هان صبح
آنچه آغازش فنا باشد ز انجامش مپرس / میتوان طومار امکان خواند از عنوان صبح
نسخهٔ شمعم که از برجستگیهای خیال / مطلعم برتر گذشت از مطلع دیوان صبح
محو انجامم دماغ سیر آغازم کجاست / بر فروغ شمع کی دارد نظر حیران صبح

ردیف: تخم اشکی می فشاند آه و از خود میرود / غیر شبنم نیست بیدل را زهمراهان صبح — خای معجمه

بازاز پان گشت لعل نوخط دلدار سرخ / غنچه اش آمد برون از پردهٔ زنگار سرخ
زین گلستان در کمین لاله زار دیگرم / عالمی محو گل و من داغ آن دستار سرخ
آن بهار تازه دارد محو حیرت خانه ام / میتوان کردن چو برگ گل در و دیوار سرخ
شوق خون شد کز جگر رنگی بدامان آوریم / لیک کو اشکی که باشد یک چکیدن وار سرخ
پیکرم از ناتوانی یک رگ گل خون نداشت / تا دم تیغ تو میکردیم این مقدار سرخ
رنگها دارد فلک مغرور آسایش مباش / جامه ات زین خم نمی آید برون هموار سرخ
اینچنین گر ناله خون آلود خواهد کرد گل / عندلیب ما چو طوطی میکند منقار سرخ

Marfat.com

رنگ و بهمی اگر جو شد ز هستی مفت ماست | کین لباس تیره نتوان ساختن هموار سرخ

ردیف: عافیت رنگی ندارد در بهار اعتبار / بیدل از درد است چشم اهل این گلزار سرخ — دال مهمله

چه ممکن است که عاشق گل و سمن گوید | مگر بیاد تو خون کرده و چنین گوید
بعشق عین طلب شو که دیدهٔ یعقوب | سفید ناشده سهل است پیرهن گوید
زبان حیرت دیدار سخت موهوم است | نفس در آینه گیریم تا سخن گوید
بحرف راست نیاید پیام مشتاقان | مگر طپیدن دل بی لب و دهن گوید
ز حرف و صوت بآن رنگ محو معنی باش | که دم بگوش خورد گر کسی بدن گوید
بآن کار من و ما خموشی است اینجا | نشسته می شنوم آنچه انجمن گوید

ز بس بعشق تو گم گشته خودم بیدل
بیا د خویش کنم ناله هر که من گوید

همچو مینا غنچه زارم بهار آهنگ شد | پر توی از خون دل بیرون دوید و رنگ شد
کوه تمکینی باین افسردگیها حیرت است | بس که زیر دل قدم ماندم صدا هم سنگ شد
در طلسم بستن مژگان فضائی داشتم | تا نگه آغوش پیدا کرد عالم تنگ شد
آنقدر وا مانده ام کز افتم نتوان گذشت | اشک هم در پای من افتاد و عذر لنگ شد
جوهر خط آخر از آئینه ات میگون دمید | دود هم از شعلهٔ حسن تو آتش رنگ شد
کسب آگاهی کدورت خانه تعمیر است و بس | هر قدر آئینه شد گل زیر مشق زنگ شد

بیدل از درد وطن خون گشت ذوق غربتم
بس که یاد آشیان کردم قفس هم تنگ شد

جمعی که دل بفکر هنر در شکسته اند | آئینه ها بزینت جوهر شکسته اند
با شوکت جنون هوس تخت جم کراست | دیوانگان در آبله افسر شکسته اند
گردون غبار دیدهٔ همت نمی شود | عشاق دامن مژه بر تر شکسته اند
در محفلی که آفت سازش سلامت است | آسایش از دلی که مکرر شکسته اند

Marfat.com

بیماری سواد طمع را علاج نیست
صفرای حرص در جگر زر شکسته اند

پرواز من بدامن نازت نمیرسد
گلهای این چمن چه قدر پر شکسته اند

بیدل همین نه ما و تو نومید مطلبیم
زین بحر قطرها همه گوهر شکسته اند

باین عجزم که از خاکت حیا پرورد برخیزد
مگر مشتی عرق از من بجای گرد برخیزد

ز املاک هوس دل نام کلفت مرعی دارم
چو رخم اینجا همه گر خنده کارم درد برخیزد

مگو سهلست عاشق را علم گشتن نمیدیدی
جهان از پا نشیند تا یک آه سرد برخیزد

بمقصد برد شور یک جرس صد کاروان محمل
مباش از ناله غافل گر همه بیدرد برخیزد

ز سامان جنون جوش سحر خواهم زدن بیدل
گریبان میدرم چندانکه از من گرد برخیزد

اگر معشوق بیمهر است و رعاشق وفادارد
تماشا مفت دیدنها محبت رنگها دارد

درین وادی که قطع الفتست اسباب صحبتها
بنالد یکسی بر هر که چشم آشنا دارد

سبب کم نیست گر برهم زنی ربط تعلق را
چو مرگان هر که برخیزد ز خود چندین عصا دارد

بخجلتها نباید دام معذوری ادا کردن
نماز محرمان پیش از قضا گشتن قضا دارد

بدل تا گرد امیدست از ذوق طلب منزل
جهانی را گدا در سایه دست دعا دارد

جهانی میکند شوخی کدام اظهار و کوهستی
هنوز این نقشها در خامه نقاش جا دارد

فنا پرورد گانیم از مزاج ما چه میپرسی
فضای عالم موهوم هستی یکنوا دارد

اگر موجیم با بحریم و گر آبیم با گوهر
دوئی نقشی نمی بندد که ما را از تو وا دارد

حذر کن از تماشاگاه نیرنگ جهان بیدل
تو طبع نازکی داری و این گلشن هوا دارد

بیدلان چند خیال گل و شمشاد کنید
خون شوید آن همه کز خود چمن ایجاد کنید

وضع با منفعلی سخت خجالت دارد
کاش از بهر زه دوی هم عرق ایجاد کنید

ما هم از گلشن دیدار گلی می چیدیم
هر کجا آئینه بینید ز ما یاد کنید

Marfat.com

موجم از شوق طپش رفت بطوفان گذاز
یک گهر معنی افسرده ام از یاد گنید

عمرها شد عرق آگود تلاش سخنیم
به نسیم نفس سوخته ام یاد گنید

بوی گل تا نشوم ننگ رهائی نکشم
نیستم سرو که پا در گلم آزاد گنید

نرگس یار سجالم چه نظرها دارد
معنی منتخبم بر سر من صاد گمنید

من و بیدل سبق مدرسه نسیانیم
هر چه گردید فراموش مرا یاد گنید

شبنم آهی ز دل از حسرت قاتل برون آمد
سر شمشک از دیده بال افشانتر از بسمل برون آمد

سراغ عافیت گم کرده در وحشتگه امکان
طلب آرام گه فالی زد و منزل برون آمد

بگوشش ربط نتوان داد اجزای هوائی را
دل از خود جمع کردی عقده مشکل برون آمد

ندارد صرفه عزت مقام خود نفهمیدن
سخن صد پیش پا خورد از زبان گر دل برون آمد

رهائی نیست از هستی بغیر از خاک گردیدن
ازین دریای عبرت هر که شد ساحل برون آمد

دماغ خاکساری هم عروج نقطه دارد
من امیدی دواندم تا نهال از گل برون آمد

که دارد طاقت همچشمی طرف حباب من
محیط از خود تهی گردید تا بیدل برون آمد

جمعیت از آن دل که پریشان تو باشد
معموری تن شوق که ویران تو باشد

عشاق بهار چمنستان خیالند
پوشیدگی آئینه عریان تو باشد

هر نقش قدم خمکده عالم ناز است
هر جا اثری لغزش مستان تو باشد

مپسند که دل در طپش یاس بمیرد
قربان تو قربان تو قربان تو باشد

سرجوش تبسم کده باد بهار است
چینی که شکن پرور دامان تو باشد

در دل طپشی میخلد از شیشه هستی
یارب نفسی جنبش مژگان تو باشد

نظاره کونین بکونین نپرداخت
پیداست که حیران توحیران تو باشد

بیدل سخنت نیست جز انشای تحیر
گر آئینه صفحه دیوان تو باشد

Marfat.com

نگه زروی تو ناکامیاب میگردد
تحیر آینهٔ آفتاب میگردد

بفهم نسخهٔ هستی چرا نه ناز کنم
که لفظ بیتک وریب انتخاب میگردد

کمند گردن آرام نارسائیهاست
شکستهٔ پای نظاره خواب میگردد

غرور عشرت ما با شکست نزدیکست
دمی که قطره ببالد حباب میگردد

ز عافیت گره اعتبار خویشتنم
چو نقطه بگذرد از خود کتاب میگردد

ز سیل کاری اشک ندامتم دریاب
که آرزو چه قدر بلبتو آب میگردد

نفس بسینهٔ بیدل ز شعلهٔ شوقت
چو دود در قفس بیتاب میگردد

دمی بردل اگر پیچی کدورتها صفا گردد
ببالد شورش از موجی که گوهر آشنا گردد

طرب وحشی است ایغافل مده بیهوده از دامش
نگردیده است این رنگ آنقدر از خود که وا گردد

طواف خاک مجنون و مزار کوهکن تا کی
اگر سودا سری داری بگو تا گرد پا گردد

نم خجلت ز هستی همتت من برنمیدارد
که می ترسم عرق سرمایهٔ آب بقا گردد

هوای هرزه گردی میزند موج از دماغ من
مبادا هیچ گردابم سر وا مانده پا گردد

سراغ عافیت در عالم امکان نمیباشد
من و رنگ امیدی می ندانم تا کجا گردد

بخاموشی رساند معنی نازک سخنگو را
چو موز کاسه چینی نماید بیصدا گردد

مکن گردن فرازی تا نسازد هر پامالت
که نی آخر بجرم سرکشیها بوریا گردد

دل آگاه را لازم بود پاس نفس بیدل
بدام ریشه افتد چون گره از دانه وا گردد

بلاکشان محبت گل چه نیرنگند
شکسته اند برنگی که عالم رنگند

ز عیب پوشی ابنای روزگار مپرس
یکی گر آینه پرداخت دیگران زنگند

فریب صلح مخور از گشاده روئی خلق
که تنگ حوصله گیهای عالم جنگند

بوادئیکه طلب نارسای مقصد اوست
بهوش باش که منزل رسیدگان لنگند

ز وهم بر سر مینای خود چه میلرزی
هنوز شیشه گران در شکستن سنگند

Marfat.com

حباب نیم نفس با نفس نمی سازد
زخود تهی شدگان با خود انچه رنگ کند

نوای پردهٔ بیتابی نفس این است
که عافیت طلبان سخت غفلت آهنگند

ز خلق اینهمه بیگانه نیستی بیدل
تو هرزه گردی و این قوم عالم ننگند

عدم زین بیش برهانی ندارد
وجوب است آنچه امکانی ندارد

گشاد و بست چشمت عالم آراست
جهان پیدا و پنهانی ندارد

کسی جز شبه از هستی نخواند
سر این نامه عنوانی ندارد

محبت دستگاه عافیت نیست
تحیر ربط مژگانی ندارد

بخندای صبح بر عریانی خویش
گریبان تو دامانی ندارد

تظلم دوری از اصل است ورنه
نفس در سینه افغانی ندارد

چه دانشها که برباد شش نداديم
جنون هم کار آسانی ندارد

مروت از دل خوبان مجوئید
فرنگستان مسلمانی ندارد

خیال زندگی در دل بیست بیدل
که غیر از مرگ درمانی ندارد

تا زگرد انتظارت مستفیدم کرده اند
رو سفید الفت از چشم سفیدم کرده اند

نغمه ام اما مقیم ساز موهوم نفس
در خیال آباد پنهانی پدیدم کرده اند

دیدهٔ قربانیم برگ بساط عشرت است
از کفن خلعت طراز بهای عیدم کرده اند

یاس کوتاه همتم سامان آزادی کند
عالمی را دام تسخیر امیدم کرده اند

آرزو تا نگذرد زین کوچه بی تلقین ورد
طفل اشکی چند در پیری مریدم کرده اند

حیرت من میدمد همدوش نبض کائنات
در دل هر ذره صد بسمل شهیدم کرده اند

بیدل از پیری سراپایم خم تسلیم ریخت
سرو این گلزار بودم شاخ بیدم کرده اند

روشندلان چو آئینه بر هر چه رو کنند
هم در طلسم خویش تماشای او کنند

Marfat.com

این موجها که گردن دعوی کشیده اند — بحر حقیقتند اگر سر فرو کنند
عنقاست در قلمرو امکان ادای عجز — اینجا بهار را نفس از رنگ و بو کنند
حیرت متاع گرمی بازار وهم باش — یکسو است آنچه در نظرت چار سو کنند
ای غفلت آبروی طلب پیش ازین مریز — عالم تمام اوست اگر جستجو کنند
جیب مرا به نیستی انشاست روزگار — چاکیست صبح را که مهیچش رفو کنند
آسوده زی که اهل فنا پیش از اهتمام — از وضع خویش خاک بچشم عدو کنند
بر سر کس است حسن همان به که بیدلان — آئینه داری دل بی آرزو کنند
تمثال عافیت نکند گرد ازین بساط — آئینه با مگر شکستن غلو کنند
شوخی بسیر عالم ما ره نمی برد — چشمی مگر در آبله پا فرو کنند

بیدل بامین طراوت اگر باشد انفعال
باید جهانیان ز جبینم وضو کنند

بعد از زینت سبزهٔ خط در سیاهی میرود — ای ز خود غافل زمان خوشگاهی میرود
کیست گردد مانع رنگ از طواف گن گل — خون من تا دامنت خواهی نخواهی میرود
جان به پیش طبع بیباکت ندارد قیمتی — رایگان این گوهر از دست سپاهی میرود
از هوسهای سری مگذر که در انجام کار — شمع این محفل بداغ بی کلاهی میرود
با قد خم گشته فکر صید عشرت ابلهی است — همچو موج از چنگ این قلاب ماهی میرود
شمع تصویرم مپرس از درد و داغ حیرتم — اشک من عمریست تا کردیده راهی میرود

بیدل انجام تماشا محو حیرت گشتن است
اینهمه سعی نگه ها بی نگاهی میرود

ز هر مو دام بر دوشم گرفتار اینچنین باید — ز خاطرها فراموشم سبکبار اینچنین باید
من و در خاک غلطیدن تو و عالم نپرسیدن — بعاشق آنچنان زیبد بدلدار اینچنین باید
نگه خواندم مژه نم ریخت دل گفتم نفس خون شد — بدرس عبرت مطلب پاس تکرار اینچنین باید
بمردن هم نکرد خواجه از حسرت کسی فارغ — گر از انصاف میپرسی خرد بار اینچنین باید

Marfat.com

ز حال زاهد آگه نیستم لیک انقدر دانم
که در عرض بزرگی ریش و دستار اینچنین تا چند

ز پا ننشست آتش تا نشد خاکستر احرایش
بسعی نیستی هم غیرت کار اینچنین باید

هوا هر جا برانگیزد غبار از خاک مهجوران
همین آواز می آید که ناچار اینچنین باید

نفس هر دم ز قصر عمر خشتی میکند بیدل
پی تعمیر این ویرانه معمار اینچنین باید

ز دنفس فال تن آسانی ولی آراستند
بید ماغی کرد کوشش منزلی آراستند

خواب راحت ارزو کردم طپیدن بال زد
عافیت جستم دماغی بسملی آراستند

ساده بود آئینهٔ امکان ز تمثال دوئی
مشق حق کردند فرد باطلی آراستند

بحر گوهر بند مشتاقان یاس اندیشه گان
پیشتر از خاک گشتن ساحلی آراستند

کعبه و بتخانه نقش مرکز تحقیق نیست
هر کجا گم گشت ره سر منزلی آراستند

چون جرس از بس که پیش آهنگ سازو چشتم
گرد ما برخواست هر جا محملی آراستند

دست هر امید محکم داشت دامان دلی
یاس تا بیکس نماند بیدلی آراستند

محرم آهنگ دل شو سرمه بر آواز بند
یکنفس از خامشی هم رشته بر ساز بند

غنچه دیوان در بغل از سر ز انو بستن است
ای بهار فکر مضمونی باین انداز بند

عاقبت بینی نظر پوشیدنست از عیب خلق
آنچه از انجام خواهی بستن از آغاز بند

نالهٔ میگوید پرواز شش بجائی میرسد
ای اثر مکتوب ما بر شعلهٔ آواز بند

خارج آهنگ بساط کفر و ایمانت چرست
بی تکلف خویش را چون نغمه بر هر ساز بند

دستگاه ما و من بر باد حسرت رفته گیر
هر چه می بندی بخود چون رنگ بر پرواز بند

بر طلسم غنچه تمهید شکفتن آفت است
عقدهٔ از دل اگر وا کرده باشی باز بند

بیدل اینجا یاس مطلب فتحباب مدعاست
از شکست دل گشادی بر طلسم ساز بند

بی پستی هوا نماند هر که از دردی نشان دارد
سحر از چاکهای دل بگردون نردبان دارد

Marfat.com

بهر وحشت نمیا بند اجزای جهان گردی
چمن از برگ برگ خویش دامن برمیان دارد

تا تأمل گر کنی هر کس برنگی رفته است از خود
طلسمهائیکه دارد بحر گوهر هم مهمان دارد

دماغ خون من چون اشک رنگی برنمیدارد
گر استغنا نگیرد دست مفت امتحان دارد

برنگ آتش یاقوت ناپیداست دود من
بحیرت رفته شوقت عجب ضبط فغان دارد

درعزلت زدم کز خلق لختی واکشم خود را
ندانستم که دامن از هوس چیدن دکان دارد

بصد گلزار رعنائی بخندین رنگ پیدائی
همان ناموس یکتائی مرا از من نهان دارد

زخود کامی برون آئی نیاز از خلق شو بیدل
که اوج قصر یکتائی همین یک نردبان دارد

آبرنگ عشرتی صرف بهارم کرده اند
پنجهٔ افسوسم از سودن نگارم کرده اند

برکه بندم تهمت دانش که جمع بیخرد
تر دماغیهای مجنون اعتبارم کرده اند

هستیم رنگ حنا دارد نمیدانم چو صبح
تهمت آلود نفس بهر شکارم کرده اند

محملم در قطره کی آرایش صد موج داشت
تا شدم گوهر بدوش خویش بارم کرده اند

با کدامین ذره سنجم آبروی اعتبار
آنقدر هیچم که از خود شرمسارم کرده اند

پیش ازین نتوان ز برق کمنت هستی گداخت
عالمی را در سراغ خود دوچارم کرده اند

سخت دشوار است چون آئینه خود را یافتن
یک نگاه واپسین نذر مزارم کرده اند

پرفشانیهای چندین ناله ام اما چه سود
از دل افسرده جز دو گو هسارم کرده اند

من سر بر دارزو عالم دامنگاه مستی
تا دهم عرض پرافشانی شکارم کرده اند

بینوائی میست بیدل شبنم وامانده ام
از گداز صد پری یک شیشه وارم کرده اند

هر کجا شمع تماشای تو روشن میشود
از زمین تا آسمان آئینه خرمن میشود

بیقراران جنون را منع وحشت مشکل است
ناله را زنجیر هم سامان رفتن میشود

با همه آسودگی دلها امل آورده اند
شوخی موج این گهر را فلاخن میشود

پای آزادان بزنجیر تعلق بندنیست
نام را نقش نگین کی چین دامن میشود

Marfat.com

شیشهٔ و سنگ آتش و آبند در ازکوهسار — عالمی باهم جدا از وصل دشمن میشود
جامهٔ فتحی چو گرد عجز نتوان بافتن — پیکر موج از شکست خویش جوشن میشود
فیض محتاجست اما عجز برپیدست و پاست — من نخواهم او شدن هرچند او من میشود

پیری و اشک ندامت هیچ صبح و شبنم است
بیدل آخر حاصل هر شیر روغن میشود

قماش رنگ زبس بیحجاب میبافند — بروی گل زدریدن نقاب میبافند
درین چمن که هوا داغ شبنم آرائیست — نسیمی بهزار اضطراب میبافند
بوهم خون شدهٔ کو چمن کجاست بهار — هنوز رنگ بطبع سحاب میبافند
کمند سعی جهان جز نفس درازی نیست — چو عنکبوت سر اسر لعاب میبافند
مباش منکر اسرار سینه چاکی من — بکارگاه سپهر آفتاب میبافند
کباب شد عدم ما ز تهمت هستی — برآتشی که نداریم آب میبافند

به تیغ یار سر ما بلند شد بیدل
بموج چشمهٔ ماهی حباب میبافند

بیا ای شعله تا دل فال وصلی از تو بردارد — که این شمع خموش امشب نگاهی در سفر دارد
بروی عشرتم نتوان در چاک جگر بستن — نم مژگان من آرایش صبح دگر دارد
تماشاگاه معدومی زمن چیدست سامانی — که هر کس چشم میپوشد ز خود بزم دگر دارد
باین هستی اگر نامی بدست آری غنیمت دان — که بسیار است گردوش هوس آوازبردارد
نخواهد شد سیاهی از جبین اخترم زایل — شب عاشق چو موی کاسهٔ چینی سحر دارد
بقدر اعتباری هست ضبط خویش مردم را — چو سنگی کابدار افتد فشردن بیشتر دارد
نباشد گر تلاش عافیت نقد است آرامت — نفس را سوی راحت آنقدر زیروزبر دارد
نگه در چشم آهو آب شد از شرم قربانی — که تیغش گر کند زخمی شب ماهم سحر دارد
بنومیدی هوس پروردهٔ صد گلشن امیدم — من و وا مانده پروازیکه در هر رنگ پر دارد
بهم چسپیدن مژگان بکنج فقر میگوید — که نی هرچند صرف بوریا گردد شکر دارد

Marfat.com

زناهنجاری مغرور جاه ایمن مشو بیدل
لگدانداز ئی در پرده دارد هر که خردارد

کامجویان اندکی بر مطلب استغنا زنند
یک تغافل بر خیال لوح پشت پا زنند

ذوق حال از نام استقبال باطل میشود
نیست فرصت آنقدر امروز بر فردا زنند

کلفت خمیازه از درد شکستن بدتر است
تا بکی حسرت کشد سنگی بجام ما زنند

خانه پردازی نمیباید پی آرام جسم
این غبار رفته را در دامن صحرا زنند

از پر عنقا صدائی میرسد کای غافلان
موج بسیار است اگر بیرون این دریا زنند

زان پری جز بی نشانی بر نمیدارد نقاب
تا ابد گر شیشه اش تحقیق بر خارا زنند

عمرها شد قطرهٔ ما سرنگون خجلت است
دامن گردیکه دارید اندکی بالا زنند

خاطرم زیر فلک از جوش دلتنگی گرفت
دامن این خیمهٔ کوتاه را بالا زنند

بیدل از سازنفس این نغمه می اید بگوش
کای اسیران خانه زندانست بر صحرا زنند

صفا داغ کدورت گشت سامان من و با شد
بسر خاکی فشاند آئینه کین تمثال پیدا شد

گشاد غنچه در اوراق گل خواباند گلشن را
جهان در موج ناخن غوطه زد تا عقد وا شد

بخاموشی نمک دادم سراغ بی نشانی را
نفس در سینه در دیدم صفیر بال عنقا شد

ز فکر خود گذشتم مشرب ایجاد جنون گشتم
گریبان تا بدل صرف دامن گشت و صحرا شد

چو برگردد مزاج از احتیاط خود مشو غافل
سلامت سخت میلرزد بر ان سنگی که مینا شد

حذر کن از قرین بدکه در عبرتگه امکان
بجرم زشتی یک رو هزار آئینه رسوا شد

ز تمثال فنا تصویر صبح آواز می آید
که در آئینه وضع جهان نتوان خود آرا شد

ز خود غافل گذشتی فال استقبال زد حالت
نگاه از جلوه پیش افتاد امروز تو فردا شد

دماغ درد دل داری مهیای طپیدن شو
بگوش عافیت نتوان حریف نانه ما شد

بنو میدی نشستم آنقدر از خویشتن رفتم
درین ویرانه چون شمعم همان وا ماندگی با شد

بقدر ناز معشوقست سعی همت عاشق
نگاه ما بلندی کرد تا سر و تو بالا شد

Marfat.com

تا مل رشتهٔ افگار پیدا میکند بیدل
بخاموشی نفسها سوخت مریم تا مسیحا شد

سپند بزم تو تا بیقرار گردد و نالد
طپیدن از دل من آشکار گردد و نالد

چه نغمه‌ها که ندارد ز خود تهی شدن من
بذوق آن که نفس نی سوار گردد و نالد

من و تظلم الفت کدام دوست چه دشمن
ستم رسیده هر کس دو چار گردد و نالد

چو طایریکه دمد آشیان بغارت آتش
نفس بگرد من خاکسار گردد و نالد

ز ساز جرات عشاق گل نکرد صدای
مگر ضعیفی این قوم تار گردد و نالد

ز روزگار وفا چشم دارم اینهمه فرصت
که سخت جانی من کو بهیار گردد و نالد

در آتش افکن و ترک ادب مخواه بیدل
سپند نیست که بی اختیار گردد و نالد

حسرت زلف تو ام بود شکستم دادند
وصل میخواستم آئینه بدستم دادند

فال جولان چه زنم قطرهٔ گوهر شمده ام
آنقدر جمد که یک آبله بستم دادند

نه فلک دایرهٔ مرکز تسلیم من است
دستگاه عجب از همت پستم دادند

بهر تسلیم غبار هوا رفتهٔ من
سجده کم نیست بهر جا که نشستم دادند

بخودی شیوهٔ نازم که بیک گردش چشم
نه فلک ساغر ازان نرگس مستم دادند

ناوک همتم از جوشن اسباب گذشت
بتغافل چه قدر صافی شستم دادند

بیدل از قسمت تشریف ازل هیچ مپرس
آنقدر دامن آلوده که بستم دادند

بخودی امشب پر و بال فغانی میشود
گر ندارم مدعا باری بیانی میشود

عاجزم چندانکه در عرض ضعیفیهای من
ناله کر بالد نگاه ناتوانی میشود

چون لطافت همتت آلود کدورت شد بلا
سایهٔ هر بال و پر کوه گرانی میشود

بس که گرمیهای صحبت پرفشان وحشت است
آتش این کاروان هم کاروانی میشود

کر چنین باشد فشار صحبت بال هما
مغز ما آخر ز خشکی استخوانی میشود

Marfat.com

راحت جاوید در ضبط عنان آرزوست
بال و پر چون جمع گردد آشیانی میشود

در محبت بس که مینایم شکست آماده است
اشک بهم بر من دل با مهربانی میشود

اوج عرفانرا که برتر از کمند فکرتست
هر که برمی آید از خود نردبانی میشود

تو کار خویش کن اینجا دوئی در من نمی گنجد
گریبان عالمی دارد که در دامن نمیگنجد

گرفتم نوبهاری پیش خود ننشو و نما سر کن
بساط آرائی ناز تو در گلخن نمیگنجد

بیکتائی است ربط تار و پود بی نیازانرا
که در آغوش چاک اینجا سر سوزن نمیگنجد

بساط ما جزای سایه و خورشید طی کردم
در آن خلوت که او باشد خیال من نمیگنجد

ز پرواز غبار رنگ و بو آوازمی آید
که بال افشانی عنقا درین گلشن نمیگنجد

چو بوی گل وداع کسوت هستی است اطمینانت
سر موئی اگر بالی به پیراهن نمیگنجد

به بند از خویش چشمی جلوهٔ مطلق تماشا کن
که چشمی داری و در پردهٔ دیدن نمیگنجد

دل آگاه از هستی نه بیند جز عدم بیدل
بغیر از عکس در آئینه روشن نمیگنجد

ضعیفیها بیان عجز طاقت بر نمیدارد
سجود دشت خاک اظهار طاعت بر نمیدارد

طرف عشقت غیر از ترک هستی نیست تدبیرے
که شمشیر از حریف خود سلامت بر نمیدارد

امل را چند سازی کاروان سالار خواهشها
نفس چون محملت بیش از دو ساعت بر نمیدارد

دلیل ترک اسبابم مباش ای ذوق آزادے
نگاه بید ما غمخان بار غیرت بر نمیدارد

مگر چون نقش پا با خاک محشورم کنی ورنه
سری افتادهٔ دارم که خجلت بر نمیدارد

نمی ارزد بتصدیع نگه جنس تماشائی
دو عالم یکمژه بار است و همت بر نمیدارد

برنگ رسم پردازان تکلف میکند بیدل
وگرنه معنی الفت عبارت بر نمیدارد

هر که انجام غرور من و ما می بیند
بفلک نیز همان در ته پا می بیند

زندگیها چه واسودگی عمر کدام
صبح ما عرض غباری بهوا می بیند

Marfat.com

همه ماضی است کجا حال و کدام استقبال
دیده هرسو نگرد رو بقفا می بیند

چه خطاها که ندارد اثر کج نظری
سرورا حول معذور دوتا می بیند

به که ما نیز چو شبنم ز عرق آب شویم
کان گلستان حیا جانب ما می بیند

در مقامی که تماشا اثر ننگ است
چشم پوشیدهٔ معنی همه را می بیند

شش جهت آب شد و آئینه سازی نکرد
حسن باریب چه قدر عرض صفا می بیند

جلوهٔ شخص ز تمثال عیانست اینجا
از تو غافل نشود هر که مرا می بیند

غیر در عالم تحقیق ندارد اثری
بیدل آئینه ما صورت ما می بیند

گل نکرد آهی که با ما خنجر قاتل نشد
ارزو بر هم نزد بالی که دل بسمل نشد

دام محرومی در بند شت احتیاط آگهی است
وای بر صیدیکه از صیاد خود غافل نشد

ذوق راحت با دوئی در وصل نتوان یافتن
بیخبر مجنون ما لیلی شد و محمل نشد

عافیت گر هست نقش پردهٔ وا ماندگیست
حیف پروازیکه آگاه از پر بسمل نشد

نی گداز دل بکار آمد نه ریز شهای اشک
بتیو مشت خاک من بر باد رفت و گل نشد

در لباس قطره نتوان تلخی دریا کشید
مفت آن خونی که خاکستر شد اما گل نشد

غیر من زین بلرزم گوهر حبابی گل نکرد
عالمی صاحبدلند اما کسی بیدل نشد

مد تعادل بود اگر نیرنگ امکان ریختند
بهر این یکقطره خون صد رنگ طوفان ریختند

سجده گاه همت اهل فنا را بنده ایم
کابروی هر چه هست این خاکساران ریختند

شبنم ما را درین گلشن تماشا مفت نیست
صد نگه شد آب تا یک چشم گریان ریختند

دست و تیغی از ضعیفی رنگ قتلم بر نداشت
خون من چون اشک بر تحریک مژگان ریختند

از گداز پیکرم درد تو گم کرد آشیان
شد ستم بر نالهٔ کاتش در نیستان ریختند

نقد عمر رفته بیرون نیست از جیب عدم
هر چه از کاشانه کم شد در بیابان ریختند

تا توانم گلفروش چاک رسوائی شدن
چون سحر بیدل ز بر عضو م گریبان ریختند

Marfat.com

جگری آبله زد تخم غمی پیدا شد
دلی آشفت و غباری المی پیدا شد

صفحهٔ سادهٔ هستی خط نیرنگ نداشت
خبر گرد نظر ما رقمی پیدا شد

نغمهٔ پردهٔ دل مختلف آهنگ نبود
ناله در دید نفس زیر و بمی پیدا شد

رشک این برهمنم سوخت که در فکر خیال
گم شد از خویش و بجیب صنمی پیدا شد

قد پیری ثمر عافیت اندیشی ماست
زندگی زیر قدم دید و خمی پیدا شد

هستی و حرف همان غفلت و آگاهی بود
خبر از خویش گرفتم عدمی پیدا شد

خواب ما بر در ما رحمت جولان بیدل
مشق بیکاری ما را قلمی پیدا شد

رشوخی چشم ما تا کی بروی غیر وا باشد
نگه باید بخود پیچد اگر صاحب حیا باشد

جهان خفته را بیدار کرد امید دیداری
تقاضای نگاهی بر صف مژگان عصا باشد

ز بیدردیست دلرا اینقدر رنگ گردانی
گر این آئینه خون گردد بیک رو آشنا باشد

سراغ جلوهٔ در خلوت دل میدهد شوقم
غریب خانه دلدار یم پرسم کجا باشد

ز بس چون گل تنک کردند برگ عشرت ما را
اگر رنگی پر افشاند شکست کار ما باشد

چه امکانست خم بردارد از بنیاد عجز من
اگر زیر بغل چون تار چنگم صد عصا باشد

ندارد عزم صادق انفعال هرزه جولانی
بماند وه کجی خون شود اگر تیری خطا باشد

مژه هر جا نهم پای نگاهی خفته است آنجا
نه شامی بی سحر جوشد نه رنگی بیصفا باشد

پی هر آه از خود رفته دارم قاصد آسائی
سحر هر سو خور آید چشم شبنم در قفا باشد

بغیر از نالهٔ سامانی ندارد خانهٔ وحشت
گمان حلقهٔ زنجیر را تیرش صدا باشد

تامل کن چه مغرور اقامت مانده بیدل
مبادا در نگین نامی که در وی نقش ما باشد

نه هستی از نفسهایم شمار نالهٔ میگیرد
عدم هم از غبار من عیار نالهٔ میگیرد

عدم هر چند محو سرمه گرداند غبارم را
جنون شوق راه انتظار نالهٔ میگیرد

Marfat.com

اگر مطلق عنان گردد سپاه اضطراب من
دو عالم شوخی یک نی سوار ناله میگیرد

فغان مشکل که گردد پرده دار ناکسیهایم
خس من آتش از رنگ بهار ناله میگیرد

نمیدانم کرا گم کرده است آغوش امیدم
که حسرت عالمی را در کنار ناله میگیرد

ز خاکستر گذشت افسانهٔ داغ سپند من
هنوزم آرزو شمع مزار ناله میگیرد

غرق کرده ام از شرم مطلب لیک از استغنا
همان موج سر شکم آبیار ناله میگیرد

فلک تا زیست بیدل ترک وضع خویشتن داری
که هر کس رفت از خود اعتبار ناله میگیرد

صد ابد عیش طرنجانهٔ دنیا بخشند
نفسی گر بدل سوخته ام جا بخشند

آرزو داغ امید است خدارا مپسند
که جگر خون شود و تشنهٔ صهبا بخشند

تا فسردن نکشد ریشه جولان امید
به که چون تخم بهر آبله صد پا بخشند

گر مزاج کرم آنست که من میدانم
عالمی را بخطای من بینوا بخشند

شیشه میجوشد ازین سحر خط نسخهٔ موج
جرم ما قابل آنست که فردا بخشند

بر پر کاه که بسته است حباب پرواز
دارم امید که بر بیکسی ما بخشند

شرر عافیت آوارهٔ دل تنگ مرا
سنگ هم دامن صحرا ست اگر جا بخشند

قول و فعل نفس افسانه باد است اینجا
می ندانم که نبخشند مرا یا بخشند

پادشاهی بجنون جمع نگردد بیدل
باج گیرند اگر آبلهٔ پا بخشند

دمی که تیغ تو خون مرا بجل گیرد
هجوم شوق سراپای من بدل گیرد

تحیر است نگاه ادب سرشت وفا
که شمع خلوت آئینه را خجل گیرد

بهار عمر و طراوت زهی خیال محال
مگر حیا عرق از طبع منفعل گیرد

خوشم که ناله ام امروز خصم خود دار است
چو سرو تا بکی آزادگی بدل گیرد

کفیل وحشت هر ذره ام چو سور جنون
کسی که بگذرد از خود مرا خجل گیرد

ز شرم سیدلی خویش آب میگردم
مباد پیش تو آئینه نام دل گیرد

Marfat.com

کسی معنی بحسرفهمیده باشد
که چون موج برخویش پیچیده باشد

چوآئینهٔ ساده است این گلستان
خیالِ تورنگی تراشیده باشد

باظهارهستی مشوداغ جحلت
همان به که این عیب پوشیده باشد

حنائیست رنگت بهارسرشکم
ندانم بپای که غلطیده باشد

حیاپرورآستان نیازت
دلی داشتم آب گردیده باشد

جهان درتماشاگه عرض نازت
نگاهی درآئینه بالیده باشد

زگردی کزین دشت خیزد خدرکن
دلی کس درین پرده مالیده باشد

طراوت درین باغ رنگی ندارد
مگرانفعال ترا دیده باشد

ندانم دل ازدرس موهوم هستی
چه فهمیده باشد چه فهمیده باشد

اگر بیدل ما دهد عرض هستی
بخواب عدم حیرتی دیده باشد

کورنگ وچه بوجلوهٔ یاراست ببینید
اگل نیست همان لاله عذاراست ببینید

این برگ گلی چند که آئینه رنگند
آن دست که بیرون نگاراست ببینید

زان پیش که برخرمن ما برق فروشد
آن شعله که امروز شراراست ببینید

دربحرچوگوهرنتوان چشم گشودن
امروزکه گوهرکنباراست ببینید

برنسخهٔ هستی مپسندید تغافل
هرچند خطش جمله غباراست ببینید

ازجلوه چه لازم بخیال آئینه چیدن
ای غیرپرستان همه یاراست ببینید

برصفحهٔ آتش زدهٔ عمر منازید
فرصت چه قدرسجده شماراست ببینید

حرفیست بنقش آمده نیرنگ دوعالم
دیگرنشنیدن چه مداراست ببینید

هرکه مژه برهم رسداین باغ خزان است
بافرصت نظاره بهاراست ببینید

هرجانم اشکی که طپید درکف خاکی
اینجوش نگهبان سبیدل زاراست ببینید

Marfat.com

رم وحشی نگاه من غبار انگیز جولان شد
سواد دشت امکان شوخی چشم غزالان شد

بهاری در نظر دارم که شوخیهای نیرنگش
مرا در پرده اندیشه خون گردد گلستان شد

بذوق جلوه از راه عدم تا سر برآوردم
چو طوفان بهار از هر کف خاکم گریبان شد

خموشی را زبانی میدهد اعجاز حسن او
بچشمش سرمه تا برخوشتن بالید هرگان شد

ندانم در شکست طرهٔ مشکین چه پردازد
که گرد امن شکست آئینه دار کجکلاهان شد

بشغل سجدهٔ او گر جبین فرسودگی دارم
جبین در کسوت نقش قدم خواهد نمایان شد

چه امکانست از نیرنگ تمثالش نشان دادن
اگر سر تا قدم حیرت سوی آئینه نتوان شد

بهار صد گلستان مشربم از تازه روئیها
بحر اب گشاد جبهه طرح اندازد امان شد

چو شبنم نشئه دردم بآسانی نشد حاصل
سراپایم زهم بگداخت تا یک چشم گریان شد

تحیر معنئی دارد که لفظ آنجا نمی گنجد
چو من آئینه گشتم هرچه صورت بود پنهان شد

دو عالم داشت بر مجنون ما باز اردلتنگی
دماغ وقت سودا خوش که آشفت و بیابان شد

سراغ شعلهٔ دیگر ندارد مجمر امکان
تو دل در پرده روشن کن برون خواهد چراغان شد

طبیعت موج هموار ی زدا نمیدهی مطلب
بلند دست ما را دست بر هم سوده سوهان شد

زکنج فقر نقد عافیت جستم ندانستم
که خواهد بوریا از بهر فریادم نیستان شد

بمژگان بستنی کوته کنم افسانهٔ حیرت
حریف انتظار مطلب نایاب نتوان شد

سراپا معنی دردم عبارت ختم کن بیدل
که من هر جا گریبان چاک کردم نالهٔ عریان شد

طلسم نازمعشوقست سر تا پای من بیدل
غبارم گر زره برخاست زلف او پریشان شد

هر که حرفی از لبت وا می کشد
از رگ یاقوت صهبا می کشد

بس که مخمور خیالت رفته ایم
آمدن خمیازه ما می کشد

خون دل بی پرده است از انفعال
سرنگونی می زمینا می کشد

زپرستی میکند دلرا سیاه
آخر این صفر ابسودا می کشد

عالمی را میبرد فرصت فرو
این نهنگ تشنه دریا می کشد

Marfat.com

عمرها شد پای خواب آلود من
انتقام از سعی بیجا می کشد

خودگدازی ظرف پیدا کردن است
اشک دریاها بمینا می کشد

بسکه مدِ ختم شوق رساست
فکر امروزم بفردا می کشد

میگریزم از اثرهای غرور
اشک هرجا سر کشد پا می کشد

محو عشق از کفر و ایمان فارغ است
خانه حیرت تماشا می کشد

بار ما بیدل بدوش خاجر است
سایه را افتادگی ها می کشد

شب که در یادت سراپایم زبان ناله بود
خواستم رنگی بگردانم عنان ناله بود

کس نیامد محرم راز نفس در دیدنم
ورنه این شمع خموش از دود مان ناله بود

اینقدر ای محمل آرا از دلم غافل مباش
روزگاری این جرس هم آشیان ناله بود

شوخی اظهار ما از وضع خود شرمنده است
گوش سنگین ادا فهمان فسان ناله بود

حیرت دیدار نیرنگ عجب در کار داشت
هر دلی کو آب شد آتش بجان ناله بود

با تظلم پیشه گان خویش دارد استغنای عشق
شیشه گر بر سنگ آمد امتحان ناله بود

ترک هستی شد دلیل یکجهان رسوائیم
عالمی از خود برون چیدن دکان ناله بود

درد عشق از بی نیازی فال معراجی نزد
ورنه چون نی بند بندم نردبان ناله بود

بیدلیها گشت بیدل مانع اظهار شوق
گر دلی میداشتم با خود جهان ناله بود

به که چندی دل ما خامشی انشا باشد
جرس قافله بی نفسیها باشد

عشرتی در رگ افسردهٔ ما رنگ نیست
خون این شیشه مگر در رگ خارا باشد

طالب افسرده شود همت اگر پیک قضاست
طپش موج باندازهٔ دریا باشد

سعی وا ماندگیم گشت بمنزل همدوش
گره رشتهٔ آبله پا باشد

زین گلستان مگذر بیخبر از کاوش رنگ
شاید این پرده نقاب چمن آرا باشد

نسخهٔ جسم که بر همزدن آسایش اوست
کم بشیرازه پسندند که اجزا باشد

Marfat.com

شعلهها زیر لبشین علم دود خودند
چه شود سایهٔ ما هم بسر ما باشد

تو و لطافهٔ نیرنگ دو عالم بیدل
من و چشمی که بحیرانی خود وا باشد

شب که طوفان جوشی چشم ترم آمد بیاد
فکر دل کردم بلای دیگرم آمد بیاد

ذره را دیدم پر افشان هوای مستی
نقطهٔ از انتخاب دفترم آمد بیاد

سجدهٔ منصوریم زد جوش از چین جبین
خاک جولانی که خواهد شد سرم آمد بیاد

میتوعمری در عدم هم ننگ هستی داشتم
سوختم بر خویش تا خاکسترم آمد بیاد

ای فراموشی کجائی تا بفریادم رسی
باز احوال دل غم پرورم آمد بیاد

تا سحر بی پرده گردد شبنم از خود رفته است
الوداع ای همنشینان دلبرم آمد بیاد

حیرتم از خجلت بیدستگاهی داغ کرد
ناله شد پرواز تا عجز پرم آمد بیاد

با کدامی آبرو خاکدرش خواهی شدن
داغ شوای جبهه دامان ترم آمد بیاد

بیدل اظهار کمالم محو نقصان بوده است
تا شکست آئینه عرض جوهرم آمد بیاد

نشئه یاسم غم خمار ندارد
دامن افشانده ام غبار ندارد

نی شررا ظهار و نه ذره فروشم
هیچ کسیهای من شمار ندارد

پیش که نالم ز دور باش تحیر
جلوه در آغوش دیده بار ندارد

کیست که رو تابد از غبار یتیمم
عرصهٔ شطرنج ما سوار ندارد

خواه ببادم دهند و خواه برآتش
خاک من از هیچ ره غبار ندارد

تا نکشی رنج وحشتی که نداری
نغمهٔ آن ساز شوکه تار ندارد

بیدل از ما بینه ایم محو نمودن
نیستیم با کسی دو چار ندارد

بار مخمور است دل تا بیخودی انشا کند
جام در حیرت ز دائره را مینا کند

انجمن پرداز و هم چون حباب از خامشی
به که بگشایم لبی تا از خودم تنها کند

Marfat.com

آسمان دار دزمن سرمایهٔ تعمیر داد
بشکند رنگم بهر جا نالهٔ بر پا کند

زندگانی گومده از نقش موهومم نشان
عکس را غم نیست گر آئینه استغنا کند

سخت دور افتاده ایم از آبرنگ اعتبار
زین گلستان هر که بیرون جست سیر ما کند

بی طواف خویش در بزم وصالش بار نیست
در دل دریا مگر گرداب را پروا کند

آن سوی ظلمت بغیر از نور نتوان یافتن
روی در خوبیست هر کس پشت بر دنیا کند

برده ام پیش از دو عالم دعوی وامانده گی
آسمان مشکل که امروز مرا فردا کند

کام عیشم تر نشد از خشک مغزیهای دهر
شیشه بگداز دگر جامی بنام ما کند

ای خوش آن سوز طرب جوش خمستان فنا
گر گداز من دل هر ذره را مینا کند

بیدل اسباب جهان را حاجت مشاطه نیست
زشتی هر چیز را نا یافتن زیبا کند

حاصل عافیت آنها که بدامن کردند
چون خموشی نفسی سوخته خرمن کردند

جلوه آنجا که بهار چمن بی رنگی است
صیقل آئینه موقوف شکستن کردند

ایخوش آن موج که در طبع گهر آب شود
عجز بالیدهٔ ما را رگ گردن کردند

چون نفس جرات جولان چه قدر بیدار است
پاسے ما را که دل آبلهٔ من کردند

زخم در کیش ضعیفی اثر ایجاد رفو است
کشتهٔ رشکم از آن تیغ که سوزن کردند

نو بهار اینهمه مشاطگی خاک نداشت
خاک ما ریخت بآن رنگ که گلشن کردند

یک سپند اینهمه سامان نفروشد بیدل
عقدهٔ داشت دل سوخته خرمن کردند

شب که دلرا یاس مطلب باده در جام کرد
یکجهان حسرت بطوفان داد و آهش نام کرد

انقدر در خویشتن از ناتوانی مانده ایم
رنگ ما شکست عشق و اختراع دام کرد

دل بیاد مستی چشم حجاب آلودهٔ
آب گردید از حیا چندانکه می در جام کرد

شعلهٔ بودم کنون خاکسترم مفت طلب
سوختن عریانیم را جامهٔ احرام کرد

میرود صبح و اشارت میکند کای غافلان
تا نفس باقیست نتوان هیچ جا آرام کرد

Marfat.com

چشم باشد پردهٔ ناصور و بیداری مدید
غفلت آخر خرقمی در کسوت بادام کرد

عشرت ما چون نگه از بس تنک سرمایه است
سایهٔ مژگان تواند صبح ما را شام کرد

یکقلم بیدل غبار وحشت نظاره ایم
عشق نتوانست ما را بی تحیر رام کرد

دل بحر سنجی اگر ترک هوس میگیرد
کام عشرت ز نشاط همه کس میگیرد

زندگی شبنم هستی است که مانند حباب
هر که هست آئینه پیش نفس میگیرد

سرمه رنگست غبار گذر خاموشان
ای نفس ناله بگیر دیگه عسس میگیرد

ناله پابست در آن شهر که ما قافله ایم
سودها مفت رفیقی که جرس میگیرد

طالب بیخبری باش که در دشت طلب
رفتن از خویش سراغ همه کس میگیرد

بیدل این دامگه از صید تماشا خالی است
مفت چشمی که نگاهش بقفس میگیرد

مطلبی گر بود از هستی همین آزار بود
ورنه در کنج عدم آسودگی بسیار بود

موی چینی دست ز امید سفیدی شسته است
صبح ایجادی که ما داریم شام تار بود

گرد حیرت آنقدر سامان بالین نداشت
ما همان یکناله ایم اما جهان صد تار بود

سطر آهی کز جگر خواندم سواد ناله داشت
سطر این صفحه یکسر موج موسیقار بود

سبحهٔ زنار را دیدم بدر آمد دلم
مرکز این قوم سرگردان تر از زنار بود

شب که بی رویت شرر در جیب دل میریختم
برق آهم لمعهٔ شمشیر جوهردار بود

دست همت کرد از بی جرأتیها کوتهی
ورنه چون گل کسوت ما یک گریبان دار بود

خجلت تر دامنی شستیم چون اشک از عرق
سجدهٔ ما را وضوی جبههٔ درکار بود

غنچهٔ پیدا نشد بوی گلی صورت نبست
هر چه دیدم زین چمن یا ناله یا منقار بود

روزگاری شد که هم با لبین خواب راحتیم
تیرهٔ بختی بر سر ما سایهٔ دیوار بود

جلوهٔ در پیش آمد هر قدر رفتم ز خویش
رنگ گرداندن عنان تا ب خیال یار بود

نی بهستی محو شد شور دو نی نی در عدم
هر کجا رفتیم بیدل خانه در بازار بود

Marfat.com

تا پری بعرض آمد موج شیشه عریان شد
پیرهن زبس بالید دهر یوسفستان شد

هر کجا نظر کردم فکر خویش را هم زد
غنچه با گل این باغ بهر من گریبان شد

کوشش زمینگیرم بر عروج بینش باخت
خار پای شمع اینجا دستگاه مژگان شد

خامشی بدامانم شور صد قیامت ریخت
کاشتم نفس در دل ریشه نیستان شد

عشق شکوه آلود است تا چه دل فسرد امروز
سر بجیب دزدیدم پا مقیم دامان شد

خاک من بباد آورد چهره عرقناکش
همچو بیضه طاؤس در عدم چراغان شد

داغ و درد تو بیدل گر گداز بیحاصل
اشک شمع این محفل ریشخند مژگان شد

این حرصها که دامن صد من شکسته اند
عرض کلاه داده و گردن شکسته اند

دارد شراب غفلت ابنای روزگار
بد مستئی که ساغر مردن شکسته اند

امروز نفی هم گل اقبال دوستی است
یاران ز رنگ ملصف دشمن شکسته اند

یارب شکست من بچه افسون شود درست
دارم دلی که بیشتر از من شکسته اند

در عالمی که سنگ شرر خیز وحشت است
گر دم مرا چو آب در آهن شکسته اند

سنگی ز ننگ عجز بمینای ما نخورد
ما را همان بدرد شکستن شکسته اند

ما عاجزان ز کوی تو دیگر کجا رویم
در پای رشتهها سر سوزن شکسته اند

یک گل درین بهار اقامت سراغ نیست
بیدل ز رنگ ما همه دامن شکسته اند

خاکستری نماند ز ما تا هوا برد
دیگر کسی چه صرفه ز تاراج ما برد

سیل بنای موج همان زندگی بس است
بگذار تا غبار من آب بقا برد

زین خاکدان دگر چه برد تا توان عشق
خود را اگر هلال بمشت دوتا برد

آخر بدرد و داغ گره گشت پیکرم
صد گونه اشک دیگر ه گوهر کجا برد

کو قاصدی که در شکن داغ انتظار
پیغام از تو آرد و ما را ز ما برد

Marfat.com

حسن قبول جلوه کمین بهانه ایست
کودل که جای آئینه دست دعا برد

زاهد ز سبحه نعل یقینت در آتش است
از دیر راه کعبه گرفتی خدا برد

هر کس بدیر و کعبه دلیلش بضاعتی است
بیدل بجز دلی که ندارد کجا برد

شکوه مفلسی ما را بنجا موشی علم دارد
اسفالین کوز درویشان ز بس خشکست نم دارد

ترک جاه زن تا در نگیرد ننگ افلاست
که رنج خود فروشی میکشد هر کس درم دارد

نوای عیش گو خون شود می باش در دسودا کن
نفس با این بضاعت هر چه دارد مغتنم دارد

اگر مردی در تخفیف اسباب تعلق زن
گز انگشت دگر انگشت نزدیک بند کم دارد

نگاهی تا بیاری رفته بیرون ازین محفل
چو شمع اینجا همین تحریک مژگان یکقدم دارد

بپرهیزای هوس از اتفاق پینه و آتش
مریض حسرتیم و شربت دیدار سم دارد

پریشان نسخه ایم از ضبط این اجزا چه میپرسی
تا تلهای بی شیرازگی ما را بهم دارد

نوای خامشان در پرده دود دل ست اینجا
نگوئی شمع تنها گریه دارد ناله هم دارد

صد ابر شش جهت می بچد از یکدامن افشاندن
جهان صید کمند وحشتست کز خویش رم دارد

دماغ آرزوی همتیم از ما چه میپرسی
شراب محفل ما شیشه بر طاق عدم دارد

نوای این نیستان عافیت آهنگ تصویرم
ز ساز خود برون ناآمده نایم قلم دارد

اگر دشمن تواضع پیشه است ایمن مشو بیدل
بخونریزی بود بیباک شمشیری که خم دارد

دل ز بیر اندیشه با رنگی مقابل میشود
در خور تمثال این آئینه بسمل می شود

جرم خودداریست از بزم تو دور افتاده ایم
قطره چون فال گهر زد باب ساحل میشود

کس اسیر انقلاب نارسائیها مباد
دست قدرت چون تهی شد پای در گل میشود

در مدار آنکه بر رویت سپر دارد بلاست
از تنک روئی دم شمشیر قاتل می شود

انفعال هستی آفاق را آئینه ایم
هر که رو تابد ز خود با ما مقابل می شود

گو نسازد آه مجنون بر رخ لیلی نقاب
شرم میبالد بخود چندانکه محمل میشود

Marfat.com

لب فرو بندیم تا رفع دوئی انشا کنیم
در میان ما و تو ما و تو حایل می شود

قوت پرواز در آسایش بال و پر است
هر قدر خاموش باشی نالهٔ کامل می شود

مرگ صاحبدل جهانی را دلیل کلفت است
شمع چون خاموش گردد داغ محفل میشود

شرم حسن از طینت عاشق تماشا کردنیست
روی او تا در عرق زد خاک ما گل میشود

تشنهٔ آسودگی در ساغر یاس است و بس
راحت جاوید دارد هر که بیدل میشود

عشق هر جا ادب آموز طپیدن باشد
خون بسمل عرق شرم چکیدن باشد

شوق مفت است که در راه کسی میپویم
منزل مقصد ما گر نرسیدن باشد

موج این بحر طپش بسمل سعی گهر است
رنجها در خور راحت طلبیدن باشد

اشک چندی گره دیدهٔ حیران خودیم
تا نصیب که براه تو دویدن باشد

پیکرم مانی صورتکدهٔ نومیدی است
بیرخت هر چه کشم ناله کشیدن باشد

چشم بندیست بهار گل بیرنگی عشق
دیدن یار مباد اگه شنیدن باشد

از دلیران جنون جرأت یاسم بیدل
چون نفس تیغ من از خویش بریدن باشد

هر کجا عبرت بدرس و عظ رهبر می شود
صورت بیت و بلند دبر منبر می شود

چشم حرص افزود مقدار جهان مختصر
بیحواعداد اقل از صفر اکثر می شود

راحت جاوید از پهلوی عجز آماده است
سایه در بر جا برای خویش بستر می شود

نیست بر طبع روان ظلمت زجا بردانتن
بحر میلرزد بران موجی که گوهر می شود

حسن و عشق آنجا که باهم جوش الفت میزنند
نور شمع آبرو پروانه جوهر می شود

قامت خم خجلت عمر تلف گردیده است
به قدر مینا تهی شد سر نگون تر می شود

از سلامت آنقدر آواره گرد خفتم
گرد ما گر بشکند سد سکندر می شود

در محبت بیش ازین ناکام نتوان زیستن
گز گداز آرزو ها زندگی تر می شود

شبنم اشکم عرق گل کرده ام تا آبله
گز سراپایم گداز دل مصور می شود

Marfat.com

بیدل از بید ستمگاهی سر بگردون برده‌ایم
بال مارا ریختن پرواز دیگر می‌شود

حرص آن نیست که هرکس رهوس وا دارد
در کفن نیز همان دامن دنیا دارد

همه از جلوه باندازِ تغافل زده‌ایم
آنچه نادیده توان دید تماشا دارد

هیچکس رمز سواد دل ما نشکافد
نفس سوخته لاله معمّا دارد

وحشت ریگ روان صیقل این آئینه است
که بصحرای جنون آبله هم پا دارد

دم تیغ تو نشد منفعل از کشتن ما
خون عاشق چه قدر آب گوارا دارد

منکر وحشت ما سوخته جانان نشوی
شعله در بال و پر ریخته عنقا دارد

ادب عشق اگر مانع شوخی نشود
خاک ما مرهم ناصور سراپا دارد

لفظ گل کردهٔ آئینهٔ معنی دریاب
پری اسمیست که از شیشهٔ مینا دارد

بیدل از حیرت آئینه ما هیچ مپرس
جوهر نشئهٔ تحقیق اثرها دارد

آرزو سوخت نفس آئینهٔ دل بستند
جاده پیچید بخود صورت محمل بستند

پیش از ایجاد فنا آئینهٔ ما کردند
چشم نگشودهٔ ما بر رخ قاتل بستند

هر کجا میروم آشوب طپشهای دل است
شش جهت راه من از یک پر بسمل بستند

ره نبردیم بسیر عدم و هستی خویش
این دو آئینه بهم سخت مقابل بستند

نذر بیتابی دل هر مژه اشکی دارد
بهر یک لیلی شوق اینهمه محمل بستند

جوهر شوخی گل جمله در اجزا صرف است
آنچه از دانه نگشودند بجا صل بستند

شعله تا بال کشد دود برون تاخته است
بار ما بیشتر از بستن محمل بستند

نقص سرمایهٔ هستی است عدم نیستیم
کشتیم داشت شکستی که بساحل بستند

عمر چون شمع بوا ماندگیم طی گردید
نامهٔ جادهٔ من بر پر بسمل بستند

دوش از جیب عدم همت هستی گل کرد
صبح آراست نفس بر من بیدل بستند

Marfat.com

در گلستانی که چشم محو آن طنّاز ماند
نکهت گل نیز چون برگ گل پرواز ماند

خامشی روشنگر آئینهٔ دیدار بود
با سواد سرمه پیوست آنچه از آواز ماند

وحشت صبح از نفس ایجاد شبنم میکند
در گره گم گشت تا زنار پس از ساز ماند

چشم وا کردیم دیگر یاد پیش و پس کراست
فکر انجام شرار و برق در آغاز ماند

صیقل تدبیر بر آئینه ما رنگ ریخت
شعلهٔ این شمع آخر در دهان گاز ماند

شمع بیکس اشک و آه خویش با خود میبرد
هم بزیر پای ما ماند آنچه از پرواز ماند

جوهر آئینه من سوخت برق جلوه اش
حیرتی گل کرده بودم لیک محو ناز ماند

بیدل از برگ و نوای ما سیه بختان مپرس
رو نگار وصل رفت و طالع ناساز ماند

وداع کلفتم تا گل کند داغ جگر ریزد
شب از پرچین دامن گریبان سحر ریزد

درین گلشن چو شبنم از محبت چشم آن دارم
که سر تا پای من بگداز د و یک چشم تر ریزد

نیم فرهاد و لیک از دل گرانی کلفتی دارم
که تا نالهٔ من بیستون را از کمر ریزد

محبت کشته را سهل است اشک از دیده افشاندن
که عاشق اشک اگر از دیده ریزد از جگر ریزد

غبارم زحمت آن آستان دار د ز گران جانی
مگو تا نالهام بردارد و جای دگر ریزد

گریبان چاکئی دارند مشتاقان دیدارت
که تا اشکی بعرض آرند صد چاک جگر ریزد

بماند از خرامش کبک اگر دو زد تطر بیدل
خجالت از غبار نقش پایش بال و پر ریزد

بشوخی زد طرب غم آفریدند
مکرر شد عدم آفریدند

جهان جوش بهار بیدماغی است
بیکصورت دو گل کم آفریدند

عرق گل کرده ام از شرم هستی
مرا از چشم شبنم آفریدند

چو ماه نو خم وضع سجودم
ز پیشانی مقدم آفریدند

ز مخموری ز مستی چیست بیدل
دماغت از چه عالم آفریدند

Marfat.com

درین ره تا کسی از وصل مقصد کام بردارد
ز رفتن دست میباید بجای گام بردارد

بتکلیف بلندی خوش نمکن پشت غبارم را
دماغ نیستی تا کی هوای بام بردارد

چو دل بیدعا افتاد گو عالم بغارت رو
که ممکن نیست طوفان از گهر آرام بردارد

گران جانرا نباشد طاقت بار سبکروحان
نگینها میکند قالب تهی تا نام بردارد

درین گلشن زدورم عشرت فرصت چه پیکر
که می خمیازه گردیده است تا گل جام بردارد

بقید مصر هم نتوان قناعت برمگس بستن
گرم مشکل که از طبع گدا ابرام بردارد

دماغ پختگان مشکل شود از خجلت هستی
مگر این ننگ همت از خیال خام بردارد

درین بازار سودی نیست جز رنج پشیمانی
سحر هر کس دکانی چیده باشد شام بردارد

بر نگی سرگران افتاده ایم از سخت جانیها
که دشوار است قاصد هم ز ما پیغام بردارد

هوس تسخیر معشوقان بازاری مشو بیدل
کسی تا کی بی وحشی غزالان دام بردارد

گر نه مشت خاکم از اشک ندامت تر شود
شش جهت اجزای بی شیرازه کی دفتر شود

شوخی رنگم همان ناموس اظهار است و بس
آه می نالد اگر مطلب نفس پرور شود

یکدو ساعت بیش نتوان داد عرض احتیاج
قطره تا ژاله می بندد اگر گوهر شود

صاحب آئینه نتوان گشت بی قطع نفس
بگذرد از زندگی تا خضر اسکندر شود

بر شکست هر زیان تعمیر سودی بسته اند
فرصتی وقف فنا گر آرزو لاغر شود

در گلستانی که رنگ نقش پایت ریختند
بال طاؤس از خجالت حلقه ساز در شود

بی خموشی نیست «ممکن» پاس تمکین داشتن
موج در گوهر خورد هر جا نفس لنگر شود

عافیتها در کمین حسرت و اماندگیست
صبر کن ای شعله تا سعی تو خاکستر شود

تیغ موجی بر سرت پیوست تعمیر محیط
ای حباب بی سر و پا خانه ات ابتر شود

عالمی از خود تهی کردیم کاهشها بجاست
پهلوی ما تا توانان تا کجا لاغر شود

مقصدم چون شمع از محفل سجود نیستی است
سر بزیر پا نهم کاین یکقدم رهبر شود

عالمی بیدل بیابان مرگ ذوق آگهیست
معرفت غول ره است آما کرا باور شود

Marfat.com

ذرّه تا مهر هزار آئینه عریان کردند
ما نگشتیم عیان بر چه نمایان کردند

سعی وا ماندهٔ خلق آنسوی خود راه نبرد
بس که دامن ته پا ماند گریبان کردند

حسن بیرنگی او راز که پا بیم سراغ
بوی گل آئینه بود که پنهان کردند

سعی جوهر همه صرف عرض آرائیهاست
سوخت نظاره باین رنگ که مژگان کردند

نقشبند چمن وحشت ما بیرنگی است
با هوا آئینهٔ نالهٔ نمایان کردند

بیدماغی چه گریبان که نداد است بچاک
تنگ شد گرچه دل عرصهٔ امکان کردند

بسراغم نتوان جز مژه بر هم چیدن
داشتم مشت غباری که پریشان کردند

دام من در گره حلقهٔ افلاک نبود
چون نگاهم قفس از دیدهٔ حیران کردند

جنس بازار وفا رنگ نمیگرداند
دل چه مقدار گران گشت که ارزان کردند

بیخودی حیرت حسن عرق آلود که داشت
که دل و دیده یک آئینه چراغان کردند

الفت از خجلت تعبیر وفا غافل نیست
آب شد آتش گبری که مسلمان کردند

بیدل از کلفت افسردهٔ دلها چو سپند
مشکلی داشتم از سوختن آسان کردند

تمام شوقم ولیکن غافل که دل براه که میخرامد
غبار بر در ره می فروشد بحیرت آئینه چین طپیدن

اگر نه رنگ گل تو دارد بهار موهوم هستی ما
پر دهٔ خاک این گلستانها فروغ ماه که میخرامد

ز اوج افلاک گر نداری حضور اقبال بی نیازی
نفس بجیب غبار دارد ببین سپاه که میخرامد

بهر زه در پرده من و ما غبار او هام پیش کردی
درین گلستان ندانم امروز که گجکلاه که میخرامد

اگر امید فنا نباشد نوید آفت ز دانهٔ هستی
باین سرو برگ خلق آواره در پناه که میخرامد

نگه بهر جا رسد چو شبنم ز شرم میباید آبگردید
اگر بداند که بیحیا با جلوه گاه که میخرامد

مگر ز چشمش غلط نگاهی رسد بفریاد حال بیدل
وگرنه این برق بی نیازی پی گیاهِ که میخرامد

Marfat.com

من و حسنی که هر جا یادش از دل سر بروون آرد
بدوش هر مژه صد شمع چشم تر بروون آرد

کمین گاه دو عالم چیر تم امید آن دارم
نم اشکی که غواصش سر از گوهر بروون آرد

کهن شد سیر این گلشن کنون فال تحیر زن
مگر آئینه گردیدن گل دیگر بروون آرد

غم اسباب دنیا چیدهٔ اما ازان غافل
که آخر تنگی این خانه ات از در بروون آرد

مدامت سازکن هر جا کنی تمهید پیدائی
که بوی گل بصد چاک گریبان سر بروون آرد

بنومیدی درین گلشن چو رنگ امید آن دارم
که افسردن ز پرواز م پر افشان تر بروون آرد

ز فیض آبله دارد جنونم اوج اقبالی
که گر بر خاک ره ساید قدم افسر بروون آرد

بگلشن گر کند عرض ضعیفی ناتوان او
بهار از هر رگ گل پهلوی لاغر بروون آرد

درین محفل سراغ عشرت دیگر نمی یابم
مگر خمیازه بالد بر خود و ساغر بروون آرد

فریب جاه از بازیچهٔ گردون مخور بیدل
که میترسم سر بمغز از افسر بروون آرد

دلیل شکوهٔ من سعی نارسا نشود
ز پا فتاد کیم نالهٔ را عصا نشود

چه ممکن است که در بوته گداز وفا
دل آب گردد و جام جهان نما نشود

توان شد آئینهٔ بحر عافیت چو حباب
اگر غبار نفس سد راه ما نشود

مرا ز مرگ بخاطر غمی که هست انیست
که خاک گردم و دل محرم وفا نشود

چه ممکن است رود داغ بندگی ز جبین
زمین فلک شود و آدمی خدا نشود

بساط سایهٔ گل سجده گاه شبنمهاست
سرم بپای بتان خاک شد چرا نشود

بغیر سرکشی از بلهان مجو بیدل
که نخل این چمن از بی بری دوتا نشود

فسون عیش کدورت زدای ما نشود
نفس بخانهٔ آئینها هوا نشود

خروش عیش جهانگرد سرمه پیچیده است
تغافل تو مگر همت آزما نشود

درین هوسکده سامان رنگ بیداری
خجالتی است که یارب نصیب ما نشود

بسعی بی اثری آنچنان پراگنده باش
که شبنمت گره خاطر هوا نشود

Marfat.com

بنای وحشت ما کیست تا کند تعمیر
بان غبار که پامال نقش پا نشود

امید صندل دردسر هوسهائیست
مباد دست تو با سودن آشنا نشود

دل شکفته ندارد سراغ جمعیت
باین گره قدری جهد کن که وا نشود

چو سبحه آنقدرم کوته است تار امید
که صد گره اگرش واکنی رسا نشود

طرف اگر همه شوقست ننگ یکتائیست
شکستم آئینه تا جلوه بی صفا نشود

بهستی این همه رنگ اثر مباخته ایم
که هر که خاک نشود گلفروش ما نشود

بخاک میکشد آخر جنون خرامیها
چو شمع به که سر کس برهنه پا نشود

امید عافیتی هست در نظر بیدل
شکست رنگ مباد اگره گشا نشود

شب که وصل آغوش پرداز دل دیوانه بود
از هجوم زخم شوق آئینه ما شانه بود

یاد آن عیشی که از رنگینی بیداد عشق
سیل در ویرانه ام چون باده در پیمانه بود

عشق میجوشید هر جا گرد شوخی داشت حسن
رنگ شمع پرفشان عالم پروانه بود

راز دل از وسعت مشرب برسوائی کشید
دامن صحرا اگر میبان چاکی دیوانه بود

جرم آزادیست گر نشناخت ما را هیچ کس
معنی بیرنگ ما را لفظ پر بیگانه بود

اختلاط خلق جز زولیدگی صورت نبست
هر دو عالم پیش ما یک گیسوی بی شانه بود

هر کجا رفتیم سیر خلوت دل داشتیم
بیدل آغوش فلک هم روزن این خانه بود

شوق تا گردد دو بالا خویش را حول کنید
نیم رخ کم حیرتست آئینه مستقبل کنید

تا بدو نیک جهان زین بیش نتوان شد طرف
یک عرق دار از حیا آئینها را حل کنید

آشنای وحدت از تشویش کثرت ایمن است
درد سر کمتر مفصل را اگر مجمل کنید

سعی ما بیهوده قدر کوتاه و همت بیرساست
پا اگر نتوان شکستن دست قدرت شل کنید

گرد ماغ آرزو خار دهوای افسریم
هم بسر هنگی سر بمغز خود را گل کنید

نیست جز بیحاصلی عرض مثال ما و من
دست برهم سودن است آئینه صیقل کنید

Marfat.com

نفی در تکرار نفی اثبات پیدا میکند
لفظ هستی نیستی دارد اگر مهمل کنید

گر دل گردیدنی سیر کمال اینست و بس
بر دو عالم خط کشیدن صفحه را جدول کنید

صد نگه از یک مژه بستن تغافل میشود
با هوسها آنچه آخر کردنی است اول کنید

بجز ایجاد حباب آئینه دار و هم گشت
بیدل ما مشکلی در پیش دارد حل کنید

جماعتی که نظر باز آن برو دوشند
بجنبش مژه عرض هزار آغوشند

ز حسن معنی دیوانگان مشو غافل
که این کبود سبتان نیل آن بناگوشند

فریب الفت امکان مخور که مجلسیان
چو شمع تا مژه بر هم نهی فراموشند

چه ممکن است حجاب فنا شود هستی
که نقش های هوا چون رخ نفس پوشند

تو هر شکست که خواهی حوالت ما کن
حباب موج سراپا چمیدن دوشند

زبان بیخودی رنگ کیست دریابد
شکستگان همه تن نالهای خاموشند

مرا معاینه شد ز اختلاط قمری و سرو
که خاکساری و آزادگی هم آغوشند

ز گل حقیقت حسن بهار پرسیدم
بخنده گفت که این رنگها برون جوشند

کسی بفهم حقیقت نمیرسد بیدل
جهانیان همه یک نارسائی هوشند

با صحرای جنون هر که گل افشان میشود
جیبم از خود میدرد چندانکه دامان میشود

نالها در پردهٔ دود جگر پیچیده ام
سطر این مکتوب را خواندن نیستان میشود

پردهٔ ناموس دارم از حجاب چار نیست
گر گریبان چاک سازم ناله عریان میشود

صافی دل از یار نگاه عشرت کرده اند
هر که میرد خانهٔ آئینه ویران میشود

دستگاه هستی از وضع سحر ممتاز نیست
گردی از خود می فشاند هر که عریان میشود

شعلهٔ ما هر قدر خاکستر انشا می کند
جامهٔ عریانی ما را گریبان میشود

ترک خود داریست مشکل ورنه مشت خاک ما
طرف دامانی گر افشاند بیابان میشود

تا توانی بیدل از عشق فنا غافل مباش
مشکل هر آرزو زین شیوه آسان میشود

Marfat.com

دلدار گذشت و نگه بازپسین ماند
از رفتن او آنچه بما ماند همین ماند

دیگر چه نثار تو کند مشت غبارم
گر هوش بود شهرت عزت طلبیهاست
گر دنفس تست پرافشان نوهستم
ما منتجنی در کشم از نسخه تسلیم
هر چند غبارم همه بر باد فنا رفت
یک سجده جبین داشتم آنهم بزمین ماند
خمیازهٔ خشکی که زشاهان بدفین ماند
زین انجمن ار شوق نه آن رفت و نه این ماند
چون ماه نوم یک خم ابرو بجبین ماند
امید بکوی تو همان خاک نشین ماند

بیدل برهش داغ زملنگیری اشکم
سر در ره جانان نتوان خوشتر ازین ماند

از غمت آخر بجای کار بیدادم رسید
سینه را از تیر و دل را نیست از زخم سنان
گریه گو خون شو که من از یاس مطلب سوختم
یار دارد پرسش احوال دور افتادگان
قاصد شوق از کمین نارسائی ایمن است
گر طپیدن سرمه شد هر کس بفریادم رسید
بیقدت آن آفتی کز سرو شمشادم رسید
تا کنم سامان آب آتش بفریادم رسید
کو فراموشی که گویم نوبت یادم رسید
نالهٔ دارم که در هر جا فرستادم رسید

شعلهٔ افسردهٔ بیدل شهپر خاکستر است
در فراقت هر که رفت از خود بامدادم رسید

گر نه باد صبح چین طرهات وا میکند
سطر ما تا خود نمایان شد دل از جا رفته است
چون شود بیجا صلی معلوم مطلب حاصلست
نسخهٔ هستی زبس وقف سواد افتاده است
آستان الفت دل چون نفس در راه ماست
دامن هستی بآسانی نمی آید بدست
همت از تدبیر بیجا تا کجا خجلت کشد
نسخهٔ جمعیت ما را که اجزا میکند
خانهٔ الفت نمیدانم چه انشا میکند
حاجت ما را روا نومیدی ما میکند
چشم بر هم بسته حل این معما میکند
ورنه ما را اینقدر پرواز عنقا میکند
باده خونبا میخورد تا نشئه پیدا میکند
ای جنون رحمی که ما را هوش سودا میکند

Marfat.com

سنگ بر تدبیر زن کار کس اینجا بسته نیست
یک شکستن صد کلید قفل انشا میکند

رهبر مقصود بیدل وحشت است از خویش و بس
سیل چون مطلق عنان شد سیر دریا میکند

حدیث عشق شود نالہ ترجمانش و لرزد
چو شیشه که کشد تیغ از میانش و لرزد

بخون طپیدهٔ ضبط شکسته رنگی خویشم
چو مفلسی که شود گنج زر عیانش و لرزد

قیامتی است بر آن بسملی که از ادب گل
پر شکسته شود خار آشیانش و لرزد

اگر بخار دهم عرض دستگاه ضعیفی
زبان رشته کشد مغز استخوانش و لرزد

بعافیت نیم ایمن ز آفتی که ندارم
چو آن غریق که آرند بر کرانش و لرزد

بوصل و حشتم از دل نمیرود چه توان کرد
که نست مشق رسد تیر بر نشانش و لرزد

غبار هستی بیدل ز شرم ناکسی خود
بخاک هر که کند یاد آستانش و لرزد

هر کرا اجزای موهوم نفس دفتر شود
گر همه چون تیر بر چرخش برند ابتر شود

تا سراغی واکشم از وحشت موهوم خلق
آتش این کار و انها کاش خاکستر شود

شمع ما را سوختن محرومی نشود نماست
عافیت در مزرع ما آفت دیگر شود

رو ندارد سرکشی در مطلب صاحبدلان
میزند موج رضا آبی که در گوهر شود

هستی ما را تفاوت از عدم جستن خطاست
سایه آخر تا چه مقدار از زمین برتر شود

از شکست خویش دریا می کشد سعی حباب
نشئه کم ظرف ما هم کاش ازین ساغر شود

خدمت دلها کن اینجا کفر و دین منظور نیست
آئینه از هر که باشد مفت و شنگر شود

انحراف طور خلق از غفلت ایجاد کیست
کج نیابی سطر ما بیدل اگر مسطر شود

بهر کجا مژه ات رنگ خواب میریزد
کدا ز شرم برویت گلاب میریزد

بهر که دیده گشادیم رنگ ویرانیست
دلی که رنگ جهان خراب میریزد

مباش سخیر از دروبی ثباتی عمر
که هر نفس ورقی زین کتاب میریزد

Marfat.com

صفای خاطر ما آبیار ریشهٔ اوست
کنات شیشه همان ماهتاب میریزد

زبان نکهت گل از سواد خود خجل است
لبش زبس که بنرمی جواب میریزد

ذخیرهٔ دل روشن نمی شود اسباب
که هرچه آئینه گیرد در آب میریزد

برآتشی که نهادند پهلوی بیدل
صفای اشک شرر زین کباب میریزد

تا دل دیوانه وا ماند از طپیدن داغ شد
اضطراب این سپند از آرمیدن داغ شد

هیچکس چون نقش پا از خاک راهم برنداشت
این گل محرومی از دردنچیدن داغ شد

از جنون پیمائی طاؤس بیتابم مپرس
پر زدم چندانکه در بالم پریدن داغ شد

غیر عبرت شمع من زین انجمن حاصل نکرد
آنچه از دیدن گلش بود از ندیدن داغ شد

عاقبت گردنکشانرا طوق گردن زیر پاست
شعله هم اینجا بجرم سرکشیدن داغ شد

آب در آئینه آخر فال حیرت میزند
آنقدر از پا نشستم کارمیدن داغ شد

نالهٔ کردم بگلشن بیدل از ذوق گلی
لاله ها را پنبهٔ گوش از شنیدن داغ شد

نه فخر میدمد اینجا نه رنگ میبارد
برین نشان که تو داری خدنگ میبارد

وداع فرصت برق از شرار خرمن کن
بمزرعی که شتاب از درنگ میبارد

دلیل عشرت دل صبح نادمیده بس است
که ضبط آه بر آئینه زنگ میبارد

بهار انجمن از بس که وحشت اندوز است
زداغ لاله جنون پلنگ میبارد

بخیر تم که بگاه از چه جرات آب دهم
زخار و گل همه حسن فرنگ میبارد

بچشم شوق نگاهی که در بهار نیاز
شکست حال ضعیفان چه رنگ میبارد

خطاست تهمت جرات بعجز ما بستن
هزار آبله بر پای لنگ میبارد

بذوق پرورش و هم آب میکردیم
سحاب ما همه برگشت بنگ میبارد

ز بس که بشت چمن خرمن است آفتها
دمی که تیر نباشد تفنگ میبارد

ز دام حادثه بیدل نمیتوان رستن
که قطرهٔ تو بکام نهنگ میبارد

Marfat.com

حال دل از دوری دلبر نمیدانم چه شد
ریخت اشکی بر زمین دیگر نمیدانم چه شد

از دمیدن دانهٔ ما کوچه گرد بیکسی است
مشت خاکی داشتم من بر نمیدانم چه شد

از شکست دل نه تنها آبرنگ عیش ریخت
نالهٔ هم داشت این مسافر نمیدانم چه شد

گردش رنگی و چشمکهای اشکی داشتم
ای زمان این چرخ و این اختر نمیدانم چه شد

پاس هستی برد از صد نیستی آسوده ترم
سوختم چندانکه خاکستر نمیدانم چه شد

جان پاکم فارغ از تیمار جسمم کرده اند
عیسئی بر چرخ چارم خر نمیدانم چه شد

دی من و صوفی بدرس معرفت پرداختیم
اورقم گم کرد و من دفتر نمیدانم چه شد

بیدماغ طاقت از سودای هستی فارغ است
تا چو اشک از پا فتادم سر نمیدانم چه شد

بیدل اکنون با خودم غیر از ندامت هیچ نیست
آنچه هیچ خود داشتم در بر نمیدانم چه شد

آهی بهوا چر زد و چرخ بهین شد
داغی بغبار الم آسود زمین شد

بشکست طلسمی دل و زد کوس محبت
پاشید غباری نفس آه حزین شد

نظاره بصورت زد و نیرنگ گمان ریخت
اندیشه بمعنی نظری کرد و یقین شد

آن آینه کز عرض صفا نیز حیا داشت
تا چشم گشودیم پریخانه چین شد

غفلت چه فسونکرد که در خلوت تحقیق
برگشت نگاهم ز خود آئینه بین شد

دل کرد ز مسجودی من سجده فروئی
یعنی چو هلالم خم محراب جبین شد

هر لحظه هوائیست عنان تاب دماغم
رخشی که ندارم بخیال این همه زین شد

وقتست که بر بیکسی عشق بگریم
کین شعله ز خار و خس من خاک نشین شد

عنقائیم از شهرت خود گشت فزون تر
آخر پی گمنامی من نقش نگین شد

در غیب و شهادة من و معشوق تمامیم
بیدل تو بر آنی که چنان بود و چنین شد

سیه مستی بدور ساغرت بیتاب میگردد
بعرض سرمه گرد چشم مستت خواب میگردد

Marfat.com

گدا از آلودهٔ کم فرصتی درد دلی دارم
که همچون اشک تا بی پرده شد گرداب میگردد

بعریانی بلند افتاده از بس مدعای من
گریبان هم بدستم مطلب نایاب میگردد

ضعیفی مایهٔ ذوق سجودم در بغل دارد
شکست رنگ چون بی پرده شد محراب میگردد

بگوشش ریشهٔ را میتوان ساز چمن کردن
نفس از پرزدنها عالم اسباب میگردد

بطوف بحر رحمت میبرم خاشاک عصیانی
هجوم اشک اگر نبود عرق سیلاب میگردد

فلک می آورد در سیر دماغی شور سودائی
جهانی را سر سمبغیر ازین ده لاب میگردد

گدازم آبیار جلوهٔ معشوق میباشد
گستان می سوزد و خاکسترش مهتاب میگردد

شد از برگ تماشا خار را هم بستر مخمل
بچشم بسته مژگان دستگاه خواب میگردد

درعزم شکست خویش زن گر جرأتی داری
درین ره هر قدر گستاخیست آداب میگردد

بهر حرات حریف همت قاتل نمیسنجد
بگوشش می برم خونی که آنجا آب میگردد

شب حیرت دیدارتوام دام کمین شد
هر ذرهٔ اجزای من آئینه نگین شد

خاکستر از اخگر چه قدر شور برآرد
دل سوخت برنگی که کباب نمکین شد

از عالم حیرانی من هیچ مپرسید
آئینه کمین گهی بود چنین شد

موهوم این لنگر ادبا رچه سودا ست
چون سایه نباید کمک روی زمین شد

حیرتکدهٔ دهر ز بس خصم تسلی است
ای آینه دل شوکه نخواهی بازین شد

بیدل عدم و هستی ما هیچ ندارد
جز گرد خیالی که نه آن بود و نه این شد

منظم عمر که سرتا سرش روانی بود
خیال مدت موهوم سکته خوانی بود

چه رنگها که ندارم ببادپیمانی
بهار شمع درین انجمن خزانی بود

پس از غبار شدن گشت اینقدر معلوم
که بارها همه بردوش ناتوانی بود

فغانکه چاره و تدبیر هیچ نیافت کسی
بزلف نالهٔ من در دم امستخوانی بود

من از فسرده دلی نقش پا شدم ورنه
بطالع کف خاک من آسمانی بود

Marfat.com

طراوت گل اظهار شبنمی میخواست
ز خجلت آب نگشتن چه زندگانی بود

نیافت چرخ جفا پیشه قابل ستمی
همیشه بسمل این تیغ امتحانی بود

تلاش موج درین بحر هیچ پیش نرفت
گهر دمیدن مایاس بیگرانی بود

جهان گذر گه آئینه است و مانفسیم
تو هیچو مانفسی باش اگر توانی بود

فریب معرفتی خورده بود بیدل ما
چو وارسید یقینها همه گمانی بود

بهار حیرتست اینجا نه گل نه جام میخیزد
ز هستی تا عدم یکدیدهٔ ما دام میخیزد

کرم در کارتست ای بیخبر ترک فضولی کن
که از دست دعا برداشتن ابرام میخیزد

نه اشک من زمین فرساست نی آهی هوا پیما
غبار بیصدائیها باین اندام میخیزد

درین مزرع که دارد ریشه از سازگرفتاری
اگر یکدانه افتد بر زمین صد دام میخیزد

هوای سخت جانی داری کلاه فقر ساماں کن
که از تاج سرافرازان خیال خام میخیزد

سخن در پرده خونسازی بهست از عرض اظهارش
که از تحسین این بیدانشان دشنام میخیزد

رمیدن بر نمیدارد هوای عالم الفت من
ز جوش سبزه گرد این بیابان دام میخیزد

نفس در دل شکستم شعله زد دود از دماغ من
هوا در خانه میدزدم غبار از بام میخیزد

جنون آهنگ صید کیست یارب بیبیاکی
که چون نخجیر شور از حلقه های دام میخیزد

نفس سرمایهٔ بیدل ز سودای هوس بگذر
سحر هم از سر این خاکدان ناکام میخیزد

شور اشکم گر چنین راه طپش سر میکند
تر دماغیهای دریاندر گوهر میکند

حسرت جاوید هم عیب است مخمور ترا
جام میگردد اگر خمیازه لنگر میکند

بیخود از احرام گلزار خیالیم کیستم
گردش رنگم ره معشوقی سر میکند

از جنونم عالمی پوشید چشم امتیاز
هر که عریان میشود این خانه در بر میکند

راحتت فرشست اگر از وهم طاقت بگذری
نا توانی هر چه آمد پیش بستر میکند

فقر هم در عالم خود سایه پرور دغناست
آرمیدنهای ساحل بار گوهر میکند

Marfat.com

هیچکس یارب خجالتمند بیدردی مباد
دیدهٔ ما را غبار بی نمی تر میکند

جوهر آئینه عرض حیرت احوال ماست
ناله را فکر میانت سخت لاغر میکند

انیکه میگویند عنقا نقش وهمی بیش نیست
ما همان گفتیم اما کیست باور میکند

حسرت ساحل بهر بیدل که در دریای عشق
گم کسی بیخاک گشتن خاک بر سر میکند

کار دنیا بس که مهلک بود عبرتی ریختند
فرصت امروز خونشد رنگ فردا ریختند

عیش این محفل نمی ارزد باندوه شکست
بید ما غان هم بطبع سنگ مینا ریختند

قاتل ما چون سحر دامان ناز افشاندورفت
خون ما چون گل همان در دامن ما ریختند

این گلستان قابل نظارهٔ الفت نبود
آبروی شبنم ما سخت بیجا ریختند

با نم مطلب غبار انگیز چندین جستجو است
آرزو تا خانه ویران گشت دنیا ریختند

بوی یوسف از طپیدن پیرهن آمد بعرض
شد پری بی بال چندانی که مینا ریختند

بارش ابر کرم در خورد استعداد ماست
گشت بسمل تا شود سیراب خونها ریختند

رنگ تحقیقی ز بستم زین حنای نقش پا
اینقدر دانم که خونم را چو صهبا ریختند

ناقص باقیست همچون شمع باید سوختن
گر افسون هستی آتش بر سر ما ریختند

عاقبت بوئی نبردیم از سراغ عافیت
ساحل گم گشتهٔ ما را بدریا ریختند

اشک ما بیدل ز درد نارسائی خاک شد
ریشهٔ پیدا نکرد این تخم هر جا ریختند

جهان جنون بها ز غفلت نرگس سرمه ساش دارد
ز بیرنگ و بخواب ناز مگر که مخمل او قماش دارد

گشاد و بند نقاب امکان بسعی همتش گمیر آسان
که رنگ هر گل درین گلستان تیغ دو رباش دارد

اگر دهم بوی شکوه بیرون ز رنگ تقریر میچکد خون
مپرس از یاس حال مجنون دماغ گفتن خراش دارد

چو شد قبول اثر برابم ز خاک گل میکند نگاهم
فلک دو روزی غبار ما هم بزیر پای قماش دارد

بگرد صد دشت در شتابی که قدر عرض رسانیابی
سراز نفس سوختن نتابی بجز درسیدن تلاش دارد

نشسته ایم از لباس بیرون دگر چه لفظ و کدام مضمون
بخامشی نیز ساز مجنون هزار آهنگ فاش دارد

Marfat.com

سخن بی‌ادا نمودن عرض نیاز خطا نمودن
زوضع شوخی روا نمودن کلام نرمی معاش دارد
حذر ز تیز و بیرز بدکیشان مخور فریب صفا از ایشان
وضو نکردند خام ایشان هزار شاش و براش دارد

خطاست بیدل ز تنگدستی بفکر روزی الم پرستی
چو کاسه هر کس بخوان هستی دهن گشود ست آش دارد

راحت دل ز نفس بال فشان میباشد
آب این آئینه چون باد روان میباشد

سادگی جنس چو آئینه دکانی دارد
زینت ما بمتاع دگران میباشد

امن از فتنه نگردی بدارای حسود
زخمی تیغ ترا آفت جان میباشد

کج روایانه بارباب مطالب سر کن
راستی بر دل این قوم گران میباشد

غفلت منتظر وصل حبابیست محال
چشم اگر بسته شود دل نگران میباشد

بلبل طفل مزاجم بکجا دل بندم
گل این باغ ز رنگین قفسان میباشد

چشم تا واکنی از خویش برون تاخته ایم
صورت آئینه دامن بمیان میباشد

خاطر نازک ما ایمن از آفات نشد
سنگ در کارگه شیشه گران میباشد

سر تسلیم سبک مایه بسی قدر بهاست
جنس ما را کف دست دکان میباشد

ذوق خود بینی ما هم نشود محو فنا
بتوان یافت که آئینه چنان میباشد

صاف مشرب نه پسند د بیدل
هر چه در دل بلب آب همان میباشد

بیقراری در دل آگاه طاقت میشود
بجوهر سیماب در آئینه حیرت میشود

بر شکست موج تنکی میکند آغوش بحر
عجز اگر بر خویش بالد عرض شوکت میشود

غفلت ما شاهد کوتاه بینیهای ماست
گر رسا باشد نگه صیاد عبرت میشود

مجمع امکان که سوز انجمنها ساز اوست
چشم اگر از خود توانی بست غفلت میشود

بس که مد فرصت از پرواز عشرت برده اند
بال تا بر هم زنی دست ندامت میشود

شعله گردارد مقام عافیت خاکستر است
سعی ما از خاک گشتن خواب راحت میشود

بیدل این گلشن بغارت داده جولان کیست
کز غبار رنگ و بو هر سو قیامت میشود

Marfat.com

سیل غمی که داد جهان خراب داد
خاکم بباد داد برگی که آب داد

یارب چه مشربم که درین شعله انجمن
گردون میم بساغر اشکی کباب داد

اینست اگر شمار تب و تاب زندگی
امروز میتوان بقیامت حساب داد

بر موج آفتیم و امید کنار نیست
تدبیر راحت اینقدرم اضطراب داد

داغم ز اشک منتظری کز هجوم شوق
جانداد گر بقاصد جانان جواب داد

راحت درین بساط هوس خیز مشکل است
محمل اگر شوی نتوان تن بخواب داد

تا می بلعل او رسد از خویش رفته است
شبنم نمیتوان بکف آفتاب داد

از بس که مغنیم رقمی جز فنا نداشت
گردون بنقطه شررم انتخاب داد

انجام کار باده کشان جز خمار نیست
خمیازه های جام میم این شراب داد

پرواز شوقم از عرق شرم گل نکرد
خاکم غبارهای طپیدن بآب داد

بیدل سؤال چشم بآنراطرف مشو
یعنی که سرمه ناشده باید جواب داد

نفس با یکجهان وحشت بخاک و آب میسازد
پراکندان نشئه ما کلفت اسباب میسازد

بهجران شوق وصلی دارم و برخویش میلرزم
در آتش نیز این ماهی همان با آب میسازد

ببرق همتت ازابر کرم وضع نظر دارم
تر بهای هوس گشت مرا سیراب میسازد

چنین کز سوز دل خاکستر ایجاد است اعضایم
سر پهلوی من از بوریا سنجاب میسازد

دل بی نشئه واری نثار درد الفت کن
گدا از انگور را آخر شراب ناب میسازد

درین محفل ندارد بوی راحت چشم وا کردن
نگاه بیدماغان بیشتر در خواب میسازد

ندارد بزم امکان چون ضعیفی کیمیاساری
که اجزای غرور خلق را آداب میسازد

تو اصعبای ظالم مگر صیادی بود بیدل
که میل آهنی را خم شدن قلاب میسازد

آگاهی از خیال خودم بی نیاز کرد
خود را ندید آئینه تا چشم باز کرد

Marfat.com

نعل جهان در آتش فکر سلامت است
آن شعله آرمید که مشق گداز کرد

برزندگیست بار گران جا نیم هنوز
قد دو تا مرا خم ابروی ناز کرد

گامی نبود پیش ره مقصد فنا
این رشته را نفس بکشاکش دراز کرد

زین گلستان بحیرت شبنم رسیده ایم
باید دری بخانهٔ خورشید باز کرد

معنی نمای چهرهٔ مقصود نیستی است
بیدل مرا گداختن آئینه ساز کرد

از قضا برخوان ممسک گر کسی نان بشکند
تا قیامت منتش بی سنگ دندان بشکند

بی مصیبت گر نه بر طبع درشتت خوبیست
سنگ بر آتش بنه تا آبش آسان بشکند

با درشتان ظالمان هم در حساب عبرتند
سنگ اگر مرد است جای شیشه سندان بشکند

زیر چرخ آرا مهیا یکسر کمینگاه رم است
گرد ما آن به که بیرون بیابان بشکند

ساغر قربانیان از دست می افتاد گاش
دور مژگان خمار چشم حیران بشکند

بر تغافلخانهٔ ابروی او دل بسته ایم
یارب این مینا همان در طاق نسیان بشکند

هیچکس در بزم دیدار انیقدر گستاخ نیست
ایخدا در دیدهٔ آئینه مژگان بشکند

بر نمیدارد تأمل نسخهٔ دیوانگی
کم کسی اندیشه بر مضمون عریان بشکند

عجز بنیادی بر اسباب تحمل بار چند
رنگ میباید کلاه ناتوانان بشکند

کم تأمل کرشود صرف خیال نیستی
ای بسا گردن که از بار گریبان بشکند

بر سر ممغز بیدل تا بکی لرزد دلت
حور لوح آن به که هم در دست طفلان بشکند

ناله ام در دل ز آغوش اثر میگذرد
بیضه بشکافته پرواز زپر میگذرد

خط مسطر نشود مانع جولان قلم
تیغ را جاده کند هر که زسر میگذرد

چون نفس خانه پرستیم و نداریم آرام
عمر آسودگی ما بسفر میگذرد

موج ما بی نم ازین بحر پر آشوب گذشت
بهچو نظاره که از دیدهٔ تر میگذرد

نیست در گلشن اسباب جهان رنگ ثبات
همه از دیدهٔ ما همچو نظر میگذرد

Marfat.com

در مقامی که قناعت بلد استغناست
کاروان طپش از موج گهر میگذرد

رغبت جلوه چه و نفرت اسباب کدام
زین هوسها بگذر یا گذر میگذرد

عشق شد منفعل از طینت بیحاصل ما
برق ازین مزرعهٔ سوخته بر میگذرد

خودنمائی چه قدر زحمت دل خواهد بود
آخر این جلوه ات از آئینه در میگذرد

انجمن در قدمی هرزه بهر سو محرام
هر کجا پا فشرد تیغ ز سر میگذرد

بهوس ترک حلاوت نتوانی بیدل
نیست بی ناله اگر نی ز شکر میگذرد

بپرهیز از حسد تا وصل یزدان همقرین باشد
که مرحومست آدم هر فدر شیطان لعین باشد

کف دست توانائی بسود نهانی بار زد
مکن کاریکه انجامش ندامت آفرین باشد

ز چشم تیز بال انتظار شوق پرسیدم
جگر خون گشت و گفت احوال مشتاقان چنین باشد

بصد مژگان کشان گرد آسکی رفته ام از دل
من و نقدیکه بیرون راندهٔ صد آستین باشد

بخود پیچیدن ما نیست بی انداز پروازی
کمند موج ما را یک نفس گرداب چین باشد

نمایانم بر نگ سایه از جیب سیه روزی
چه باشد رنگ من یارب اگر آئینه بین باشد

محال است اینکه عجز از طینت من رخت بر بندد
سحر گر یک فلک بالد بخود آه حزین باشد

درین معبد فنا را مایهٔ توفیر طاعت کن
که چون خاکت دو عالم سجده یکنقش چنین باشد

گرت سمعست دامن زن وگر اشکست برق افکن
محبت حرفهای ما نمیخواهد چنین باشد

ز سیر ابر نک این چمن دل جمع کن بیدل
که هر جا غنچه گردیدی دلت در آستین باشد

از هجوم کلفت دل نالهٔ بی آهنگ ماند
بوی این گل از ضعیفی در طلسم رنگ ماند

در خرابات هوس تا دور جامم رسید
بیدماغی از شراب و نکهتی از رنگ ماند

عجز طاقت در طلب مارا دلیل عجز نیست
منزلی کو تا بیاید سر بپای لنگ ماند

منت صیقل مکش در دسر او هام چند
عکس معدومست اگر آئینه ات در زنگ ماند

سوختیم و مشت خاکی هم ز ما روشن نشد
شعله ما چون نفس در دام این نیرنگ ماند

Marfat.com

از حیا موجی نزد هر چند دل در هم گداخت
آب شد آئینه ما حیرتش در رنگ ماند

نام را نقش نگینها پال پرواز رساست
ما ز خود رفتیم اگر پای طلب در سنگ ماند

یکقدم ناکرده بیدل قطع راه آرزو
منزل آسودگی از ما بصد فرسنگ ماند

ز بعد ما نه غزل فی قصید میماند
ز خامها دو سه اشک چکیده میماند

ز بلبل و گل این باغ تا دهند سراغ
پر شکسته در رنگ پریده میماند

ز یاس شیشه اشکی مگر زنیم بسنگ
دگر نه صبح طرب نا دمیده میماند

گداخت حیرتم از نارسائی اشکی
که آب میشود و محو دیده میماند

کجا بریم غبار جنون که صحرا هم
ز گرد باد بدامان چیده میماند

بهر چه دانگری سر بدامن خاکست
جهان با شک ز مژگان چکیده میماند

مرا ببزم ادب گفتگی که هست اینست
که شوق بسمل دل ناطپیده میماند

بآب چشم صدف نیست موج بیتابی
سر شک ما بدل آرمیده میماند

خوش است تازگی طبع دوستان بیدل
که فطرت بشراب رسیده میماند

مشتاق تو گر نامه بری داشته باشد
چون اشک هم از خود سفری داشته باشد

ما خود نرسیدیم ز هستی مبنا لے
این آئینه شاید دگری داشته باشد

عمریست که ما گمشدگان گرم سراغیم
شاید کسی از ما خبری داشته باشد

افسانه تسلّی نفس عشرت ما نیست
این پنبه مگر گوش کرے داشته باشد

غیر از عرق شرم مقابل نه پسندد
هستی اگر آئینه گری داشته باشد

ای اهل خرد منکر اسرار نباشید
دیوانه ما هم هنری داشته باشد

زین فیض که عامست لب مطرب ما را
خاکستر ما هم شرری داشته باشد

عالم همه گر یکدل بیمار برآید
مشکل که ز من خسته تری داشته باشد

چشمیست که باید برخ هر دو جهان بست
گر رفتن از نیخانه دری داشته باشد

Marfat.com

بیدل دل افسرده بعالم نتوان یافت
هر سنگ که بینی شرری داشته باشد

یاد شوقی ز جفاهایت دل ما شاد بود
در شکست این شیشه را جوش مبارکباد بود

وانکرد آئینه گردیدن گره از کار ما
بند حیرت سخت تر از بیضهٔ فولاد بود

زندگی را مغتنم میدانستم غافل ازین
کز نفس تیغ دودم در دست این جلاد بود

بلبل ما از فسردن ناز گلها می کشد
گر پری میزد چو رنگ از خویش هم آزاد بود

عالم نسیان تماشاخانهٔ عبرت سراست
عکس بود آئینه تا آن جلوه هم در یاد بود

سرمه اکنون نسخهٔ خاموشی از من میبرد
یاد ایامی که بر مو برتنم فریاد بود

شد نگارستان چین تا بیخودی طی کرده ام
لغزش پا میبراهت خامهٔ بهزاد بود

مفت ما گر سعی ناکامی بهستغنا زدیم
ورنه دل مستقی و عالم همه آباد بود

پیریم جز ساغر تکلیف جان کندن مداد
قامت خم گشته بیدل تیشهٔ فرهاد بود

توان اگر همه دوران آسمان گردید
یکی ز خواهش یکدل نمیتوان گردید

چه حرصها که نشد جمع تا بخود چیدیم
هوس متاعی ما عاقبت دکان گردید

ز خود برآمدگان یک قلم فلک تازند
نفس دوگام گذشت از خود و فغان گردید

گهر ز غفلت خودداری از محیط جداست
نباید این همه بر طبعها گران گردید

بهار چشمک رنگین نیازوحشت داشت
شرار کاغذ ما نیز گلفشان گردید

چو طفل اشک مپرس از رسائی طبعم
ز خود گذشتم اگر در نفس من روان گردید

دلی بدست تو افتاد مفت شوخ حیا
بروی آینه صد رنگ میتوان گردید

خوشم که عشق نکرد امتحان برون آرم
شکستهٔ بال من در قفس نهان گردید

عدم سراغ جهان نکتهٔ ام بیدل
غبار من بهوای که ناتوان گردید

وحشت ما را تعلق رام نتوانست کرد
باده ما بیچکس در جام نتوانست کرد

Marfat.com

در جنون زاریکه ما حیرت کمین را تیغ ساخت
آسمان هم یک نفس آرام نتوانست کرد

گر دلت صاف است از گمراهی دنیا چه باک
قبح شخص آئینه را بدنام نتوانست کرد

آرزو خون شد ز استغنای معشوقان سپرس
من دعا کردیم و او دشنام نتوانست کرد

موج گوهر با همه خشکی نشد محتاج آب
طبع استغنا نظر ابرام نتوانست کرد

در عدم هم قسمت خاکم همان آوارگیست
دور گردون آغازم را انجام نتوانست کرد

اخگر ما سوز خاکستر دماند از خویشتن
این کمین شد خاک و ترک نام نتوانست کرد

نالها در دل فسردا نازبست احرام لب
گرد این کاشانه سیر بام نتوانست کرد

آب زد بیدل بر اهش عمرها چشم ترم
آن ستم گر یک نگه انعام نتوانست کرد

چون شفق از رنگ خونم هیچکس گلچین نشد
ناخنی هم زین حنای بی نمک رنگین نشد

داغم از وارستگیهای دعای بی اثر
کز فسون مدعا منت کش آمین نشد

با لباس فقر از آلایش دنیا چه باک
این نمد هرگز بآب آئینه تسکین نشد

سینه صافی هم نمیگردد علاج بدگهر
تیغ قاتل را وداع رنگ دفع کین نشد

تا ز هستی در تماشاخانه دل عیب نیست
کیست در سیر بهار آئینه خود بین نشد

سفله را بیدستگاهی خضر راه راستی است
این پیاده کجروی نگرفت تا فرزین نشد

خواب راحت بود وقف بیخودی اما چه سود
رنگ ما پرها شکست و قابل بالین نشد

بس که آزاد است بیدل از غبارات دوئی
ناله هم این مصرع برجسته را تضمین نشد

تا ساز نفسها کم مضراب نگیرد
آهنگ جنون دامن آداب نگیرد

غفلت بکمین دم پرپیست حذر کن
کز پرتو صحبت بشکر خواب نگیرد

با تشنه لبی ساز و مخور آب ازین بحر
تا حلق ترا تنگ چو گرداب نگیرد

دل مست جنونیست مگو نید خرد را
کامروز سراغ من بیتاب نگیرد

آنرا که طپیدن فکند قرعه وصلش
حیفاست که آئینه بسیماب نگیرد

Marfat.com

بی کینه ام ازخلق برنگی که چو یاقوت
موازاثر آتش من تاب نگیرد

بنیاد تو تا چند شود سدره عمر
بیدل کف خاکی ره سیلاب نگیرد

صبحی بگوش عبرتم ازدل ندا رسید
کای بیخبر بما برسید آنچه وا رسید

دریاست قطره که بدریا رسیده است
جز ما کس دگر نتواند بما رسید

قابل اثر نه زفلک شکوه ات خطاست
غم نیز نعمتی است اگر اشتها رسید

برق شرار دیده ام ازدوختم مپرس
بالی فشانده ام که ندانم کجا رسید

تا وادی غبار نفس طی نمی شود
نتوان بمقصد دل بیدعا رسید

چون نالهٔ که بگذرد از بند بندنی
صد جا نشست حسرت ما تا بما رسید

قانون خیر باد جهان ساز مفلسی است
هر جا رسید از کف خاکی دعا رسید

تنها نه من جنون اثر بوی وحشتم
گل نیز زین چمن بدماغش هوا رسید

از خود گذشتن است فلک تا زی نگاه
تا نگذری زخود نتوان بهیچ جا رسید

رنگ پریده قابل گرد سراغ نیست
جائی رسیده ایم که نتوان بما رسید

بیدل من آن سرشک ضعیفم که ازمژه
تا خاک هم بلغزش چیدن عصا رسید

شب که ازشوق تو پروازم بهیار آهنگ بود
استخوان هم درتنم چون شمع مغز رنگ بود

خواب راحت کرد دل آخر بافسون صفا
داشت مژگان هم آئینه تا در رنگ بود

هر بن مویم به پیری آشیان حیرتست
یکسر و چندین گریبان نغمهٔ این چنگ بود

نوحه طوفان کرد هر جا نغمه سر کرده ایم
ساز ما را خیر و با دعیش ما پیش آهنگ بود

بی نشان بود انجمن گر وسعتی میداشت دل
رنگ ما بیرون دویدازبسکه مینا تنگ بود

اشکم ازلغزیدنی بردوش صد مژگان گذشت
قطع چندین جاده پا انداز پای لنگ بود

قید دل بیدل نفس را هرزه سنج وهم کرد
شوخی نازپری در شیشهٔ بی سنگ بود

Marfat.com

قدح می برکفست و شمع گل در آستین دارد
درین محفل عرق می پرورد هرکس جبین دارد

گرد در طبع نی هرچند افزون ناله رعناتر
کمند مارسائی درخور سامان چین دارد

رهائی نیست مارا از فلک با خاک گردیدن
بهرجا دانه هست آسیا زیر نگین دارد

بحیرت کوش تا گرد پرده دل وا کشی حرفی
زبان جوهر آئینه آهنگ حزین دارد

نمیخواهد کسی خود را غبار آلود بیدردی
اگر ما دردول داریم زاهد دردبین دارد

تو هر رنگی که خواهی جلوه کن در تنگنای دهر
سراسر خانه آئینه ام یک گل زمین دارد

اثرهای تعلق نیست مانع وحشت مارا
نفس تا نالهٔ دامن بپرزند صد رنگ چین دارد

سر شکم دود آهم شعله ام داغ دلم بیدل
چو شمع از حاصل هستی سراپایم همین دارد

عقل اگر صد انجمن تدبیر روشن میکند
فکر مجنون سطری از زنجیر روشن میکند

انتظار فیض عشق از خامی خود میکشم
چوب تر را سعی آتش دیر روشن میکند

از عرق بر جبههٔ افسون چراغان خوانده ایم
بزم ما را انجلت تقصیر روشن میکند

بگذر از صیادی مطلب که صحرای امید
خانهٔ برق از رم نخجیر روشن میکند

عالمی چشم از مزار ما بعبرت آبداد
خاک ما فیض هزار اکسیر روشن میکند

چون بنای موج پرداز شکستم داده اند
معنی ویرانه ام تعمیر روشن میکند

داغ نومیدی دلی داریم در هر دم تپش
شمعها از آه بی تاثیر روشن میکند

گرمی هنگامهٔ امکان جلال عشق اوست
آتش این بیشه چشم شیر روشن میکند

ای شرر رفت نکاهت جلوه زار عافیت
روزگار آئینهٔ ما دیر روشن میکند

هیچکس بر در نزد بیدل ز زندانگاه چرخ
غنچه با این خانهٔ دلگیر روشن میکند

گو صبح طرب در ملک هستی دیر می آید
در اینجا موی پیری هم بصد شبگیر می آید

من و ما نیست غیر از شکوهٔ وضع گرفتاری
ز ساز هر دو عالم نالهٔ زنجیر می آید

بنعمت غره این گردخوان منشین که مهمانش
دل خود میخورد چندانکه از جان سیر می آید

Marfat.com

مبنای وهم بر معدوم مطلق تهمت قدرت
ز خدمت بی نیازم گر ز من تقصیر می آید

جراحت پرور عشقم بگلزارم چه میخوانی
که در گوشم ز بوی گل صدای تیر می آید

بحیرت رفته ام از سیر گلزارم چه میپرسی
نگاه بیخودان از عالم تصویر می آید

بغفلت تا توانی ساز کن از آگهی مگذر
که از تمکین مجنون ناله زنجیر می آید

صفا گیتیان ندارند انتظار رنگ گردیدن
سحر بر هر گاه می آید بعالم پیر می آید

ندارد صید بیدل طاقت رحم تغافلها
خدنگت امتحان ناز بر دلگیر می آید

بی یاس دل از هر چه ندارد گله دارد
نا سودن دست تو هزار آبله دارد

زنهار پی مشرب مجنون روشان گیر
گر عافیتی هست همین سلسله دارد

هر جا روی از برق فنا جان نتوان برد
عمریست که آتش پی این قافله دارد

یک غنچه بصد رنگ گل افشان خیال است
یکتائی او هیچقدرم ده دله دارد

دنیا الم غفلت و عقبی غم اعمال
آسودگی از مادو جهان فاصله دارد

بگذشته ز سر راه بجائی نتوان برد
هشدار که پای تو همین آبله دارد

در دسر گل چند دهد نازله بلبل
بیدل غزل ما نشنیدن صله دارد

امشب غبار ناله دل سرمه رنگ بود
یارب شکست شیشه من از چه سنگ بود

عالم بخون طپیده نومیدی من است
جستن ز صید گاه مرادم خدنگ بود

از بس که بیدماغ تماشای فرصتیم
ما را بخود نیامده رفتن درنگ بود

حسن از غبار شوخ نگاهان رمیده است
اینجا هجوم آئینه پشت پلنگ بود

در دل بروی دل دو جهان جلوه تنگ یافت
این جامه بر قد تو چه مقدار تنگ بود

از کشتنم نشد شفقی طرف دامنی
خونم درین ستمکده نومید رنگ بود

بوس لفش تبسم صبح امید کیست
اینجا همین بهار حیا مل بچنگ بود

صبری مگر تلافی آزار ما کند
مینا شکست آنچه بدل بست سنگ بود

Marfat.com

آهی نکرد و گل که دمی از خودم نبرد
رنگ شکسته‌ام پر چندین خدنگ بود

بیدل بجیب خویش فرو بردم سر چو صبح
چشم بهم نیامده کام نهنگ بود

داغ نیرنگ جنونم نیست آسان شستنی
خون خورد صد شعله تا داغی بسامان بشکفد

تنگنای عرصه موهوم امکان را کجاست
آنقدر وسعت که یک زخم نمایان بشکفد

آبیار ما ادب کاران گدا از حیرت است
چشم ما مشکل که بر رخسار جانان بشکفد

زین چمن محروم دارد چشم خواب آلوده ام
بی بهاری نیست حیرت کاش مژگان بشکفد

اشک مژگان پرورم از حیرتم غافل مباش
ناله اندودست آن نی کز نیستان بشکفد

تا قیامت در کف خاکی که نقش پای اوست
دل طپید آئینه بالد گل دمد جان بشکفد

نیست غیر از شرم حاجت ابر گلزار کرم
میکند سایل عرق تا دست احسان بشکفد

بر دل مایوس بیدل پشت دستی میگزم
غنچه این عقده کاش از زخم دندان بشکفد

نقش دوئی بر آئینه من نبسته اند
رنگ دل است اینکه برویم شکسته اند

آفاق نیست مرکز آرام هیچ کس
زین خانه کمان همه یک تیر جسته اند

ابنای روزگار برای گلوی هم
خنجر شدن اگر نتوانند دسته اند

بیگانگی ز وضع نفس بال میزنند
وا ماندگان در آبله دامن شکسته اند

بیدل نخسته است گهر او طلسم آب
نقد یست دل که در گهر اشک بسته اند

دلدار رفت و دیده بحیرت دوچار ماند
با ما نشان برگ گلی زان دیار ماند

مژگان ز دیده قطع تعلق نمی کند
مشت غبار من بره انتظار ماند

پیری سراغ خجلت عمر گذشته است
مزدور رفت و دوش هوس زیر بار ماند

آنجا که من ز دست هوس عجز میکشم
دست نیاز سنگ بزیر شرار ماند

یاسم نداد رخصت اظهار نالهٔ
چندان شکست دل که نفس در غبار ماند

Marfat.com

خود داریم بعقدهٔ محرومی امید — در بحر نیز گوهر من در کنار ماند
زنهار خو مکن مگر ایجانی آنقدر — شد سنگ ناله که درین کوهسار ماند

بیدل ز شعلهٔ که نفس بر فنای اوست
داغی چو شمع گشته بلوح مزار ماند

از چرخ نهر ابله و نادان گله دارد — جای گله اینست که انسان گله دارد
زنهار بخود نیز ترحم ننمائی — امروز درین انجمن احسان گله دارد
اظهار عرق خجلت دیباچهٔ شرم است — مکتوب من از شوخی عنوان گله دارد
ای بیخبر از کم خردان شکوه چه لازم — انسان نبود آنکه ز حیوان گله دارد
مخمور رضا را چه خموشی چه تکلم — چندانکه نفس میزند انسان گله دارد
در نسخهٔ کیفیت این باغ وفائیست — مضمون گل از بستن بیمان گله دارد

بیدل بهوس داغ محبت نفروزی
امشب که تو داری ز چه اغمان گله دارد

شب که در بزم ادب قانون حیرت ساز بود — اضطراب رنگ بر هم خوردن آواز بود
صافی دل کرد لوح مشق صد اندیشه ام — یاد ایامی که این آئینه بی پرواز بود
عشق بی پروا دماغ امتحان ما نداشت — ورنه مشت خاک ما هم قابل پرواز بود
نو نیاز الفت داغ محبت نیستیم — طفل اشکم چون شرر در سنگ آتشباز بود
دوری و صلت طلسم اعتبار ماست — ورنه این عجز یکه می بینی غرور ناز بود
درخور کسوت کنون خجلت کش رسوا نهم — عمرها عریانی ما پرده دار راز بود
کاش ما هم یکدو دم با سوختن می ساختیم — شمع در انجام داغ حسرت آغاز بود
یک گهر بی ضبط موج از بحر امکان کل نکرد — بر سری اندوخت جمعیت گریبان ساز بود

هستی ما نیست بیدل غیر اظهار عدم
تا خموشی پرده از رخ برفکند آواز بود

بهر جا ساز خجلت اضطراب آهنگ میگردد — موج یکعرق صد آسیای ننگ میگردد

Marfat.com

بسعی خود نظر کردن دلیل دوریست اینجا
شمار گام هر جا جمع شد فرسنگ میگردد

فریب آب نتوان خورد از آئینهٔ هستی
که امروزش صفائی نیست فردا زنگ میگردد

دماغ وهم سرشار است در میخانهٔ امکان
می تحقیق تا در جام ریزی ننگ میگردد

نمیدانم هوا پرورد شوق چه گلزارم
که همچون بوی گل رنگم برون رنگ میگردد

ز الفتهای دل بگذر که با آن پرفشانیها
نفس اینجا ز لب ناجسته عذر لنگ میگردد

جنونم جامه واری دارد از تشریف عریانی
که گر پیراهنم بر رویش افتد تنگ میگردد

دل آن بهتر که چون اشک از طپیدن بگذرد بیدل
که این گوهر بکیدم آرمیدن سنگ میگردد

تا گرد ما باوج ثریا نمیرسد
سعی طلب بآبلهٔ پا نمیرسد

دیوانگان هزار گریبان دریده اند
دست هوس بدامن صحرا نمیرسد

در جستجوی ما نکشی زحمت سراغ
جائی رسیده ایم که عنقا نمیرسد

عبرت نگاه عالم انجام شمع ماست
هر جا سر لیست جز بته ما نمیرسد

زاهد دماغ توبه بکوثر رسانده
معذور کین خیال بصهبا نمیرسد

آخر بر نگ نقش قدم خاک گشتن است
آئینه پیش ما و کسی وا نمیرسد

بیدل غریب ملک شناسائی خودیم
جز ما کسی بما نمیرسد

رمز آشنای معنی هر بیخبر نباشد
طبع سلیم فیضست ارث پدر نباشد

غفلت بهانه مشتاق خوابت فسانه بیدل
بر دیده سخت ظلمت است گر گوش کر نباشد

خلق و هزار سودا ما و جنون و حیرت
کین جا ز بیکسیها خاکی بسر نباشد

ما را بر نگ شبنم تا آشیان خورشید
باید بدیده رفتن گر بال و پر نباشد

برقی ز دور دارد هنگامهٔ تجلی
ای بیخبر دان به بینید دل جلوه گر نباشد

هر چند کار فردا ست امروز رفت خود کن
شاید دماغ طاقت وقت دگر نباشد

پیداست از ندامت عذر ضعیفی ما
شبنم چه وا نماید گر چشم تر نباشد

Marfat.com

خواهی بخلق رو کن خواهی خیال و کن
ای عالم تماشا بر خود نظر نباشد

عجز نپسندید از ما شکوهٔ قاتل بلند
جز مژه گردی نشد از کوشش بسمل بلند

نامهٔ شکر و شکایتهای ما کم فرصتی است
نیست جز گردِ نفس از شخص مستعجل بلند

جاه را با آبروی خاکساریها مسنج
نیست ممکن گردن موج از سر ساحل بلند

کاروان یاس هستی را سراغ حیرتیم
هر که رفت از خویشتن گرد آشتم در دل بلند

هستی موهوم ما در حیرت انجام سوخت
سایه داری هم نگردیدیم ز آب و گل بلند

پای از خود رفتن ما بود سر برداشتن
موج بی تمکین چرا زین بحر شد غافل بلند

با غرور ناز او مشکل برآمد عجز ما
گرد مجنون تا رسا و دامن محمل بلند

ما ز صد دیوان بیک مصرع قناعت کرده ایم
نشئهٔ صهبا چه دارد فطرت بیدل بلند

گر شوق براهت قدمی پیش برآرد
چون آبله با لیدنم از خویش برآرد

آنجا که خیال تو دهد عرض تجمل
تنها نیم از هر دو جهان بیش برآرد

نومیدی سود ازدگان تیر دعائیست
امید که آن نوخط ما ریش برآرد

با برق سواران چه کند سعی غبارم
وا ماندگی نیست اگر پیش برآرد

بیدل چمن آرای گریبان خیال است
یارب نشود آنکه سر از خویش برآرد

جنون اندیشه بگذار تا دل زیر سر پیچد
بدانش ناز کن چندانکه سودائی بسر پیچد

تعین هر چه باشد خجلت دون همتی دارد
بگو تا هی هست مایل رشته بر خود هر قدر پیچد

نگه محو خیال اوست اما چشم آن دارم
که دل یک قطرهٔ خون گردد و در چشم تر پیچد

چه امکانست ملی گردد بساط حیرت عاشق
چو مژگان هر دو عالم را اگر بر بندد لر پیچد

خوشا طبع امید پرفشانیهای اندیشش
که صد عمر ابد در فرصت قرص شود پیچد

نفس بر هم نمیدارد دماغ صبح نومیدی
دعای ما کنون خود را بطومار دگر پیچد

Marfat.com

برنگ شمع مجنون گرفتاری دلی دارم
که زنجیرش گر از پا وا کنی چون مو بپیچد

ز اسباب هوس بر هر چه پیچی فال کلفت زن
گره پیدا کند در هر کجائی بر شکر پیچد

جنونم داغ شد در کسوت ناموس خودداری
گر پیبانی چو گل دامن کنم تا بر کمر پیچد

کسی بیدل بسعی وحشت از خود بر نمی آید
ز غفلت تا کجا گرداب باز نجیر سر پیچد

مشرب عشاق بر وضع هوس تنگی کند
عالم عنقا پر واز نفس تنگی کند

بید ماغی دستگاه مشرب یکتائیم
خانه آئینه ما بر دو کس تنگی کند

انتظار بیخودی ما را جنون پیمانه کرد
حلق مستان از شراب دیر رس تنگی کند

واصل مقصد ز خاموشی ندارد چاره
چون بمنزل آمد آواز جرس تنگی کند

عالمی را الفت جسم از عدم دلگیر کرد
بر قفس پرورده بیرون قفس تنگی کند

دیده بی رویت ندارد چاره تشویش غیر
آنچه بر گل وا شود بر خار و خس تنگی کند

چون سحر بیدل من و هستی همین پیراهنی
گر چیا بر خویش می بالد نفس تنگی کند

آنروز که پیدائی ما را اثری بود
در آئینه ذره غباری نظری بود

نقشی ندمیدیم بصد رنگ تامل
نقاش هوس خامه موی کمری بود

دل رنگ امیدی ندمانید که نشکست
عبرتکده ام کارگه شیشه گری بود

از جرات پرواز بجائی نرسیدیم
جمعیت بی بال و پری بال و پری بود

نگذاشت فلک با تو مقابل دل ما را
فریاد که آئینه بدست دگری بود

آخر بخودم برد براه تو نشستن
آسودگی شعله کمین سفری بود

دل گشته یکتائی حسن است وگرنه
در پیش تو آئینه شکستن هنری بود

افسوس که دامان هوائی نگرفتیم
خاکستر ما قابل عرض سحری بود

نیک و بد عالم همه عنقا صفتانند
بیدل خبر از هر که گرفتم خبری بود

Marfat.com

گذشتگان که ز تشویش نام و ننگ رستند
مقیم عالم یارند هر کجا هستند

ز ماهتاب گذشتست مدِ ابرویت
کمانکشان زه ناز پر ز بر دستند

چه جلوه‌ها که چو شبنم هوائیان گلیست
شدند خاک و غبار نگاه شکستند

نمیتوان بکمانخانهٔ فلک آسود
کجا گذشته چه آینده تیر یک شستند

ز سازِ عافیت خاک میرسد آواز
که ساکنان ادب گاه نیستی هستند

کدام موج ندامت خروش طاقت نیست
شکستگان همه آواز سودن دستند

درین زمانه سخن محو یاس شد بیدل
دمیده عقدهٔ دل معنئی که می بستند

هوش با عافیت آئینهٔ هستی نشود
تیست ممکن که کند کاری و عاصی نشود

باخبر باش که نگذشته ز عالم و بم
نقش فردای تو با آئینه دی نشود

ضعف سرمایه‌ام از لاف غرور آزادم
من و آهی که رگ گردن دعوی نشود

خون عشاق وطن در رگ نسرین دارد
نیست این آب درین جوی که جاری نشود

عشق اگر عام کند رسم خود آرائیها
محملی نیست در بند شت که لیلی نشود

نفی خود کرده‌ام آن جوهر اثبات کجاست
تا کی این لفظ رود از خود و معنی نشود

غم شمشی پرده برانداز هزار اسرار است
در غم سرو تو وا سوزد و قمری نشود

پا بسیلاب فنا وانگذاری بیدل
باخبر باش که رخت تو ناری نشود

نهال وحشت ما خالی از ثمر نبود
ز خود برآمدن ناله بی اثر نبود

درین محیط که هر قطره نقد باختنی است
خوش آن حباب که آبش بر جگر نبود

بعالمی که ادب محو بی نشانیهاست
هوس اگر همه عنقاست نامه بر نبود

غبار هر دو جهان در سراغ ما خون شد
ز رنگ باخته در هیچ جا اثر نبود

ز بسکه الفت مردم عذاب روحانیست
فشار قبر چو آغوش یکدگر نبود

بغیر ساز عدم هر چه هست رسوائیست
مباد سایه شب بر سر سحر نبود

Marfat.com

زبان عافیت اندوز از سخن بیدل
ز عرض نغمهٔ خود ساز صرفه برنبود

نسیمی گوئی از گلزار الفت سازمی آید
که مشت خاک من چون چشم در پروازمی آید

من و نظارهٔ شوخی که از بیگانه خوئیها
در آغوش است و دور از یک نگه اندازمی آید

چه حاجت مطرب دیگر اد بگاه محبت را
که از یکدل طپیدن کار چندین سازمی آید

فسون ساز عشرت گر نگردد پنبهٔ گوشت
بقدر دست برهم سوده هم آوازمی آید

ز دریا بازگشت قطره گوهر در گرو دارد
نیاز من ز طوف جلوهٔ او نازمی آید

هنوز از سخت جانی آنقدر طاقت نگه دارم
که از خود میتوانم رفت اگر او بازمی آید

دل هر ذره خورشید است اما جهد کن بیدل
منه آئینه از دستت اگر پروازمی آید

هر نفس در دل صد هزار اندیشه پیدا میکند
جنبش این دانه چندین ریشه پیدا میکند

دل و فا بلبل نوا واعظ فسون عاشق جنون
هر کسی در خور همت پیشه پیدا میکند

اقتضای جلوه دارد اینقدر تمهید رنگ
تا پری بی پرده گردد شیشه پیدا میکند

در زوال عمر وضع قامت پیری بست
نخل این باغ از خمیدن ریشه پیدا میکند

عرصهٔ آفاق جای جلوهٔ یکنا له نیست
نی گره از تنگی این بیشه پیدا میکند

بیدل از سرمایهٔ میخانهٔ دل نگذری
نقشها این پرده اندیشه پیدا میکند

اگر از گدازم نمی گل کند
دو عالم ز من شیشه پر مل کند

محیط است چون محو گردد حباب
ز خود گم شدن جزو را کل کند

مکش سر ز پستی که آواز آب
ترقی بقدر تنزل کند

چه سیل است یارب دم تیغ را
که چون از سرم بگذرد پل کند

ز بیداد آن چشم نتوان گذشت
ولی ار برد خون کند مل کند

ز بس لطف و قهرش همه خوش ادا ست
نگه میکند گر تغافل کند

Marfat.com

دلت بید ماغ است بیدل مبادا
بتعطیل حکم تو کل کند

تسلی کو اگر منظور اسباب هوس باشد
ندارد برگ راحت هر کرا در دیده خس باشد

درین محفل حیا کن تا گلوی ناله نخراشی
نفس هم کم خروشی نیست گر فریادرس باشد

گلی پیدا نشد تا غنچه نگشود آغوشش
درین گلشن ملال از میوه های نیمرس باشد

بنالیدیم بر خود ذره در عرض پیدائی
شکنج دل سیمان مضمون که نتوان بست بس باشد

نه امکانست یاد حیرت پرواز گلزارت
نگاه عاجزان را سایهٔ مژگان قفس باشد

چه لازم تنگ گیرد آسمان ارباب معنی را
مقیم خانه آئینه باید بی نفس باشد

مکن ساز اقامت تا غبار خویش ننشانی
نفس پا برفشاند شاید آواز جرس باشد

شکست رنگ امید است سر تا پای من بیدل
ز سیر ما مشو غافل اگر عبرت هوس باشد

شب که جز یاس بکام دل ما یوس نبود
ناله هم غیر صدای کف افسوس نبود

سعی پرواز من آخر عرقی ریخت بخاک
اشک هم اینقدرش کوشش معکوس نبود

گوش ارباب تمیز انجمن سیماب است
ورنه بیتابی دل نیز کم از کوس نبود

جلوه در محفل ما جمله نقاب آرائیست
شمع ازان رنگ نیفروخت که فانوس نبود

دل بهر رنگ که بستیم ندامت گل کرد
عکس در آئینه هم جز کف افسوس نبود

سیر آئینه دل ضبط نفس میخواهد
ورنه آزادی ما اینهمه محبوس نبود

در تظلم کدهٔ دیر محبت بیدل
ناله فریاد دلی داشت که ناقوس نبود

طرهٔ او در خیالم گر پریشان میشود
از نفس هم دل پریشان تر پریشان میشود

میدهد سرسبزی این مزرع از ما تم نشان
دانه ریزی ریشه موی سر پریشان میشود

جادهٔ سر منزل جمعیت ما راستی است
چون برون افتد خط از مسطر پریشان میشود

هرزه گردی شاهد بی انفعالیهای ماست
خاک ما گرم کشد کمتر پریشان میشود

Marfat.com

چون نفس زنهار ترک آشیان دل مخواه
هر که پا بیرون نهد زین در پریشان میشود

خاکدان دهر بیدل مرکز آرام نیست
خواب ما آخرین بستر پریشان میشود

دل میرسید چرا سوخته یا میسوزد
هر که شد باب وفا سوخته یا میسوزد

تا کی از لاف کند گرم دماغ آهت
نفسی چند که وا سوخته یا میسوزد

نور انصاف گرانیست که شاهان دارند
سایه در بال هما سوخته یا میسوزد

شش جهت سوز سپند است ندانم بیدل
دل آواره کجا سوخته یا میسوزد

نفس تا پرفشان است از تو و من برنمی آید
کسی زین خجلت و در آتش افکن برنمی آید

بعریانی چو گردون باید م تا چار سر کردن
باین رازیکه من دارم نهفتن برنمی آید

گدازی از نفس گیر انتخاب نسخه هستی
که چون شبنم ز شیر صبح روغن برنمی آید

زمانی غنچه شو از گلشن صحرا چه میخواهی
بسامان گریبان هیچ دامن برنمی آید

چو آه بی اثر وا سوختم از ننگ بیکاری
اگر از خود برآیم دیگر از من برنمی آید

ادب فرسوده تر از اشک مژگان پرور یم بیدل
من و پائیکه تا کویش زدا من برنمی آید

از تغافل سبب ترک ادب باید کرد
روز خود را بغبار مژه شب باید کرد

گرد وارستگی بوی وفا باید بود
خاک در دیدهٔ اندوه و طرب باید کرد

دیدهٔ را که چمن پرور دیدار تو نیست
بتماشای گل و لاله ادب باید کرد

آنقدر شیفتهٔ نرگس خمار تو ام
که ز خاکم بقدح آب عنب باید کرد

چیست بر چرخ ادبگاه حضور در او ست
فکر خود کن گرت اندیشهٔ رب باید کرد

نم آب و کف خاکی بهم آمیختهٔ
هر چه آید ز تو کاریست عجب باید کرد

یک تحیر دو جهان در نظرت میسوزد
آتش از خانهٔ آئینه طلب باید کرد

باعث گریه درین دشت اگر چیزی نیست
الم بیکسی هست سبب باید کرد

Marfat.com

ترک لذات جهان مفت سلامت ثمرند — این شکر قابل آن نیست که تب باید کرد

بیدل این انجمن و هم گران نتوان یافت
در دهر مفت تماشاست طرب باید کرد

نگو رندازمی و زاهد ز تقوی گفتگو دارد — دماغ عشق سرشار است هرجا گفتگو دارد
عدم در سرمه خوابانده است شور محفل امکان — تامل کن خموشی تا کجاها گفتگو دارد
زبس برداشت افسون اهل از خود جهانی را — گر از امروز نپرسی ز فردا گفتگو دارد
ندارد صرفهٔ غیرت بجنگ سایه رو کردن — خجالت نقد پیکار یکه با ما گفتگو دارد
نفس وحشت نگار گرد از خود رفتن است اینجا — حریر خامها در لغزش پا گفتگو دارد
اثرهای کمال وحدتست افسانهٔ کثرت — برای خود خیال شخص تنها گفتگو دارد

غبار گردش چشمی است سر تا پای ما بیدل
زبان در سرمه گیرد هر که با ما گفتگو دارد

گذشت عمر دل از حرص گر نمیتابد — کسی عنانم ازین راه بر نمیتابد
درای محفل فرصت خروش صور گرفت — هنوز گوش من بیخبر نمیتابد
طلسم خویش شکستن علاج کلفت ماست — که شب نمیگذرد تا سحر نمیتابد
خروش دهر بلند است بر تغافل زن — که این فسانه بجز گوش کر نمیتابد
نگاهم از کمر یار فرق نتوان کرد — کسی دو رشته بهم اینقدر نمیتابد
چو اشک در گره خود طپیدنی دارم — دماغ آبله زین بیشتر نمیتابد

ز خویش میروم اینک تو هم بیا بیدل
که قاصد آمد و هوشم خبر نمیتابد

دلدار مقیم دل ما شد چه بجا شد — جایش بهمین آینه جا شد چه بجا شد
چشمش بغلط سوی دل انداخت نگاهی — تیریکه ازان شصت خطا شد چه بجا شد
چون سایه سر راه دو رنگی نگرفتیم — روز سیه ما شب ما شد چه بجا شد
چون سرو علم کرد مرا بی بری خویش — دست تهی انگشت نما شد چه بجا شد

Marfat.com

زین کبد و نفس عمر میان من و دلدار
گیرم که ادا های بجا شد چه بجا شد

در گرد سر جوهر پرواز دگر بود
بیدل نفس آئینه ناشد چه بجا شد

حیرتی در دل ازان لاله قبا می پیچد
که چو دستار چمن بر سر ما می پیچد

نامه تحریر مضامین تمنای توام
خامشی کیست که مکتوب مرا می پیچد

چه زمین و چه فلک گوشه زندان دل است
شش جهت جانب این تنگ فضا می پیچد

استخوان بندی اوهام زبس بیمغز است
آرزوها همه بر بال همما می پیچد

وحشتی نیست درین دشت که چون رشته شمع
جاده بر شعله آواز درا می پیچد

نالهٔ ما بچه تدبیر تواند برخاست
بیچونی صد گره اینجا بصدا می پیچد

عبرت مرکب کسان سلسلهٔ خجلت ماست
رشته از هر که شود باز بما می پیچد

قدرت افسانه ابرام نخواهد بیدل
نفس عاری اثر ها بدعا می پیچد

اگر نظارهٔ گل میتوان کرد
وطن در چشم بلبل میتوان کرد

محیط بیخودی منظور خویش است
بمستی جزو را کل میتوان کرد

نظر بر خویش وا کردن محال است
اگر گوئی تغافل میتوان کرد

اگر اینست عیش خاکساری
ز پستی هم تنزل میتوان کرد

عرق واری اگر از شرم کردیم
بجام عالمی مل میتوان کرد

پر آسانست زین دریا گذشتن
ز پیمایی اگر پل میتوان کرد

دهان یار ناپیداست بیدل
بفکر خود تامل میتوان کرد

لعل لب او یکدم بر حالم اگر خندد
تا حشر غبار من بر آب گهر خندد

یک شبنم ازین گلشن بی چشم تماشائیست
چندانکه حیا بالد ساز نظر خندد

یادم شمشیرت هر جا چمن آراید
چون شمع سراپایم یک رفتن سر خندد

Marfat.com

افسردگی دلرا از آه گشایش کو
سنگست همان کلفت هر چند شرر خندد

از چرخ کمان بنگر یا وهم تسلی شو
کم نیست ازینجا نه یک حلقهٔ در خندد

هر شبنم ازین گلشن تمهید گلی دارد
با گریه مدارا کن چندانکه اثر خندد

آنجا که زهم ریزد خار آئینهٔ مژگان
یک جبههٔ تسلیم صد کل بسجر خندد

از خجلت بیدردی داغ است سراپایم
مژگان بعرق گیرم تا دیدهٔ تر خندد

سامان طلب سهل است زین نقد که ما ورزیم
صبح ازد و نفس فرصت بر خود چه قدر خندد

از سعی هوس بگذر بیدل که درین گلشن
گل نیز اگر خندد از پهلوی زر خندد

گر چند نم ناله داری نذر بلبل میکند
شور محشر آشیان در سایهٔ گل میکند

غیر خاکستر دلیل اضطراب شعله نیست
هر قدر پرمیزنم افسردگی گل میکند

انتظار یبازاستغنا نگاهی می کشم
گر غبار سرمهٔ چشم تغافل میکند

منزلت خواهی مدارا کن که در فوارهٔ آب
اوج دارد آنقدر کز خود تنزل میکند

گریهٔ طوفان وحشت است ای بحر دست از خود بشو
میل ما خلخال پا از حلقهٔ پل میکند

بر لب ما خنده یکسر شکوه درد دل است
هر قدر خون میخورد این شیشه قلقل میکند

موج چون برهم خورد بیدل همین بحر است و بس
کم شدن از وهم هستی جزو را کل میکند

چشمی که بر آن جلوه نظر داشته باشد
یارب بچه جرات مژه برداشته باشد

ما را به او بگاه حضورت چه پیام است
قاصد مگر از خویش خبر داشته باشد

ما و من حیرت نگهان غیر دوئی نیست
این رشته محال است دو سر داشته باشد

افسانهٔ هنگامهٔ او با م مپرسید
شامی که ندارم چه سحر داشته باشد

ای بیخبر از عشق مجو ساز سلامت
جز سوختن آخر چه هنر داشته باشد

ما کام فسردیم چو خون در رگ یاقوت
رنگی ندمیدیم که بر داشته باشد

از وحشت ما بر دل کس نیست غباری
یکذره طپیدن چقدر داشته باشد

Marfat.com

بیدل خلف سلسلهٔ نسبت امکان
جز مرگ چه از ارث پدر داشته باشد

زین گرد خوان که سیری هیچ آرزو نشد
جز لقمهٔ نخورده فشار گلو نشد

وهم ظهور سیر گریبان عجلت است
فکری نداد رو که سر ما فرو نشد

در گشت زار وحشت امکان نگاشتند
تخمی که پایمال غرور نمو نشد

محو هلال گشت مه از شرم سجده ات
آه از جبین ما که در ابرو فرو نشد

پاک آمدیم و خاک شدیم این چه ذلت است
انجام کار هیچکس اینجا نکو نشد

اینها مثال آئینه بی مثالی اند
نشکفت زین چمن گل رنگی که بو نشد

سیر بهار غیر تماشای رنگ نیست
ما را کسی ندید که حیران او نشد

شرم طلب بسیر قناعت زما نرفت
خون شهید ما دیت آبرو نشد

بیدل چو شمع سوخت جبین نیاز ما
یا سجده که غیر گداز ش وضو نشد

گیست از جبد بآن انجمن ناز رسد
سر مه کردیم مگر تا بتو آواز رسد

در خور غفلت دل دعوی پیدائی نیست
همه محویم که آئینه به پرواز رسد

خذ رای شمع ز تشویش جهان آرائی
که مبادا سر حرفت بلب گاز رسد

ما و من آئینه دار چمن رسوائی است
هستی آن عیب ندارد که بغماز رسد

دامن فرصت هر چیز که داری مگذار
مژه و اشک محال است بهم باز رسد

کار آتش همه جا آئینه سوختن است
آه از انجام غرور یکه بآغاز رسد

خاکساری اثر چون و چرا نپسندد
عجز بهر چه زند سر مه بآواز رسد

مدعی در گذر از دعوی طرز بیدل
سحر مشکل که بکیفیت اعجاز رسد

بوالهوس از سبک سری حفظ سخن نمیکند
در قفس حبا بها یاد وطن نمیکند

از عرقی بطمع خود جمع مکن غرور رنگ
خواهر خویش میشود مرد که زن نمیکند

Marfat.com

نیست بعالم جنون گردش رنگ عافیت
هیچ کس از برهنگی جامه کهن نمیکند

زخم تو آنچه میکند بر دل خستگان عشق
صبح نکرد با هوا گل بچمن نمیکند

منع عتاب دلبران نیست بجهد عاشقان
بلبل اگر بخون طپد غنچه سخن نمیکند

سایهٔ دور از آفتاب معتکف خود است وبس
طالب وصل او شدن صرفه من نمیکند

نیست دمی که شانه وار در خم فکر زلف یار
بیدل سینه چاک ما سیر ختن نمیکند

تا ز عبرت سر مژگان بخمیدن نرسد
آنچه زیر قدم تست بدیدن نرسد

شرر کاغذم آوازهٔ صد پرواز است
صفحه آتش زن اگر مشق پریدن نرسد

نبود حکم قضا مانع تدبیر کسی
بگمان فلک افسون کشیدن نرسد

بی طلب ترک دو عالم همه ساز است اینجا
حرص مشکل که برنج طلبیدن نرسد

شرح حال دلم از عالم تجرید جدا است
آه اگر نامهٔ عاشق بدریدن نرسد

هر کجا پای نهی خاک بزیر قدم است
ما بر فتیم بجائی که رسیدن نرسد

چکنم با دو جهان بار ندامت بیدل
قوت من که بیک ناله کشیدن نرسد

جوهر لازم این آئینه عریانی نیست
دامن کسوت دیوانه بچیدن نرسد

شب که یاد جلوهات چشم خیالم آب داد
حیرت بیتابیم آئینه بر سیماب داد

در محبت خودگدازی هم نشاطی بوده است
هر قدر دل آب کردم یادم از مهتاب داد

استقامت در مزاج عافیت خون کرده ایم
رشته امید ما گسسته نتوان تاب داد

خواب امنی در جهان بی تمیزی داشتیم
چشم وا کردن سرم در عالم اسباب داد

غفلت هستی است اینجا نشئه پیدا کجاست
همچو محمل بایدم با مرگ داد خواب داد

شش جهت راه من از گرد تظلم بسته شد
بر در دل می برم از مطلب نایاب داد

تا توانی لب فرو بند از فسون ما و من
رشته بی سازی است نتوان زحمت مضراب داد

گر همه در بزم خاک تیره بارت داده اند
سایه وار از کف نخواهی دامن آداب داد

Marfat.com

پاس ناموس وفایم دل بدر آورده است
پیش خود باید جواب خاطر احباب داد

بی طراوت بود بیدل گرچه باغ انتظار
گریهٔ نومیدی آخر چشم ما را آب داد

فال از داغ زدم دل چمن آئین آمد
ورق لاله بیک نقطه چه رنگین آمد

هیچکس از غم اسباب نیاید بیرون
بار نابسته این قافله سنگین آمد

چه محال است سر از خواب گران بردارم
پهلوی من چو گهر در ته بالین آمد

صفحهٔ سادهٔ هستی رقم غیر نداشت
هر که شد محرم این آینه خودبین آمد

سایه از جلوهٔ خورشید چه اظهار کند
رفتم از خویش ندانم بچه آئین آمد

خون بدل خاک بسر آه بلب اشک بچشم
بجمال تو چها بر من مسکین آمد

در خزان غوطه زن و عرض بهاری دریاب
عالمی رفت به بیرنگی و رنگین آمد

صبر کردیم و بوصلی نرسیدیم افسوس
دامن ماتهٔ سنگ از دل سنگین آمد

بیدل آسوده ترار موج گهر خاک شدیم
رفتن از خویش چه مقدار تمکین آمد

بهرجا باغبان دریا دمان تاک بنشاند
بگو از بهر زاهد یکدو تا مسواک بنشاند

بسازد هیئت چون شعله تدبیر میسازم
ز خود برخواستن شاید غبارم پاک بنشاند

دمی چون صبح میخواهم قفس بر دوش بردارم
چو گل تا کی سپهرم در دل صد چاک بنشاند

اگرچه خت نوازش کرد از مکرش مباش ایمن
کمان چون تیر را در برکشد بر خاک بنشاند

صفای بادهٔ تحقیق اگر صیقل زند ساغر
برون چون رنگت از آئینهٔ ادراک بنشاند

شکار زحمتم بلیا بیم دارد تماشائی
مبادا جوش خونم الفت فتراک بنشاند

بشوخی مشکل است ارطینتم رفع هوس بیدل
مگر آب از صفا گشتن غبار خاک بنشاند

ذره تا خورشید امکان جمله حیرت زادهٔ اند
جز بدیدار تو چشمی هیچگه نگشاده اند

پرسش احوال ما وقف خرام ناز تست
عاجزان چون سایه هر جا پا نهی افتاده اند

Marfat.com

راز مستان کیست تا پوشد که این حق مشربان
خون منصور اند و بالاجوش چندین باده اند

مطلب عشاق نافهمیده روشن میشود
در پر عنقاست مکتوبی که نفرستاده اند

یکدل اینجا فارغ از تشویش توان یافتن
این منازل یکسر از آشفتگیها جاده اند

جلوهٔ او عالمی را خودپرست وهم کرد
حسن پرگار است این آئینه ها پرساده اند

چون حباب آراده طبعا نهم درین دریای هم
در ته باریکه بر دل نیست دوشی داده اند

شمع سان داغ و گداز واشک و آه سوختن
هم نهایت بارها بنشسته واستاده اند

بی سیاهی نیست بیدل جلوهٔ ایجاد خلق
یک قلم معنی طرازان تیره بختی زاده اند

همه راست زانجمن آرزو که بکام دل ثمری رسد
من و پرفشانی حیرتی که زمانه گل بسری رسد

چقدر ز منت قاصدان بگدازدم دل ناتوان
ببر تو نامه برخودم اگرم چو رنگ بری رسد

بگدام آئینه جوهری کشم النفات از آن پری
مگر انفعال گدازمن بقبول شیشه گری رسد

ز معاملات جهان گدبیرد گر اینهمه داد و دد
عف عف سگی بسگی خورد لگد خری بخری رسد

ز کمال نظم فسون اثر بگداخت بیدل بی خبر
چه قیامت است بر آن هنر که بهیچ تو هنری رسد

بطرازد امن ناز او چه ز خاکساری ما رسد
پر آن مژه به بلندی که ز گرد سرمه دعا رسد

بفشار تنگی این قفس چو حباب غنچه نشسته ام
پر صبح میکشم از بغل همه انفس همه وا رسد

ز خمار فرصت پرفشان ز بهار دیدم و نی خزان
همه جاست نشئه بشرط آن که دماغ ما بهوا رسد

بگشاد دست کرم قسم که درین زیانکده ستم
نرسد تهمت بستگی ز دریچه نان بگدا رسد

دل بینوا بکجا برد غم تنگدستی و مفلسی
مژه بر بهم آورم از حیا که بر بنه بقبا رسد

مگذر ز خاصیت سخا که سحاب مزرعهٔ وفا
بفتاد گی شکند عصا که فتاده بعصا رسد

بدعائی از لب عاجزان نگشوده در امتحان
که ز آبیاری یک نفس اثری به نشو و نما رسد

بقبول آن کف نازنین کمکند شفاعت خون من
در صبر میزم آنقدر که بهار رنگ حنا رسد

سر رشتهٔ طرب آگهان ببهار میرسد از خزان
تو خیال بیدل اگر کنی ز تو بگذرد بخدا رسد

Marfat.com

ز جراحت دل ناتوان بخیال وند هم نشان
شده مبتلای رنگ و بو نبرآمدم ز خود نفعال کو
که مباد آن کف نازنین بنفوس سا ید و خون کند
مگر آتش غم عشق تو بخرد رسیده زبون کند

ردیف الذّال

چمن تحیّر بیدلم که سحاب رشحهٔ خامه اش
بتأمّل گهر افکند سر قطرهٔ که نگون کند

ای ساز بر دوش تو پیراهن کاغذ
تا چند بهر شعله زنی دامن کاغذ
کس نیست برین خشک طبیعت نستیزد
گر آتش و گر آب بود دشمن کاغذ
در نامهٔ بی مطلب ما جای رقم نیست
قاصد نفسی سوخته در بردن کاغذ
فریاد که در مکتب بیحاصل امکان
یک نسخه نه ارزید بگردیدن کاغذ
چون خامه خجالت کش این مزرع خشکیم
چیدیم نم جبهه بافشردن کاغذ
بر فرصت هستی مفروشید تعیّن
کو یکدو شرر چین که کشد دامن کاغذ

ردیف الرّاء

بیدل سر فوارهٔ این باغ نگون است
تا کی بقلم آب دهی گلشن کاغذ

غبار فرصت ازین خاکدان وهم مگیر
بجاست با همه وحشت تعلّق اوهام
بعالمی که تو فی نارساست کوششها
زمین طینت ما نیست کینه خیز نفاق
ز حال ما بتغافل گذشتن آسان نیست
درین چمن نفسی میکشیم و میگذریم
زمان فرصت دیدار سخت موهوم است
گرفتم اوج پرست اعتبار عنقایت
همین کشاکش اوهام تا ابد باقی است
نفس درازی اوهام جرات آهنگ است
ز ساز عجز بهر جا نفس زدم بیدل

که پیر گشت سحر تا دهن گشود بشیر
بنا له نیست میسر گسستن زنجیر
وگرنه نالهٔ عاشق نمیکند تقصیر
با آب آتش یاقوت کرده اند خمیر
چو آب آئینه داریم خاک دامنگیر
مبر گمان بکاشانه آرمیدن تیر
بسایهٔ مژه نظاره میکند شبگیر
بنارسائی بال نگس کلاغ بگیر
فنا بجاست توخواهی بزی وخواه بمیر
بسر مه تا نرسد عذر نا له را بپذیر
بقدر جوهر آئینه شد بلند صفیر

Marfat.com

در طلسم وردازما میتوان بردن اثر
گرد ما چون صبح دارد دامن چاک جگر

زین محیط آخر بجام عافیت خواهیم رفت
موج آرامیده دارد چین دامان گهر

عالم امکان نمی ارزد بچندین جستجو
زین ره آخر میبری خود را دگر زحمت مبر

بیش ازین برناز نتوان خفت تمکین کجاست
ایخرامت موج کوهسار اند کی آئینه بر

سایهٔ گم گشته را خورشید میسازد سراغ
قاصدی هم از تو می باید زما گیرد خبر

عاقبت مخمور شد تا ساغر حیرات زدیم
آشیان خمیازه گشت از دستگاه بال و پر

برندارد دست زنگار از کمین آئینه را
هر کرا ذوق نمایش بیش کلفت بیشتر

گر فلک بی اعتبارت کرد جای شکوه نیست
بر حلاوت بسته دل تا در گره شد نیشکر

فکر فردا چند ازین خاک غبار آماده ات
هم تو خواهی بود صبح خویش تا صبح دگر

چند باید شد هوس فرسودهٔ کسب اعتبار
سر بهم ای غافل نمی ارزد بچندین دردسر

دود سودای تنزه از دماغ خود برآر
گر پری خواهی تماشا کن دکان شیشه گر

در دکان و هم وطن بیدل قماش غیر نیست
خود فروشیهاست اینجا غیر را از ما خبر

در عشق به پرواز نفس آئینه برگیر
هر چند رهت قطع شود باز سر گیر

بیحاصلی است آنچه ز تحصیل جنون نیست
دستی که نیابی بگریبان کمر گیر

تا چند زبان گرم کند خجلت لافت
ای شعله دمی با نفس سوخته در گیر

حیرت خبر از رشتی آفاق ندارد
آئینه شود هرچه بود عیب هنر گیر

آئینه اسرار دو عالم دل جمع است
سر وقف گریبان کن و دریا بگهر گیر

خودداری و اندیشه دیدار محال است
دل را بطپش آب کن و آئینه بر گیر

در محفل هستی نبود جای اقامت
خمیازه بهار است نفس جام سحر گیر

مرد طرب اهل وفا وقف طلب نیست
ای شمع ز آتش پر پرواز بزر گیر

امید بکوی تو بهمان خاک نشین است
کو هر سر مویم ره صحرای دگر گیر

Marfat.com

حرفی نوشتم که دلی خون نشد اینجا
از نامهٔ من در پر طاؤس خبر گیر

بیدل بره عشق ز منزل اثری نیست
با آبلهٔ گریه مفت سفر گیر

گل عجزی تصور کن نیاز کبریا بنگر
ز رنگی تراش و در کف پایش حنا بنگر

ز حیرت خانهٔ اسباب سامان گذشتن کن
درین ره تا ابد از خود رو و رو به قفا بنگر

چه لازم پرده بردارد حباب از ساز موهومش
گریبان چاکی و عریانی من در قبا بنگر

بساز رفتن آماده است همچون شمع اجزایت
سراپای خود ای غافل بچشم نقش پا بنگر

حباب بیسر و پایت پیامی دارد از دریا
که ای غافل ز نادانی خویش را از ناخدا بنگر

خرام سیل در ویرانها دارد تماشائی
ز رفتارت قیامت میرود بر دل بیا بنگر

نگاه ناتوانش سرمه کرد اجزای امکان را
قیامت دستگاهیهای آن مژگان عصا بنگر

زبان بیجودی افسانهٔ تحقیق میگوید
که عرض هر چه خواهی چون نگه از خود برآ بنگر

سواد انتظار جاه تا چشمت کند روشن
بعبرت استخوان کن سرمه و بال هما بنگر

با نصاف حیا تا پرده بر روی جدل بندی
با آن چشمی که خود را دیده باشی سوی ما بنگر

کدورت خیز اوهام اند ابنای زمان بیدل
دم حاجت دماغ این عزیزان را صفا بنگر

دمی که شعلهٔ شوق تو داشت سیر جگر
چو اخگرم عرق چهره بود و خاکستر

سراغ صبح مهیای عرض کم شدنست
نموده اند مرا در شکست رنگ اثر

طپش کدورتم از طبع منفعل پرور
نمیرود بفشاندن غبار دامن تر

نداشت مائدهٔ عمر بی فنا مزه
نمک زدند کباب مرا ز خاکستر

گرفتم اینکه بخود دارسی چه خواهی کرد
چو عکس پرور آئینه احتیاج مبر

فروغ محفل بی آبروی عمر هوا ست
بجز نفس نتوان رفت از بساط سحر

درای قافلهٔ رنگ سخت خاموش است
خبر مگیر که از ما گرفته اند خبر

ز نیک و بد مژه بستن هجوم عافیت است
خمار خواب گلش گر کنند ازین بستر

Marfat.com

تظلم تو بجائی نمیرسد بیدل
درین بساط بامید تخته حیف مدر

سیر گلزار که یارب در نظر دارد بهار
گز پر طاؤس دامن بر کمر دارد بهار

مو بمو از حسرت زحمت تبسم میکند
هر که گرد بسملت بر من نظر دارد بهار

نیست در بار دماغ آشفتگان این چمن
آنقدر صبری که بار رنگ بردارد بهار

زخم دل عمریست در تار نفس خوابانده ام
در گریبانی که من دارم سحر دارد بهار

این بحر را یک آبله دشت سراب گیر
گر تشنه چو آبله از خویش آب گیر

گلچینی خیال بامید واگذار
چون یاس از گداز دو عالم گلاب گیر

کیفیتی به نشئه عرفان نمیرسد
چشمی بخویش وا کن جام شراب گیر

جز خاک دل نشیمن عنقای عشق نیست
چون صبح گر نفس شده آفتاب گیر

خاموشیت نظر بیقین باز کردنست
آئینه بضبط نفس چون حباب گیر

بیدردی از خیانت اعمال زندگیست
از هر نفس که ناله نداری حساب گیر

قاصد سواد نامه عشاق نیستی است
برداشت خاک ز راه و جواب گیر

از نسیه فیض نقد نبرده است هیچکس
بیدل تو می خور و دل زاهد کباب گیر

خاکم ار نامه بجانب یار
می فرستند ولی بخط غبار

ذوق آئینه سازی دارم
از ره قهای خجلت دیدار

عیش مردم خیال نومیدیست
حیرتی خون کن و بهار بکار

شاید آئینه بهار آید
تخم اشکی بیاد جلوه بکار

چون گهر کسب عزت آسان نیست
سر بکف گیر و آبرو بردار

طایر گلشن قناعت ما
دانه دارد ز بستن منقار

فرصتی نیست نقد گیری صبح
ای هوا مایه ات نفس بشمار

Marfat.com

حیرتت قدر این و آن چیست — رنگ تا نشکنی مژه بردار

سخت نتوان گرفت دامن دهر
بیدل از هر چه بگذری بگذار

نه جام باده شناسم نه کاسهٔ طنبور — جز انیقدر که جهان یکسه ست و چندین شور
سفال خشک غنیمت شمر که مدتهاست — شکست کاسه و مور سخت از سر فغفور
وجود عاریت آئینه دار تسلیم است — مخواه غیر خمیدن ز پیکر مزدور
اگر نه کوری غفلت گرفته مژگانت — گشاده چشم مدان جز تبسم لب گور
ز ننگ زاهد ما بگذر ای برودت طبع — بحق ریش دو شاخی که نیست کم ز ثمور
اگر رهی با دبگاه در دل میبرد — شکست شیشهٔ ما خجلتی نداشت ضرور
خلاف قاعدهٔ اصل آفت انگیز است — حذر کنید ز آبی که سر کشد ز تنور
مروت است نگهبان عاجزان ورنه — دیت نخواسته هرگز کسی ز کشتن مور
کشیده اند درین معرض پشیمانی — عسل تلافی نیش از طبیعت زنبور
ز یاد دورم و صبری ندارم ای ناصح — دل شکسته همین ناله میکند معذور
سر بریده بخون شد چرا ز پیکر شمع — بخجلت اگر آئینه میدهد منصور
منی بجلوه رساندم که در تو گم شد — نداشت آئینه عجز بیش ازین مقدور

ز سرد مهری ایام دم مزن بیدل
مباد چون سحرت از نفس دمد کافور

چشم وا کردم بخویش آما در آغوش شرار — غوطه خوردم در دل خجلت فراموش شرار
داغ نیرنگم که در اندیشهٔ رمز فنا — منتظر من بودم و گفتند در گوش شرار
کسوت دیگر ندارد خلعت عریان تنی — میدمد پوشیدن چشم از برد دوش شرار
کو وداع الفتی با این و آن پرداختن — کز وداع خویش لبریزم چو آغوش شرار

نیست آسان از طلسم خویش بیرون آمدن
بیدل اینجا محمل سنگ است بر دوش شرار

Marfat.com

سیر گلزار که یار ب در نظر دارد بهار
کر پر طاؤس دامن در کمر دارد بهار

ای خرد بوی گل و یک سراغ ما گیر
در جنون سر درد ما را بیخبر دارد بهار

کهنه درس فطرتیم ای آگهی سرمایه گان
چند روزی شد که ما را از چه بردارد بهار

ساعتی چون بوی گل از قید پیراهن برآ
کز تو چشم آشنائی اینقدر دارد بهار

زندگی میباید اسباب طرب معدوم نیست
رنگ هر جا رفته باشد در نظر دارد بهار

چند باید بود مغرور طرا و تنهای وهم
شبنم اسباب است بیدل چشم تر دارد بهار

خیال زلف که وا کرده آه در زنجیر
که عجز نالهٔ ما کرده راه در زنجیر

نشانده ام بسر راه انتظار جنون
هزار چشم تهی از نگاه در زنجیر

امل بطبع نفس صبح وحشتی دارد
هنوز ریشه نبفته است آه در زنجیر

چه ممکن است ز سودای طرهات رستن
نشسته ایم بروز سیاه در زنجیر

بدستگاه سپهرم فریب نتوان داد
شکسته نالهٔ مجنون کلاه در زنجیر

هجوم نالهام از راحتم مگو بیدل
کشیده ام نفسی گاه گاه در زنجیر

تا کنم از هر بن مو رنگ مستی آشکار
جام میخواهم درین میخانه یک طاؤس وار

سوختن میباله آخر از کف افسوس من
دامنی بر آتش خود میزدم برگ چنار

غم نوائی کو که از ما در کشد در دد دلی
آب هم در ناله می آید بذوق کوهسار

سر متاب از چاک جیب و دامن دیوانگی
شانه در کار دارد در شیخند روزگار

دل بذوق وصل نقشی میزند بر روی آب
ای هوس آئینه بشکن سخت بیرنگست یار

ای که هوشت نغمه از بال پری وا میکند
بر شکست شیشه ما هم زمانی گوش دار

انتقام از دشمن عاجز کشیدن کار نیست
گر تو مردی این خیال پوچ از خاطر برآر

با تن آسانی ز ما کم فرصتان نتوان گذشت
برق هم دارد حسابی با خس آتش سوار

از نفس چون صبح نتوان نخجیه زد بر جیب عمر
روزن این خانه بیدل تا کجا بندد غبار

Marfat.com

از بس که زد خیال توام آب در نظر
مژگان شکسته ام زرگ خواب در نظر

ای جلوه انتظار پری سیر شیشه
جز لفظ نیست معنی نایاب در نظر

خون شد دل از تکلّف اسباب زندگی
یک نقطه پوچ و اینهمه اعراب در نظر

بیچاره آدمی به تکلف کجا رود
ایام در تخیل و اسباب در نظر

گلها چو شبنمت بسر و چشم جا دهند
گر باشدت رعایت اداب در نظر

دیگر ز سایه دم تیغت کجا رویم
سرها سجود مایل و محراب در نظر

آسوده ایم در کف خاکستر امید
بیدل کراست بستر سنجاب در نظر

تیغ در دستست یار از جیب بیرون آر سر
صبح شد بی پرده از خواب گران بردار سر

فال آهنگ شهادت زن که در میدان عشق
هست بی سعی بریدن پای و بی رفتار سر

از زبان بی نوای شمع می آید بگوش
کای حریفان نیست اینجا عافیت دربار سر

از گزند خلق دل فارغ کن و آسوده باش
چند باید داشت باب کوفتن چون مار سر

حاصل وارستگیهای دلم آشفتگی است
غنچه را بعد از دمیدن میشود دستار سر

در جهان بی نیازی جز شهادت بار نیست
شمع سان چندانکه مقدارت بود بردار سر

باکدامین آبرو گردن توان افراختن
همچو شمعم کاش بودی یک پریدن وار سر

جوش بحر بی نیازی بسته اسباب نیست
چون گهر بی گردن اینجا میدمد بسیار سر

اشک و مژگانست بیدل برگ و ساز این چمن
می نهد هر غنچه بر بالین چندین خار سر

چه رسد زنشه معنوی بدماغ پیش پیخبر
ز پری پیامی اگر کشی بدکان شیشه گران گذر

در اعتبار اگر زنی بگذر ز سار فروتنی
که بکام حاصل مدعا بتلاش ریشه رسد مگر

نگه تو در چمن هوس ادب انتظار چه عبرتی
چو سحر ز چاک دل آمده بگل که خنده رسد بسر

چو سرشک تا نکشی سری بگذر ز جاده خودسری
ستمست رنج قدم بری بخرام آینه در نظر

Marfat.com

بشمار عیب گذشتگان مگشای لب تر زبان
اگر از حیا نگذشته بفسانه پرده کس مدر

بهوس حلاوت این چمن بسر و بجبهه گره زدن
بهوا چه خط که نمی کشد تری از طبیعت شیشه گر

ردیف الزاء

نرسید دامن همتی بتظلم غم یکے
زده ایم دست بریده بر زمین چو ببلۀ بی کمر

نرگسش وا میکند طومار استغنای ناز
یعنی از مژگان او قد میکشد بالای ناز

از غبارم میکشد دامن تماشاکردنیست
عاجزیهای نیاز و بی نیازیهای ناز

گرچه رنگ شوخ چشمی برنمیدارد حیا
در عرق یکسر نگه می پرورد سیمای ناز

سرو او مشکل که گردد مایل آغوش من
خم شد نهابرده اند از گردن مینای ناز

بس که آفاق از اثرهای نیاز من پر است
در بساط جلوه نتوان یافت خالی جای ناز

گر تغافل دامنت گیرد بدل خون کن نفس
با تغافل توام افتاده است سرتاپای ناز

چشم کو تا از قماش حیرت آگاهت کند
سخت سیر نگست بیدل صورت دیبای ناز

بی پرده است و نیست عیان راز من هنوز
از خاک میدمد چو گلم پیرهن هنوز

خاکستری ز آتش من گل نکرده است
دل غافل است از نمک سوختن هنوز

یک جلوه انتظار تو در خاطرم گذشت
آئینه میدمد ز سراپای من هنوز

چون شمع خامشی که فروزی دوباره اش
میسوزدم سپهر بداغ کهن هنوز

ای محو جسم دعوی آزادیت کجاست
یعنی ز پرده نیست برون پریدن هنوز

اندوه غربت آب نکرده است پیکرت
گل نیست ای ستم زده راه وطن هنوز

مرگم نکرد ایمن از آشوب زندگی
جمع است خستهای دل در کفن هنوز

از بی نصیبی من غفلت هوا مپرس
در خون طپید شوق و نگشتم چمن هنوز

بیدل غبار قافله هرزه تازیم
مقصد گم است و میرویم از خویشتن هنوز

پوچ است سر بسر فلک بیمار مغز
چون شیشه زین کدو مطلب ز نیابار مغز

Marfat.com

سختی کشند چرب سرشتان روزگار — از زخم سنگ چاره ندارد چهار مغز
اصرار در طبیعت کم ظرف آفت است — از استخوان بسته برآرد دمار مغز
راحت کند بسختی ایام نرم خوے — از استخوان بخویش برآرد حصار مغز
ذوق خمار طینت پاکان نمیرود — چون پوست مشکل است دمد آشکار مغز
نقد است انتقام شکفتن درین چمن — جوش شکوفه می کشد از شاخسار مغز
بی معرفت بفتوی تحقیق گشتن است — از هر سر یکه مغز ندارد برآر مغز
عمر یست آسمان بهوا چرخ میزند — گردش نرفت از سر بی اعتبار مغز
کو سر که فال عشرت سامان کند کسی — نبود حباب قابل نیک نقطه دار مغز
ناصح بکش طرائه عشرت بگوش من — دارم سر یکه کاشته در پنبه زار مغز

بیدل دماغ سوخته طرز فکر ما
مانند نال خامه دمد بار بار مغز

رنگ طاقت سوخت اما وحشت آغازم هنوز — چشم بر خاکستر بال است پردازم هنوز
زین چمن عمر یست گلچین تماشای توام — دور از آغوش خیالت یک گل اندازم هنوز
زندگی وصل است اما کو سر و برگ تمیز — چون نفس صیدم بقید اکت است میتازم هنوز
کی برم چون صبح کام از عبرت جان باختن — من که چون گل از ضعیفی رنگ میبازم هنوز
رفته ایم عمر یست زین محفل بعزم فرصتم — ساده لوحان رشته می بندند برسازم هنوز
سوختن از شعله من خامی حسرت نبرد — دیده ام انجام کار و داغ آغازم هنوز
یک نفس عمر است از سوز جنون خاکسترم — چون نگه در سرمه هم میبالد آوازم هنوز
مشت خاکم تا کجا چرخم بپستی افکند — نقش پا گر افسرم سازد سرافرازم هنوز

شبنم رم طینتم بیدل افسردم چه باک
میرسد گر بیکجهان بیطاقتی تازم هنوز

هر کجا آئینه ما گردد از رنگار سبز — گر همه طوطی شوی نتوان شد اینمقدار سبز
جزو ما را مانع کیفیت کل بودن است — سنگ هم در شیشه میغلطد چو شد کهسار سبز

Marfat.com

کسوت ما هرچه باشد ناله خون آلوده است
طوطیانرا کم شود چون بال و پر منقار سبز

صورت خاکیم و دام اعتباری چیده ایم
ریشه ما را دمیدن میکند ناچار سبز

برق حسن نوخطی در گل گرفت آئینه را
جلوه گر اینست گر دد تشنه دیدار سبز

زنگ می بندد دلت چندان بعزلت خو مکن
آب هم میگردد از آسودن بسیار سبز

عالمی را دستگاه از مرگ غافل کرده است
خشک گردد هرچه می بینی درین گلزار سبز

چون خط پرگار هستی حلقه در گوشم کشید
گرد آخر گرد خود گردیدنم زنگار سبز

آبروی مرد بیدل با هنر کوشیدنست
نیست از شمشیر ها جز تیغ جوهر دار سبز

از جیب هزار آئینه سر برزده باز
ای گل زچه رنگ اینهمه ساغر زده باز

هشدار که پرواز غرورت نرساند
دل بیضه وهم است ته پر زده باز

بی تیره دلی کس نشود محرم خویش
ای سرمه درین حلقه بی در زده باز

خون کرد دولت سعی فسردن چه خیالست
خاک دل ما را ته بستر زده باز

از خاک دمیدن بجا صرفه ندارد
ای گل زگریبان که سر برزده باز

بیدل چه خیال است درین راه نلغزی
اشکی و قدم بر مژه تر زده باز

ای بیخودی ز آئینه وهم زنگ ریز
یعنی غبار من بسر نام و ننگ ریز

شور شکست شیشه درین بزم قلقل است
چندی بجام وهم شراب برنگ ریز

روزی دو در وفاکده فقر صبر کن
بر شیشه خانه هوسی چند سنگ ریز

ای جستجو اگر هوس آرمیدن است
خود را بجای آبله در پای لنگ ریز

مفت است اگر تو هم بغبا متهم شوی
چون ما رسا ز آنچه نداری ز چنگ ریز

رنگ ادب ببخیتی از شرم آب شو
گوهر نه بسته چو عرق بید رنگ ریز

آرامگاه وحشت رنگند غنچها
خونم بر آستانه گلهای رنگ ریز

غارت سرشته نگه کافر توایم
یاد از غبار ما کن و طرح فرنگ ریز

Marfat.com

ما وعده گاه خنجر نازت کشیده ایم
خون فسرده که نگویم چه رنگ ریز

ردیف
بیدل مآل هستی موهوم ما فناست
این قطره را همان بدهان نهنگ ریز
سین

درین بساط هوس بیش از اعتبار نفس
همان بدوش هوا بسته گیر تا رنفس

شرار آتش کاغذ زده است فرصت عمر
فشاندن پر مانیست جز شمار نفس

هزار صبح درین باغ بار حسرت بست
گشاده گبر تو هم یکدو دم کنار نفس

بعالمی که من از دست زندگی داغم
نکرد دانش افسرده هم دو چار نفس

غرور هستی ما را گر انتقامی بود
بس است اینکه خمیدیم زیر بار نفس

اشاره ایست تامل یقین بچشم حباب
که دیده وانشود تا بود غبار نفس

فلک بساغر خمیازه سرخوشم دارد
چو صبح میکشم از زندگی خمار نفس

ساز هستی اقتضای دوری تحقیق داشت
موج هم آخر برآورد از دل جیحون نفس

جز بزیر خاک نتوان گرم آوازی شنید
اغنیا ازبس که دزدیدند چون قارون نفس

گر نیابد باورت از حیرت آئینه پرس
صبح ما آهی است شام ما دمیدن چون نفس

درد انشا میکند کسب کمال عاشقان
مصرع آه است بیدل گر شود موزون نفس

چند نشینی بکلفت دل مایوس
همچو دویدن بطبع آبله محبوس

کل بکف و در غم بهار فسردن
مرد تخیل پرست جلوهٔ محسوس

ساز حجابی نداشت محفل هستی
سوخت دل شمع ما بحسرت فانوس

تا نکشد خجلت انفعال تر بها
شبنم ما را هواست پردهٔ ناموس

صد چمن امید ولیک داغ شکفتن
نامهٔ رنگم که بست بر پر طاؤس

نالهٔ در اشک زد ز عجز رسائی
آب شد این شعله از ترقی معکوس

چیست مجاز انفعال از مر حقیقت
جلوه عرق کرد و گفت آینه محبوس

Marfat.com

بیدل ازین مزرع آنچه در نظر آمد
دانه امل بود و آسیا کف افسوس

کاروان باندار گردی از صوت نفس
صبح بر دوش شکست رنگ می بندد جرس

از هوس با هیچ قانع شو که اینجا عنکبوت
میکند صید هما در سایه بال مگس

باغ امکان را شکست رنگ میباشد کمال
ای کم فرصتی داری بکام خویش رس

بی غباری نیست هرجا هست خاکی دیده ایم
شد یقین کز بعد مردن هم نمی میرد نفس

لذت درد محبت هم تماشا کردنیست
دل بذوقی میخورد خونم که نتوان گفت بس

چون باگاهی رسیدی گفتگوها محو گیر
گشت چون منزل نمایان ماند از ناقوس جرس

تا توانی صبر کن بیدل درین کلفت سرا
چون سحر آخر پر پرواز خواهد شد نفس

زندگی محرومم تکرار است و بس
چون شرر این جلوه یکبار است و بس

از عدم جوشید صبح ای غافلان
عالمی اینجا شب تار است و بس

ای سرت چون شعله بر باد غرور
اینکه گردن میکشی دار است و بس

کاری از تدبیر نتوان برد پیش
هر که در کار است بیکار است و بس

ردیف شین

شکست خاطری دارم مپرس از فکر تدبیرش
که موی چینی آنسوی سحر برداشت شبگیرش

نفس می بست بر عمر ابد ساز حباب من
بیک بست و گشاد چشم آخر شد بم و زیرش

سر از سودای هستی اینقدر نتوان تهی کردن
که شست این کاسه را یارب بآب موج شمشیرش

درین صحرای حیرت گرد نیرنگ که می بالد
که مژگان در پر طاوس دارد گرد نخجیرش

نفسها سوختم در عرض مطلب آب حاصل شد
عرق کرد آه من آخر خجلتهای تاثیرش

رنجت تیره عاشق را چه امکانست آسودن
که چون مژگان بهم آرم سیاهی میکند زیرش

جوانیهای او نامت باین خجلت نمی ارزد
که چون نظاره خم گردیدن مژگان کند پیرش

غبار دل بتاراج طپشهای نفس دارم
صدائی داشت این دیوانه در آغوش نخجیرش

Marfat.com

نگاهش تا سر مژگان بچندین ناز می آید
باین تمکین چه امکانست از دل بگذرد تیرش

بچندین سعیها کردم که از خود رفته ام بیدل
رساند این شمع را با نقش پای خویش شبگیرش

از آنرا که ز خود برد تمنای سراغش
چون اشک پر از رفتن خود کرد ایاغش

هر چرب زبانی که بشوخی علم افراشت
کردند چو شمع از نفس سوخته داغش

رحم است بر آن خسته که چون آه ندامت
در گوشه دل نیز ندادند فراغش

فریاد که در گلشن امکان نتوان یافت
صبحی که بشبها نکشد بانگ کلاغش

حیرت چمن مستی و مخموری و بیمم
تمثال در آئینه شکستست ایاغش

خاکسترش از دود نفس بال فشانست
آتش قفس افتاده دارد پر زاغش

در مملکت سایه ز خورشید نشان نیست
ای بیخبر از ما نتوان یافت سراغش

از شیوهٔ رنگین و فا هیچ مپرسید
دل آنهمه خون گشت که بردند بباغش

بیدل من و بزمی که ز یکتائی الفت
خاکستر پرواز بود با دچراغش

دل بکام تست چند انجمی اظهار باش
ساغری داری شکست رنگ را معمار باش

فیضها دارد سخن بر معنی باریک هیچ
گر دل آسوده خواهی عقدهٔ این تار باش

هیچکس تهمت نشان داغ بی نفعی مباش
چتر شاهی گر نباشی سایهٔ دیوار باش

بی نیازیهای عشق آخر بهیچت می خرد
جنس موهومی دو روزی بر سر بازار باش

بر قدر مژگان گشائی جلوه در آغوش تست
ای نگاه مفت فرصت طالب دیدار باش

یک قدم راه است بیدل از تو تا دامان خاک
بر سر مژگان چو اشک استادهٔ هشیار باش

جفاجوئی که من دارم هوای تیر مژگانش
بود چون شبنم گل دلنشین بر زخم پیکانش

بگردش هر نفس باد بهاری دست میبارد
چه لازم آشنایانت کند وضع پریشانش

گشاد دل گدا از جوهر تدبیر میخواهد
گره باقی است در کار گهر تا هست دندانش

Marfat.com

جهان هرچند در چشمت بساط نازمی چیند
تو بیرون ریز خون را در فشردنهای مژگانش

ادب ابرام را هم در نظر بیماری سازد
بخشکی تهمت مکروه از بریشم وضع جسمانش

برنگ بیضهٔ طاؤس چشم بسته دارم
که یک مژگان گشودن میکند صد رنگ حیرانش

ندانم واصل بزم یقین کی میشود زاهد
هنوز از سبحه میلغزد بصد جا پای ایمانش

چمن زار جراحت بیدل از تیرش دلی دارم
که حیرت غنچه می بندد بقدر یاد پیکانش

شخص معدومی بپیش و هم خود موجود باش
ای شرار سنگ از انعام نتوان زود باش

مال و جاهت شد مکرر بعد ازین دل جمع کن
یکدو روزای بیخبر گو حرص ناخشنود باش

جوهر قطع تعلق تاب هر نامرد نیست
ای اجل جولانگه فطرت محو نار و پود باش

شکوه درد نارسائی را نمیسازد علاج
گر همه صد رنگ سوزی چون نفس بیدود باش

راحتی گر هست در آغوش سعی بیجود نیست
یکقلم لغزش چو مژگانهای خواب آلود باش

خانهٔ آئینه بیدل نیست بر تمثال تنگ
حلقهٔ بر در زن و گوشش جهت مسدود باش

جوانی دامن افشان رفت پیری هم ز دنبالش
گذشت از قامت خم گوش بر آواز خلخالش

بدوش زندگی چون سایه دارم بار اندوهی
که نتواند چنین برداشتن از خاک حمالش

وداع سازهستی کن که اینجا هرچه پیدا شد
نفس گردید بر آئینهٔ تحقیق تمثالش

قفس بشکسته تا وا نماید رنگ پرواز است
که هر گنجشک پرورداست عنقا در تهٔ بالش

مزاج ناتوان عشق چون آتش پی دارد
که چون خاکستر بنیاد هستی نیست تبخالش

بهر گلگی که پردازند احوال من بیدل
چو تار ساز نالد تا قیامت ناله از نالش

اگرچو غنچه میسر شود شکستن خویش
توان شنید صدای ز دام جستن خویش

چو گل نه صبح کمینیم و نی بهار پرست
شگفته ایم ز پهلوی سینه جستن خویش

برنگ شمع درین انجمن جهانی را
بسر دواند هوای نشستن خویش

Marfat.com

کمند صید حواس است گوش به گیریها
نشسته ایم چو مضمون بفکر بستن خویش

شکنج دام بود مفت عافیت بیدل
چو بوی گل بگذر آرزوی رستن خویش

بی نشان حسنی که جز در پرده نتوان دیدنش
عالمی در پرده است از شوخی پیرایشش

مرد چندین قدرت عجز است اگر وا میرسی
دل بیاد آورد تا دل هم بدام آوردنش

نقد عاشق از دو عالم قطع سودا کردن است
چون نگه ربطی ندارد دل بمژگان بستنش

تهمت رنگار غفلت می بری چند از دلت
مهره زن این صفحه را چندانکه سازی رو شنش

یک نگه پیش از شرار هوش نگشودیم چشم
عالمی را گرد و پنهان کرد از خود رفتنش

در غبار رفت فرصت داغ خجلت میکشم
شمع رنگ رفته می بیند همان پیرایشش

جز عرق بیدل ز موی پیرهم حاصل نشد
آه ازین شیری که خجلت میکند در روغنش

صبا ای پیک مشتاقان قدم فهمیده نه سویش
که رنگم می پرد گر میطپد خاک سر کویش

درین باغ اتفاق شبنم و گل کرد حیرانم
نگاهم کاش سامان عرق میکرد بر رویش

بزلفش بسته ام دل از مضامینم چه پیچیدی
دو عالم معنی باریک قربان سر مویش

نه خلوت مایلم نی انجمن سیر امیدی دارم
که هر جا سر برآرد شمع در پیش است زانویش

شکست شیشه من تا کجا فریاد بردارد
تغافل رفت بر طاق جمال ماه ابرویش

غبار آلود هستی گر همه بر آسمان تازد
چو ماه نو همان روزی خور عجز است پهلویش

کباب وحشت اشکم که چون بید است و پا گردد
سر غلطیدنی زین عرصه بیرون میبرد سویش

بهار آلوده رنگ تمنایت دلی دارم
که گر سیر گلی در خاطر افتد میکنم بویش

بوصل از ناتوانی رنج هجران میکشم بیدل
ندارم آنقدر جرات که چشمی وا کنم سویش

اشکم قدم آبله فرسا نهد پیش
تا رفتن دل پای تقاضا نهد پیش

آنجا که بود تیغ تو خضر ره تسلیم
آن کیست که چون شمع سر از پا ننهد پیش

Marfat.com

مفتست غنا چشمی اگر سیر توان کرد — زین بیش کسی نعمت دنیا ننهد پیش
حرصت همه گر قطره تقاضاست خدا کن — تا کاسهٔ دریوزهٔ دریا ننهد پیش
ما و نم اشکی و سجود سر راهی — تسلیم و فا تحفه بهر جا ننهد پیش

بیدل بشمر بند گریبان ندامت
آنست که در خلوت دلها ننهد پیش

متاع هستی دارم مپرس از بود و نابودش — بصد آتش قیامت میکند گر واکنی دودش
توان از خیر تم جام دو عالم نشئه پیمودن — نگاهی سوده ام امشب بلبهای می آلودش
ز سر تا پای من در حسرت دیدار میکاهد — بآن ذوقی که بر آئینه دل باید افزودش
بتقلید سر شکم ابر شوخی میکند اما — که از کم نالگی آخر فشاری میکند جودش
جهانی در تلاش آبرو ناکام می میرد — نمیداند بغیر از خاک گشتن نیست بهبودش

درین محفل رموز هیچکس پنهان نمیماند
سیاهی خورد ن هر شمع روشن میکند دودش

هر که روم از خویش بسودای خیالش — طوفان کند از گرد رهم بوی جمالش
از کلفت آئینه عشاق خدا کن — بر جلوه اثر میکند افسون کمالش
سرگشتگی ذره خورشید عیان است — ای عامل ظالم نظری کن بجلالش
هر چند برون جستن ازین باغ محال است — دامن بهوا می شکند سعی نهالش
عمریکه ز جستن شر رخسته نخندد — بگذار که پامال کند گردش سالش

بیدل بقفس کرده ام از گلشن امکان
رنگی که نه پرواز عیانست نه بالش

بهار وضع جهان دیدم و سر کارش — برنگ رفته نوشتم برات نکزارش
باسمان مژه من فسرده نمی آید — بلند ساخته حیرتست دیوارش
رهائی از کف صیاد عشق ممکن نیست — کمند جای قفس میکند گرفتارش
بخیر تم که چه مضمون در آستین دارد — نگاه عجز سر شتست مهر طوماریش

Marfat.com

ز شبنم مغز حقیقت مجو که همچو حباب
سری ندارد اگر وا کنند دستارش

چو شمع بلبل این باغ بسکه عجز نواست
شکستن پر رنگست سعی منقارش

بوضع دهر سراپا ز خلق گوشه گزین
گهر سریست که دریا نمیکشد بارش

خرام یار ز عمر ابد نشان دارد
در آب خضر نشسته است گرد رفتارش

ادب ز شرم نگه آب میشود ورنه
شنیده ایم که بی پرده است دیدارش

ره جنون کده دل گرفته بیدل
بیا چو آبله نتوان نمود هموارش

چه لازم جوهر دیگر نماید پیکر تیغش
بست از موج خون بیگناهان حجر تیغش

درین حیف که یک خواب فراموش است راحتها
کجا پهلو نهد کس گر نباشد بستر تیغش

بخون بیدلان گویند ابرویش سری دارد
سر سودائی منهم بقربان سر تیغش

کند گرد از کدامین کوچه خون بسمل یارب
سراغ نقش پائی کرد دام با جوهر تیغش

درین میدان مشو منکر تلاش ناتوانان را
مه نو هم سری می آرد آخر بر سر تیغش

بقطع زندگی بیدل نفس مهلت نمیخواهد
رموز بی نیامی روشن است از پیکر تیغش

عمرها شد بی نصیب راحتم از چشم خویش
چون نگه پا در رکاب و حشتم از چشم خویش

زین چمن صد رنگ عریانی تماشا کرده ام
همچو شبنم در گداز خجلتم از چشم خویش

خواه دریا نقش بندم خواه شبنم گل کنم
رفتنی پیداست در هر صورتم از چشم خویش

نه فلک را یک نفس می بندد انداز نگاه
تا کجا ها در فشار و سبقتم از چشم خویش

شوق دیدارم بهر آئینه طوفان کرده ام
عالمی دارد سراغ حیرتم از چشم خویش

غیر مو بو می دلیل مرکز آرام نیست
میگشاید ذره راه خلوتم از چشم خویش

ردیف صاد

امتحان آگهی بیدل سراپایم گداخت
همچو شمع افکنده آخر همتم از چشم خویش

گرفته است مرا دیده تا بدامان رقص
چنین که داد ندانم بیاد مستان رقص

Marfat.com

ز خود تهی شو و شور جنون تماشا کن
بکام خویش کند شعله تا نیستان رقص

مکن تغافل اگر رخصت نگاهت هست
شرار کاغذ ما کرده است سامان رقص

باعتماد نفس اینقدر چه مینازی
که اشک صرفه ندارد ببدوش مژگان رقص

مگر بباد فروشی غبار ما ورنه
ز خاک راست نیاید بهیچ عنوان رقص

باین ترانه صدای سپند میباید
که تا ز خود نتوان رست نیست امکان رقص

ردیف | طپش ز موج گهر کم نمیکند بیدل / نکرد اشک من آخر بچشم حیران رقص | ضاد

مباد دامن کس گیرم از فسون غرض
کف امید حنا بسته ام بخون غرض

نداشت ضبط نفس نیز عافیت منظور
شنیدم از لب خاموش هم فسون غرض

دل از امید بپرواز جهل مفت عنا ست
جهان تمام فلاطون شد از فنون غرض

حریف پیشهٔ ابرام بودن آسان نیست
حذر کنید ز فرهاد بیستون غرض

ز بحر بهرهٔ سیری نبرد چشم حباب
پر است منفعل از کاسهٔ نگون غرض

سراغ انجمن کبریای دل جستم
طپید و گفت همین یکقدم برون غرض

بروی کس مژه از شرم برنداشته ایم
مباش بیدل ما اینقدر زبون غرض

ای بیخبر مسوز نفس در هوای فیض
بی چاک سینه نیست چو صبح آشنای فیض

صبح از نفس پری بتکلف فشاند و رفت
یعنی درین شکمده تنگست جای فیض

همت چه ممکن است کشد ننگ انتظار
مردن ازین بهاست که باشی گدای فیض

چشمت ز خواب باز نگردیده صبح رفت
ترسم ز گریه وا نکنی خونبهای فیض

حسن از سواد حیرت الفت نمیرود
لغزیده است در دل آئینه پای فیض

عمریست در کمینگه سازخموشیم
چین کرده است ناله کمند رسای فیض

ردیف | آغوش صبح میکند اینجا وداع شب / بیدل بقدر نفی تو خالی است جای فیض | طاء

Marfat.com

گشتم از بیدست و پائیها بخشک و تر محیط
کشتی از تسلیم پیدا کرد ساحل در محیط

چون بعزلت خو گرفتی فکر آزادی خطاست
آب گوهر گشته نتواند شدن دیگر محیط

غیر بیکاری چه می آید ز دست مفلسان
نیست شیر ناتوان را پیکر لاغر محیط

عالمی را میکنی زیر نگین اعتبار
گر شوی بر آبروی خویش چون گوهر محیط

قابل تحریر اشکم نیست طومار دگر
صفحه واری شاید از طوفان کند مسطر محیط

محرم او نیست گرد خویش میگردیده باش
حلقهٔ گرداب ها دارد برون در محیط

ردیف

دستگاه هستی ارباب معنی باده نیست
بیدل از چشم تر خود میکشد ساغر محیط

ظاء

دارد از ضبط نفس طبع هوس پرور چه حظ
جز گرفتاری زنار رشته با گوهر چه حظ

ای که میخواهی چراغ محفل امکان شوی
غیر ازین گر دیده ات آتش دهد دیگر چه حظ

چون گمان ملیابیدت با گوشهٔ تسلیم ساخت
خانه دار و بهم را از فکر بام و در چه حظ

داغ محرومی همان بند غرور سرعوریست
شمع را غیر از غم جانکاهی دیگر چه حظ

جام قسمت بر تلاش جستجو موقوف نیست
از نصیب خضر خرسرت باسکندر چه حظ

لذت دنیا نمی ارزد بتلخیهای مرگ
کام زهر اندود را ترغیب از شکر چه حظ

حسن بیرنگی اثر پیرایهٔ تمثال نیست
گر کنی آئینه از خورشید روشن تر چه حظ

ردیف

بیدل از زر و لیده موئی طبع مجنون ترا
گر نباشد دود سودای کسی در سر چه حظ

عین

هر چه در دل گذرد وقف زبان دارد شمع
سوختن نیست خیالی که نهان دارد شمع

رنگ آشفته متاع هوس آرائی ماست
در تماشا کده پرواز دکان دارد شمع

سوختن مفت تماشا مژهٔ باز کنید
کز فسردن بکمین خواب گران دارد شمع

صنعت حیرت عبرت نگهان هوش بباد
حلقه چشمی است که بر نوک سنان دارد شمع

خامشی صرفهٔ جمعیت آسوده دلی است
ناله در بستهٔ منقار نهان دارد شمع

بی تمیزیست حیا حسن چو سرشار افتد
رنگ خود را پر پرواز گمان دارد شمع

Marfat.com

یکقدم ره همه شب تا به سحر پیمودن
بی تکلف چقدر ضبط عنان دارد شمع

چشم عشاق فنا میکدهٔ شوخی اوست
در لگن ناوک دیگر بکمان دارد شمع

بیدل از سوختنم رنگ سراغش دریاب
کیست پروانه که گوید چه نشان دارد شمع

هر کجا گردم بیاد سجده‌ات سازد رکوع
چون مه نو بر فلک رفتم به پرواز رکوع

پیچ و تاب موجها یکسر گهر گردیدن است
سجده انجام است هر جا دیدم آغاز رکوع

گر منافق از تواضع صاحب دین میشود
تیغ هم خواهد نمازی شد به پرواز رکوع

راست میتازم چو اشک از دیده تا دامان خاک
بر نمیدارد دماغ سجده‌ام نازِ رکوع

پیکرت خم کرد پیری از فنا غافل مباش
سخت نزدیکست بیدل سجده تا سازد رکوع

گسوختن یک نغمه‌ست از ساز شمع
پرده نتواند نهفتن راز شمع

مدعای جستجو روشن نشد
پر بلند افتاده‌ست انداز شمع

فکر انجام دگر داریم ما
دیده باشی صورت آغاز شمع

سعی خود را خود تلافی کرده‌ایم
هم سر خویش است پا انداز شمع

ردیف غین

خامشی هم ترجمان حال ماست
بی سخن پیداست بیدل راز شمع

یارب از سر منزل مقصد چه سان یابم سراغ
دیده حیرانست و دل بیدست و پا من بیدماغ

عبرت بیدست و پائیهای شخص همتم
هر کرا سوز نفس میبایدم گردید داغ

بی طپیدن نیست ممکن وضع ایجاد نفس
ای ز اصل خویش غافل زندگی وانگه فراغ

سوختن آماده باش آگاهیت غفلت مدد
صبح خود را شام کردی شام میخواهد چراغ

از تو هر مژگان زدن کم میشود همچون تو نی
گر نداری باور از آئینه روشن کن چراغ

عمرها شد شسته‌ام چون بر دست از خرمی
بیدل از من گریه میخواهد چه صحرا و چه باغ

Marfat.com

عالم همه داغ است و ندارد اثر داغ
در لاله ستان نیست کسی را خبر داغ

دل قابل گل کردن اسرار جنون نیست
در زیر سیاهی است هنوزم سحر داغ

عمریست بحیرت کده عجز مقیمیم
در نقش قدم سوخت دماغ سفر داغ

از نالهٔ بیدرد بجای نرسیدیم
چون دود به پیچیم کنون بر کمر داغ

از هیچ گلی بوی وفائی نشنیدیم
دل داغ شد و حلقه زد آخر بدر داغ

ما را ببلای ستمی کرد مقابل
یارب که بسوزد کف آئینه گر داغ

در رنگ خوشست آئینهٔ سوخته جانان
بیدل بکنی جامهٔ ماتم زبر داغ

شمع من گرم حیا گر نگرد سوی چراغ
میتوان کرد شناور عرق روئی چراغ

یاس بر عافیت احرامی دل می خندد
من و خاصیت پروانه تو و خوی چراغ

آب گردید دل و ناله همان عجز نواست
رشته فربه نشد از خوردن پهلوی چراغ

پیری و عشرت ایام جوانی غلط است
صبحدم رنگ نه بندد گل شبوی چراغ

برق آن شعله که حرز دل بیتاب من بود
مجلس آرا بغلط بست بیازوی چراغ

عجز من رنگ اثر تکدهٔ ناز تو رخیت
بال پروانه شد آخر خم ابروی چراغ

غافل از مرگ بافسون امل نتوان زیست
شانه دارد نفس صبح بگیسوی چراغ

داغ ایجاد نفس سخت عقوبت دارد
برهم آخر بدماغت بزند بوی چراغ

هر کجا گرد کند شمع خیالت بیدل
شعله از شرم نشیند پس زانوی چراغ

سرد که بیخود یم بخشد از بهار سراغ
پی شکستن رنگی رسیده است بباغ

بعالمی که سخن داغ بیرواجیهاست
چو غنچه بر لب خاموش چیده ایم دماغ

چه کوریست ز خفاش طینتان ذلیل
بسیر خانهٔ خورشید برده اند چراغ

فضولی تو مقابل پسند یکتائی است
مباد جلوه کش آئینه بخت داغ

در آفتاب یقین چشم انجمش عدم است
چو شب گمان تو طاؤس بسته از پر زاغ

Marfat.com

گذشته است زهستی غبار وحشتها — زرنگ رفته همان درعدم کنند سراغ

دوروز در دل خون گشته جوش زن بیدل
نه باغ درخور جولان آرزوست نه زاغ

ما شهید ادای وضوئی داده انداز آب تیغ — سجده آموز سر مائیست جز محراب تیغ
هر سری کز فکر ابروی کجت گردید خم — از گریبان غوطه زد در صفحه گرداب تیغ
بیدم تسلیم مگذر پیش ابروی خمش — سر گبستاخی کمش گردیده آداب تیغ
مایه گردن کشی غارت کمین افتست — همچو شمع اینجا سر بی سجده باشد بار تیغ
خون ما دریرده بالی میزند اما چه سود — شوخی این نغمه موقوفست بر مضراب تیغ
جوهر مردی نداری بحث با مردان خطاست — سینه داران بسطر خمی خوانده اند آداب تیغ

ردیف — بیدل از ترکان خواب آلوده ایمن مباش — الفاظ
منگر شاید فتنها سر از کمین خواب تیغ

تا نمیگردد تب و تاب نفسها برطرف — میدود داجزای موج خون ما بر یکدیگر طرف
دل مصفا کرده باید بحیرت ساختن — کس نگردیده است اینجا با کس دیگر طرف
شش جهت آئینه تمثال خوبرو داشت است — بیشتر آئینه میگردد بروی شش نگر طرف
سایه را از هیچکس اندیشه تعظیم نیست — نا توانی عالمی دارد تکلف برطرف
عافیتها در جهان بی مطلبی جمع است — گرد آدم گشتنت آخر بگاو و خر طرف
قطره و گوهر کدام افسون خود بینی خطاست — جمله دریا بیم اگر این عقده گردد برطرف

بیدل از بس شش جهت جوش بهار غفلت است — سبزه خوابیده و بیدار چو مژگان برطرف

جای آنست که بالد گهر شان صدف — بحر در قطره کی اینجا شده و همچو صدف
نیست در عالم بی مطلبی اسباب دونی — دل همافیست همان دید و حیران صدف
ترک مطلب کن و از کلفت این بحر برآ — نیست جز بستن لب چیدن دامان صدف
بقناعت کده ام ره نبرد صحبت غیر — ضبط آغوش بود غفلت احسان صدف

Marfat.com

اینقدر حاصل آرام درین بحر کراست
ای گهر آب شو از خجلت مهمان صدف

کام تقلید ز نعمت نبرد بهره ذوق
غیر ریزش نبود در خور دندان صدف

عرق شرم همان مهر لب اظهار است
بخیه دارد ز گهر چاک گریبان صدف

ظرف پیمانی یک قطره ندارد این بحر
موج گوهر شود و میتاز بمیدان صدف

بر یتیمان چه قدر سایه فکن خواهد بود
قد دیوار نگونخانه ویران صدف

صحبت مرده دلان سخت سرایت دارد
آب گوهر همه وقتست بزندان صدف

اشک شوخ است بضبط مژه گیرم بیدل
طفل چندی بنشانم بدبستان صدف

ای ز عکس نرگست آئینه جام مل بکف
شانه از زلف تو نبض یک چمن سنبل بکف

یاد رخسار تو سامان چراغان میکند
هر سر مویم کنون خواهد دمیدن گل بکف

حسن چون شد بی نقاب از فکر عاشق فارغست
گل همان در غنچگی دارد دل بلبل بکف

قامت پیری نشاط رفته را خمیازه است
چشم حیرانست اگر سیلاب دارد پل بکف

از چمن تا انجمن مینای تسخیر دل است
بوی گل با دود مجمر میرود کاکل بکف

ردیف قاف

نیست بیدل در اد بگاه خموشی مشربان
شیشه را جز سرنگون گردیدن از قلقل بکف

برخود از ساز شکستن کی گمان دارد عقیق
در خور نامت تبسم در دهان دارد عقیق

محو لعلت را فسردن نیز آب زندگیست
همچو گل با رنگ خونی هست جان دارد عقیق

جای آن دارد که باشد باب دندان طمع
نسبت دوری بلعل دلبران دارد عقیق

لعل یار از بهر مشتاقان تبسم پرور است
آب با رنگی بذوق تشنگان دارد عقیق

حرص هر جا غالب افتد بر جگر دندان فشار
در هجوم تشنگیها امتحان دارد عقیق

بس که بی آنست این دریای شهرت اعتبار
روز و شب نقش نگین زیر زبان دارد عقیق

اعتبارات جهان پر بی نسق افتاده است
جان کنیها بهر نام دیگران دارد عقیق

نیست بیدل کاهش ایام بر دلخستگان
در شکست خود همان حرز امان دارد عقیق

Marfat.com

رخ شرمگین تو هیچگه بخیال ما نکند عرق
که دل از طپش نگذارد و نگه از حیا نکند عرق

به نیاز تحفه یکدلی الم نکشیده ام از وفا
که ز گرم جوشی خون من بکفت حنا نکند عرق

تب و تاب هستی منفعل سر شمع بسته بدوش من
نگشاید از دم تیغ هم گرهی که وا نکند عرق

الم تردد سر نگون ترئی ز جان بردم برون
چو قلم نمی سپرم رهی که نشان پا نکند عرق

ردیف کاف

ز خود فروشی پرواز بس که دارم ننگ
چو اشک شمع چکیده است خون آنسوی رنگ

تو ناخدای محیط غرور باش که من
ز جیب خویش فرو رفته ام بکام نهنگ

سواد الفت ایندشت وحشت اندوده است
نگاه آبده از سرمه دان داغ پلنگ

باعتبار اگر واری سنی ارزد
گشاده روئی گو سر بجلبت دل تنگ

بقدر شوخی تدبیر خجلت است اینجا
عصا مباد شود دستگاه کوشش لنگ

هنوز شیشه نه ونشه عالم دگر است
تفاوت دو عدم کم مدان پری با سنگ

بهار حیرتم از عالم تقدس اوست
بگلشنی که منم رنگ هم ندارد رنگ

خیالت اینهمه دام غرور غفلت ماست
صفا ودیعت نازاست در طبیعت رنگ

بقدر همت خود کسوتی نمی بینم
مباد جامه عریان تنی برآرد رنگ

چو نامه تکیه بنقش نگین مکن بیدل
که جز شکست ندارد سر رسیده بسنگ

گر جنون جوشد باین تاثیر احسانش ز سنگ
شیشه شکسته باید خواست تا وانش ز سنگ

بر سر مجنون کلاهی گر نباشد گو مباش
عزت دیگر بود همچون نگینداتش ز سنگ

اعتبار است اینکه مارا دشمن ما میکند
سنگ اگر مینا نگردد نیست نقصانش ز سنگ

سر بر سودائی کشد ناچار چون نقش نگین
گر همه مجنون ما باشد گریبانش ز سنگ

حسن کز جوش نزاکت یکقلم رنگست وبس
بوالفضولی چند میخواهند پیمانش ز سنگ

همچو کندم میکشد هر کس درین هفت آسیا
آنقدر رنجی که نرمی آورد نانش ز سنگ

شوق من بیدل درین کهسار پر افسرده است
ناله دارم که میمالد نیستانش ز سنگ

Marfat.com

گرم نویدیست سروش شکست رنگ
کز خویش رفته ایم بدوش شکست رنگ

ای صبح گر ز محمل عجزم چاره نیست
باید نفس کشید بدوش شکست رنگ

مانند دود شمع درین عبرت انجمن
بالیده ایم لیک ز جوش شکست رنگ

غیر از خزان چه کرد کند در رفتن بهار
خجلت نیاز بهیده کوش شکست رنگ

شاید پیام بنجودی ما باو رسد
حرفی کشیده ایم بگوش شکست رنگ

بیدل کجاست فرصت کاری درین چمن
چون رنگ رفته ایم بدوش شکست رنگ

در یاد گلشن تو که دارد هزار رنگ
چون گل گرفته است مرا در کنار رنگ

از خود چو اشک جرات پرواز شسته ایم
یارب مکن بجنون نیازم دو چار رنگ

افراط در طبیعت عشرت کدورتست
بی داغ گل نمیکند از لاله زار رنگ

خونم همان بدشت عدم بال میزند
گر بسملم کنی چو نفس صد هزار رنگ

تا چشم آرزو بر هبت کرد شد سفید
چندین سحر شکسته ام از انتظار رنگ

کو مایه که قابل غارت شود کسی
ای صورت شکسته غنیمت شمار رنگ

قسمت درین چمن ز بهاران قوی تر است
آفاق غرق خون شد و نگرفت خار رنگ

سیر بهار ما ز تو موقوف جلوه نیست
ای بوی گل بجلوه در آو بر آر رنگ

عمریست رنگ باخته وحشت دلم
چون کرده ام هوسم این گل بی اختیار رنگ

بیدل کجاست ساغر دیگر درین بساط
گر دیده ام چو رنگ برفع خمار رنگ

اینده م از شرم طلب نیست بآن خشک
تا صدف بود لبی در جگر دریا خشک

منت چشمه خضر آئینه پردازی نیست
دم شمشیر تو یارب نشود با ما خشک

مگذر از حاصل امکان که درین مزرع وهم
سبز ها ریخته تا بال و پر عنقا خشک

اشک مجنون چه قدر خوش قلم پرداز است
سطری از جاده ندیدیم درین صحرا خشک

Marfat.com

عشق بیرنگ ازین وسوسه‌ها مستغنی است
دامن ما و تو آلوده برآید یا خشک

نیست غیر از عرق شرم شفاعت گیرما
یارب این چشمهٔ رحمت نکنی فردا خشک

زین بضاعت نتوان رنگ فضولی جستن
تا رسد نان تری میشود آب ما خشک

لال مانده است زبانم بجواب ناصح
همچو برگی که شود از اثر سرما خشک

بیدل از دیدهٔ حیران غم اشکم خون کرد
خشکی شیشه مبادا کندم صهبا خشک

گهر محیط تقدسی مکن ابروی حیا سبک
چو حباب حیف اگر شوی ز غرور سر بهوا سبک

بغرور مسند سیم و زر بوقار غره نشستنت
که زمانه میکشد آخرش چو کلیم از تته پا سبک

ز ترنم نی و ار غنون بدل گرفته مخوان فسون
که ز سنگ دامن میستون نکند کسی بصدا سبک

کند اصطیاجت اگر هدف مگشای لب مفراز کف
که وقار گوهر این صدف نکنی بدست دعا سبک

مخروش خواجه بکر و فر که ندارد اینهمه آنقدر
دو سه گام آخر ازین گذر تو گران قدم زن و پا سبک

اگرت بمنظری نستان دم هستی نکشد عنان
چو سحر جنبش نکیفس ز هزار رنه بر آسبک

ز گرانی سر آرزو شده خلق عرده های و هو
تو اگر تهی کنی این کدو شود اتفاق شناسبک

غیر خاموشی ندارد گفتگوی ما نمک
تا لبی بر زخم ما باشد لب گویا نمک

جاده ها چون زخم بی چاک گریبان مستعد
گرد مجنون تا کجا ها ریخت دست و پا نمک

بی تغافل ایمن از آفات نتوان زیستن
دیدهٔ ما راست زخم و صورت مینا نمک

جسم راحت خواه و دل جمعیت و عمر امتداد
با چنین طوفان حاجت دارد استغنا نمک

ای خرد خمخانه یاری بجوش آورده
باش تا شور جنون ما کند پیدا نمک

ردیف: لام

طبع دریا میخورد خون از نشاط غافلان
خنده موج است بیدل بر دل دریا نمک

زین باغ گذشتیم با حسان تغافل
مغرور مباشید که این یکدو نفس عمر

گل بر سر مار نخت گریبان تغافل
وارستهٔ نگاهی است بزندان تغافل

Marfat.com

عمریست که وابسته لب دوزخیانیست
یارب که نگردد سر مژگان تغافل

گوهر دو جهان تشنهٔ دیدار نمیرد
ایجان تغافل مشکن شان تغافل

بیدل مژه بگشای که در عالم حیرت
کس سود ندیده است بنقصان تغافل

زخم تیغی ز تو برداشته ام همچو هلال
ریشه دار نظری کاشته ام همچو هلال

تا نعم زین خم بستان برگ و برگ گلی
از تبسم لبی انباشته ام همچو هلال

عاقبت سرکشیم سجده فروشیها کرد
در دم تیغ تو سر داشته ام همچو هلال

سقف کوتاه فلک معرض عنائی نیست
از خمیدن علم افراشته ام همچو هلال

نشود عرض کمالم کلف چهرهٔ عجز
در بغل آئینه نگذاشته ام همچو هلال

ناتوانی چه قدر جوهر قدرت دارد
آسمان بر مژه برداشته ام همچو هلال

بیدل از هستی من پا برکابست نمود
شام رفتن هم سحر گاشته ام همچو هلال

نوبهار آمد بامداد من بیمار گل
تا بجای رنگ گردانم بگرد یار گل

خلوت آنجلوه غیر از حیرتم چیزی نداشت
هر قدر بی پرده شد آئینه کرد اظهار گل

ای شرر در سنگ رنگ آرزو گرداندهٔ گیر
چشم وا کردن نمی ارزد باین مقدار گل

در گلستانی که رنگ و بو نمیسازد بهم
عالمی را از تکلف سرخ شد هم دار گل

در بهارم داغ کرد آخر بچندین رنگهاش
ساغر بی باده یعنی بیحجاب یار گل

بر نفس بسته است محمل فرصت فیض سحر
نالهٔ شوای اشک ناچشمی کند بیدار گل

اینقدر طوفان نوای حیرت دیدار کیست
از شکست رنگ مینالد بصد منقار گل

بلبل با بیخبر بر شعلهٔ آواز ساخت
بیدل اینجا داشت از رنگ آتش هموار گل

بلبل الم غنچه کشد مثل تر از گل
پرواز عروج اثر درد ندارد

ظلم است بعاشق چه مدارا چه تغافل
بر نالهٔ به بندیم برات پر بلبل

Marfat.com

آئینهٔ دردیم چه عجز و چه رسائی
شبنم ته دندان نگرفته است لب گل
خجلت ثمر فرصت پرواز شراریم
اشک است اگر ناله کند ساز تنزل

خجلت ثمر فرصت پرواز شراریم
بیدل بچه امید توانگرد تغافل

عمریست چون گل میروم زین باغ حرمان در بغل
از رنگ دامن برکمر وز بو گریبان در بغل
نی غنچه دیدم نی چمن نی شمع خواندم نی لگن
گل کرده ام زین انجمن دل نام حرمان در بغل
مجنون و ساز بلبلان لیلی و ناز گلستان
من با دل داغ آشیان طاؤس نالان در بغل
تنها نه خلق بیخرد بر حرص محمل میکشد
خورشید هم تک میزند زر در کمر نان در بغل
کو خلوت و کو انجمن در فکر خود دارم وطن
چون شمع سر تا پای من دارد گریبان در بغل
چشمی اگر بالیده ام زین باغ بیرون دیده ام
وحشت کمین خوابیده ام چون غنچه دامان در بغل
خلقی ازین گرد هوس یعنی ز افسون نفس
شور قیامت در قفس آشوب طوفان در بغل
می آمد آن لیلی نسب سرشار یکعالم طرب
می در قدح تا کنج لب گل تا گریبان در بغل
کام دل حسرت کدا حاصل نشد ما را سوا
عمریست میخواهد ترا ای خانه ویران در بغل

بیدل ندارد بزم ما از دستگاه عافیت
چشمی که گیرد یکدمش چون شمع مژگان در بغل

زمن عمریست میگردد جدا دل
ندانم با که گردد آشنا دل
ز خاکت ما قدم فهمیده بردار
مبادا بشکند در زیر پا دل
سراپا ناله میجوشیم چون موج
طپش خون کرد در هر عضو ما دل
ز اشک و آه مشتاقان مپرسید
هجوم بسمل است از دیده تا دل
درین محفل کسی محتاج کس نیست
همیشه کار دل افتاده با دل
گرفتارم گرفتارم گرفتار
نمیدانم نفس دام است یا دل

فسردن بیدل از پیدائیم نیست
چو موج گوهرم در زیر پا دل

Marfat.com

تا بست ادب نامهٔ من در پر بسمل
پروانه گرفته است شکن در پر بسمل

شبگیر فنا یم چقدر داشت رسائی
عمریست که داریم وطن در پر بسمل

فرصت نفس افتاده ام آهنگ شرارم
طرز تو و من گشت کهن در پر بسمل

ای شوق کرا نیست طپشهای محبت
سر تا قدم من بشکن در پر بسمل

بیتابی ساز نفس از دود خموشی است
ای عافیت آتش بفکن در پر بسمل

ای راهروان منزل تحقیق کدام است
باید قدمی چند زدن در پر بسمل

بیدل هوس ارائی پرواز که دارد
محو است غبار تو و من در پر بسمل

ای جوش بهارت چمن آرای تغافل
چون چشم تو سر تا بقدم جای تغافل

عمریست که آوارهٔ امید نگاهیم
از گوشهٔ چشمی تو بصحرای تغافل

آن سرمه که در گوشهٔ چشم تو مقیم است
دنباله دوانده است به پهنای تغافل

از حسن درین بزم امید نگهی نیست
ای آئینه خون شو بتماشای تغافل

از ساغر چشمت چه قدر سحر فروشست
کیفیت نظاره سراپای تغافل

در کارگه هستی موهوم ندیدیم
نقشی که توان بست بدیبای تغافل

خوبان همه تن شوخی انداز نگاهند
بیدل تو نه محرم ایمای تغافل

گر کند طاؤس حسرتخانه اسباب گل
دستگاه رنگ او بیند همان در خواب گل

بس که خوبان از حجابت غرق خجلت بوده اند
در چمن شبنم اگر آید بروی آب گل

موی چینی گر بسامان سفیدی میرسد
شام ما هم میتواند چیدن از مهتاب گل

فیض خاموشی بیا دلب گشود نهاده
ای ز خود غافل بچین در غنچگی در آب گل

آفت ایجاد است ساز زندگی هشیار باش
از طراوت خانه دارد در ره سیلاب گل

شوخی اظهار آخر با مزاج ما نساخت
آتشی در طبع رنگست و ندارد تاب گل

عرق شد شوخی طرز خرامی دیده ایم
میکند در چشم ما بیدل همان سیماب گل

Marfat.com

ای فرش خرامت همه جا چون سر ما گل
در راه تو صد رنگ چنین ریخته پا گل

گلشن چه قدر حسرت دیدار تو دارد
در شیشهٔ هر رنگ شکسته است صد اگل

شبنم صفت از عجز نظر هیچ نچیدیم
غیر از عرقی چند درین باغ حیا گل

عالم همه یک بست و گشاد مژه دارد
آئینه خود اینجا بیر از حیرت ما گل

بیدل سر احرام تماشای تو دارد
آئینه گرفتست بصد نشو و نما گل

ردیف میم

چشم بگشادم بباغ هیچوی ساغر زدم
از مژه طرف نقاب هر دو عالم برزدم

برگ برگ این گلستان پردهٔ ساز من است
هر کجا رنگی شکست آهنگ شد من برزدم

آسمان بی بضاعت سا زیک بستر نداشت
تکیه همچون ماه نو بر پهلوی لاغر زدم

پر صف آرای تعلق بود اسباب جهان
چشم پوشیدم شب خونی باین لشکر زدم

پای تا سر نشئه ام از فیض ناکامی مپرس
آرزو تا هر قدر خون گشت من ساغر زدم

شبنم من ماند خلوت پرور طبع هوا
از خجالت نقش آبی داشتم کمتر زدم

کردم از اوج کلاه بی نشانی هم گذشت
از شکست رنگ اگر چون صبح دامن برزدم

معرفت در فکر کار نیستی افتادن است
تا بجیب خود سر افتادم آفتاب سر زدم

صفحهٔ هستی ورق گردانی دیگر نداشت
اینقدر باشد که قدر کاغذی یکسر زدم

خود گداز بیهالی نسیم مژده دیدار بود
سوختم چندانکه بر آئینه خاکستر زدم

قابل درد تو گشتن داشت صد دریا لدا
آب گردیدم ز شرم و فال چشم تر زدم

بیدل از افسردگان حیرتم تدبیر چیست
گر همه دریا کشیدم ساغر کوثر زدم

همچو شمع از خویش برانداز و حشت برترم
بس که دامن چیدم از خود زیر پا آمد سرم

واعظ هنگامهٔ این عبرت آبادم چو صبح
زخم دل تا چرخ دارد نردبان منبرم

وحشت آفاق در گرد سحر خوابیده است
میکند خلقی جنون تا من گریبان میدرم

Marfat.com

تا بکی بینم بچشم بسته داغ سوختن
همچو مژگان کاش اخگر واکند خاکسترم

نیستم آگه مقیم خلوت اندیشه کیست
اینقدر دانم که فریادیست بیرون درم

رشته تسبیحم از گمگشتگیها یادنیست
تا سری از خود برآرم صد گریبان میدرم

مستی طاؤس من تا صد قدح مخمور ماند
ظلمت من برنمیدارد چراغان پرم

هستی من بر عدم میخندد از بیحاصلی
خاک را تر کرد خشکیهای آب گوهرم

دعوی دلدارم و دل نیست در ضبط نفس
عمر ها شد ناخدای کشتی بی لنگرم

سیر گلشن چیست تا دامان دل گیرد هوس
میکند یاد تو از گل صد چمن رنگین ترم

کاش بیدل از غم آهنگ خود در خود سری
خجلت پرداز چین ریز از عرق ریزد پرم

بحسرت غنچه ام یعنی بدل تنگی وطن دارم
خیالی در نفس خون میکنم طرح چمن دارم

وداع آماده شو گر شوق استقبال میخواهی
که من چون برق از خود رفتنی در آمدن دارم

درین صحرا ز بس فرشت اجزای شهیدانم
غباری هم گر از من چشم پیوشد کفن دارم

گر آگاهم و گر غافل نگردد حیرتم زایل
تو بر آئینه مرهم نه که من داغ کهن دارم

نفس پرورده رنگم باین ساز است آهنگم
چه عریانی چه مستوری همین یک پیرهن دارم

ز اسبابم رهائی نیست جز مژگان بهم بستن
باین محفل بچندین شمع یکدامن زدن دارم

بهر افسردگی بیدل مباش از گریه ام غافل
که من برقی بجان عالمی آتش فکن دارم

تحیر آئینه عالم مثال خودم
بهانه گردش رنگست پایمال خودم

بهر چه مینگرم آرزو تقاضائیست
چه احتیاج سراپا لب سؤال خودم

ز چینی آفت پیراهنم هوای حرص
که من طراوت لب خشکی سفال خودم

بهار نازم و کس محرم تماشائیست
بصد خیال یقین شد که من خیال خودم

وداع ساز نموده است ضعف پیکر من
خم اشارت از ابروی من هلال خودم

تحیر آئینه بی نیاز هستی بود
تو جلوه کردی و نگذاشتی بحال خودم

Marfat.com

درین الم کده بیدل چه مجلس آرائی است
چو شمع سوخت المهای انفعال خودم

چشم پوشیدیم بر ما و من استغنا زدیم
از بهم مژگان زدن بر هر دو عالم پا زدیم

نسخهٔ اسباب از مضمون دل بستن تهی است
انتخابی بود دنو میدی کزین اجزا زدیم

هیچ آشوبی بدرد غفلت امروز نیست
شد قیامت آشکار آندم که بر فردا زدیم

حسرت اسباب برق بی نیاز عالم است
یاد آن موجی که ما بیرون این دریا زدیم

ای تمنا نسخها نذر تو هم کن که ما
مسطری بر صفحه از موج پر عنقا زدیم

شام غفلت گشت بیدل پردهٔ صبح شعور
بس که عبرت سرمه ها در دیدهٔ بینا زدیم

چون کاغذ آتش زده مهمان بقائیم
طاؤس پرافشان چمن زار فنائیم

شوخی سر و برگ چمن آرائی ما نیست
یکسر چو عرق جوهر ایجاد حیائیم

کم نیست اگر گوش دلیل خبر ماست
از دیدن ما چشم به بندید صدائیم

وا ماندهٔ عجزیم سر و برگ طرب کو
چون آبلهٔ پا همه تن آبله پائیم

بی سعی جنون راه بمقصد نتوان برد
بگذار که یک آبله از پوست برآئیم

چون نخل علاج هوس ما نتوان کرد
چندانکه رود پای بگل سر بهوائیم

پرواز سعادت چقدر سرخوش نازست
عالم قفس ظلمت و ما بال همائیم

آئینهٔ اسرار عیان پردهٔ خاک است
تا سرمه نگشتن همه آواز درآئیم

کو ساز نگاهی که بیک سیر گریبان
ولدار نقابی که ندارد بگشائیم

فرداست که بکنائی نیرنگ خیال است
امروز که در سجده دو تائیم دو تائیم

بیدل تبکلف اثری صرف نفس کن
عمریست تهی کاسه ترا زدست دعائیم

شرار سنگم و در فکر کار خویش میسوزم
بچشم بسته شمع انتظار خویش میسوزم

نمیخواهم نفس سار دل بیدها باشد
هوا تا صاف تر گردد غبار خویش میسوزم

Marfat.com

نمیدانم چه آتش در جگر دارد شرار من
که هر جا میشود جسمم دو چار خویش میسوزم
نه نور خلوتم نی ساز محفل شعلهٔ شمعم
بهر جا میفروزم بر مزار خویش میسوزم

نوا های دل افسرده بر گوشم مزن بیدل
که من از شرم سنگ بی مزار خویش میسوزم

اشک شمعم نور یک عمر و اسا ردانه ام
سوختن خرمن کند از حاصل پروانه ام
ذوق چیر شاهی و بال هما منظور نیست
کم نگردد سایهٔ موا ر سر دیوانه ام
رفته ام عمریست زین محفل بیاد جلوه
گوش نه بر بوی گل تا بشنوی افسانه ام
کلفت دل هیچ جا آغوش الفت وا نکرد
از دو عالم بردم بیرون تنگی این خانه ام
مزرع آفاق آفت خرمن نشو و نما ست
همچو مور از ریشه ترسم بر برآرد دانه ام
بس که برهم میزند هیچو هدی اجزای من
چون دم شمشیر مژگان سر بسر دیوانه ام
رحمی ایجادم از تدبیر من آسوده باش
در شکستن گشت کم چون موی چینی شانه ام

صبح بوئم گر سبک روحی بدادم میرسید
سخت جانی کرد بیدل خشت این ویرانه ام

چو دریا یکقلم موجست شوق بیحدی جوشم
تمنای کناری دارم و دریا در آغوشم
قبای همتم مشکل که باشد اطلس گردون
دو عالم میشود گرد عدم تا چشم میپوشم
بحیرت رفته جوشیدم بیک افسردن مژگان
من آن آئینه ام کز شوخی جوهر نمد پوشم
نفس عمری طپید و مدعای دل نشد حاصل
چراغی داشتم بیطلبیها کرد خاموشم
کمند صید نازم هر قدر از خود برون آیم
برنگ شمع اشک رفته می پردازد آغوشم
برنگی نا توانم در خیال سرمه گون چشمی
که چون تار نظر آویزه نتوان کرد بر دوشم
به بیدردی بیابان هوس تا چند طی کردن
درای محمل شوقم کجا شد دل که بخروشم

شکستن اینقدر ها نیست در رنگ خزان بیدل
درین ویرانه گردی کرد باید رفتن هوشم

باز دل مست نوائیست که من میدانم
این نوا نیز ز جائیست که من میدانم

Marfat.com

چشم وا کردم وطوفان قیامت دیدم
زندگی روز جزائیست که من میدانم

حیرتم سوخت که از دفتر یکتائی او
جیب بسم نسخه نمائیست که من میدانم

طلب یاس نمودن هوس عشق و وفاست
کار دل نام بلائیست که من میدانم

دل زکویت چه مجال است قدم بردارد
آخر این آبله پائیست که من میدانم

بود عمری ببرم دلبر و نگشود نقاب
بیدل این نیز ادائیست که من میدانم

برنگ خامه زبس ناتوانی اجزایم
بسودن مژه فرسوده شد سراپایم

درین محیط مقیم تغافلم چو حباب
مباد چشم گشودن تهی کند جایم

حریف مطلب اشکت چکیده نتوان شد
صدا شکست نفس در شکست مینایم

غرور خودسری آئینه نمودم نیست
چو انفعال عرق کرده است پیدایم

هزار رنگ زمن پرفشان بیرنگ است
اگر غلط نکنم آشیان عنقایم

نگاه چاره ندارد ز مرد و مک بیدل
نشانده است جنون در دل سویدایم

آرزو بیتاب شد ساز بیانی یافتم
چون جرس در دل طپید نهار زبانی یافتم

خاک را نفی خود اثبات چمنها کرده است
آنقدر مردم براه او که جانی یافتم

چون جرس زین ساز موهومی که خجلت عرض اوست
گر همه دامن ز خود چیدم دکانی یافتم

وحشت عمر از کمین پیکر خم جوشش زد
تیر شد سار نفس تا من کمانی یافتم

چون همه بر قسمت منحوس ما باید گریست
شد سعادتها ضمان تا استخوانی یافتم

همچو آن آئینه کز تمثال میسازد صفا
کم شدم از خویش و از هر کس نشانی یافتم

زندگانی هرزه تاز عرصه تشویش بود
بیدل از قطع نفس ضبط فغانی یافتم

دوش گستاخ ننظاره جانان رفتم
آنقدر جلوه عرق شد که بطوفان رفتم

سیر این انجمنم آمد و رفت سحر است
یک نفس تا بد و صد زخم نمایان رفتم

Marfat.com

بی نشانی اثرم آئینه بوی گلم
رنگ شد کسوت من کاین همه عریان رفتم

عجز رفتار چه مقدار بلغزش پیچید
که بطوف قدم آبله پایان رفتم

چه قدر کاغذ آتش زده ام داغ تو دست
که ز خود تیز بسامان چراغان رفتم

طپش دل سحرم بوی گلی می آورد
رفتم از خویش ندانم بچه عنوان رفتم

نگه دیدهٔ قربانیم از شوق مپرس
سیر آنجلوه رهی داشت کنان رفتم

حیرات مانه پسندید طواف صفت
حیرتم رنگ ادب ریخت بمژگان رفتم

خجلت نشو و نمایم بعدم یاد آمد
رنگ ناکردهٔ واز چهرهٔ امکان رفتم

پای پرآبله شد دست تصرف بیدل
بس که از وادی امید پریشان رفتم

چو شبنم تا نقاب اعتبار خویش شق کردم
ز شرم زندگی گفتم کفن پوشم عرق کردم

کف پا میشدم ایکاش از بی اعتبار یها
چنین گر دیدم و صد رنگ خجلت در طبق کردم

چو صبحم یک تامل در بر جمعیتم نشد حاصل
بسطری کز خود خواندم ز خود رفتن سبق کردم

مپرسید از قناعت مشربهای حباب من
بساغر آبروئی داشتم ستد رمق کردم

بهر جا فکر مستی نیست مخموری نمیباشد
هوسهای غنا بود این که خود را مست حق کردم

دلم از دقت فکرم هجوم شعله شد بیدل
نشستم آنقدر در خون که صحرائی شفق کردم

در تجرد تهمت دیگر بدردی میزنم
غیر من تاری ندارد چون نگه پیراهنم

در دبستان تامل پیش خود شرمنده ام
معنی موهوم یعنی دل بدنیا بستنم

با که گویم گر بگویم کیست تا باور کند
آن پریروئی که من دیوانه اویم منم

قید الفتگاه دل را چاره نتوان یافتن
عمرها شد چون نفس در آشیان پر میزنم

دور گردم عجزم اما در شهادتگاه شوق
تیغ او نزدیکتر از رگ بود در گردنم

سعی بیرنگ نفس هر دم پیامم میبرد
میرسد گردم بمنزل پیشتر از رفتنم

رفت آن فرصت که ساز شوق گرم آهنگ بود
چون سپند از سرمه گیرا کنون سراغ شیونم

Marfat.com

بیدل از بس ماندوام چون کوه زیر بار درد
ناله جای گرد میگردد بلند از دامنم

سودیم سراپا و بپائی نرسیدیم
از خویش گذشتیم و بجائی نرسیدیم

آن بی پر و بالیم که در حسرت پرواز
گشتیم غبار و بهوائی نرسیدیم

شبنم همه تن آب شد از یک نظر اینجا
با هرزه نگاهان بحیائی نرسیدیم

افسانه هستی چقدر خواب فسون داشت
مردیم بتعبیر فنائی نرسیدیم

مطلب نفسی سرمه شد از دود طپیدن
فریاد که آخر بصدائی نرسیدیم

بیدل من و گرد سحر و قافله رنگ
رفتیم بجائی که بجائی نرسیدیم

بتحریک نقابش گر شود مایل سر انگشتم
ز پیچیدن جهانی رشته می بندد در آئینه

پرسید از اثر پیمائی حسن عرقناکش
اشارت گر کنم از دور میگردد تر انگشتم

بسیم و زر چه امکانست فقرم سر فرود آرد
گلوی حرص می افشارد از انگشتر انگشتم

نمیدانم چه گل دامن کشید از دست من یارب
که فریادیست چون منقار بلبل در بر انگشتم

چو ماه نو بآن مستی شکست امشب کلاه من
که خاتم هم قدح کج کرده می آید در انگشتم

بچشم امتیازم اینقدر معلوم شد بیدل
که در دست ضعیفیها بجسم لاغر انگشتم

به بین بسازو مپرس از ترانه که ندارم
توان بدید و شنیدن فسانه که ندارم

بسعی بازوی تسلیم در محیط توکل
شناورم بامید ترانه که ندارم

هزار چاک دل آغوش چیده ام بتخیل
هوا پرست چه گیسوی شانه که ندارم

بچاره سازی وهم تعلقم متحیر
مگر جنون زند آتش بخانه که ندارم

دگر چه پیش توان برد در ادبگه نازش
بغیر آئینه بودن بهانه که ندارم

فغان که بست ببالم هزار شعله طپیدن
نشیمنی که نبود آشیانه که ندارم

زیاس بیدل مائل نکرد شعله آهم
نفس چه ریشه دواند زدانه که ندارم

Marfat.com

باین طاقت نمیدانم چه خواهد بود انجامم
نگین بی نقش میگردد اگر یک کس برد نامم

درین گلشن بهار جیرتم آئینه ها دارد
اگر طائر شوم طاؤسم و در سنبل باد امم

شکوه جیرتم دیدار قاصد برنمیدارد
مگر در محفل جانان برد آئینه پیغامم

جنون دارد ز مغزم استخوانم برق سودائی
بطوف سوختن هم کسوت شمع است احرامم

سراغ تیره بختی هم نمی یابم بآسانی
بسوزم خویش را چون شمع تا روشن شود نامم

مگر از خود روم تا مدعای دل بعرض آید
صدائی در شکست خویش میدارد لب جامم

ز بس بار خجالت میکشم از زندگی بیدل
نگین با خود فرو رفتست از سنگینی نامم

صبح است تا دماغ تمنا رسانده ایم
چون شمع بوسه مژه تا پا رسانده ایم

گل میکند ز شعله خاکستر آشیان
بال شکسته که بعنقا رسانده ایم

ترک طلب بعمر طبیعی مقابل است
آئینه نفس بمسیحا رسانده ایم

طاوس ما بهار چراغان عبرتست
آئینه خانه بتماشا رسانده ایم

آئینه جبان بلطافت کدورتست
رخت پری ز شیشه بخارا رسانده ایم

از بس که بی بضاعت درد یم چون گهر
یکقطره اشک بر همه اعضا رسانده ایم

گر مستیت شکست دو عالم بشیشه کرد
ما همدلی به پهلوی مینا رسانده ایم

بیدل ز سحر کاری طول امل مپرس
کامروز نا رسیده بفردا رسانده ایم

سر خط مار است امشب ز خمهای سینه ام
جوهر تیغی که گل کرده است از آئینه ام

مدعی گو جمع دارد دل ز داغ انتقام
روشنست از آتش یاقوت دود کینه ام

حیرت احکام تقویم خیالم خوانده نیست
تا مژه واری ورق گردانده ام پا رینه ام

بس که شد آئینه ام صاف از کدورتهای وهم
راز دل تمثال می بندد درون سینه ام

خرقه ناموس رسوائی کشید از احتیاط
پنجه از روی کار افتاد لیک از پینه ام

Marfat.com

تا کجا از خود برآیم چون هر سعیم گداخت
بر هوا بسته است تشویش نفسها زینهارم

بیدل از افسردگیها جیبم آخر سنجیه ریخت
ابر نیسانی برآمد خرقهٔ پشمینه ام

از هوس چون شمع گر سر در هوا برداشتم
چون تامل شد گریبان نقش پا برداشتم

زندگانی جز خجالت مایهٔ دیگر نداشت
تر شدم چون اشک تا آب بقا برداشتم

تا توانی در دماغ غنچه ام پرورده بود
پایمال عطسه گشتم تا هوا برداشتم

خواهشم آخر بزیر بار منت پیر کرد
پیکرم خم شد ز بس دست دعا برداشتم

هر کجا رفتم غبار زندگی در پیش بود
یارب این خاک پریشان از کجا برداشتم

با رهستی پیش انیا یجادم دلیل عجز بود
چون بلال اول همان پشت دوتا برداشتم

شبنم من زین چمن تا یک عرق آمد بعجز
بار صد ابرام بر دوش حیا برداشتم

طاقتم از ناتوانیهای مژگان بار داشت
یک نگه بیدل برو رصد عصا برداشتم

ز بس ضعیف مزاج جهان تدبیرم
چو صبح تا نفس از دل بلب رسد پیرم

هنوز جلوهٔ من در فضای بیرنگی است
خیالم و به نگه کرده اند زنجیرم

اثر طرازی اشک چکیده اینهمه نیست
توان بجنبش مژگان کشید تصویرم

ز یاس قامت خم گشته ناله ام نفس است
شکسته ئم بزور کمان پر تیرم

من آن ستم زده طفلم که مادر ایام
بجام دیدهٔ قربانی افگند شیرم

رسید فرصت هستی و من ز ساده دلی
چو صبح میروم از خویش تا نفس گیرم

چنان به ضعف عنان رفته از کفم بیدل
که من ز خویش روم گر کشند تصویرم

چون نگه عمریست داغ چشم حیران خودیم
زیر کوه از سایهٔ دیوار مژگان خودیم

شیشهٔ ما را درین بزم احتیاج سنگ نیست
از شکست دل مقیم طاق نسیان خودیم

نقد ما با فلسها هی هم رواج افتاده است
در هم بیجا صلی بیرون همیان خودیم

Marfat.com

ز آثر خائی عمر صرف سخت جانی کرده ایم
همچو سوهان پای تا سر وقف دندان خودیم

چشم میباید گشودن جلوه گو موهوم باش
هر قدر نظاره می خندد گلستان خودیم

سیر دریا قطره را در فکر خویش افتاده ست
دامن آنجلوه در دست از گریبان خودیم

نعمت فرصت غنیمت پرور توقیر ماست
میزبان عرض بهار ستیم مهمان خودیم

همچو مژگان شیوهٔ بی ربطی ما حیرتست
گر بهم آریم یکسر دست و دامان خودیم

گوهر اشکیم بیدل از ولد از ما مپرس
آنقدر آب از حجاب وضع عریان خودیم

داغم از کیفیت آگاهی و نامم بهم
جنس بسیار است نقد فرصت ناکامیم بهم

آنقدر از شهرت بسی خجالت نامه ام
کز نگین من چو شبنم میفروشد نام نم

بس که فرصتها پر افشان هوای وحشتست
از وصالم داغ دل میجوشد از پیغام غم

محمل موج نفس دوش طپیدن میکشد
عافیت در کشور ما دارد از آرام رم

زین نشیمن نغمهٔ شوقی بسامان کرده گیر
سایهٔ دیوار دارد زیر و پشت بام بم

آنچه ما در حلقهٔ داغ محبت دیده ایم
نی سکندر دیده در آئینه نی در جام جم

وعظ را نتوان به نیرنگ غرض بدنام کرد
این فسون با هر که میخوانی برون دام دم

بی لب نوشین او بیدل بزم عیش ما
گشته میناو قدح باده در اجسام هم

فرو بردار غبار غیر چون آئینه زنگارم
بخواب ای دیده اکنون سایه پیدا کرد دیوارم

چه مقدار انجمن پرداز خجلت باید م بودن
که عالم خانهٔ آئینه است و من نفس دارم

زبان حالم از انصاف عذر نا له میخواهد
گر اینجان ترز چندین کوبم و دل یکند بارم

بهم آورده بودم در غبار نیستی چشمی
برنگ نقش پا آخر بپا کردند بیدارم

باین رنگی که چون گل در نظر دارد بهار من
بگرد خویش گردیده است یا داو چه مقدارم

جنون صبحم از آشفتگیها یم شو غافل
جهانی را ز سر وا میتوان کردن بدستارم

ز اکسیر قناعت زادهٔ من گنجها دارد
کمم در چشم خلق اما برای خویش بسیارم

Marfat.com

ندانم شعلهٔ جوّاله‌ام یا بال طاؤسم
محبت در قفس دارد به نیرنگی گرفتارم

ز شرم عیب جوچشم هنر برداشتم بیدل
بدرد خار پا داغ است چون طاؤس گلزارم

تیغ آهی بر صف اندوه امکان میکشم
خامهٔ یاسم خطی بر لوح سامان میکشم

خاک میگردم بصد بیطاقتیها چون سپند
غیر پندارد عنان ناله آسان میکشم

با مُروّت توام افتاده است ایجاد دم چو شمع
خار هم گر میکشم از پا ثمرگان میکشم

کس ندارد طاقت زور آزمائیهای من
بازوی عجزم کمان ناتوانان میکشم

سایهٔ بید ست و پائی از سر من کم مباد
گر شکوهش انتقام از برچه نتوان میکشم

کلفت مستوریم در بی نقابی داغ کرد
بار چندین پیرهن بر دوش عریان میکشم

در غبار خجلتم از تهمت آزادگی
من که چون صحرا هنوز از خاک دامان میکشم

از غبار خاطرم ای بیخبر غافل مباش
گرد باد آه مجنونم بیابان میکشم

لفظ من بیدل نقاب معنی اظهار اوست
هر کجا او سر برآرد من گریبان میکشم

محو دلم مپرس ز تحقیق عنصرم
این ننه چیده است دماغ تحیّرم

پستی درین محیط گهر کرد قطره را
کسب فروتنی است عروج تفاخرم

دانش ز پیکرم عرق انفعال ریخت
گل کرد از گداز خجالت تحیّرم

گرد هزار جاده بمنزل شکسته است
چون موج کوهسر آبله پای تحیّرم

حیرت بناتوانی من ناز میکند
رنگ شکسته‌ام چه قدرها بها درم

در رود دلم گداز غسم داغ حیرتم
فریاد از خیالم و آه از تصوّرم

نقد گرنمی شمرد کیسهٔ حباب
بیدل من از هوس شدن خویشتن پرم

حسرتی در دل نماند از بس که ماواسوختیم
یکدماغی داشتیم آن هم بسوداسوختیم

نشهٔ تحقیق ما را شعلهٔ جوّاله کرد
گرد خود گشتیم چندانی که خود را سوختیم

Marfat.com

وصل هم آبی نزد بر آتش سعی طلب
همچو خواب دیدهٔ ماهی بدریا سوختیم

در دیار ما چو شمع از بس که قحط درد بود
تا شود یکداغ پیدا جمله اعضا سوختیم

از نشان و نام ما بگذر که ما بیحاصلان
دفتر خود یکقلم در بال عنقا سوختیم

حال هم وهم است از مستقبل ایجاد مزن
آتش ما شد بلند امروز فردا سوختیم

در کره یارب سپند بینوای ما چه داشت
بی تامل تا نگشودیم این معما سوختیم

شب که شمع جلوه ات آتش فروز ناز بود
ما و بیدل تا پر پروانه یک جا سوختیم

چکید نهای اشکم با شکست شیشهٔ رنگم
نفس در دیده مینالم نمیدانم چه آهنگم

باین مستی قیامت طرفی او هام را نازم
بدور نه فلک باید کشیدن کاسهٔ تنگم

بحکم عشق معدورم گر از دل بشنوی شورم
نفس در دیدن شور قیامت دارد آهنگم

نه دنیا مسکن الفت نه عقبی مامن راحت
بذوق امتحان یارب نیفشارد دل تنگم

چه بیکاری نفسها سوختم تا دل سیه کردم
زدود شمع آخر سرمه دان شد کلبهٔ تنگم

بنا هنجاری از خود رفتنم صورت نمی بندد
پر طاؤس و پرکار دارد گردش رنگم

به منزل تا کجا منزل کند سعی ضعیف من
باین یک آبله دل چون نفس عمریست می لنگم

دهد منشور شهرت نام را نقش نگین بیدل
پر پرواز دارد گر در آید پای در سنگم

در جگر صد رنگ طوفان کرده ایم
تا سر شکی نذر مژگان کرده ایم

تا نفس بر خود طپید آئینه است
چون حباب این جلوه سامان کرده ایم

حیرت از طاؤس ما پرسیدند
وحشتی را رنگستان کرده ایم

ما و شمع کشته نتوان فرق کرد
آن قدر سر در گریبان کرده ایم

تا نم فرصت ز حیرت روشن است
جای مو مژگان پریشان کرده ایم

عشق از محرومی ما داغ شد
بی جنون چاک گریبان کرده ایم

ای توانائی بزور خود مناز
ما ضعیفان آنچه نتوان کرده ایم

Marfat.com

نالهٔ حیرتخانهٔ دیدار اوست
در نفس آئینه پنهان کرده ایم

از هجوم اشک ما بیدل مپرس
یار می آید چراغان کرده ایم

صفحهٔ هستی شرر ما را چو آهی میکنم
یک نگه سیر چراغان جلوه گاهی میکنم

گر بهشتم مدعا میبود تقوی کم نبود
امتحان رحمتی دارم گناهی میکنم

بسکه چون صبحم تنک سرمایه افتاده است شوق
میدرم صد جیب تا اظهار آهی میکنم

هیچکس را جز حیا در جلوه گاهش بار نیست
چشم میگردد عرق تا من نگاهی میکنم

دوستان معذور کز سر منزل عرض غرور
بسکه دورم یاد خود هم گاه گاهی میکنم

آنقدر واماندهٔ عجزم که مانند بلال
سیر ابرو تا جبین در عرض ماهی میکنم

قامت پیری سرم در دامن زانو شکست
شوق بیدارد خیال کجکلاهی میکنم

بیدل از سیر بهارستان امکانم مپرس
بس که رنگم می پرد هر سو نگاهی میکنم

جبههٔ فکر خجلت عرق افشان کردیم
در شبستان خیال که چراغان کردیم

تازه روئی ز دل غنچهٔ ما صحرا بخت
آنقدر چهره گشودیم که دامان کردیم

نتوان کرد بعرض دو جهان رنگ لباس
چشم بندیکه باین پیکر عریان کردیم

موج ما یکشکن از خاک نجوشید بلند
بحر عجزیم که در آیینهٔ طوفان کردیم

در بساطی که سر و برگ طرب سوختنی است
فرض کردیم که ما نیز چراغان کردیم

اشک ما آبله پا شد همه دل میغلطد
آه جنسی که نداریم بدامان کردیم

دل هر ذرهٔ ما تشنهٔ دیدار تو بود
چشم بستیم و هزار آئینه نقصان کردیم

حاصل سینه بر آتش زدن ما چو سپند
اینقدر بود که یک ناله بسامان کردیم

وسعت آباد جنون وحشت شوقی میخواست
دامن چیده فشاندیم و بیابان کردیم

فکر خویش است سر انجام دو عالم بیدل
همه کردیم اگر سر بگریبان کردیم

Marfat.com

بلب حرف طلب دزدم مثل شور بوسی سوزم
خیال خام من تا پختگی گیرد نفس سوزم

دلیل کاروان وحشتم افسردگی تا کی
خروشی گل کنم شمعی بفانوس جرس سوزم

ز یاس مدعا تا چند باشم داغ خاموشی
مدد کن ای نفس تا بر در فریادرس سوزم

خزان رنگ مطلب اینقدر دارد بسامانم
که عالم در فروغ شمع غلطد تا نفس سوزم

جهان چون صورت آئینه رفت از دیده ام بیدل
تحیر امتیازم سوخت از داغ چه کس سوزم

ز سوز ماتم این انجمنها کی خبر دارم
چراغ خاموشم سر در گریبان سحر دارم

حیا چون شمع می پردازد م آئینه عبرت
درین دریا بقدر آب گردیدن گهر دارم

نشد سعی غبارم آشنای طرف دامانی
چو مژگان بر سر خود میزنم دستی که بردارم

سراغم میتوان از دست برهم سوده پرسیدن
رم وحشی غزال فرصتم گردد گر دارم

شبستان عدم یارب نخندد بر شرار من
که با صد شوخی اظهار یک چشمک شرر دارم

ادب پیمای دشت عجز مژگان بر تمیدارد
تو سیر آسمان کن من به پیش پا نظر دارم

بهار بی نشانم دستگاه درد سر کمتر
چو گل دستی ندارم تا شکست رنگ بردارم

به نیرنگ لباس از خلوت رازم مشو غافل
که من طاؤس وار این حلقها بیرون در دارم

نگردد گوشه گیری دستگاه وحشتم بیدل
اشارت مشربم در کنج ابرو بال و پر دارم

حیرت دمد از شوخی گل کردن رازم
در آئینه جوهر شکند نغمه سازم

چون غنچه سر زانوی تسلیم گه دارم
صد جبهه بخون میطپد از وضع نیازم

تا سجده بهموار ی خاکم نرساند
دارد گره ابروی محراب نمازم

وسعت گه انداز تغافل چه فسون داشت
بر روی دو عالم مژه کرد فرازم

خواب عدم افسانه تعبیر ندارد
آئینه خاکم چه حقیقت چه مجازم

آزادی من عرض گرفتاری شوق است
چون دیده حیرت زدگان عقده بازم

شبنم بهوا تا چه قدر گرد نشاند
عمریست ز خود میروم و آبله سازم

Marfat.com

بیدل اهل اندیشیم از عجز رسائی است
واماندگی افکند باین راه درازم

سنگت راهم میخورد حرصی که دارد احتشام
روز اول طعمه از جزو نگین کرده است نام

پختگی نتوان بدست آورد بی سعی فنا
غیر خاکستر خیال شعله هم خام است خام

فکر استعداد خود کن فیض حرفی بیش نیست
صبح بهر عالمی صبح است بهر شام شام

ما سخن باقی بود در دست صهبای کمال
نیست غیر از خامشی چون صاف میگردد کلام

هر عمل آئینه دارد جوهر تحقیق نیست
امتحانها محو شد تا تیغ می بندد نیام

خرّمی میخواهی از افسردهٔ طبعیها برآ
قدر دان بوی گل بودن نمیخواهد ز کام

سوختم از برق سیر نک برهمن زاده
گر ز میدن وا کند آغوش و گوید رام رام

یک تأمل دارد هم کم نیست سامان حیات
وای بر مغرور وهمی کز نفس جوید دوام

نام را نقش نگین بیدل دلیل شهرت است
بیشتر پرواز دارد نالهٔ مرغان دام

آمد ز گلشن ناز آن جوهر تبسم
دل در کف تغافل گل بر سر تبسم

شمع کدام بزمی ای نسخهٔ تغافل
صبح کدام شامی ای پیکر تبسم

از صبح هستی ما شبنم نکرد اشکی
پر بی نمک دمیدیم از منظر تبسم

از فیض خندهٔ او غافل مباش بیدل
بی گرد فتنه نیست این لشکر تبسم

کی در قفس دام هوا و هوس افتم
آن شعله نیم من که بهر خار و خس افتم

چون صبح اگر دم زنم از حیرت هستی
از شرم شوم آب و بفکر نفس افتم

فریاد نفس یا فغان عجز رسائی است
ای وای که دور از تو بیکنا له رس افتم

سر تا قدم نیست بجز ناله و اشکی
عالم همه ناراست بپای چه کس افتم

طاؤس ز نقش پر خود دام بدوش است
بیدل چه عجب گر ز هنرم در قفس افتم

Marfat.com

چنین آفت نصیب از طبع راحت بردن خویشم
اگر یکت دانهٔ دل جمع کردم خرمن خویشم

چو گل در پیکرم یک غنچه جمعیت نمی خندد
بصد آغوش حیران لب بهم آوردن خویشم

سراغ رنگت ہستی در طلسم خود نمی یابم
درین محفل چو شمع کشته داغ رفتن خویشم

چه مقدار آب گردد صبح تا شبنم بعرض آید
باین عجز نفس حیران مضمون بستن خویشم

تمیزی گر نمیبود انیقدر عبرت نبود اینجا
تحیر نامه در دست از عشره وا کردن خویشم

چو مژگانم ز وضع خویش باید سرنگون بودن
بضاعت هیچ و من مغرور دست افشاندن خویشم

چو شمع از ضعف آغوش وداعم در قفس دارد
شکست رنگ برهم چیدهٔ پیراهن خویشم

بخاک افتادم اما در زمین عاریت بیدل
مگر بر باد رفتن وا نماید مسکن خویشم

امشب آن مست ناز میرسدم
رفتن از خویش باز میرسدم

مو بمویم طپیدن آهنگ است
مگر آن دلنواز میرسدم

صبح شبنم کمین این چمنم
از نفس هم گداز میرسدم

گر رموز حقیقتم این است
هر کجایم مجاز میرسدم

سوی دنیا نه برده ام دستی
گر کنم پا دراز میرسدم

گر همین نفی خویش اثبات است
رنگ نا رفته باز میرسدم

نیم از خشمت آنقدر محروم
مژه داری بناز میرسدم

عمر ها رنگ بایدم گرداند
بیخودی هم نیاز میرسدم

نرسیدم بهیچ جا بیدل
تا کجا امتیاز میرسدم

چو اشک امشب بساغر با دماغ دگردارم
ز مژگان تا بدامن سیر مهتاب دگردارم

غرور و خشتم بار تحیر بر نمیدارد
چو شبنم در دل آئینه سیماب دگردارم

لب تر کرده ام گر سیر چشمی باج میگیرد
بجام بی نیازی چون گهر آب دگردارم

چو شمع از خجلت هستی عرق پیماست جام من
نه مخمورم نه مستم عالم آب دگردارم

Marfat.com

کدام آسودگی چون حسرت دیدار میباشد
تو مژگان جمع کن غافل که من خواب دگر دارم

گریبان زار امسار یست بیدل هر سر مویم
محیط فطرتم طوفان گرداب دگر دارم

نه تنها نا امید از وصل یارم دور مانده از دل هم
ربس حرمان نصیبم پیش من لیلی است محمل هم

غباری نیست بیتابی گزین وحشت سر جولان
بهر کم فرصتی ایجاد ماغی داشت بسمل هم

مبادا افسردگی دامان جولان طلب گیرد
درین وادی زپا منشین که در راهست منزل هم

غرور کیست سر مشق دبیرستان نومیدی
که دارد کجکلاهیها شکست فرد باطل هم

بتصویر خیال آئینه زانجلوه قانع شو
همان تمثال خواهی دید اگر کشتی مقابل هم

نگه را ربط حیرت مانع جولان نمی باشد
گذشتن گر بود منظور مهمیزیست حایل هم

زبی آرامی ساز نفس آواز می آید
که جای یک نفس راحت ندارد گوشهٔ دل هم

ترحم نیست بیدل غافل از حال شهید من
زجوهر در عرق خفته است اینجا تیغ قاتل هم

رنگ پرریختهٔ الفت گلزار توایم
جسته ایم از قفس رنگ گرفتار توایم

خاک ما جوهر و هر ذره اش آئینه گراست
در عدم نیز همان تشنهٔ دیدار توایم

مرکز دیدهٔ دل غیر تمنای تو نیست
از نگه تا بنفس یک خط پرگار توایم

اشک و آهست سواد خط پیشانی شمع
همه واسوخته سبحه و زنار توایم

پیش ازین ساغر الفت چه اثر بنماید
میرویم از خود و در حیرت رفتار توایم

دامن عفو حمایت کدهٔ غفلت ماست
خواب راحت قفس سایهٔ دیوار توایم

جنس موهوم نفس شیفتهٔ بازش نیست
قیمت ما همه این بس که ببازار توایم

مست کیفیت نازیم چه هستی چه عدم
هر کجا ایم همان ساغر سرشار توایم

خورده بر پیش و کم ذره نگیرد خورشید
ای تو در کار همه ما همه در کار توایم

نالهٔ سامان جبین سائی اشکست اینجا
بیدل از درد دل خود ادب اظهار توایم

Marfat.com

از ین حیرت قفس روزی دو نپسندید آزادم
که آن نازآفرین صیاد خوش دارد بفریادم

نفس را دام الفت خوانده ام چون صبح از غافل
که از خود میرود زین خاکدان آخر همین یادم

دماغ نکهت گل از وداع غنچه میمالد
محبت بیچو آه از دامن دل کرد ایجادم

خبر از خود ندارم لیک در دشت تمنایت
دل گمگشته دارم که از من میدهد یادم

غبار ما توانم بسته نقش دست امیدی
که نتواند ز دامانت کشیدن کلک بنهادم

فلک مشکل حریف منع پروازم نتواند شد
چو آواز جرس گیرم قفس سازد ز فولادم

ز پرواز دگر چون بلبل تصویر محرومم
پری در رنگ می افشانم و حیران صیادم

زمانی در سواد سایه مژگان تحمل کن
مگر از سرمه دریابی شکست رنگ فریادم

نفس از رشش جهت باز است اما سازد وحشت کو
منم آن بی پر و بالی که نتوان کرد آزادم

شکوه فطرتم فرش است هر جا میروم بیدل
ز هستی تا عدم یک سایه افکنده ست همشادم

شب که آئینه آن آئینه رو گردیدم
جلوه کرد که من هم همه او گردیدم

خجلت سجده خاک در او کرد مرا
آنقدر آب که سامان وضو گردیدم

چون سحر سیر جهان تهمت جولان من است
نفسی بود که در پرده او گردیدم

فرصت سلسله زلف دراز است اینجا
من و یک موی میان تو دو مو گردیدم

گل شبنم زده بی روی تو داغم دارد
از کجا مایل این آبله رو گردیدم

ترک جولان هوس موج گهر کرد مرا
جمع در جیب خودم گر همه سو گردیدم

ناتوانیست پریخانه صد رنگ امید
مفت نقاش خیال تو که مو گردیدم

پیکرم غوطه بصد موج گهر زد بیدل
خوش غبار هوس آن سر کو گردیدم

سحر کیفیت دیدار از آئینه پرسیدم
بحیرت رفت چندانی که من هم محو گردیدم

بذوق وحشتی از خود تهی کردم جهانی را
جنون چندین بیابان داشت تا یکناله نالیدم

بعریانی خیالم بار چندین پیرهن دارد
سواد فقر پرورد است یکسر در شب عیدم

Marfat.com

بشوخی گردشی از رنگ تصویرم نمی‌آید
که من در خامهٔ نقاش پیش از رنگ گردیدم

ز چندین پیرهن بر قامت موزون عنائی
لباس عافیت چسپان ندیدم چشم پوشیدم

مرا از وهم عقبی سخت میترسانی ای زاهد
باین تهدید اگر مردی برآ از ملک امیدم

نه آهنگی است نی سازی نه انجامی نه آغازی
بفهم خویش میبازم نمیدانم چه فهمیدم

چراغی حیرت دیدار خاموشی نمیخواهد
تحیر ناله بود اما من بیهوش نشنیدم

ندانم سایهٔ سرو روان گیتم بیدل
برنگی رفته ام از خود که پنداری خرامیدم

نفس را بعد ازین در سوختن افسانه میسازم
چراغی روشن از خاکستر پروانه میسازم

سراپا خار خارم سینه چاک طرهٔ یارم
بجسمم استخوان تا صبح گردد شانه میسازم

محبت در عدم بی نشئه نپسندد غبارم را
همان گرد سرت میگردم و پیمانه میسازم

دماغ طاقتی کو تا توان گامی ز خود رفتن
سر شکست نا توانم لغزش مستانه میسازم

عقوبتها گوارا کرد بر من بی پر و بالی
نفس چندانکه تنگی مینماید دانه میسازم

سر و برگ تسلی دیده ام وضع عبارت را
برای یکمژه خواب اینقدر افسانه میسازم

مبادا بیدل آن گنجی که میگویند من باشم
مرا هم روزگاری شد که باو یرانه میسازم

ز چاک سینه آهی می نویسم
که هر سطری براهی می نویسم

غبار انتظار کیست اشکم
همین روز سیاهی می نویسم

برنگ سایه مشق دیگرم نیست
شکست کجکلاهی می نویسم

نیاز آئینه اسرار ناز است
برین آئینه آهی می نویسم

زوال نقش امیدی جلوه گر نیست
بهر صورت نگاهی می نویسم

دو عالم نسخه حیرت سواد است
چو صبحم صفحه بی نقش است بیدل
در و گرد سیاهی می نویسم

Marfat.com

عجز طوفان کرد محو الفت امکان شدیم
ریخت قدرت بال و پر تا گرد این دامان شدیم

ای بسا نقشی که آگاهی بیاد ما کشید
ما کنون زیب تغافل خانهٔ نسیان شدیم

پیکر ما را چو گردون بی سبب خم کرده اند
در میان گوئی نبود آدم که ما چوگان شدیم

بی تمیزی داشت ما را ناز پرورد غنا
آخر از آدم شدن محتاج آب و نان شدیم

بیحجاب سبزه نتوان دید عرض نو بهار
پیرهن کردیم سامان هر قدر عریان شدیم

پشت دستی هم نشد ریش از ندامتهای ما
طبع ما وقتی پریشان شد که بی دندان شدیم

بس که ما را شعلهای درد و داغ از هم گداخت
آب گشتیم و روان از دیدهٔ باران شدیم

مشت خاک تیره را آئینه کردن حیرتست
جلوه کردی که ما هم دیدهٔ حیران شدیم

بیدل از ما عالمی با درس معنی آشناست
ما بفهم خود چرا حرف خط نادان شدیم

پروانه شوم تا پر طاؤس گشایم
از عالم عنقا چه خیال است برایم

با موج گهر باخته ام دست و گریبان
از دامن خود نیست برون لغزش پایم

تا غره با فسون سعادت نتوان زیست
بر سایهٔ خود بال فشانده است همایم

از صنعت مشاطگی یاس مپرسید
کز خون مراد و جهان بست حنایم

ذرات جهان چشمک اسرار وصالست
آغوش من اینست که چشمی بگشایم

کونین غباریست ز آئینهٔ من ریخت
کو عالم دیگر که من از خویش برایم

جیب نفسی میدرم و میروم از خویش
کس نیست بفهمد که چه رنگست قبایم

تحقیق ز موهومی سازم چه نماید
تمثال دوئی نیست بهر آئینه جایم

ساقی قدحی چند مشو مانع تکلیف
شاید روم از یاد خود و باز نیایم

بیدل کمن آرام تمنا که در ایجاد
بر باد نهادند چو پرواز بنایم

گهی بر صبح پیچیدم گهی با گل جنون کردم
بچاک صد گریبان خویش را از خود برون کردم

شرار کاغذ من محمل شوق که بود امشب
که هر جا جلوه کرد آسودگی وحشت فزون کردم

Marfat.com

شکستم تا برون جستم من از تشویش پیدائی
برای چشم بند هر دو عالم بیکفسون کردم

بقدر هر نفس میبایدم از خویشتن رفتن
غباری را بقدر جانکنیها بی ستون کردم

نسیم سرزه تا زمن عرق آورد و شبنم شد
درین خجلت سراکاریکه میباید کنون کردم

چه خواهد خواست عذر ما ز پروازیکه رنگش را
بتکلیف خرام سایه گل نیلگون کردم

حنای دست او بیدل هوا پیمای سودن شد
من از شمشیر بنیادش نه مردم بلکه خون کردم

عافیتها برمزاج پرفشان دزدیده ام
چون شرر در جیب پرواز آشیان دزدیده ام

دم زدن با چرخ برمی آردم زین خاکدان
در نفس چون صبح چندین نردبان دزدیده ام

همچو عمر از وحشت حیرت سراغ من مپرس
روز و شب میتازم و از خود عنان دزدیده ام

یکقلم جنس دکان ما و من شور و شر است
منفعت راحتها که خود را درمیان دزدیده ام

چون مه نو گرهمه بر چرخ بردم داغ شد
جبهه کز سجدهٔ آن آستان دزدیده ام

در کتاب فهم عنقا نیز نتوان یافتن
لفظ آن نامی که از ننگ نشان دزدیده ام

در گره دارد تغافل نقد و جنس کائنات
بسته ام چشم و زمین تا آسمان دزدیده ام

بیدل از ناموس اسرار تمنا یم مپرس
سینه از آه و لب از جوش فغان دزدیده ام

بباغی که چون صبح خندیده بودم
ز بر برگ گل دامنی چیده بودم

جنون میچکد از در و باغ امکان
دماغ خیالی تراشیده بودم

اگر سبزه رستم و گر گل دمیدم
بمژگان نازت که خوابیده بودم

کس آئینه دارت نشد ورنه من هم
بحیرت امیدی تراشیده بودم

چرا آب گوهر نباشد غبارم
براه تو چون اشک غلطیده بودم

ادب نیست در راه او پا نهادن
اگر سر نمیبود لغزیده بودم

ندانم کجا رفتم از خویش بیدل
بیادخرامی خرامیده بودم

Marfat.com

بفقر آخر سر و برگ فنای خویشتن گشتم
سراب موج نقش بوریای خویشتن گشتم

بقدر گفتگو هر کس درینجا محملی دارد
دو روزی منهم آوازدرای خویشتن گشتم

ندانم شعله افسرده ام یا گرد تمثالم
که تا از پا نشستم نقش پای خویشتن گشتم

سواد نسخهٔ عشقم بدرس حسن روشن شد
گشودم بر تو چشم و آشنای خویشتن گشتم

سراغ مطلب نایاب مجنون کرد عالم را
بذوق خویش من هم در فضای خویشتن گشتم

خطر پیمای جام بیخودی معذور می باشد
بیاد گردش چشمت فدای خویشتن گشتم

کباب یک نگاه گرم بود اجزای من بیدل
برنگ شمع از سر تا بپای خویشتن گشتم

ز عشقت گر همه یکداغ سامان بود در دستم
همان انگشتر ملک سلیمان بود در دستم

درین گلشن نه گل دیدم نه رمز غنچه فهمیدم
ز دل تا عقدهٔ یک چشم حیران بود در دستم

پر افشانی ز موج گوهرم صورت نمی بندد
سر این رشته تا بودم پریشان بود در دستم

سواد عجز روشن کردم و در عین دعا خواندم
درین مکتب بمین یک خط شبخوان بود در دستم

بهر بید ستگاهی گر بقسمت میشدم قانع
کف خود دامن صحرای امکان بود در دستم

جنون آوارهٔ دیر و حرم عمریست میگردم
شکایت نقش بر هر ذرهٔ عنوان بود در دستم

کف صیقل بر دسودن درین هنگامهٔ عبرت
بحیرت مردم و آئینه پنهان بود در دستم

چو صبح از کسوت هستی نبردم صرفه چاکی
چه سازم جیب فرصت دامن افشان بود در دستم

شبم آمد بکف بیدل حضور دامن وصلی
که تا خن هم ز شوقش چشم حیران بود در دستم

گاه خرد مشربم گاه جنون خودم
انجمن جلوهٔ بوقلمون خودم

تا بتر یار رسید آبلهٔ پای من
اینقدر افسردهٔ همت دون خودم

خلوت آئینه ام موج پری میزند
این که توام دیدهٔ نقش برون خودم

قطرهٔ این بحر را ظاهر و باطن یکیست
هم ز برون دیدنیست آنچه درون خودم

گر نبود زندگی رنج هوسها کراست
چون صبح از کسوت هستی نبردم صرفه چاکی
چه سازم جیب فرصت دامن افشان بود در دستم

شبم آمد بکف بیدل حضور دامن وصلی
که تا خن هم ز شوقش چشم حیران بود در دستم

گاه خرد مشربم گاه جنون خودم
انجمن جلوهٔ بوقلمون خودم

تا بتر یار رسید آبلهٔ پای من
اینقدر افسردهٔ همت دون خودم

خلوت آئینه ام موج پری میزند
این که توام دیدهٔ نقش برون خودم

قطرهٔ این بحر را ظاهر و باطن یکیست
هم ز برون دیدنیست آنچه درون خودم

گر نبود زندگی رنج هوسها کراست
در خور آب بقا تشنهٔ خون خودم

Marfat.com

در خور ظرف خیال حوصله دارد حباب
بیدل دریاکش جام نگون خودم

چراغ خامشم حیرت نگاه محفل خویشم
سپند پای تا سر داغم اما بر دل خویشم

نمیخواهم که پیمان طلب یا بد شکست از من
وگرنه هر کجا از پا نشستم منزل خویشم

بچشم آفرینش نیست چون من عقده ای یکتا
خجالت باید م چون گل کشید از دامن قاتل

ز دریای قناعت سیر چشمی گوهری دارم
همه گر قطره باشم قلزم بی ساحل خویشم

اگر صد عمر گردد صرف پروازم درین گلشن
همان چون گل قفس پرورده چاک دل خویشم

کباب عافیتم بید ماغ افسرده جا بهم
چو شمع خواب فراغت بس است ترک کلا بهم

بخیر تم جرس کاروان شوق که دارد
که شور حسرت گل میچکد ز تار نگا بهم

غرور حسن تو زیر قدم نکرد نگاهی
بوادیی که دل برق سوخت عجز گیا بهم

عبث درین چمنم نسبت پرفشانی الفت
چو صبح بوی گلی دارد آشنانی آبهم

قدم بدامن تسلیم بشکنم بچه جرات
دل شکسته شکست شیشه بر سرابهم

کفیل عافیت من بس است وضع ضعیفی
ز رنگ رفته همان سر بالش پر کا بهم

بقطره گی ز محیطم مباش اینهمه غافل
اگرچه موج کهم نیستم حباب کلا بهم

بصفحه که نویسند حرفی از عمل من
خطی است نقطه اش از انفعال بارکنا بهم

چه آفتاب قیامت چه تاب آتش دوزخ
تری نبرد نفسی که کرد نامه سیا بهم

چه ممکن است بنالد به عجز ریشه دردم
شکست آبله می افکند چو تخم برا بهم

بجلوه تو لدا م چه سان رسم من بیدل
بخود نمی رسم از بس که نارسا ست سنا بهم

باز بر خود تهمت عیشی چو بیدل بسته ام
آشیانی در سواد سایه گل بسته ام

از کهه ضبط عنان موج دریا روشن است
جزوی از دل دارم و شیرازه گل بسته ام

Marfat.com

از هجوم نالوانیهای جوش آبله
باز روی قطره آبی میکدرم پل بسته‌ام

گردش رنگ شرارم شعلهٔ جوالهٔ رخت
نقش جام دیگر از دور تسلسل بسته‌ام

نسخهٔ آئینهٔ دل جای درس حیرت است
چون نفس ناچار پیمان تأمل بسته‌ام

نیستم دلکوب این محفل چو مینای تهی
بیشتر از رفتن خود بار قلقل بسته‌ام

چون صدا اسیرم برون از کوچه زنجیر نیست
گر ز گیسو برگرفتم دل بگاکل بسته‌ام

میدهم خود را بیادش تا فراموشم کند
مصرعی در رنگ مضمون تغافل بسته‌ام

یاد شوخیهای نازت دارد ایجاد بهار
محو دستار توام گل بر سر گل بسته‌ام

اوج عزت نیست بیدل نقشین همتم
پر توخورشیدم احرام توکل بسته‌ام

میرسد گویند باز آن آفتاب صبحدم
صبح کی خواهد دمیدای من خراب صبحدم

آسمان گر بی حسد میبود بر ابنای فیض
دیده‌های آخرش میداشت تاب صبحدم

این زیارتگاه وحشت قابل نظاره نیست
عزم گلزار و گردار دشتاب صبحدم

فیض هم در خورد استعداد می بخشد اثر
تکمه نتوان بست در بند نقاب صبحدم

آبرنگ باغ فیض از عالم افراط نیست
به که جز شبنم نیفشاند سحاب صبحدم

عفلت ایام پیری از سر من وا نشد
سخت دشوار است بیدل ترک خواب صبحدم

نسخهٔ هیچیم و هستی از عدم آورده‌ایم
ما و من حرفی که میگردد رقم آورده‌ایم

ای فلک از ما ضعیفان بیش ازین طاقت مخواه
چون مه نو خویش را بر پشت خم آورده‌ایم

بر درت پیشانی خجلت شفیع ما بس است
سجدهٔ دربار ما گر نیست نم آورده‌ایم

صبح ما روشن سواد نسخهٔ آرام نیست
سطر گردی در خیال از مشق رم آورده‌ایم

عمرها ما محرم جیب تأمل باختیم
تا لنون ما و خیالت سر بهم آورده‌ایم

سعی ما واماندگان سرمنزل دیگر نداشت
همچو لغزش روی بر نقش قدم آورده‌ایم

اینقدر در رقص سلیم ما با مید فناست
ناله در باریم تا بند بهم آورده‌ایم

Marfat.com

همّت ما چون سحر منّت کش اسباب نیست
اینقدر هستی که داریم از عدم آورده ایم

حاصل جمعیّت اسباب جز عبرت نبود
مفت ما بیدل که گرگانی بهم آورده ایم

بدل گردی ز هستی یافتم از خویشتن رفتم
نفس تا خانهٔ آیینه روشن کرد من رفتم

درین گلشن که سیر رنگ بوی خودسری دارد
جهانی آمد اما من بپای آمدن رفتم

ز بزم او چه امکانست چون شمعم برون رفتن
اگر از خویش هم رفتم بدوش سوختن رفتم

باگاهی نبردم صرفهٔ تدبیر عریانی
ز غفلت چشم پوشیدم بفکر پیرهن رفتم

پر طاؤس دارد محمل پرواز مشتاقان
بپای دست هر کجا رفتم بسامان چمن رفتم

ادا فهم رموز غیب بودن وقتی دارد
عدم شد جیب فطرت تا بفکر آن دهن رفتم

صدای ساغر الفت جنون کیفیت است اینجا
لب او تا بحرف آمد من از خود چون سخن رفتم

چو شمع ما نغ وحشت نشد بیدست و پا اینجا
بلغزشهای اشک آخر برون زین انجمن رفتم

با ثبات جگر خوردم بنفی خود دل افشردم
ز معنی چون اثر بردم نه او آمد نه من رفتم

چو گردون عمرها شد بال وحشت میزنم بیدل
نرفتم آخر از خود هر قدر از خویشتن رفتم

رفت و صت ز کف اما من حیرت توام
آنقدر دست ندارم که توان سود بهم

کو مقامی که توان مرکز هستی فهمید
از زمین تا فلک آغوش کشیده است عدم

عشق هر جا فکند مائدهٔ حسن ادب
هم بپایت که بپایت نتوان خورد قسم

آبروئی که بود عاریتی روسیهی است
جمله رنگست اگر آئینه بردارد نم

عجز رفتار همان مرکز جمعیّت هاست
قدم آبله ایست که بدزدد ستمم

طالب صحبت معنی نظران باید بود
خاک در صحن بهشتی که ندارد آدم

قدر احسان اگر اینست که من میدانم
لب زخمی نتوان بست بشکر مرهم

عجز طاقت چه قدر سرمهٔ عبرت دارد
بس که خم قد ما گشت سر ما محو قدم

بچه امید کنم خواهش وصلش بیدل
من که آغوش وداع خودم از قامت خم

Marfat.com

شب چشم امتیازی بر خویش باز کردم
آئینهٔ نو دیدم چندان که ناز کردم

صبح جنون نزادم شوق بهیچ شادم
گردی بباد دادم افشای راز کردم

ممنون سعی خویشم کز عجز نارسائی
کار نکردهٔ دی امروز باز کردم

آسوده ام در بند شت از فیض نارسائی
کز دست کوتهٔ خود پائی دراز کردم

در دشت بی نشانی شبنم نشان صبحم
عشقت زمن اثر خواست اشکی نیاز کردم

اسباب بی نیازی در رهن ترک دنیاست
کشتن دگر چه لازم چون احتراز کردم

مینای من ز حیرت در سنگ خون شد آخر
تا می بخاطر آمد یاد گداز کردم

جز یک طپش سپندم چیزی نداشت بیدل
آتش زدم بهستی کین عقده باز کردم

نه فکر غنچه نی اندیشهٔ گل میکند شبنم
بمضمون گداز خود تأمل میکند شبنم

درین گلشن که راحت برده اند از بستر رنگش
بامید ضعیفیها توکل میکند شبنم

تو هم از خود برون آ محو خورشید حقیقت شو
بیک پرواز جزو خویش را کل میکند شبنم

طرب خواهی دمی بر سنگ زن پیمانهٔ عشرت
قدحها از گداز خویش پر مل میکند شبنم

تو محرم نشئهٔ اسرار خاموشان نه ورنه
درین گلزار بیش از شیشه قلقل میکند شبنم

ز سامان عرق بیدل خطش حسن دگر دارد
گهر در رشتهٔ موج رگ گل میکند شبنم

دوشم چون نی سطر دردی میچکد از خامه ام
نالها خواهد پر افشاند از گشاد نامه ام

تا بکی پوشد نفس عریان تنیهای مرا
بیشتر چون صبح رنگ چاک دارد جامه ام

دیگ زهدی در ادبگاه محبت پخته ام
زیر سر پوشش حباب گنبد عمامه ام

مشق راحت نیست ژرگانی که می آرم بهم
بیرخت خط میکشد بر نقش هستی خامه ام

بیدل از یوسف دماغ بی نیازم پر است
انفعال بوی پیراهن ندارد شامه ام

Marfat.com

یاد آن فرصت که عیش رایگانی داشتیم
سجده چون آسمان بر آستانی داشتیم

یاد آن سامان جمعیت که در صحرای شوق
بس که سیر فتیم از خود کاروانی داشتیم

یاد آن سرگشتگی کز نسبتش چون گرد باد
در زمین خاکساری آسمانی داشتیم

یاد آن غفلت که از گرد متاع زندگی
عمر دامن چیده بود و ما دکانی داشتیم

ای برهمن بیخبر از کیش بهر دی مباش
پیش ازین هم مانبت نامهربانی داشتیم

هر قدر او جلوه می افروخت ما می سوختیم
در خور عرض بهار او خزانی داشتیم

در سر راه خیالش از طپیدنهای دل
تا غباری بوده ما بر خود گمانی داشتیم

دست ما محروم ماند آخر ز طوف دامنش
خاک نم بودیم و گرد ناتوانی داشتیم

جرات پرواز را جانیست بیدل ورنه ما
در شکست بال فیض آشیانی داشتیم

پر افشانم چو صبح اما گرفتاری هوس دارم
بقدر چاک دل خمیازهٔ شوق قفس دارم

ضعیفی کسوتم از دستگاه من چه میپرسی
پری چون مور اگر پیدا کنم حکم مگس دارم

تظلم یاس دارد ورنه من از صبر ناکامی
نفس در دیدنی سر کوب صد فریاد رس دارم

دل نالانی از اسباب امکان کرده ام حاصل
هوس گو کار وانها ساز کن من یکجرس دارم

نفس تا میکشم فردوس در پرواز می آید
بر نگ بال طاوس آرزو با در قفس دارم

بهجوم نشئه در دم مپرس از عشرتم بیدل
چو مینا خون دل میریزم و عرض نفس دارم

چنین از گردش چشم تو می آید بجان انجم
سر و کارت همه ریزد چون عرق تا آسمان انجم

عرق جوش است حسن ایستوق چشم حیرتی وکن
قدح باید گرفت آندم که آید در میان انجم

ز گردون مایه عشرت طمع دارم ازین غافل
که اینجا هم عنان اشک می ریزد عنان انجم

شراری چند سامان کن اگر بر خود زدی آتش
می آید بکاهبینوایان این یکان انجم

تو از غفلت بصد امید سودا کرده ورنه
بغیر از چشمک خشلی ندارد دکان انجم

مخور بیدل فریب تازگی از محفل امکان
که من عمریست می بینم بچان چرخ و همان انجم

Marfat.com

چون غنچه در خیال تو هرگاه رفته ایم
محمل بدوش بیخودی آه رفته ایم

راه سفر اگر همه ابروست تا جبین
از ضعف چون هلال بیک ماه رفته ایم

فرصت ز رنگ ماست پرافشان نیستی
غافل زما مباش که ناگاه رفته ایم

بانگ دراست قافلهٔ بیقرار ما
یک گام ناگشوده بصد راه رفته ایم

بیدل به بیدلی گر بی نیست ناله ام
آزاده ایم اگر همه در چاه رفته ایم

بحسرت خویش را بیگانهٔ ادراک میسازم
جنون نا توانم جیب مژگان چاک میسازم

ز استغنای نومیدیست ها من دست افسوسے
که گر برهم زنم نقش دو عالم پاک میسازم

همای لامکان پروازم و از بی پر و بالی
به پستی مانده ام چندانکه با افلاک میسازم

شکار افکن چو خون صیدم از جا بر نمیدارد
ز نومیدی بخود می پیچم و فتراک میسازم

غرور اعتبار از قصر و بام و در نمیسازد
بآه سرد گردابی که دارم چاک میسازم

بعریانی تظلم نیز از من چشم می پوشد
اگر باشد گریبان تازه در دل چاک میسازم

درین ماتم سرا بیدل مپرس از کسوت شمعم
ز من تا آستینی هست مژگان پاک میسازم

کو جهد که چون بوی گل از هوش خود افتم
یعنی دو سه گام آنسوی آغوش خود افتم

کو لغزش پائی که بنا موس وفایت
بار دو جهان گیرم و بر دوش خود افتم

ای بخت سیه روز چرا سایه نکردی
تا در قدم سرو قبا پوش خود افتم

بهر گران چند کنم و عظ طرازی
ایکاش شوم حرفی و در گوش خود افتم

بیدل همه تن بار خودم چون نفس صبح
بر دوش که افتم اگر از دوش خود افتم

نور جان در ظلمت آباد وطن گم کرده ام
آه ازین یوسف که من در پیرهن گم کرده ام

وحدت از بار دوئی اندوه کثرت میکشد
در وطن ز اندیشهٔ غربت وطن گم کرده ام

گر عدم حایل نباشد زندگی موهوم نیست
عالمی را در خیال آن دهن گم کرده ام

Marfat.com

موج دریا در کنارم از تک و پویم مپرس
آنچه من گم کرده ام از نایافتن گم کرده ام

چون نم اشکی که از مژگان فرو ریزد بخاک
خویش را در نقش پای خویشتن گم کرده ام

چون نفس از جستجوی مدعا گر نیم
اینقدر دانم که چیزی هست من گم کرده ام

اگر دریا نگیرد خورده بر بیش و کم شبنم
تو هم بر اشک ما قوت مگیر از عالم شبنم

بچشم محو گلزارت نگه شوخی نمیداند
تحیر میکند همواری از پیچ و خم شبنم

درین گلشن که شخص از شرم پیدائی عرق دارد
سحر گل کردن ما گشت آخر محرم شبنم

طلسم حیرتست آئینه دار کسوت هستی
مدان جز حلقه چشمی نگین خاتم شبنم

طربها خاک گشت آنجا که دل بیدعا گردد
درین گلشن چمن فرشست بیدل بی دم شبنم

زین گونه اگر باد برد حاصل خاکم
چون صبح چکد شبنم از اشک دل چاکم

از بسمل شمشیر وفا هیچ مپرسید
دارم نظر ذوق بلا کی که بلاکم

دل شمع خیالی است که تا حشر نمیرد
زنهار بکلفت مفروشید بخاکم

تر نیستم از خجلت آئینه هستی
تمثال کشیده است ته دامن پاکم

بیدل بخیال مژه چشم سیاهی
امروز سیه مست تر از سایه ناکم

نه خط شناس امیدم نه درس واقف بیم
بجیر تم که محبت چه میکند تعلیم

بغیر سجده ز رسمای عجز ما مطلب
جبین آئینه وسعی ده اری تسلیم

چه نالها که زیاد تو بر دلم خون شد
حذر که صورت منقار ما دلیست ندیم

عبث منازکه خونت بخاک میریزند
سر شک را قدم از جرات خواست دیدم

نشست شعله ام از باد سوختن بر خاست
نفس گداخته را رنگ میکند تعظیم

ز نسبت دهنت بسکه لذت اندوز است
بهم دو بوسه ز دو لب گهر تکلم میم

درون پرده هستی تردد انفاس
در اشاره وا ایست که اینجا مسافر یست مقیم

Marfat.com

زشو و حدت و کثرت بدر دسر نروی
حدیث ذره و خورشید مبحثی است قدیم

چو ابر دست بدامان اشک زن بیدل
مگر ز گریه برآید سیاهیت ز گلیم

قیامت کرد گل در پیرهن بالیدنت نازم
جهان شد صبح محشر زیر لب خندیدنت نازم

تغافل در لباس بی نقابی اختراع است این
جهانی را بشور آوردن و نشنیدنت نازم

عتاب از چین پیشانی ترحم خرمن است اینجا
تبسم کردن و تیغ غضب نامیدنت نازم

ز شور قطره جز دریا کسی دیگر چه میداند
دلم در دست و من از حال دل پرسیدنت نازم

نفس در عرض وحشت باز آزادی نمیخواهد
قبا عریانی و انگاه دامن چیدنت نازم

تغافل صد نگه میرسد از احوال من بیدل
مژه نگشوده سوی خاکساران دیدنت نازم

نالهٔ عجز نوای لب خاموش خودم
نشئهٔ شوقم و دُردی سر جوش خودم

با سیران وفا آفت دوران چه کنند
جوشنی در نظر از بال قفس پوش خودم

نقد کیفیتم از میکدهٔ یکتائی است
میکشم جرعه ز دست تو و مدهوش خودم

عضو عضوم چمن آرای پر طاؤس است
بخیال تو بهزار آئینه آغوش خودم

انتظار هوس کردن خوبان تا چند
کاش صبحی دمد از طرف بنا گوش خودم

چه خیال است کنم حسرت دیگر چو حباب
من که از پاس نفس آبله بردوش خودم

شمع تصویرم و از داغ نیم افسرده
آنقدر سوختهٔ آتش خاموش خودم

بیدل از فکر غم و عیش گذشتن دارد
امشبی دارم و فرصت شمر دوش خودم

بعد مردن نیست پنهان نیز داغ بسملم
روشن از دیدهٔ حیران چراغ بسملم

دستگاور احتم منت کش اسباب نیست
در پر خویشم پس بالین فراغ بسملم

جنس دیگر چیست تا از دوستان بشد دریغ
تیغ قاتل هم ز خون گرمی است داغ بسملم

رنگ دارد آتشی از گلزار وان بوی گل
میتوان از موج خون کردن سراغ بسملم

Marfat.com

پرفشانیهای یاس آخر تبکین میکشد
عافیت مفت است اگر باشد دماغ مسلم

چشم قربانی ندارد احتیاج مردمک
باده پرصافست بیدل درایاغ مسلم

تاگشته برحدیث لبت آشنا لبم
چون ساغر نگه زتحیر لبالبم

چون گل بباغ دهر زجوش هجوم زخم
بهر ثنای تیغ تو سرتا بپا لبم

می پیچیدم زبان تمنا برنگ موج
خشک است همچو بحر زشوق نوالبم

نام ترا که گوهر مقصود گفتگوست
بگرفته چون صدف بدو دست دعالبم

بیترسم از فراق برنگی که گاه حرف
در خون طپم اگر شود ازهم جدا لبم

تا چند پرسی از من آشفته حال دل
چون ساغر شکسته ندارد صدا لبم

چون بحر کز حباب برون آورد نفس
تبخاله میشود سخن از سینه تا لبم

ردیف
بیدل خموشیم زفنا میدهد نشان
اگر نیم که این لب گور است یا لبم
نون

درخور گل کردن فقر است استغنای من
نیست جز وسعت تهی صد غرور انوای من

نیستم وحشت کمین الفت پرستم درلباس
چشمکی دارد پری در کسوت مینای من

گاه آه یاس گاهی ناله عریان مشود
خلعت دلراچه کوتاهی است بالای من

سیر دیر و کعبه جز آواره گیها نخواست
شد هوا گیر فشار این مکانها جای من

دستگاه عبرت آنجا جز تعلق هیچ نیست
میگشاید چشم من چون شمع خار پای من

تا قیامت بایدم سرگشته پرواز بود
دام دارد در هوا صیاد بی پروای من

از غبار شیشه ساعت قدح پر میکشم
خشکی این بزم نم نگذاشت بر صهبای من

سرکشیدنهای اشکم غافل از عجزم مباش
آستان سجده می آراید استغنای من

فرصت ار کف رفت دل کاری نکرد افسوس عمر
کاروان بگذشت من در خواب بودم وای من

میکشم چون صبح از اسباب این وحشت مرا
تهمت رنگی که نتوان بست بر انشای من

سایه ام بیدل زنیرنگ غم و عیشم مپرس
نیست ممتاز آنقدر روز من از شبهای من

Marfat.com

روانی نیست محو جلوه را بی آب گردیدن
سزد گر اشک آموز نگاه ناخرامیدن

درین دریا که عریانیست یکسر سازد امواجش
حباب ما به پیراهن رسید از چشم پوشیدن

ز خواب عافیت چون موج گوهر میتپم غافل
بهم می آورد مژگان من بر خویش بالیدن

اگر فرصت نقاب از چهرهٔ تحقیق بردارد
شرار کاغذ ما و هزار آئینه گردیدن

ز خود داری ترا کن اگر آرام میخواهی
که چون اشکست اینجا عافیت در رهن لغزیدن

ادب پروردهٔ تسلیم دیرستان ایضم
دل آتشخانه دارد که میباید پرستیدن

تو بر خود جلوه کن من هم کمین حیرتی دارم
نداند عکس راه خانهٔ آئینه پرسیدن

ندارد آگهی جز حسرت وضع حباب اینجا
سراپا چشم باش اما ادب فرسای نادیدن

در آن محفل که لعل او تبسم میکند بیدل
اگر پاس ادب داری نخواهی خاک بوسیدن

چنین کشتهٔ حسرت کیستم من
که چون آتش از سوختن زیستم من

نه شادم نه محزون نه خاکم نه گردون
نه لفظم نه مضمون چه معنیستم من

نوائی ندارم نفس می شمارم
اگر ساز عبرت نیم چیستم من

بخندید ای قدردانان فرصت
که یکچند با خویش بگریستم من

درین غمکده کس مبادا بحالم
بمرگی که بیدرد دل زیستم من

جهان گو بسامان هستی مه ارزد
بکامم همین بس که من نیستم من

با ین یک نفس عمر موهوم بیدل
بقا تهمت شخص فانیستم من

آخر از بار تعلقهای اسباب جهان
عبرتی بستیم بر دوش نگاه ناتوان

گرمئ در مجمر هنگامهٔ آفاق نیست
آتش این کاروانها رفت پیش از کاروان

صبح این هنگامه از سیر خود غافل مباش
یک نفس پیدائیت از عالمی دارد نشان

ای تمنا کام هوس از ما نخواهی یافتن
مغزداران حقیقت فارغند از استخوان

Marfat.com

هرقدر از خود برآئی دستگاه عزتی
منظر قدرت تو در دیده است چندین نردبان

جوهر پرواز من پیش نشان افتاده است
کاش رنگم بر پر طاؤس بندد آشیان

بیرواجیهای عرض احتیاجم داغ کرد
آبرو چندانکه میریزم نمیگردد روان

عیشها دارد عدم فرسائی اجزای من
جوش مهتابست هر جا پنبه شد بار گران

نیست غیر از احتیاط آگهی دشوارم
زیر کوه از بار مژگانم چو چشم پاسبان

عمرها شد بیدل از بیچارگی پرهیزنم
چون نفس در دام یکعالم دل نامهربان

افتست از دوستان خویش سر برداشتن
میکشد مژگان دو صف از یکدگر برداشتن

چون نگه تا کی ز مژگان بایدم زحمت کشید
یک طپش پرواز و چندین بال و پر برداشتن

رنگی از عشرت ندارد نوبهار اعتبار
زین چمن باید چو شبنم چشم تر برداشتن

از حلاوت بگذرای بی قدردان درد باش
ناله ناپیداست گر خواهی شکر برداشتن

نخل هستی از علایق ریشه محکم کرده است
چون نفس میباید از یکسو تبر برداشتن

نیست عذر ناتوانی باب اقلیم فنا
زخم بسیار است میباید جگر برداشتن

شش جهت بیدل غبار رنگ سامان چیده است
احتیاجت نیست دیوار دگر برداشتن

چون ریشه درین باغ بافسون دمیدن
سر برنکنی تا نخوری پای دویدن

هر جاست سری نیست گریزش ز گریبان
در چاه نه افتید ز رفعت طلبیدن

بر هستی ما چند به نیرنگ ببالیم
چون شمع کفافست سر انگشت مکیدن

یا هیچ کسان فارغ از آرایش نازیم
تمثال ندارد به سر آئینه خریدن

سر رشته وصلش ز کف جهد برونست
کس پیش رو غمزه نگیرد بدویدن

در باغ خیالم که گذشتن ثمر اوست
انگار که من نیز رسیدم ببریدن

طاؤس من احرام تماشای که دارد
دل گشت سراپای من از آئینه چیدن

بی ساخته ناز تو پر مست غرور است
می میکشد از رنگ حنا دست کشیدن

Marfat.com

زین مزرعه خجلت ثمر حاصل خویشم
تبخاله چه بار آورد از شوق دمیدن
پیری هوس جرات جولان نه پسندد
مارا دو سه گام آنسوی خود برد خمیدن

بیدل همه معنی نظران پنبه بگوشند
من نیز شنیدم سخنی از نشنیدن

ترشح مایهٔ نازی دلی را محو احسان کن
تبسم میکنی آئینه برگیر و نمکدان کن
بهار جلوهٔ گر اندکی از خود برون آئی
چو تخم از ریشه مردن دادن تحریک مژگان کن
اگر در سایهٔ مژگان مورت جا دهد فرصت
براحت واکش و آرایش چتر سلیمان کن
بهار بینش انداز پر طاوس میخواهد
بیکمرگان گشودن سیر چندین چشم حیران کن
ندارد قدردانی جز ندامت کوشش فرصت
بدست سوده چندین خدمت طمع پریشان کن
نفس در دیدنت کیفیت دل نقش می بندد
گهر انگاره داری بضبط موج سودا ان کن
بتمثال حباب از بحر تا کی منفعل باشی
دوئی تا محو گردد خانهٔ آئینه ویران کن
بگوشم از شبستان عدم آواز می آید
که چون طاوس اگر از بیضه وارستی چراغان کن

چو صبح از صنعت وارستگی غافل مشو بیدل
بچین دامنی طرح شکست رنگ امکان کن

آئینهٔ وصل چیست حیرتی آراستن
در اثر ما و من یکدو نفس کاستن
مفت تماشاست حسن لیک بشکر نگاه
از سر خود باید ت چون مژه برخاستن
جلوهٔ رنگ دوئی خون حیا میخورد
سخت ادب دشمنست آئینه آراستن
به که به پیش کریم ناز کنی وقت جرم
ورنه ز کم همتی است عذر گنه خاستن

بیدل اگر محرمی جلوهٔ بیرنگ باش
دام تماشا مکن کلفت پیراستن

بی نشان حسنی که درس جلوه میخواند زمن
عالمی برهم زند تا رنگ گرداند زمن
نور غیر از کسوت عریانی خورشید نیست
چشم بند است این که او خود را بپوشاند زمن
آبیار مزرع خاموشیم اما چه سود
شوق میکارد نفس تا ناله رویاند زمن

Marfat.com

در طلب ضبط عنانم صرفهٔ عجز است و بس
ترسم از خود رفتنم ناگه که گرداند ز من

شهپر عنقاست موج جوهر آئینه ام
مفت آن صیقل که تمثالی بگرداند ز من

چون حباب آئینه ام چشمی است بی مژگان نگاه
آه از آن روزی که حیرت دامن افشاند ز من

سایه وار آن به که دیگر سر نه بردارم ز خاک
تا توانائی دل موری نرنجاند ز من

داغ شد از خجلت من سیل بنیاد فنا
آنقدر گردی نمی یابد که بنشاند ز من

بیدلم بیدل ز شرم سخت جانیها مپرس
دور ازان در خاک هم آبست گرماند ز من

حیرت آهنگم که میفهمد زبان راز من
گوش بر آئینه نه تا بشنوی آواز من

چشم تا بر هم زنم زین دامگاه آزاده ام
در خم مژگان وطن دارد پر پرواز من

حسن اظهار حقیقت پرنزاکت جلوه بود
تا بزم آیم ز خلوت سوخت رنگ ناز من

داغ شو ای پرسش از کیفیت حال سپند
نغمه دارم که آتش میزند هر ساز من

گوش گو محرم نوای پردهٔ عجزم مباش
اینقدر بس که تا دل میرسد آواز من

شمع را در بزم بهر سوختن آورده اند
فکر انجامم مکن گردیدهٔ آغاز من

آنقدر بیدل ندارم حیرت و دل میطپد
ره ز من بیرون ندارد فکر گردون ساز من

تغافل دارد از اسباب امکان اقتدار من
جهانی را بچشم بسته می بلعد کنار من

گهرداری صدف را از شکست این نمیسازد
بضاعتها دل است و دل نمی آید بکار من

چه سازم تا شوم از آفت نشو و نما ایمن
چو نخل شمع خصم ریشه افتاد دست تار من

پریشانی ندارد موج اگر دریا عنان گیرد
گواهی میدهد عالم که بی پرواست یار من

تو سازِ مدعا چون سبحه جز کلفت نمی آید
بجای نغمه یکسر عقده پرور داست تار من

کمینگاه خیالت گر باین رنگست سامانش
پر طاؤس خوابد شد سفید از انتظار من

چو اشکم خود فروشی بی عرق نگذاشت در دنیا
نهانها آب شد آخر ز شرم آشکار من

براهت مردم و آمد ز یار بتخانه اشکم
تو می آئی و من آسوده آتش بر مزار من

Marfat.com

هلاکم کرد و پیمان از فراکت محرومم
هنوز این آرزو رنگست در خون نگارین

برنگ ناتوانی محمل افسرده ام بیدل
که گر از خود روم بر رنگ نتوان بست بارمن

بازچون جاده بیائی که ندارد رفتن
رفتم از خویش بجائی که ندارد رفتن

خاک گشتیم و هوای تو نرفت از سرما
چه کند کس به بلائی که ندارد رفتن

گاه جولان تو چون شعلهٔ فانوس گهر
مرود دل بادائی که ندارد رفتن

از مقیمان زبار تگه عجزیم چو شمع
سجده ماست بپائی که ندارد رفتن

پنبهٔ گوش گرفته است جهانرا چون صبح
مروای ناله بجائی که ندارد رفتن

الفتِ آه مقیم درِ دل ساخت مرا
دارد این خانه هوائی که ندارد رفتن

بیدل آن کیست که با سیل خرامش امروز
همچو دل مست بپائی که ندارد رفتن

سرمایهٔ اظهار بقا هیچ کسی کن
پرواز همارا پروبال یکی کن

افروختنت سوختنی بیش ندارد
گر رشته شمعی نتوان گشت خسی کن

تا محو فنا نیست نفس ناله فشان باش
تا قافله آرام پذیرد جرسی کن

کثرت ز تخیل کدهٔ وهم حسابی است
یک را بر صفر عدد آورده وسی کن

هرجا رسد اندیشه ادبگاه حضور است
تا باد چراغی نشوی بی نفسی کن

چون شمع نگاه نفسم شعله خرد نیست
ای سرمه بجوش از من و فریادرسی کن

بیدل چو نگه را م تعلق نتوان بود
گو اشک فشان دانه وحیرت قفسی کن

وارستگی ز حسن دگر میدهد نشان
عالم غبار دامن ناریست برفشان

بگذر ز سر بلندی اقبال این بساط
تا آبرو چو شمع نریزی بناوه دان

همیغز جز شکست ز دولت نمی کشد
از سایه هما چه برد صرفه استخوان

پرواز از بندگی بخدائی نمیرسد
ای خاک خاک باش بلند است آسمان

Marfat.com

عاشق کجا و آرزوی خانمان کجا
پروانه در کمین فنا دارد آستان

هرچند دستگاه بود حرص بیشتر
از موج بحر تشنه لبی میکشد زبان

خون شو بفقر و بار دل دوستان مباش
در حرص احتیاج نفس میشود گران

یوسف توان خرید بمرگان گشود نی
آئینه باش جلوه متاعست کاروان

آوارهٔ سراب شعوریم و چاره نیست
ای بیخودی قدم زن و ما را بخود رسان

محمل بدوش اشک ازین عبرت انجمن
بیدل چو شمع می بردم چشم خونچکان

رهبت سنگی ندارد ای شرر وحدت رهائی کن
پری افشاندهٔ بسم الله بخت آزمائی کن

نگاه عبرت از در و زمین گیری چه غم دارد
مژه بردار و رفع شکوه های بی عصائی کن

نمیرد نام و ننگست آشیان عزت و خواری
اگر زین دام وارستی مگس باشی همائی کن

نفس تا بی نشان گشتن کمین زندگی دارد
عبارت را بهر رنگی که میخواهی هوائی کن

حوادث با طبیعت کارها دارد ملایم شو
شکست رنگ بسیارست فکر مومیائی کن

نگاه پای بوسش تحفهٔ دیگر نمیخواهد
بخون هر دو عالم صفحهٔ شوقی حنائی کن

فریب اعتبارات است بیدل مانع وصلت
غبار نیستی شو خاک در چشم خدائی کن

صفای دل بچراغ بقا دهد روغن
نفس بگیر در آئینه تا شود روشن

کجاست نفی چه اثبات جز فضولی وهم
پری پریست تو مینای خود عبث مشکن

لباس وهم نیارزد به خجلت تغییر
مباش زنده بر نگی که بیدت مردن

بوحدت من و تو راه شبه نتوان یافت
منم منم من و تو توئی نی منی تو و نه تو من

به پنبه را اگر او برده در یاب
که زیر خاک چه مقدار ریخته است کفن

فروغ خانهٔ خورشید گر نمایان است
عبث ز خانه نقاش و آهن و زن

بقسمت ازلی گر دلت شود قانع
بس است لقمه بی درد سر ز خوان دهن

جنون اگر نپذیرد بخدمتم بیدل
کمر چو نالهٔ زنجیر بندم از آهن

Marfat.com

زره هوس بتو کی رسم نفسی زخود نرمیده من
همه حیرتم بکجا رسم برهبت سری نکشیده من

بسچه برگ سازطرب کنم زچه جام نشئه طلب کنم
چه بلاشکمش عبرتم چه قدرتشانهٔ حیرتم
تو بمحفلی نمودهٔ رو که زتاب شعلهٔ عبرتش
تو وصد چمن طرب نمو من وشبنم نگه آبرو
بکدام نغمه دل گسل زنواکشان سوم وجل
گل باغ شعله نچیده من می داغ دل نمکشیده من
که شهید ناز تو شده عالمی وبخون نطپیده من
همه اشک گشته برنگ شمع درچشم خود نچکیده من
بهبار عالم رنگ وبو همه جلوه تو وهمه دیده من
چو جرس بغیر شکست دل سخنی زخود نشنیده من

من و بیدل و غم غفلتی که زچشم بند فسون دل
همه جا زجلوهٔ من پر است وبهیچ جا نرسیده من

سرطرهٔ بهوا فشان ختنی زمشک تر آفرین
مژهٔ برآئینه باز کن گل عالمی دگر آفرین
سرزلف عربده شانه کن نگهی بفتنه فسان کن
روش جنون نه بهانه کن زغبار من سحر آفرین
زسحاب این چمنم مگو بگذار عشوهٔ رنگ وبو
بتوانمی گریه ام دوسه خندهٔ گل بسر آفرین
زحضور عشرت بیش وکم نه بهشت خواب نه بزم غم
بخیال داغ تو قانعم تو برای من جگر آفرین
بکمال خلق انس وجان نه زمین سپند آسمان
بصدف کسی ندهد نشان زحقیقت گهر آفرین
حذر از فضولی وهم وظن تو چه میکنی بجهان من
دراحولی بهوس مزن زدو چشم مگیطر آفرین
نشین چو مطلب دیگران بغبار منت قاصدان
رقم حقیقت رنگ شو زشکست نامه برآفرین
چمنی است عالم بی بری زطرب شکاری عافیت
چو غبار روزکف تهی همه بیکه برکمر آفرین
سروبرگ راحت این چمن بخیال ما نکند وطن
چو غبار نم زده گو فلک سرما بزیر پر آفرین

بکلام بیدل اگر رسی مگذر زجاده منصفی
که کسی نطلبد زتو صله دگر مگر آفرین

زشوخیها قدح میکرد آن بیداد دست من
بچینی خانهٔ افلاک می خندد شکست من
خیالش نقش امکان محو کرد از صفحهٔ شوقم
بصورت می پرد آئینه محو می پرست من
بتحقیق عدم افتادم وبرخود نظر کردم
گرفت آئینه لیک از امتیاز نیست هست من

Marfat.com

سلامت متّهم دارد بکمظرفی حبابم را
محیطی میکند صبر اگر بالد شکست من

بهر جا پا بیفشردم ز وحشت صرفه کم بردم
نگین نقشم گشاد بال و پرداز شکست من

باین سستی که می بینم ز بخت نارسا بیدل
کشد نقاش پر مشکل بدامان تو دست من

از چرخ بار منّت تا کی توان کشیدن
باید بپای مردی دست از جهان کشیدن

بد گو مبر ی محال است کم گردد از ریاضت
روی تنک دهد آب تیغ از فسان کشیدن

طوفان کن و برانگیز گرد از بنای هستی
دامان مقصد آخر خواهی چسان کشیدن

آه از هجوم پیری را دار غم ضعیفی
همچون کمان ز خویشم باید کمان کشیدن

ضبط نفس چه مقدار با مقصد آشنائی است
ما را بما رسانید از خود کمان کشیدن

گر تحفهٔ نیازی منظور ناز باشد
در پیش ساده رویان خط میتوان کشیدن

بیدل دلی از آهن باید درین بیابان
تا یک جرس توانم بار فغان کشیدن

عرق دارد عنان احتیاج بی نقاب من
ره صد دیر و آتشخانه وا کرد است آب من

درین گلشن که شبنم کاری خجلت جنون دارد
گلم اما خیال رنگ میگیرد گلاب من

بخود تا میگشایم چشم از شرم آب میگردد
تنک رویست پر بیگانه وضع حباب من

ندانم با کدامین ذره سنجم هستی خود را
که در وزن کم و بسیار پیش آمد حساب من

درین محفل ندارد هیچکس خون کرمی الفت
مگر از بیکسی بر آتشی چسپد کباب من

بغیر از نفی خود اثبات وحدت مشکلست اینجا
کنایم پنبه گردد تا ببالد ماهتاب من

ببزم وصل نام هستی عاشق می کند جمع
ز فکر سایه بیدل آفتابست آفتاب من

به بیمغزی کشید آخر تهی از خود شدن بیدل
درین دریا برآ از خود که خون گردد حباب من

از خود آرائی بجنس جاودان لنگر مکن
آبرو از سنگ ساز و صنعت گوهر مکن

درد سر بسیار دارد نسخهٔ تحقیق خویش
جز فراموشی اگر هوش است سبق ازبر مکن

Marfat.com

ای سپند از سر مه هم اینجا صدا وا می کنند
تا نتوان بر باد رفتن یاد خاکستر مکن

تا بکی چون خانه موجیرنت باید کشید
این قدر خود را بذوق فربهی لاغر مکن

هر کس اینجا قاصد اسرار پیغام خود است
از زبانم حرف او گر بشنوی باور مکن

از محیط رحمتم اشک ندامت مژده است
یارب این نومید را محروم چشم تر مکن

تا کجا بیدل بافسون امل یابی نوید
قصهٔ ما دوستان تاثیر دارد سر مکن

به بینم تا کیم زین خاکدان آرد جنون بیرون
پری افشانده ام در رنگ یعنی میطپم در خون

ببزم کبریا ما را چه امکان است پیدائی
مثال خاک نتوان دید در آئینهٔ گردون

مپرسید از نسیم ناتوان پرواز ایجادم
دم صبح ازل بودم نفس گم کرده ام اکنون

گشاد دل بآغوش تعلقها نمی ارزد
چو صحرا وسعتم افکنده است از خانمان بیرون

سواد آگهی گر دیدهٔ هوشت کند روشن
بزیر خیمهٔ لیلی رو از موی سر مجنون

جهانی را شهیدی بی نیازی کرده ام اما
طرب خونی ندارد تا کنم رخت هوس گلگون

بخود صد عقدهٔ بستم بآزادی علم گشتم
بچندین نکته چون نی مصرعی را کرده ام موزون

با این عجز نیه در بنیاد طاقت دیده ام بیدل
مگر کوهی شوم تا ناله پردازم من مجنون

ای اثرهای خرامت چشم حیران در کمین
هر کجا پا می نهی آئینه می پوشد زمین

جلوهٔ اسباب منظور تغافل خوشتر است
سخت مکروهست دنیا چشم اگر داری مبین

گرچه میدانیم دل هم منظر ناز تو نیست
اندکی دیگر تنزل کن بچشم ما نشین

در بساطی کز هوس فکر اقامت کرده ایم
خامه را پا در حنا نتوان گرفتن همچو زین

اعتبارات غرور عجز ما پیداست چیست
از نفس یک پیرهن بالیده تر آه حزین

بندگی آخر کجی از طینت ما می برد
می تراود راستی در سجده از نقش جبین

زندگانی دام گاه این قدر تزویر نیست
از شمار سبحه زاهد عرق ریز است دین

چند خواهی حسرت دیدار پنهان داشتن
چشم میروید درین محفل چو شمع از آستین

Marfat.com

یکقلم شوق است بیدل کلفت وارستگان
موج عرض تازه روئی دارد از چین جبین

خواه غفلت خواه تنگی خواه آزادی گزین
ذره تا خورشید امکان گرم از خود رفته اند
هر قدر غفلت فزون تر لاف هستی بیشتر
جاه اگر باید همین شاهی است اوج عزتت
هر دو عالم شوخی پست و بلند ناز اوست
در تماشاگاه هستی کور نتوان زیستن

ای عدم فرصت دو روزی هر چه میخواهی گزین
یکقدم با هر چه جوشد شوق آگاهی گزین
ای طلسم خواب ازین افسانه کوتاهی گزین
از کمال یاس اگر آگاهی تنهی گزین
گر نگه قاصر نباشد ماه تا ماهی گزین
محرم آنجلوه شو یا مرگت ناگاهی گزین

اعتبار اندیشهٔ بیدل ندامت سازکن
شمع محفل بودن آسان نیست جا نگاهی گزین

خوشا ذوق فنا در وحشت سازشرر کردن
عروج ناز وآنگه خاک گردیدن چه ننگست این
بزنگ توام با دام دلها را درین محفل
ز فیض اغنیا با تشنه کامیها قناعت کن
وداع لذت دنیاست بال رستگاریها
درین دریا که از ساحل تیمم میکند موجش
فراهم تا شود سر رشتهٔ آغوش تحقیقت
عرق غواص شرمم از غبار تهمت هستی

ز سر تا پای خود محو یک انداز نظر کردن
حیا کن از دم تیغی که میباید سپر کردن
وطن باید ز تنگی در فشار یکدگر کردن
ندارد چشمهٔ خورشید غیر از چشم تر کردن
گره در کار فی گم کرده از ترک شکر کردن
با آب دیده میباید وضوئی چون گهر کردن
چو تار سبحه از صد جیب باید سر بدر کردن
مرا افکنده در آب از سر این پل گذر کردن

بدریای شهادت غوطه گر نتوان زدن بیدل
گلوئی میتوان از آب جوهر تیغ تر کردن

چه دارد این کیر و دار هستی گدا ز صد فرسنگ خود باش
خوشیست ترک خودی نمائی دمی ز دام هوس برآ
شمار تا بر خود آورد نه روز بیند نه شب شمارد
شکست آئینه جمع کردن فریب تمثال رنگ خوردن
بکسوت ریش و سبحه چو شانه تا چند چنگ خوردن
دماغ کفر و صفتان ندارد غم شتاب و درنگ خوردن

Marfat.com

ستم تلاش هوس شمردم قدم بغیر طلب فشردم
بکعبهٔ امن راه بردم ز تیشه بر پای لنگ خوردن

طمع بهر جا فشرد دندان ز آفتش باک نیست چندان
باشتهای غرض مپندار زیان ندارد نهنگ خوردن

چسان بتدبیر حرص خامت خمار حسرت رود ز جامت
که در نگین هم بقدر نامت فرود خمیازه سنگ خوردن

اگر جهان جمله لقمه زاید ز فکر جوع تو بر نیاید
اگر چو آماج لب گشاید ز عضو عضوت خدنگ خوردن

بسعی تحقیق پرده دیدی بعاقبت هرزه خط کشیدی
نه او شدی تا بخود رسیدی چه لازمت بود ننگ خوردن

بکیش آن چشم فتنه مایل بفتوی آن نگاه قاتل
بجل گرفتند خون بیدل چو می بدین فرنگ خوردن

بحر با جولانگه تدبیر نتوان یافتن
پای چندین سایه جز در قعر نتوان یافتن

بس که این صحرا پر است از خون حیرت گشتگان
با هوای خاک دامنگیر نتوان یافتن

کاسهٔ انعام گردون چون حباب از بس تهی ست
چشم گوهر هم درینجا سیر نتوان یافتن

عالم تقلید یکسر گفتگو می پرورد
جز صدا در خانهٔ زنجیر نتوان یافتن

حرص و یک عالم فضولی خواه طاقت خواه عجز
جز جوانیها ازین بی پیر نتوان یافتن

نامه گر در کشتی بادوستان خصم کیش
هیچ مرغی نامه بر جز تیر نتوان یافتن

برچه هست از الفت صحرای امکان خسته است
بیدل اینجا گردی از زنجیر نتوان یافتن

بدل گر یکسر از شوق تو پنهان میتوان کردن
چرا غان چشمکی در پرده سامان میتوان کردن

بر نگ غنچه گر دامان جمعیت بچنگ افتد
دل از اندیشهٔ یک گل گلستان میتوان کردن

توان ممتاز عالم شد ز ترک اختیار خود
که در بیدست و پائی آنچه نتوان میتوان کردن

طلب چون چشم قربانی تسلی بر نمیدارد
نگه گو جمع شو مژگان پریشان میتوان کردن

متاع زندگی هرچند می ارزد بها و انجا
بهمت اندکی این قیمت ارزان میتوان کردن

شب حرمان فرو برد است عصیانگاه تمنا را
اگر اشکی بدر و آید چرا غان میتوان کردن

بوحشت دامن همت اگر یک چین بلند افتد
جهانی را غبار طاق نسیان میتوان کردن

بر نگ شمع دارم رفتنی در پیش ازین محفل
بیا جهدی که نتوانم بمژگان میتوان کردن

Marfat.com

شدم خاک و همان آئینه دارد چشم من بیدل
هنوز از گرد من طوف غزالان میتوان کردن

درس کمال خود گیر از نماله سر کشیدن
تا بر نیائی از خویش نتوان بخود رسیدن

چندین گهر درین بحر افسرده خاک گردید
موج اینقدر ندارد بر عافیت دویدن

یک نخل این گلستان از اصل باخبر نیست
سر بر هواست خلقی از پیش پا ندیدن

حیف است محرم دل گردد فسانه مایل
آئینه در مقابل وانگه نفس کشیدن

رنگ بپرده شوق آرایش دگر داشت
چون دل زدیم آخر گل بر سر دمیدن

تا جلوه کرد شوخی حسن تو در عرق زد
وا رو حیا باین رنگ آئینه آفریدن

طاؤس این بهاریم ساغر کش خماریم
در راه انتظاریم صد چشم و یک غنودن

چون تخم اشک بیدل نومیدی آبیاریم
بی برگ این گلستان می باید مردمیدن

میروم هرجا بذوق عافیت اندوختن
همچو شمعم زاد راهی نیست غیر از سوختن

شعله گر ساغر زند از پهلوی خار و خس است
بیش ازین روز سیه نتوان ظلم اندوختن

اضطرابم عالمی را کرد پامال غبار
خاک مجنون را نمیبایست وحشت موختن

تا رو پود هستی ما نیست ریبوند خاک
خرقه صبحیم بر ما بخیه نتوان دوختن

بیتو باید سوخت بیدل را بهر رنگی که هست
داغ دل گر نیست آتش میتوان افروختن

از دیده سراغ دل دیوانه طلب کن
نقش قدم نشئه ز پیمانه طلب کن

عمریست بیادش همه تن یکدل چاکیم
چون صبح ز آئینه ما شانه طلب کن

عالم همه تن پرتو یک شمع نهان است
این سرمه ز خاکستر پروانه طلب کن

سر جوش تماشا کده محفل رنگیم
ما را ز همین شیشه و پیمانه طلب کن

بی کسب قناعت نتوان یافت دل جمع
از بستن منقار طلب دانه طلب کن

تهمت نفس الفت وهمی است دل ما
این شیشه هم از طاق پریخانه طلب کن

Marfat.com

بیدل رقم صفحهٔ ما بیخبر بیاست
و سر خط تحقیق ز فرزانه طلب کن

موج خونم هر قدر طوفان نما خواهد شدن
حق شمشیر تو رنگین تر ادا خواهد شدن

سرمه صد نرگسستان عبرتست اجزای ما
خاک اگر کردیم چندین چشم وا خواهد شدن

نشئهٔ آب و گل شوخی بنای وحشتیم
دامنی گر بشکنی تعمیر ما خواهد شدن

گر چنین دارد کمین عافیت سرگشتگی
سنگ این کهسار یکسر آسیا خواهد شدن

در جنون سامان جیب و دامنی درکار نیست
جامهٔ عریانی از رنگم قبا خواهد شدن

هر چند نیست بی سبب غم گریستن
باید ز شرم دیدهٔ بی نم گریستن

شیرازهٔ موافقت آخر گسستنی است
باید دو روز چون مژه با هم گریستن

شبنم ز وصل گل چه نشاط آرزو کند
اینجاست تا نگاه مقدم گریستن

گر شد دل از نشاط و لب از خنده بی نصیب
میباید م برنگ جبینم گریستن

شاید گلی ز گلشن دیدار بشکفد
ما چشم دارم آئینه خواهم گریستن

بیدل ز شیشهای نگون باده میکشند
زیباست از قدی که شود خم گریستن

بعجی بی نشانی آنسوی امکان رهی وا کن
پرافشانست همّت آشیان در چشم عنقا کن

ز رفع گرد هستی میتوان صد صبح بالیدن
نسیم امتحان شو گوشهٔ این پرده بالا کن

گرفتم گلشنی ای بیخبر رنگت قبولت کو
همه یکقطرهٔ خون باش اما در دلی جا کن

غرور سرکشی در آفتابت چند بنشاند
بیک آئینه دیدن چارهٔ معدومی ما کن

ز سار پرفشانیها عرق میخواهد افشردن
غبار ساحلم را ای حیا بگذار و دریا کن

اگر چشمت ز اسرار محبت سرمه دارد
ز باغ رنگ و بو بیرون نشین و سیر کلها کن

عمارتهای آب و خاک نتوان بر فلک بردن
اگر خواهی بنای رنگ ریزی ناله برپا کن

کنار عرصهٔ امکان تماشا بیشتر دارد
سراپا دیده شو چون اشک عالم را تماشا کن

Marfat.com

کمینگاه تعلقهاست خواب غفلت بیدل
بیک واکردن مژگان جهانی را زسر واکن

از نالهٔ دل ما تا کی رمیده رفتن
زین دردمند حرفی باید شنیده رفتن

همدوش آرزو ما دل میرود نفس نیست
در رنگ ریشه دارد تخم رمیده رفتن

آهنگ بی نشانی زین گلستان ضرور است
راه فنا چو شبنم باید بدیده رفتن

قد دو تای پیریست ابروی این اشارت
کز تنگنای هستی باید خمیده رفتن

زین باغ محمل ما بر دوش نا امیدیست
برآمدن نه بندد رنگ پریده رفتن

رفتار سایه هرگز واماندگی نداند
در منزل است رهرو از آرمیده رفتن

بال فشاندهٔ آه بی گرد حسرتی نیست
تا عالمی ز خود برد ما را جریده رفتن

تعجیل طفل خوبان ساز خطاست بیدل
لغزش بپیش دارد اشک از دو دیده رفتن

شکست حادثه برما نیافت دست کمین
نرفت دامن عریان تنی بغارت چین

درین حدیقه سرو و برگ خواب ناز کراست
بهار هم زیر رنگ میکند بالین

ز سر برآر هوا های عافیت طلبی
بعالمی که منم سایه نیست سایه نشین

طپیدن از چه جرس وام باید م کردن
نفس ندارم و دل ناله میکند تلقین

درین طپشکده الفت کمین راحت باش
خوشست پا برکاب از مقیم خانهٔ زین

براه حسرت پرواز چون پر طاؤس
نشانده ام ز هوس رنگها بزیر نگین

چو کوه غیر زمینگیرم علاجی نیست
شکست در ره من شیشها دل شکین

نه عیش دانم و نی غم جزا نیقدر دانم
که چون جرس همه تن ناله رنجیم زجبین

ندارد موج جز طومار رمز بحر وا کردن
تو ان سیر دو عالم در شکست رنگ ما کردن

حیا نگذاردم تا از هوس سها دست بردارم
شرر دامان خس بی آب نتواند رها کردن

بعریانی گریبان چاکی از سازم نمی خندد
مدوزای وهم بر پیراهن مجنون قبا کردن

Marfat.com

گدا ز یاس دربارم مکن تکلیف اظهارم
سپندم سرمه‌ست و سرمه نتواند صدا کردن

بهوس فرسوده بوس کف پائیست اجزایم
وطن میبایدم در سایهٔ ترک حنا کردن

طپیدم ناله کردم آب گشتم خاک گردیدم
تکلف بیش ازین نتوان بعرض مدعا کردن

بهر وامانده‌گی زین خاکدان برخاستن دارد
دمی چون گرد باد از خویش میباید عصا کردن

اگر روشن شود بیدل خط پرگار تحقیقت
توانی بی تامل ابتدا را انتها کردن

دوری مقصد میداز سر کشید نهای من
نقش پا کم کرد پیش پا ندید نهای من

پا بدامن دارم و جولان حرص آسوده نیست
خاک افسردن بفرق آرمید نهای من

ریشه وا مانده رنگ و بو اگر گم کرده ام
تا رگ یاقوت میجوشد دوید نهای من

بس که اجزایم ز درد ناتوانی با گداخت
چون صدا شد عینک دیدن شنید نهای من

آبیار مزرع یارب تب سودای کیست
ورد میجوشد چو تیخال از دمید نهای من

وحشتم غیر از کلاه بی نشانی نشکند
دامن رنگم بلند افتاده چید نهای من

چون مژه بیدل بچندین ریشه جولان امید
باشکست خود رسید آخر شکستنهای من

تا کی غرور انجمن آرائی زبان
گردن بکش چو شمع ز رعنائی زبان

در محفل شعور بلائی نیافتیم
جانکاه‌تر ز صحبت غوغائی زبان

موجی که بال شوخیش آسوده گوهریست
دل طرح میکند دو بانشائی زبان

اهل سخن غریب جهان حقیقتند
باید گریست بر غم تنهائی زبان

هست از حباب و موج دلیلی که بحر هم
سر میدهد بباد شکیبائی زبان

ای مست حرف ضبط نفس کن که همچو صبح
دارد می از گداز تو مینائی زبان

بیدل بحرف و صوت حقیقت نمیخرند
معنی شناس جرات سودائی زبان

حیا را دستگاه خود پسندیهای طاقت کن
عرق در سعی ریز و صرف تعمیر خجالت کن

Marfat.com

ز مشت خاک غیر از سجده کاری بر نمی آید
عبادت کن عبادت کن عبادت کن عبادت کن

در اینجا سعی غوّاص از صدف وا میکند گوهر
تو هم بلبی دل ما را شکاف او را ز یارت کن

دماغ گلشنت گر نیست سیر رنگ و بو مستانی
ز قطع گل نظر پیما و جزو و کل عمارت کن

گذشتن از جهان پوچ دارد ننگ استغنا
همیت گر بود معراج همّت ترک همّت کن

ز دستت هر چه آمد مفت قدر تهای موهومی
دماغی چند صرف قدر دانیهای فرصت کن

کس از باغ طمع بیدل ندارد حاصل عمری
چو شبنم زین چمن با سیر چشمیها قناعت کن

گر با ین وا ماندگی مطلق عنان خواهم شدن
گام اوّل در رهت سنگ نشان خواهم شدن

جبهه من در کمین سجده فرسوده است
عالمی را قبله ام گر آستان خواهم شدن

اشک مجنونم تسلّی در مزاجم همّت است
از چکیدن گر فرومانم روان خواهم شدن

بید ماغ فرصتم سودای استقبال کیست
تا بما آید بپرواز استخوان خواهم شدن

نرگسش را گر چنین با تیره روزان الفت است
بعد ازین با مردمک یک سرمه دان خواهم شدن

با چنین ضعفی که سازش جز شکست رنگ نیست
گر بگردون هم برآیم کهکشان خواهم شدن

من که از خود رفتنم دشوار می آید بچشم
در عرق مانند شمع جنس نهان خواهم شدن

بس که ناموس وفا دارد کمین حال من
هر که بسمل گشت می بندد طپیش بر بال من

بیخودی دربار حیرت میرسد آئینه ام
میتوان کردن بر نگ رفته استقبال من

در دل مبرد ذره گرد و چشم پر میزند
گر همه آئینه گردی نیست بر تمثال من

در جهان خاشاک را آتش نمیباشد گریز
بیتوا می بد خو چه سان خواهد شدن جوال من

جز فنا در هیچ جا امید را آرام نیست
آتشم خاکستر افتاده است در دنبال من

گوهرم از سفتنی افسردنم غافل مباش
سکته میخواند تپ دریای از تمثال من

همچو گل بیدل کی از خار انفعالی میکشم
شمع پار است آبیار ریشه امسال من

Marfat.com

گر قناعت را توانی داد سامان نگین
نسبت تدبیر دارد در کف شاهان نگین

ای حباب از خود فروشی شرم باید داشتن
یک نفس فرصت نمی ارزد به بهتان نگین

صحبت ارباب دنیا مفلسان را می گزد
ظاهر است از روی کاغذ نقش دندان نگین

غیر مخموری چه دارد ساغر اقبال و جاه
یکقلم خمیازه می بالد ز عنوان نگین

کاش رسوائی بهم اینجا درخور همت دهند
رشته داری میکشد نام از گریبان نگین

جوهر اقبال نقد هر تنک سرمایه نیست
فلس ماهی از کجا نازد بسامان نگین

سستی طالع ز بس افسردگی در باره داشت
نام ما هم سرد سنگ آمد ز دامان نگین

اعتبارات جهان یکرنگ پرواز است و بس
در پر طاؤس کن سیر چراغان نگین

ای نفس سرمایه اقبالت فریبی بیش نیست
چون هوا گر شبنمی بندند پیمان نگین

تا کجا وسعت کند پیدا نشان اعتبار
ناقصان گوشهر و چینند و کان نگین

با همه شهرت فروشیها بضاعت هیچ نیست
خون همان نامست در زخم نمایان نگین

بیدل از گل کردن نامش گریبان میدرد
نقش چون تار نظر در چشم حیران نگین

از تپش شوق که دارد اینقدر تاب استخوان
گر تپش چون اشک شمعم میشود آب استخوان

زاشتیاق زخم تیغ کیست یارب پیکرم
عمرها شد شمع میچیند بجراب استخوان

نرم خویا نرا بزندان درشتی راحتست
از برای مغز دارد پرده خواب استخوان

پرده دار عیب منعم نیست جز سهاب جاه
میشود از فربهی در گوشت نایاب استخوان

این سکان از قعر دریا هم برون می آورند
گر همه چون گوهر اندازی بگرداب استخوان

در مقام آرزو ما بسمل رحمت بسی است
ای هما کم نیست در یکعالم اسباب استخوان

آسمان بیگانگان را قابل سختی ندید
جز بدست آشنا نفروخت قصاب استخوان

صبح تا دم میزند بیدل هجوم شبنم است
گر نفس بر لب رسانم میشود آب استخوان

دست جرات دید آخر مغتنم در آستین
همچو شمع کشته خواباندم علم در آستین

Marfat.com

بس که چون شمعم تنک سرمایه است این انجمن
یک گلم هم در گریبان است هم در آستین

پیرگشتی غافل از قطع تعلقها مباش
صبح دارد از نفس تیغ دودم در آستین

بی قناعت کینه حرصت نخواهد پر شدن
تا بکی چون مار میکردی شکم در آستین

مانع الفت چو موج از یکدگر پهلو تهی است
عالمی زین بحر جوشیده است نم در آستین

باطن این خلق کافر کیش با ظاهر منسج
جمله قرآن در کنارند و صنم در آستین

دعوی کاذب گواه خویش پیدا میکند
چون زبان شد بهر زه گو دارد قسم در آستین

شوق بیتابیم ما را رهبری درکار نیست
اشک هر جا سر کشد دارد قدم در آستین

سرکشی در تنگدستیها مداوا میشود
سود نشت انگشتها را سر بهم در آستین

بس که بیدل عام شد افلاس در ایام ما
نقش ناخن هم نمی بندد درم در آستین

باین حیرت اگر باشد خروش ناگزیر من
بقدر جوهر آئینه میبالد صفیر من

بچندین جانکنی موی سفیدی کرده ام حاصل
توان فهمید سعی کوهکن از جوی شیر من

اثر از زخم نخجیرم دو بالا میزند ساغر
برنگ آه و اشک است آب پیکانهای تیر من

ازین مشت غبار آرایش دیگر می آید
مگر ریزد جنون از جام پردازی عبیر من

باین آثار مو بوی تمیزی گر کنم حاصل
بچشم ذره مژگانی کند جسم حقیر من

بهر وا ماندگی ممنون بخت تیره خویشم
که همچون سایه پای کس نه پیچیده است قیر من

الم پرورده یاسم میرس از بیکسیهایم
گداز خویش میباشد چو طفل اشک شیر من

بکنج بیخودی بیدل دماغ اتفاق کو
که شور حشر از افسانه گیرد گوشه گیر من

گر د حرف بیزبانم عالمی را تر زبان
همچو عنقا آشیانی بسته ام در هر زبان

راز کم ظرفان نمیپوشد بجوم احتیاج
میکشد در پشتکیها از صدا ساغر زبان

بحر بر خود میطپد از خود فروشیهای موج
عالمی بطاقت است از مردمان تر زبان

درد عشق و ساز مستوری زهی فکر محال
خار پا چون آتش اینجا میکشد از سر زبان

Marfat.com

مطلب دیدار حیرانم چسان گردد ادا
خاص این عالم تحیر عام این کشور زبان
غیر خونابی ندارد ساغر جانکاه ظلم
به که باشد همچو مژگانت برون در زبان

ردیف

هر که دارد قوت روحانی از کاهش تهی است
بیدل از ضعف بدن کم میشود لاغر زبان
و او

مه نو مینماید اشکم از آسمان ابرو
قدح کج کرده می آید اشارتهای آن ابرو
نه گلشن نرگسی دارد نه دریا موج می آرد
بعالم فتنه می بارد همان چشم و همان ابرو
دم تیغ تغافل تا کجا خواهد تنک گردد
هنوز از گردش آن چشم میخواند فسان ابرو
خط پشت لبت هر جا برات تازگی دارد
عرق واشوید از لوح جبین نوخطان ابرو
بیاد چین ابروی تو هم دریا ز امواجش
شکستی میکشد بر دوش چندین کاروان ابرو
اشارت محو حیرت کن که در بزم تماشایش
برنگ ماه نو در چشم میگردد نهان ابرو
بذوق سجده ات هر جا بنائی کرده ام انشا
بجای سبزه میروید ز خاک آن مکان ابرو
عروج پستی آرایم غرور عجز بنمایم
ببارد این سخنها هم بچشم راستان ابرو

بوضع سرکشی لطف تواضع دیده ام بیدل
بچشم مصلحت تیغم بعرض امتحان ابرو

دل آب گشت و نیست امید نگاه ازو
آئینه شکست تغافل که آه ازو
از سایه داغ مهر پرستان نمی رود
ما هم نشسته ایم بروز سیاه ازو
مشکل که این دو شیوه ز مرکز جدا شوند
یعنی خجالت از من و عفو گناه ازو
خاکستر سپند و فاطر فگوشه ایست
افسوس نالهٔ که سنجوید پناه ازو
آنجا که عشق عام کند عرض احتیاج
جز عذر مطلبی که نداری مخواه ازو
یارب علاج سوخته جانان که میکند
داغ کلف به پنبه گرفته است ماه ازو
گرد نفس چو صبح بشبنم نشانده نیست
غیر از عرق مخواه باین دستگاه ازو
آرایش زبان اگر این خجلت آورد
خاکی توان شدن که نروید گیاه ازو
شوقت مرا ز هر دو جهان بی نیاز کرد
چندان طپید دل که شکستم کلاه ازو

Marfat.com

سامان اشک و دیدهٔ بیدل چه تهمت است
شرم تو میکند عرق گاه گاه ازو

ای بیخبر ز درد دل ما شنیده رو
سوز سپند محفل حسرت کشیده رو

ما از درا امید وصالش نمیرویم
گو دل بحسرت آب شو و خون ز دیده رو

زین گرد تهمتی که نفس نام کرده اند
چون صبح دامنی که نداری کشیده رو

عالم تمام معبد تسلیم بیخودی است
هر سو روی بسجدهٔ اشک چکیده رو

تا چند هرزه از دل هر کوچه باختن
یک قطره خون شو و ز گلوی بریده رو

تسلیم خضر مقصد موهوم ما بس است
چون سایه سر بخاک نه و آرمیده رو

گلچینی بهار طرب بی تعلقی است
چون گرد باد دامن ازین دشت چیده رو

ای بیخبر ز قامت پیری چه شکوه است
عمریست بار میکشی اکنون خمیده رو

آخر ازین زیانکده نومید فتنی است
قاصد پیام ما نفس واپسین بس است

پیغام حسرت من بیدل رساندنیست
ای اشک بار میرو و اکنون دویده رو

نقاش تا کشد اثر ناتوان او
بند قلم ز سایهٔ موی میان او

رحم است بر دلی که در آشوبگاه عشق
مهتاب پنبه نکشد از کنان او

عمر شرار فرصت گلزار اندکیست
از هم گذشته گیر بهار و خزان او

ما را سراغ کعبهٔ تسلیم داده اند
یعنی بنقش جبهه کم است آستان او

هر ساز از ترانهٔ خود میدهد خبر
وهم است اگر ز من شنوی داستان او

تمثال نیست غیر غبار خیال شخص
خلقیست خود فروش متاع دکان او

تحقیق ظاهر است که در گلشن یقین
در بستن است بر رخ غیر آشیان او

رشکم به بسمل است کز آزادگی چو اشک
نگرفته است دامن خون روان او

مژگان شانه پنجهٔ دست تحسر است
تا بیله گشته شانهٔ موی میان او

Marfat.com

دریا ز دست رفتهٔ موج خیال کیست
بیدل ز دست شوق نشان قدم مخواه

کز هر نسیم میرود از کف عنان او
همچون نگه گم است پی کاروان او

بیدل سراغ عالم امکان تحیرست
آن نیست آشیان که تو مائی نشان او

بس که یاد قامتت برباد داد اجزای سرو
نالهٔ قمری شد آخر قد کشید نهای سرو

شعلهٔ ادراک خاکستر کلاه افتاده است
نیست غیر از بال قمری پنبهٔ مینای سرو

بس که موزونان ز شرم قامتت گشتند آب
صورت فواره باید ریخت از اجزای سرو

برنمیدارد نهفتن جوهر آزادگی
دامن بر چیده پوشیده است سرتاپای سرو

باغبانان قدر آزادی ندانستند حیف
نالهٔ بالیستی در این گلشن نشاندی جای سرو

اینقدر رعنا نمی بالد نهال این چمن
سایهٔ نخلی که افتاده است بر بالای سرو

پیکر آزادی و بار تجمل تهمت است
یکقلم دست تهی میرود از اعضای سرو

خاک بر سر کرد عشق و پای در گل تا بدید
گر بهار این رنگ دارد حیف قمری وای سرو

پای در زنجیر درس گفتگو آزادگیست
بیدل این سطر تکلف نیست جز انشای سرو

هر چند دورم از چمن جلوه گاه او
میخانه ایست شوق بیا و نگاه او

دارم بسینه خون شده آهی که چون سحر
در کوچه های زخم گشودند راه او

بگذار تا بدرد تمنا شش خون کنند
دل قابل وفاست مپرس از گناه او

ما عاجزان ز کنج خموشی کجا رویم
آسوده ایم ناله صفت در پناه او

آنجا که از اسیر توجرات طلب کنند
جز شرم نیستی که شود عذرخواه او

چون صبح بیدلی که ره عشق میزند
باشد خط شکسته رنگش گواه او

کو عبرت آگهی که به تحقیق راه او
جوشد ز چشم آبلهٔ پا نگاه او

گر تار و پود کار که عشق بر دری
جز پنبه زار و هم کتان نیست ماه او

Marfat.com

آهسته رو که بر دل موری اگر خوری
کردی غبار خاطر خال سیاه او

چندانکه میشود نظر همتت بلند
دارد عروج آئینه تا رنگاه او

حاجت بعرض غیر ندارد غرور عشق
گردون چو آستین شکند دستگاه او

بر سرکشان چرا نفروشیم بار عجز
ما را شکسته اند بیاد کلاه او

شمعی که محو انجمن انتظار تست
آئینه بر سر مژه بند نگاه او

در وادئی که شرم نقابت کشوده است
بر چشم نقش پا مژه بند دگیاه او

بیدل اگر بعشق کند دعوی وفا
غیر از شکست رنگ چه باشد گواه او

گر از موج گهر نشنید رمز خروش او
بیا شور تبسم بشنو از لعل خموش او

خروشی میکند طوفان چه از دانا چه از نادان
جهان خمیازه دارد که این رنگست جوش او

غرور خودسری را چاره دیگر نمی باشد
مگر گردد خیال خاک گشتن عیب پوش او

درین صحرای نومیدی بنازم ناتوانی را
که بار هر که سنگین گشت می افتد بدوش او

زبان بوی گل جز غنچه بیدل کس نمی فهمد
فغان نازکی دارم مگر افتد بگوش او

طبعی که شد طرب اثر نوشخند او
چون تیشه کرد سر از بند بند او

آنجا که برق جلوه او عرض ناز داشت
آئینه بود محو وجوه سپند او

هر چند چشم زخم دوئی را علاج نیست
باری سپند باش بدفع گزند او

بیخوابی فسانه طوبی که میکشد
مائیم و سایه مژه های بلند او

زاهد بهوشکافی تدبیر غره است
غافل که شانه است همان ریشخند او

ای طعمه زمانه که خونخوار عبرتی
بر فربهی چه ناز کند گوسفند او

بیدل مباش ایمن از آفات روزگار
چون مار خفته در بن دندان گزند او

کجائی ای جنون ویرانه ات کو
خس و خار یم آتشخانه ات کو

Marfat.com

تو شمع بی نیازیها برافروز — مگو خاکستر پروانه ات کو
حجاب آشنائی وهم خویش است — ز خود گر بگذری بیگانه ات کو
بساط وهم واچیدن ندارد — تو خود افسانه افسانه ات کو
گمان قبضهٔ آفاقی اما — برون از خود سراغ خانه ات کو
ندارد این نفس سامان دیگر — گرفتم آب گشتی دانه ات کو

سرت بیدل سواد سوده راهست
دماغ کعبه و بتخانه ات کو

گر نفس چیند باین فرصت بساط دستگاه — چون سحر بر ما شکستن میرسد پیش از کلاه
گیرودار محفل امکان طلسم حیرت است — تا مژه خط میکشد این صفحه میگردد سیاه
سینه صافی میشود بی پرده تا دم میزنم — در دل ما چون حباب آئینه پرورد است آه
چون نگه در دیدهٔ حیران ما مژگان یکیست — جوهر آئینه در دیوار حل کرده است آه
بی تماشائیست حیرتخانهٔ ناز و نیاز — عشق اینجا آه آهی دارد آنجا واه واه
صاحب دل کیست حیرانم درین غفلت سرا — آئینه یک گل زمین است و جهانی خانه خواه
بی گداز هستی صورت نه بندد آگهی — شمع این محفل سراپا سرمه است و یک نگاه

زیر گردون هر زه شغل وهم باید زیستن
غیر طفلی نیست بیدل مرشد این خانقاه

ندیدم در غبار دو و این صحرای خوابیده — بجز خوابانده مژگان ره پیمای خوابیده
بیا دیدم مخمورت چنان در خود فرو رفتم — که پوشیدار غبارم تا ر مژگانهای خوابیده
باین قامت قیامت نیست ممکن قامت افزاید — مژگان تو یعنی فتنه بر پای خوابیده
جهان بیخودی یکرنگ و اند جهل و دانش را — تفاوت نیست در بنیاد نابینای خوابیده
دل آرام جوهر خاک زد بنیاد هستی را — نفس پامال شد زین صورت دیبای خوابیده
نماند از قامت خم گشته بر مازنگ امیدی — تنگ کردیم برگ عیش ازین مینای خوابیده
ز شکر عجز بیدل تا قیامت برنمی آیم — بر نگ جاده ره گم کرده ام دریای خوابیده

Marfat.com

از عرق پیمائی حسن ساغر اندر آئینه
کرد طوفانها بهشت و کوثر اندر آئینه

حُسن نیرنگی عالم صورت بی رنگ اوست
عرض تمثالش که دارد باور اندر آئینه

دل مصفا کرده از خود نمائی چاره نیست
بیند اوّل خویش را روشنگر اندر آئینه

هیچ نقشی بر دل آگاه نفروشد ثبات
مینماید کوه هم بی لنگر اندر آئینه

صحبت روشندلان اکسیر اقبال است و بس
از نفس باید فکندن بستر اندر آئینه

بیدل اظهار هنر محرومی دیدار بود
خاک راه جلوه ها شد جوهر اندر آئینه

چشم را آئینه پرداز ترحم کرده ئ
در نقاب چین پیشانی تبسم کرده ئ

تا عرق از چهره ات خورشید ریز عبرت است
چرخ را یکدست نقش پای انجم کرده ئ

بر سر مویت زبان التفات دیگر است
بس که شوخی در خموشی هم تکلم کرده ئ

موج اقبال تو از گرد عدم پر میزند
قلزمی از خود برون اما تلاطم کرده ئ

معرفت کز اصطلاح ما و من جوشیده است
غفلت است اما تو آگاهی تو بهم کرده ئ

قوّت فکر و کمالت عرض آب و نان بس است
آدمیت داشتی در کار گندم کرده ئ

بحر امکان شوخی موج سرابی بیش نیست
دست از آلایش نمیشوئی تیمم کرده ئ

بسته بیدل اگر بر خود زبان مدّعی
عقربی را میتوانم گفت نی دم کرده ئ

بر شکستات اثر وهم مدّعاست گره
تو گر ز بند هوس وا شوی کجاست گره

طلسم وحشتی ای بیخبر چه خود دارست
که شبنم تو ببال و پر هواست گره

که غنچه گشت که آغوش گل نکرد اینجا
بصبر کوش که اینجا گره گشاست گره

نفس مسوز بکلفت شمار سی اوهام
بقدر قطره درین بحر عقدها ست گره

ز کار بسته بلند است قدر رخت گران
دران بساط که نی قد کشد عصاست گره

چو تار سبحه درین دامگاه حیرانی
فلک بکار من افکنده هر کجاست گره

ادب نفس شمر انتظار جلوه کیست
که اشک بر سر مژگان چو دیده هاست گره

Marfat.com

قناعتم نکشد خجلت زمان طلب
زفرق تا قدمم یک گهر حیاست گره
برون زساز چمن کلفتی نمی باشد
بهوش باش که در بند این قباست گره

تعلق من و ما سهل نشمری بیدل
تأملی که ببندار نفس حیاست گره

خلقی است محو خود بتماشای آئینه
من نیز داغم از ید و بیضای آئینه
حسن و هزار نسخهٔ نیرنگ در بغل
ما و دلی و یک ورق انشای آئینه
الفت سراغ جلوه بجائی نمی برد
حیرت دوید هاست به پیمای آئینه
چندانکه چشم باز کنی جلوه میدهد
اسمی است شش جهت ز معمای آئینه
عمریست از امید دلی نقش بسته ایم
گر حسن کم نگاه بود وای آئینه
از محو جلوه طاقت رفتار برده اند
دستی بسر گرفته کف پای آئینه

بیدل شویم تا نکشد دامن هوس
خود بینی که هست در ایمای آئینه

پری میفشان ای تعلق بهانه
بدل چون نفس بسته آشیانه
صد اُلیست پیچیده بر ساز هستی
چه دارد تحیر ز زنجیر خانه
اگر گشت باغست و سیر صحرا
روانیم از خود بچندین بهانه
ازین بحر وارستن امکان ندارد
مجو بیدلی خاک گشتن بهانه
سر شکم نیازم نم عجز سازم
چسان گردم از خاک کویت روانه
دو روزی ازین ما و من مست نازی
بخواب عدم گفته باشی فسانه

محال است پروازت از دام زلفش
اگر جمله تن بال گردی چو شانه

بتو نقش صحبت ما چه قدر بجا نشسته
تو بناز و ما در آتش تو بخواب و ما نشسته
چو حباب عالمی را هوس کلاه داریست
بدماغ پوچ مغزان چقدر هوا نشسته
ره ناله نیست آسان بخیال قطع کردن
که نی از کره درین ره بهزار جا نشسته

Marfat.com

بغرور هستی ای صبح مگذر درین گلستان
که صد آئینه براهت نفسی زپا نشسته

برهی که برقتازان بمه نقش پای لنگند
بکجا رسیده باشم من بی عصا نشسته

چو بکام نیست دنیا چه زنیم لاف ترکش
نتوان فشاند دامن بغبار نا نشسته

زهجوم رفتگانم سر و برگ عافیت کو
که صدای ما بگوشم چو هزار پا نشسته

مکش ای سپهر رحمت بتسلی مزاحم
که بصد تحیر اینجا گرهی زپا نشسته

بهوس کلاه داری زسرت برآر بیدل
بچه نازد استخوانی که بروهما نشسته

بس که ما را بر آن لقاست نگاه
عالمی را بچشم ماست نگاه

بزم ما بس که محو جلوهٔ اوست
شیشه گر بشکنی صداست نگاه

کثرت جلوه مفت دید نهاست
گر کند احولی بجاست نگاه

همه آفاق نرگستان است
چشم گو باز شو کجاست نگاه

بی تمیزی تمیزها دارد
چشم تا وا کنی وماست نگاه

بیدل از جلوه قانعم بخیال
چه توانکرد نارساست نگاه

بوی وصلی هست در رنگ بهار آئینه
میگدازم دل که کردم آبیار آئینه

غفلت دل پردهٔ ساز تعلقهای اوست
جلوه خوابیده است یکسر در غبار آئینه

دهر اگر زین رنگ بردارد بساط چشم تنگ
میچکد تمثال چون اشک از عذار آئینه

عرصهٔ جولان آگاهی ندارد گرد غیر
هم بروی خویش میسازد سوار آئینه

هیچ و چون کوهر نگه در دیده ها مژگان شکست
آخر از مانیز کل کرد انتظار آئینه

بیخودی ساغرکش کیفیت دیدار کیست
در شکست رنگ می بینم بهار آئینه

انتظاری میست بیدل دولت جاوید وصل
حیرتم تا چند بردارد کنار آئینه

دوراز وصال روی تو ماتیم دوبده
چون شمع کشته داغ نگاه رمیده

Marfat.com

بازآکه دارم ازنگه واپسین هنوز
ترجعهٔ شبیخون رنگ پریدهٔ

برگریه ام نظرکن واز خیرتم مپرس
عرض گداز صد نکهت آب دیدهٔ

هرچند خاک من چوسحر باد برده است
دارم هنوز رنگ گریبان دریدهٔ

صد صبح زین بساط پرافشان وهم رفت
من هم گرفته ام پی رنگ پریدهٔ

میبایدم زخجلت اعمال زیستن
نومید تر زرنگی آئینه دیدهٔ

تاحسرت انتخاب حیاتیم ازین محیط
کنج دلی ویک نفسی آرمیدهٔ

شد نوبهار و ما نفشاندیم گرد بال
درسایهٔ گلی به نسیم وزیدهٔ

بیدل حضور خاتم ملک جم است وبس
پیشانی شکسته ودوش خمیدهٔ

نیست خاموشی بکار شمع محفل جزگره
داغ شد آهی که نپسندید بردل جزگره

ازجنون برخویش راه عافیت هموار کن
وانمی سازد طپش ازبال بسمل جزگره

براسیران دل ازفقر وغنا افسون مخوان
نیست درچشم گهر دریا وساحل جزگره

نالهٔ ما گرمقام الفتی دارد دل است
نالهرا درکوچهٔ نی نیست منزل جزگره

فرصتی کو تا بضبط خود نفس گیرد نفس
رشته کو تا هست مارا نیست مشکل جزگره

ای خوشا نومیدی تدبیر فتح الباب من
تا شدم ماحق ندارم درمقابل جزگره

صاف طبعان بیدل ازهستی کدورت میکشند
ازنفس آئینه هارا نیست دردل جزگره

عالم واین تردماغیهای جاه
شبنمی پاشیده برمشت گیاه

نخوت شاهی دهان اژدهاست
شمع را درمیکشد آخر کلاه

تا امیدی دستگاه زندگیست
تارو پود کسوت صبح است آه

میگدازد شمع ازخود میرود
کاروان بخود درماندگان اینست راه

خانهٔ مجنون ما هم دود داشت
روزن چشم غزالان شد سیاه

عشق را بر نقص استعداد ما
گریهٔ ابر است برحال گیاه

Marfat.com

نرخ بازار کرم بشکستگی است
گر دلت چیزی نخواهد عذرخواه
نازکن گر فکر خویشت ره برد
از گریبان غافلی بشکن کلاه

بیدل از غفلت کسی را چاره نیست
سایهٔ دارد گدا و پادشاه

گرد هر رنگ تماشای تو پرداز نگاه
خیل طاوس توان ریخت ز پرواز نگاه

راز مخموری دیدار نهان نتوان داشت
صد زبان از مژه دارد لب غمّاز نگاه

عمرها شد که بآن جلوه مقابل شده ام
میرسد بر من حیران چه قدر ناز نگاه

همچو شمعی که کند دود پس از خاموشی
حیرتم زمزمهٔ میکشد از ساز نگاه

در نهان خانهٔ دل مژدهٔ دیداری هست
میکشد گوش من از آئینه آواز نگاه

گرد غفلت مشکافید که در عرصهٔ رنگ
بی نشان نیست خطای قدر انداز نگاه

چون شرر چشم بذوق که گشائیم بیدل
من که انجام نفس دارم و آغاز نگاه

گر همه رفتی چو ماه از چرخ برتر سجدهٔ
ناز پیشانی اثر داری بر آن در سجده

دائم تکلیف نیازست هر جا مژه لیست
یعنی از دیر و حرم تا کوی دلبر سجدهٔ

تا نگردد جبهه فرش آستان نیستی
چون نماز جاهلان سیلی خور هر سجدهٔ

ناله داری سرکشی کن از طلسم خود برآ
ای نمازت ننگ غفلت پیکر سجده

جرات پرواز خاکت را بگردون برده است
ورنه هرگه میکشی سر از ته هر سجده

در ضعیفی شیشه ساز رعونت بیصدا ست
از رگ گردن غباری نیست تا در سجده

بهر رفع اشک خود بیدل عبا را خویش گیر
از گریبان تا برون آورده سر سجدهٔ

ای تماشایت چمن پرور بچشم آئینه
بیتوحش می پرورد جوهر بچشم آئینه

مست حیرت دائما از وهم امکان فارغست
انتظار کس مکن باور بچشم آئینه

دعوی باریک بینی تا توانی پیش برد
فرق کن تمثال از جوهر بچشم آئینه

Marfat.com

جوهر همت مخواه از کس که ابنای زمان
دیده انداحوال یکدیگر بچشم آئینه

گرد عمر رفته هم از عالم دل جسته نیست
گر نفس بی گم کند بنگر بچشم آئینه

رنج بینش بود بیدل هستی موهوم ما
موشدم از پیکر لاغر بچشم آئینه

در محیطی گر فلک طرح حباب انداخته
کشتی ما را تحیر در سراب انداخته

با دو عالم شوق بال بسمل آسوده ایم
عشق برچندین طپش از ما نقاب انداخته

ما و عنقا تا کجا خواهیم رفع شبه کرد
لفظ ما بیجا صلی دور ما ز کتاب انداخته

غیر شور ما و من برهم زن دیگر نداشت
عیش این مردم نمکها در شراب انداخته

رخت همت تا نه بیند داغ اندوه تری
سایه ما خویش را در آفتاب انداخته

ای خیال اندیش طوفان اندکی مژگان بمال
میفشارد چشم من رخت در آب انداخته

ردیف

یک نگه کم نیست بیدل فرصت عمر شرار
آسمان طرح و رنگم در شتاب انداخته

یای تحتانی

نیاز و عرض ناز ت حیرت آئینه پروردی
ز دیوان نگاه امشب برون آورده ام فردی

تماشای سواد عافیت بریده است از هوسم
مگر مژگان برون آرد کسی تا من کنم گردی

ز نیرنگت تغافل برده است ای چشم قتالم
ببازی نیز نتوان یافتن در طاسم آوردی

بروی چهره امکان من آن رنگ سبکپایم
که هر کس میرود از خویش میخیزد ز من گردی

ز بس جوش محبت میزند این عرصه عبرت
ز مان ریشی برون آرند تا پیدا شود مردی

سرت گردم بکویت ز عفران زار تماشا کن
نثار آستانت کرده ام یک جبهه زردی

طپیدم آنقدر کز دل فشردن محو شد بیدل
بسعی کوفتنها نرم کردم آهن سردی

ز پیر آهن برون آئی شکوهی نیست عریانی
جنون کن تا حبابی را لباس بحر پوشانی

نمو های بهار اعتبار افسردگی دارد
نمیبارد بهار فضل سبحانی بآسانی

بیکدم خامشی نتوان ز کلفتها برون جستن
نفس را آب کن چندانکه گرد خویش بنشانی

Marfat.com

محبت نیست آهنگی که آفت جوشد از سازش
گسستن برنمی آرد ز زنار مسلمانی

حیا ایجاد دم از من بقا بیها نمی آید
اگر مژگان گشودم چشم پوشیدم بحیرانی

ندارد نقشی از حیرت دبستان خودآرائی
ز درد دل چه میپرسی هنوز آئینه میخوانی

محبت تهمت آلود جفا شد از شکست من
حبابم گرد بر دریا فشاند از خانه ویرانی

دو چار هر که گشتم چشم پوشید از غبار من
درین صحرای عبرت امتحانی بود عریانی

هوس از نسخهٔ تسلیم من صورت نمی بندد
نگه نتوان نوشتن بر بیاض چشم قربانی

گر یکمژه خون چشم فراهم شده باشی
شیرازهٔ اجزای دو عالم شده باشی

ناصح سخن ساخته است پر نمکین است
زخم است بر جمعی که تو مرهم شده باشی

تا بار خسری چند نه بندند بدوشت
آدم نشوی گر همه آدم شده باشی

بی جبههٔ تسلیم تواضع دم تیغ است
حیفست نگین ناشده خاتم شده باشی

عاجز نفسان قافلهٔ سرمه متاع اند
کو ناله گر فتم که جرس هم شده باشی

عمریست که آب رخ ما صرف طلبهاست
ای جبههٔ همت چقدر نم شده باشی

بیدل مگذر چون مه نو از خط تسلیم
بر چرخ اگر یکسر مو خم شده باشی

ای فم اشک هوس مایل مژگان نشوی
سیل خیزاست جهان ایمنه عریان نشوی

چه بهار و چه خزان رنگ گل حیرت نست
جلوه محواست گر آئینه نمایان نشوی

هر قدر آئینه راه تامل دارد
گلشن دگره آبله دندان نشوی

آفت رنگ بهم سودهٔ افسوس مباد
خون عاشق گهی نیست پشیمان نشوی

کشتی نه فلک اینجا به نی طوفان است
تا توانی طرف اشک یتیمان نشوی

وحشت از کف ندهی دهر فسردن قفس است
ای نله رسی کمی نیست که مژگان نشوی

فکر کیفیت خود نیستی میخواهد
تا سراز دوش نرفته است گریبان نشوی

شرم کن بیدل از آنجلوه که چون آب زلال
همه تن آینه پردازی و عریان نشوی

Marfat.com

محو بودم هرچه دیدم دوش دانستم توئی
گر همه مژگان گشود آغوش دانستم توئی

غفلت روز وداعم از خجالت آب کرد
اشک میرفت و من بیهوش دانستم توئی

حرف غیرم راه میزد از هجوم ما و من
بر در دل تا نهادم گوش دانستم توئی

مشت خاکی اینهمه سامان عجز نازکیست
بیش ازین از من غلط مفروش دانستم توئی

بیدل امشب سیر آشفتهٔ دل داشتم
شعله را یافتم خاموش دانستم توئی

نشد ز آئینه کیفیت ما ظاهر آرائی
نهان ماندیم چون معنی بچندین رنگ پیدائی

بعزلت ساخت دل تا وارهید از غفلت امکان
چها میساخت این آئینه گر میداشت پیدائی

نوائی از صدف گل میکند کای غافل از خجلت
لب خشکی که ما واریم دریا نیست دریائی

بهار وحدتست آنجا دوئی صورت نمی بندد
خیال آئینه دار دلیکت بر روی تماشائی

ندانم تا بکی باید درین ویرانه جوشیدن
بهر محفل که ره بردم چو شمعم سوخت تنهائی

بنازم نشئهٔ یکرنگی جام محبت را
دل از خود رفتنی دارد که پندارم تو می آئی

هزار آئینه حیرت در قفس کرده است طاوست
جهانی چشم بگشاید تو گر یکبال بگشائی

بلال اوج قدر از وضع تسلیم تو میبالد
فلک فرشی کز خود یک خم ابرو برون آئی

بخاموشی مباش از نالهٔ بیرنگ دل غافل
نفس چندین نیستان ریشه دارد در لب نائی

ز تحریک نفس عمریست بیدل در نظر دارم
پر پروانهٔ چندی جنون پرواز عنقائی

پوچ است قماش تو باظهار تلافی
ای کسوت موهوم فنا رنگ بنافی

خون ناشده ره در دل ظالم نتوان برد
جز آب که دیده است ز شمشیر علافی

زندانی جرات کدهٔ دار فنائیم
بر ما نتوان بست خطاهای معافی

آئینه دلان جوهر شمشیر ندارند
اجزای مدارائی ما نیست مصافی

نشکافت کس از نظم جهان معنی تحقیق
از بسکه بهم تنگ نشسته است قوافی

زان پیش که احسان فلک ناله فروشد
بیدل عرقی ریز با میدتلافی

Marfat.com

کیم من تنخص نومیدی سرشت عبرت ایجادے
بصحرا گرد مجنونی بکوہ آواز فرہادی

بخاکت افتادہ ام امّا غرور شعلہ خویا نرا
کف خاکسترم از آرمیدن میدہد بادی

خطا از ہر کہ سر زد چون جبین من در عرق ریزم
ندارد عالم ناموس چون من خجلت ایجادی

طرب رخت شکفتن بستہ است از عالم امکان
مگر زخمی بیالہ تا بعرض آید دل شادی

ز سعی جانکنیہا یم مشو ای ہمنشین غافل
کہ در ہر نالہ من تیشہ در دیدہ است فرہادی

بیاد جلوۂ خود حیرت مارا غنیمت دان
صفای تیشہ ام نقشی است از بال پریزادی

نمیدانم چہ گم کردم درین صحرا من بیدل
دلی میگویم و دارم بچندین نالہ فریادی

نہ نفس تربیتم کرد نہ دامان مددی
آتشم خاک شد ای سوختہ جانان مددی

شوق دیدارم و یک جلوہ ندارم طاقت
مگر آئینہ کند بر من حیران مددی

فصل بیحاصلی اشکت تر بیہا دارد
سنگ شد قطرہ اگر کرد بہ نیسان مددی

حیلہ جوی نم اشکیم در بنیادی خشک
کاش از آبلہ بخشند بمژگان مددی

یاد چشم تو ز آوارگیم غافل نیست
گرد این دشتم و دارم ز غزالان مددی

اشک بی گریہ ام از بخت سیہ پسندید
داشت این سایہ ہم از فیض چراغان مددی

بیدل از عجز گرفتم سبق زانوی فکر
بود کوتاہی دامن بگریبان مددی

من دیوانہ چون طفلی کہ بر جا سر کند بازی
در آن محفل کہ ملحین ہوس باشد دمم تنگش
ز لرد اضطراب دل نفس در سینہ خم خوابید
مزاج خوابناک افسانہ را باطل نمیداند
بخاک از لہو مفکن جوہر پرواز ہمت را
کہ از بال طلب مالیدن آہنگست ازین غافل

دو عالم رنگ بر ہم چید و او سر کند بازی
مرا چون شمع یک گردن بچندین سر کند بازی
بگو آن طفل شوخ از خانہ بیرون تر کند بازی
جہان بازیست اما کیست تا باور کند بازی
کبوتر بایل پستی است بر جا سر کند بازی
کہ از افراط شوخی طفل را لاغر کند بازی

Marfat.com

طرب کن تا بساط وہم ہستی زود طی گردد
تکلف میکند دل ہر قدر لنگر کند بازے

بغیر از سوختن چیزی ندارد فرصت کارش
شرار اوّل بود آخر بخاکستر کند بازے

شرر در عرصۂ تحقیق با ما چشمکی دارد
کہ از خود چشم پوشد ہر کہ اینجا سر کند بازے

قد پیری نمودار است طفلی تا بکی بیدل
کجہ در خاک پنہان و مبادا بر کند بازی

زبس کہ کرد قصور نگاہ مژگانی
بخود شناسی ما ختم شد خدا دانی

صداع ہستی مارا علاج تسلیم است
بس است صندل اگر سود دایم پیشانی

بخاک ما نشود ساز ما و من ہموار
نفس نمی گذرد از تلاش سوہانی

جنون بکسوت ناموس جلوہا دارد
چو اشک آینہ صیقل مزن بعریانی

نہ ارزد آئینہ بودن باین ہمہ تشویش
کہ ہر کہ جلوہ فروشد تو رنگ گردانی

خطاست فکر اقامت بخود بلند اینجا
کہ درس عمر روانست سکتہ میخوانی

حریف خلوت آنجلوہ بودن آسان نیست
نہفتہ اند نگاہی بچشم قربانی

درین ہوسکدہ تا ممکن است بیدل باش
مکار آئینہ تا حیرتی نریانی

ما نیم و دلی سر و ورق بی سر و پائی
چون آبلہ صحرائی و چون نالہ ہوائی

از پردۂ ناموسی افلاک کشیدیم
تنگی کہ کشد لاغری از تنگ قبائی

زین جوش غباری کہ گرفتہ است جہانرا
فتح در خیبر کن اگر چشم گشائی

توان شدن از وہم وجود و عدم آزاد
بادام و قفس ساز کہ دور است رہائی

ہمت نپسندد کہ باین ہستی موہوم
چون عکس در آئینہ گیتی بدر آئی

برہم زن کیفیت یکتائی مانیست
این سجدہ کہ بر پیکر ماست دو تائی

بیدل تہی از خویش شدی ما و منت کو
ای صفر زاعداد تعین نفزائی

دیدۂ داریم محو انتظار مقدمی
یارب این آئینہ را زان گل حضور شبنمی

Marfat.com

انکه در یکتائیش وهم دوئی را بار نیست
چون کنم یارایش مقابل میشوم با عالمی

چشمهٔ خون دگر دارد بن بر موی من
خاک گردم تا بچندین زخم بندم مرهمی

چون بلا لم دستگاه عاجزی امروز نیست
در عدم بر استخوان جبهه میدیدم خمی

ای بهار نیستی از قدر خود غافل مباش
هر دو عالم خاک شد تا بست نقش آدمی

سنگ اگر گردی شرر خواهد کشیدن محملت
نیست این آسودگیها جز کمین گاه رمی

مایل قطع وفا تا چند باید زیستن
تیغ کین را جز تنک روئی نمیباشد دمی

از گزند امتداد روز و شب ایمن مباش
بر سر و پای تو پیچیده است مار ارقمی

با کمال عجز بیدل بی نیاز گوهریم
در شکست ما کلاه آرائیی دارد جمی

بوحشت برنمی آیم ز فکر چشم جادوئی
چو رم دارم وطن در سایه مژگان آهوئی

بساط خاک عرض دستگاهم برنمیدارد
چو ماه نو بگردونم اگر بالم سر موئی

ز فیض وحشتم همپایهٔ جمعیت عنقا
چو دل دارم بپهلو گوشهٔ از عالم آن سوئی

شدم آئینهٔ بیطاقتی ترسم کند روشن
بخاک بیخودی دادم غباری سرزبانوئی

نوای عندلیبان نکهت گل شد درین گلشن
مگر مینا بقفل واکشد حرف از لب جوئی

ز گرد مطلب نایاب برخود میطپد هر کس
جهان گردیست طوفان برده جولان آهوئی

وداع فرصتم دیدار بی ماتم نمی باشد
ز مژگان چشم قربانی پریشان کرد گیسوئی

بیک عالم ترش رو کارم افتاده است ممنونم
شکست رنگ صهبائی طمع میداشت لیموئی

قد خم گشته در سر صحبت عقبی ام نارم
باین دنباله داریها کم افتاده است ازو نی

جهانی نقد وصلت در تلاش نسیه میسازد
یقین مردی تو پیدا کرد نمودی همچو من روئی

در ین گلشن ز بیش و کم شکست بیدل جای آسودن
نگردانید گل هم بی شکست رنگ زانوئی

گسستم من نفس سوخته منجمدی
دل خون گشته گل کرده و غبار جسدی

نقش تصویر خیالم ز اثر نو میدم
دعویم شوخی اظهار ندارم سندی

Marfat.com

وصل جستم دو جهان جلوه دو چارم کردند
چه صنمها که ندیدم بسراغ صمدے

موج را عقد گهر کرد بخود پیچیدن
میشود ضبط نفس رشتهٔ عمر ابدے

مژدهٔ عافیتی یافتم از کلفت دهر
موی چشم آئینه را گشت حضورندے

همه جا داغ گدائی نتوان شد بیدل
خجلتم بیشتر از هر که ندارم مددے

کیم من از نصیب عالم اظهار مایوسی
غبار دامن رنگی صدای دست افسوسے

حباب این محیطم مفت دید نهاست سرارم
پری زیر بغل میگردم از مینای محبوسے

ندانم تیغ قاتل از چه گلشن داده شد آبش
چکید نهای خونم نیست جز آواز طاؤسے

شکست آئنه تعمیر چندین جلوه است اینجا
چکید اشک من و حسن تو در آفاق زد کوسے

نگردی ای شرار از کاغذ هم مشربان غافل
که در خاکستر ما هم پرافشان بود طاؤسے

ز خود گر نگذری باری ز اسباب هوس بگذر
چراغی تا کنی روشن در آتش گیر فانوسی

ز عریانی جنون با من کند مغرور سامانی
توان دست از دو عالم برد اگر باشد گریبانی

تواضع دستگاهم غنچه ام خندیدنی دارد
فراهم میکنم صد زخم تا ریزم نمکدانی

ز سوز دل تجلی مزرع برقست بر عضوم
چو مجمر دارم از یک شعله سامان چراغانی

با سباب تعلق جمع نتوان یافت آسودن
دو عالم محو گردد تا رسد مژگان بمژگانی

بذوق بیخودی چندانکه خواهی سعی جولان کن
بقدر کوشش رنگت نفس زفتست میدانی

تماشا فرس را بستست از آزادگی مگذر
گشاد بال چون طاؤس دارد نرگستانی

دو همچشمی که با هم متفق باشد بعالم کو
ز مژگانها مگر در خواب بینم ربط چسپانی

ندانم از کدامین کوچه خیزد گرد راه من
نوای شوقم و گم گرده ام ره در نیستانی

بهر محفل چو شمعم رنگ باید ریختن بیدل
ندارد سال و ماه هستیم چون فصل نیسانی

چند پیچد بر من بیدست و پا افتادگی
از رهم بردار تا گیرد عصا افتادگی

Marfat.com

تخم اقبالم ز فیض سجده خواهم همتی
گر سرم چون سود ماند ریشها افتادگی

دام عجزم در زمین سرکشی خوابیده است
میکشد انجام فی از بوریا افتادگی

از شعاع مهر یکسر خاکساری میکشد
بر جبین چرخ هم خطی است تا افتادگی

غوطه زن در خون اگر با عجز داری نسبتی
بر سراپای تو می بندد حنا افتادگی

خط پرکار کمالت ناتمام افتاده است
تا نمیسازد سرت را محو پا افتادگی

محرم نقش قدم سیر نگاهش زیر پاست
عبرت آموز است وضع ما خوشا افتادگی

خاک عاجز نیز خود را میزند مژه بر روی آب
خصم اگر منصف نباشد تا کجا افتادگی

یار رفت و من چو نقش پا بخاک افتاده ام
سایه میگردید کاش این نارسا افتادگی

همچو آتش سر مکش بیدل که در تدبیر من
خاک بنشیند مرا دارد بپا افتادگی

گاه گل گاه چمن گاه هوا میکردی
ای خیال آئینه هوشی که چها میکردی

مرکزت گردش پرگار قیامت دارد
گر نه رنگ درین باغ چرا میکردی

حسن کیفیت تحقیق مجاز آئینه است
این چه جاست که در مجلس ما میکردی

هوش اندیشه نیرنگ حیاتت خون شد
که نفس داری و آئینه نما میکردی

چون سحر سلسله ساز وداع تو رساست
تا نفس راست کنی دست دعا میکردی

طپش آئینه در ضبط خیالی دارد
کاروانی که تواش بانگ درا میکردی

شخص تمثال شود تا تو به بینی خود را
اینقدر هر چه از خویش جدا میکردی

لامکان سیرتت از بس که بلند افتاده است
تا بگردون نگری آبله پا میکردی

بیدل افسون شراری بدماغت زده دست
باخبر باش که نقش کف پا میکردی

نه با صحرا سری دارم نه با گلزار سودائی
بهر جا میروم از خویش میبالد تماشائی

چراغ حیرتم چون لاله در دست محرومم
رهی گم کرده ام در ظلمت آباد سویدائی

دل از کف داده ام دیگر ز احوالم چه پرسی
بسامان غبارم وامن افشاند دست صحرائی

Marfat.com

ره هر ذره مهمیز است بهر وحشت افعالم
مرا بیدار سازد هر که بر راحت زند پائی

درین صحرای نومیدی که میخواهد سراغ من
که از هر نقش پایم تا عدم خفته است عنقائی

دل من واسکاف و هر چه میخواهی تماشا کن
که عمری شد بنام حیرتی دارم معمائی

تعلق میفروشد عشوهٔ مستقبل و ماضی
تو گر امروز بیرون از خود آئی نیست فردائی

بدر دنی نگاهی در بهم افسرده است مژگانی
خرامی میرساند حیرت آغوش بینائی

ندانم فرش تسلیم سر راه کیم بیدل
بدامن گردی از خود داشتم افشانده ام جائی

رم مینا بئی تغییر رنگی گردش حالی
فسردی بیخبر جهدی که شاید وا کنی بالی

بغیر از سعی هستی محرم اسرار نتوان شد
همان پرواز رنگت بسته بر آئینهٔ حالی

حصول امتیاز آب و رنگ آسان نمیباشد
بسوز و داغ شو تا برخ هستی نهی خالی

طپش در طبع امواجت بسعی گوهر آرائی
نبی دارم که خواهد ریخت آخر رنگ تمکنت

چه پردازم باظهار خط بی مطلب هستی
مگر از خامهٔ تحقیق بیرون افکنم بالی

به ناصور جگر عمریست گردنا له می بزم
خوشا عرض بضاعتها کف خاکی و غربالی

ز تشریف جهان بیدل بعریانی قناعت کن
که گل اینجا همین یکجامه میبالد بدین سالی

چه معنی نمائی چه لفظ آشنائی
رسائی مدان تا ز خود بر نیائی

قناعت کند مرکز آبرویت
شود قطره گوهر بصبر آزمائی

درین انجمن غیر عبرت چه دارد
غرور نی و خجلت بوریائی

با هنگ ذوقی بپرواز شوقی
به بیکاریم گشت بیمدعائی

هوائی نشد دستگیر غبارم
ز مینم فرو برد از بی عصائی

تری نیست در چشمهٔ زندگانی
ز خجلت نم از جبهه دارم گدائی

سخن کرد طوفانی انفعالم
شناداد ساز مرا بی صدائی

تکلف مکن ساز تقلید عنقا
نگه شد سراپایم از سرمه سائی

Marfat.com

بهشتی من و تو ضرور لیست بیدل
نفس نیست جز مایهٔ خودستائی

خیالش برنمیتابد شعور ای بیخودی جوشے
نمیگنجد بدین جلوه اش ای حیرت آغوشے

ضعیفیها بپای نگه افکند کار من
چو مژگان میکنم مضراب بی آهنگ خاموشے

ز صد آئینه اینجا یک نگه صورت نمی بندد
تو بر خود جلوه کن ما را کجا چشمی دگر گوشے

ز بار حسرت دنیای دون گشتم ازین غافل
که معنی هم نمی ارزد بچشم گردیدن دوشے

نه با صبحی خبردارم نه از شامی اثر دارم
نگه می پرورم در سایهٔ خط بنا گوشے

ازان نامهربان منت کش صد رنگ احسانم
باین حسرت که گاهی میکند یاد فراموشے

چنین محو خرامم کیست طاؤس خیال من
که واکرده است فردوس از بن هر مویم آغوشے

بغفلت از نوای ساز هستی بیخبر رفتم
شنیدن داشت این افسانه گر میدانستم گوشے

دل داغ آشنائی در قفس پرورده ام بیدل
بزیر بال دارم سیر طاؤس چمن پوشی

نه وضع عرتهم منظورنی در مسکن آرامی
چو موج گوهرم گردیتمی نیست بی دامی

بهار بیخودی گویند بزم عشرتی دارد
روم تا رنگ برگردانم و پیدا کنم جامی

در نیمحفل آن بیربطی افسرده است ولهار
نیابی احتمال نوا می در نغمه با دامی

بیا د جلوه ات امید از خود رفتنی دارم
در آغوشی نگاه وا پسین در دیده ام دامی

بحمدالله خط مشکین دمید آخر بر خسارش
چراغ دیده تار روشن شود میخواستم شامی

شرر گردید عمر و من همان سنگ زمینگیرم
نشد این خانه اقسم دادم منظور احرامی

نگاه بی نیازی اند کی تحریک مژگان کن
جهانی پیشت آید گر تو از خود بگذری گامی

ببزم جلوه عمری شد نگه می پرورم بیدل
هنوز از حیرت آئینه ام منت کش دامی

ای نگه خون کنی پوشیده پیدا چه بلائی
جلوه مایت همه اینجاست تو باری بکجائی

طایر نامهٔ شوقم پر پرواز ندارم
چقدر آب کنم دل که شود ناله هوائی

Marfat.com

خندهٔ عمریست نمی‌آیدم از کلفت هستی
حاصلی نیست در اینجا تو هم ای گریه بنائی

غیرت مهر نتابد اثر هستی انجم
صرفهٔ ماست که در آئینهٔ ما ننمائی

حُسن تحقیق که از عین دوئی پرده گشاید
تری و آب هم نیست باین تنگ قبائی

مقصد بینش اگر حیرت دیدار تو باشد
از چه خود بین نشود کس که تو در کسوت مائی

بیدل از ما نتوان خاست چه افغان چه ترنم
نی این بزم شکست است نفس بر لب نائی

شب چشم نیم مستش و اشد بخواب نیمی
در دست فتنه دادند جام شراب نیمی

حُسن از خط تو فرش است سامان خواب نازش
بر روی سایه نیمی بر آفتاب نیمی

کیفیت تبسم بالید تا کمر موی
کز نقطهٔ دهانش کرد انتخاب نیمی

عمریست آهم از دل مانند دود مجمر
در آتش است نیمی در پیچ و تاب نیمی

آن لاله‌ام درین باغ کز درد بید ماغی
تا یکقدح ستانم گردم کباب نیمی

سرمایه یک نفس عمر آنهم بباد دادیم
در کسب حرص نیمی در خورد و خواب نیمی

موی سفید گل کرد آمادهٔ فنا باش
یعنی سواد این شهر بر دست آب نیمی

قانع بجام و همیم از بزم هستی ایکاش
قسمت کنند بر ما از یک حباب نیمی

بیدل نشاط این بزم از بسکه بی‌ثباتست
چرخ از بلال دارد جام شراب نیمی

در دل نه در خیال پرتو مهرت سحرگاهی
چرا غمان فلک خاموش گردانیدم از آهی

بهار آرزو نگذاشت در هر رنگ نومیدم
ز چشم انتظار آخر زدم گل بر سر راهی

ز تنگیهای دل یکغنچه نتوان نقش بست اینجا
شکستم رنگ خود تغییر دادم نشتر آهی

بخاک آستانت چون هلال از بسکه خم گشتم
جبینی یافتم در نقش پیشانی پس از ماهی

طریق کعبه و دیر اینقدر کوشش نمیخواهد
بطوف خانهٔ دل کوش اگر پیدا شود راهی

جهان کثرت اظهار غرورت بر نمیدارد
ز سامان ادب مگذر پرست این لشکر شاهی

به بینم تا کجاها می برد فکر خودم بیدل
برنگ شمع امشب در گریبان کنده‌ام چاهی

Marfat.com

افتاده‌ام براهت چون اشک بی روانی
مکتوب انتظارم شاید مرا بخوانی

از ساز حیرت من مضمون ناله دریاب
وا ماندهٔ ادب را سرمایهٔ طرب کو
آنجا که بید ماغی زور آزمای عجز است
از هستی علامت تا کی غم اقامت
بی صید دیدهٔ دام محمور مینماید
همت بفکر هستی خود را گره نسازد
خمخانهٔ تمنا جام دگر ندارد
با طبع دون نسازد مغرور احتیاجت

گر دو نگاه فریاد از روی ناتوانی
خاکیست آب گوهر در عالم روانی
دارد نفس کشیدن تکلیف شوخ کمانی
خواهد بباد رفتن گردی که می فشانی
قد دوتاست اینجا خمیازهٔ جوانی
حیفست کیسه دوزی بر نقد رایگانی
مفتاست بید ماغی گر نشه میرسانی
ناکردنست اولی کاریکه میتوانی

بیدل غبار آهی تا رنگ اوج گیرد
از چاک سینه دادم چون صبح نردبانی

دارد بمن دل شده امشب سر جنگی
با خون که ساغرکش پیمانهٔ ناز است
پیش که برم شکوه از آن نرگس کافر
آن جلوه که بیرون خیالست خیالش
مشکل که ز فکر عدم خویش برآیم
گامی بگشاد خط پرگار نرفتیم
فریاد که در سرمه نهفتیده خروشیم

گلبرگ کمانی پر طاؤس خدنگی
از رنگ حنا میرسد آیینه بچنگی
بیچاره شهید زدم تیغ فرنگی
دیدیم بر سنگی که ندیدیم برنگی
داریم سری و گریبان نهنگی
چون نقطه فزودیم فشار دل تنگی
بشکست دل اما نرسیدیم بسنگی

بیدل نیم آزاد برسنگی که رنجیت
بر چشم شرارم مژه بند درگ سنگی

حریف مشرب قمری نه طاؤسی بازی
سرت راه گریبان وانکردازبی تمیزیها
کف خاکستری باشوخی پرواز عنقا زی
وگرنه بی تامل سنگ هم دارد دوبازی

Marfat.com

نفس عشرت فریبست اینقدر هنگامه ما را
نوای چیر تیم آن هم به بند تار بی سازے

مدار ما جرای کاف و نون کی منقطع گردد
درین کهسار عمری شد که پیچیده است آوازے

باین سامان ندانم صید نیرنگ که خواهد شد
که چون طاؤس در بالم چراغان کرد پروازے

حیا را هم نقاب معنی نازش نمیخواهم
که تیغ سم عرق بر جبهه بندد چشم غمازے

مگو از ابتدای من مپرس از انتهای من
نگاهی بود خون گشت و چه انجامی چه آغازے

بجانی میرسی بیدل مباش از جستجو غافل
دری از آستان تا وا شود یکچند پروازے

گر از گوهر کمر سازی و گر دستار زر پیچی
دمی بی کشمکش گردی که زیر خاک پیچی

حجاب جوهر آزادیست گر اسباب آزادی
همه پروازی اما گر بساط بال و پر پیچی

غرور و عجز دنیا حکم شاخ آهوان دارد
تو هم چندانکه بر خود بیش تابی بیشتر پیچی

نفس در سینه یا در دیده یا اندیشه میتازد
عنانها دار از خود در فتنت مشکل که در پیچی

اگر فقر از تو میبالد وگر جاه از تو مینازد
نه آتش چرا بیهوده بر هر خشک و تر پیچی

جنونها در امل غیر از دماغت کیست تا دارد
چو موگردد رسا ناچار میباید بسر پیچی

کمند نارسائی در خور سامان چین دارد
جهان صید خیال تست بر خود هر قدر پیچی

گر آزادی بلند تهای دنیا خم مکن بیدل
مبادا همچو طوطی بر پر و بال شکر پیچی

خیالت بر کجا تمهید راحت پروری کردی
بخواب بیخودی بوی بهارم بستری کردی

دلی دارم که گر آئینه بیند حیرت کارش
همان جوهر عرق از خجلت بیجوهری کردی

نبود از حق شناسیهای الفت آنقدر مشکل
که چون قمری پر پرواز را خاکستری کردی

به نفی وهم اگر میکرد عشق اثبات آزادی
شکست شیشه ام سر در گریبان پری کردی

چو قمری چشم اگر میدید ختم بر سرو آزادش
بگردون گردش رنگ از تحیر چنبری کردی

جنون چون شمع در رنگ بنای من زند آتش
که تا نقش قدم گشتن سراپایم سری کردی

ازین افسانها در دسر بیدل شود افزون
کسی گوشی اگر میداشت بالیستی کری کردی

Marfat.com

نسبی نگان که یعنی بخدا رسیده باشی
تو زخود نرفته بیرون بکجا رسیده باشی

بهوای خود سر بها نروی زخود که چون شمع
سر مازمانمالد که بپا رسیده باشی

نه ترنّمی نه وجدی نه طپیدنی نه جوشی
بنجم سپهر تاکی می نارسیده باشی

نگه جهان نوردی قدمی زخود برون آی
که زخویش گر گذشتی بمه جا رسیده باشی

سر وکار ذرّه با مهر زحساب سعی دور است
بتو کی رسیم هر چند تو بما رسیده باشی

ثمر بهار رنگی بکمال خود نظر کن
چمنی گذشته باشی که تو نا رسیده باشی

ز شکست رنگ هستی اثر تو بیدل اینست
که بگوش امتیازی چو صدا رسیده باشی

باین تمکین خرامت فتنه در خوابست پنداری
تبسم از حیا گل بر سر آبست پنداری

خیال کیست یارب جوش نیرنگ شبستانم
بجوم حیرتی دارم که بیتابست پنداری

سراز بالین نازم یاد محمل بر نمیدارد
بساط خاکساری یکمشکر خوابست پنداری

جهانی شیر مستی دارد از وضع جنون من
گریبان چاکیم موج می نابست پنداری

خیال از رنگ تحقیقم غباری در نظر دارد
مصوّر در کمین طرح سنجابست پنداری

بملک نیستی را و یقینیت آنقدر واکن
که هر کس هر چه آنجا میبرد بایست پنداری

چنان با خود گوا را ساز نوش و نیش دورانرا
که گر تیغ از کلابت بگذرد آبست پنداری

به نیک و بد مدار اسر کن و مسجود عالم شو
تواضع هم خمی دارد که محرابست پنداری

تحیّر صورتی نگذاشت در آئینه نام بیدل
صفای خانه دارم که سیلابست پنداری

درین محفل که پیدا نیست حسن از رنگ مقصودی
چراغ حسرت آلودی نگاهی میکنم دودی

علاج زندگی بی نیستی صورت نمی بندد
چو زخم صبح دارم در عدم امید بهبودی

ازین سودا که من در چار سوی نه فلک کردم
بمین در سودن دستند امت دیده ام سودی

درین گلزار کم فرصت کدامین صبح کو شبنم
عرقهای شمار و خجلت انفاس معدودی

Marfat.com

بیک مژگان زدن آئینه بی تمثال میگردد
بحیرت ساز رنگ خودنمائی میپردازد

بچندین داغ آبی از دل ما سر نزد بیدل
چراغ تازه مانیست تهمت قابل دودی

بعجز کوش زنشو و نما چه میجوئی
بخاک ریشه تست از هوا چه میجوئی

بهر چه صرف کنندت رضا غنیمت دان
ز گاه گاه فنا و بقا چه میجوئی

جز این که حرص کند خوردا ستخوان ترا
دگر ز سایه بال هما چه میجوئی

محیط شرم بقدر گنه عرق دارد
هنوز آئینه از حیا چه میجوئی

سراغ قافله عمر سخت ناپیداست
ز رهگذار نفس نقش پا چه میجوئی

هزار سلسله ره اینجا نثار یک قدم است
ز خود برآی ز فکر رسا چه میجوئی

برامگاه جسد پرفشانی انفاس
اشاره ایست کزین تنگنا چه میجوئی

بذوق دل تفسی طوف خویش کن بیدل
تو کعبه در بغل خانقا چه میجوئی

مرز تلاشم بر هست دیده ندارد نظری
آبله کوکه نهم در قدمش جوش سری

شور جهان در نفسم صور قیامت جرسم
میگسلد هر نفسی رشته ساز سحری

در بر هر زیر و بمی خفته فسون عدمی
در همه سازیست رمی با همه رنگیست پری

ذوق بهار رحمتت چون نشود راهبرت
جانب این انجمنت دل نگشود است دری

پرده رنگی دری تا بچمن راه بری
خفته ببال پری کارگه شیشه گری

بیدل خونین جگرم بلبل بی بال و پرم
نیست درین غنکده نوحه بی من اثری

رفتی چو می ساغر دیگر نه نشستی
ای اشک دمی بر مژه تر نه نشستی

عالم همه افسانه تکلیف صداع است
آه از تو درین مجلس اگر کر نه نشستی

نا راستی از جاده فهمت بدر انداخت
بو دی خط تحقیق و بمسطر نه نشستی

بیدل همه تن حلقه شدی لیک چه حاصل
بر خاک نشستی و بر آن در نه نشستی

Marfat.com

سر شکم صد سحر خندید و پیدا نیست تاثیری
کنون از نالهٔ در تاریکی شب افگنم تیری

باسانی مدان آئینهٔ دیدار گردیدن
صفا در پردهٔ زنگار دزدیده است تسخیری

من و مشق ندامتها که چون مژگان قربانی
نشد ظاهر ز چندین خامه ام یک اشک تحریری

جهان میدان آزادیست اما مردهمت کو
ببالد از نیستان تعلقهای من شیری

اگر از اهل تقوائی بپرهیز از توانائی
که در کیش محبت جز جوانی نیست بی پیری

چه دیدی ای تامل زین خیال آباد موهومی
تو خواهی عرضه ده تا من هم آغاز جم تعبیری

دل پردار داز مجنون ما سنگ کف طفلان
مگر خالی کند در صورت ایجاد زنجیری

نمود معنی احوال ما صورت نمی بندد
مگر سازد خیال موی مجنون کلک تصویری

ز بیداری بمرگ ار جستجو غافل نیم بیدل
بزیر خاک هم چون از فغانم هست تسخیری

ندارد ساز این محفل مخالف پرده آهنگی
چمن فریاد بلبل میکند گر بشکند رنگی

فسردن تا بکی ای بیخبر کردی پرافشان کن
تو هم داری بزیر بال طاؤس آشیانه تنگی

چو شمع خام سوز از نارسائیهای اقبالت
نه پا مانده نه جولانی بمنزل خفته فرسنگی

درین کهسار گذر بی ادب کز دور و نزدیک
پری در شیشه بالد گر بگردد پهلوی سنگی

سحرگاهی نوای نی بگوشم زد که ای غافل
نفسها ناله گردد تا رسد سازی بآهنگی

درین گلزار آخر از فسون فرصت اندیشی
فسردیم و نه بستیم آشیانی در دل تنگی

فضای وادی امکان ندارد گردی از الفت
همان جیبت بدامانست گر خارت زند چنگی

ز طبع ما درشتی برد یاد از فرهنگان بیدل
خرام نالها نگذاشت در کهسار ما سنگی

الحمد لله علی آلائه الکامله و الشکر و الثنا علی نعمائه الشامله و الصلوة و السلام
علی نبینا محمد و آله الطاهره که در ساعات مسرور اوقات
مشکور غزلیات میرزا عبدالقادر المتخلص ببیدل رحمه الله
باهتمام الحاج شیخ نورالدین این چهار جلد در مطبع صفدری واقع بهنی بزیور طبع آراسته گردید

Marfat.com

مثنوی محیط اعظم

بسم الله الرحمن الرحیم

حمد نشاء آفرینی که مبنی حقیقت انسانی را از نشاء ولقد کرمنا بنی آدم علوی مفاخرة
بخشید و پیمانه شهود جسمانی را به نسیم نفخت فیه من روحی لبریز صهبای هستی گردانید
خمهای سپهر در بزمگاه فرمانش پیمانه وار سرگرم گردش اند و طومار محیط در دریای بیکرانش
چون ناف گرداب اسیر کمند پیچش گاهی نشاء رایکسوت حیاتی در کوچه رگهای تاک میدوزند
و گاهی دانه انگور را از راه خلوتکدهٔ خم بسر منزل گلزار دل میرساند محیط در سعی گوهر طلبش
سراپا عرق چین است و موج در تردد کنار اشتیاقش سراسر چین آستین در وادی خیالش
پیچ و تاب رشتهٔ نفسها جادهٔ پریشانی است و در بهارستان صنعش همواری مد نظرها
خیابان گلشن حیرانی صبح تا از شمع جمالش می زند خانه خورشید روشن میگردد و هلال تا مهی
لحافش لبی تر میکند پیمانه ماه لبریز میشود ساغر بیطاقتان دشت آرزویش چون دایره گرد
باد سراز مرکز خاک بیرون کشیدن پیمانه و اصلان دریای جست و جویش چون حلقه گرداب
بگرد خویش گردیدن گوه بر آستانهٔ رفعتش کمترین خاک نشینان آسمان در جام خانه قدرتش
یکی از کوتاه آستینان نبوت سرخوشی است از خمخانه عالم اظهارش ولایت نشئه ایست
از صهبای ساغر اسرارش نظم زهی پیموده اسرار دو عالم بخط جام استعداد
آدم ز جامش جرعهٔ تا بر زمین ریخت غبار از مشت خاک ما برانگیخت سر خم تا بفکر
اوست همدوش ز جیب خویش دارد پنبه در گوش فروغ باده اش تا در نظر دید خط

Marfat.com

زخط پیمانه گرد خویش گردید ببزمش از ادب ناکرده مسکن صراحی پای نشناسد
ز دامن سبو در پاش را زمی پرستی ازان دزدیده سر در جیب مستی که هر کس را
رو مستی است در پیش بدست خود نگه دارد سر خویش اما بعد بدانکه این میخانه طور حقیقت
نه ساقی نامه اشعار ظهوری آئینه پرواز کیفیت و قاقیقت نه ز نگار فروش خماریی شعوری
ز رنگ این تنگده عالم شوق در نشئه پیرائی دماغ ادراکست اگرچه از آب دیده خامه ریخته است
اما خمیر مایه بنیادش بموج جواهر اسرار آمیخته جوهر شناسان آئینه حال از نقش خطوطش سرمه اندوز
دیده تماشا و مخمور طبعان صهبای کمال از فصیل بین السطورش خمیازه آموز ساغر تمنا مجلس مستان
فطرت آرا آثار مسطرش ابریشم ساز طایران گلشن فکر بلند راگشایش اوراقش بال پرواز ناآشنا را
هر قطره این محیط طوفانیست آتش خروش و غواص یگانگی را هر موجش آشنائی کمند بدوش لاجرم
هر بی مغزی را کیفیت مطالعش پیشه نزد ماغی رساند و هر تنگظرف را پیمانه ورق گردانیش جرعه
ادراک نه بنجشاند که ساغر گرداب درخور کام نهنگ است نه سزاوار حوصله مور و قله قاف
نشیمن همت عنقاست نه کمینگاه آشیانه عصفور بلالی در اندیشه این سپهر کمال چون ماه بارگیست
نور لالی در تماشای این محیط اعظم تا بآب حسرت نزدیک سالک تا طی مراتب عرفان نماید از جاده و
استفهام آن دور است و طالب تا بسر منزل کمال نرسد از وصول ادراک آن معذور سیلی صیت
معانیش طبع همت را در خروش افکنده و گوشمال نغمه الفاظش دماغ شنیدار را بهوش آورده
و صورت پذیری شاهد جمعش با آئینه طبع سلیم محال است و معنی نمای سواد مکتوبش جز شمع رای صاحب
دلش را اینجا طوطی خموشان است و میناز پنبه گوشان نظم ازین میخانه نتوان بود غافل
که در ها میگشاید بر رخ دل تواند عقل اگر اینجا رسیدن چو می خواهد بمستی آرمیدن بمخموران
معنی داده پیغام ورق گردانش از گردش جام بهار نشئه طرز و پسندش صراحی نمای
مضمون بلندش و رقبا همچو مخموران مدهوش گشوده از گل خمیازه آغوشش زسطرش
موج صهبانشئه بردار سوادش در سیه مستی نمودار خط مسطر خط جام معانی سراپا موج
آب زندگانی عروجش نشئه پرواز تفکر بهار بیخودی رنگ تحیر می صافش بوحدت محو بودن
کل جامش نظر بر حق گشودن **تاریخ کتاب** این نسخه که از خامه الهام رقم گردید مسمی بمحیط اعظم

Marfat.com

دریافت دبیر خرد از روی حساب سال اتمام از بنایش مدغم فهرست ادوار
دور اوّل جوش اظهار خم بزم وجود دور ثانی جام تقسیم گلستان شهود دور
ثالث موج انوار در بحر وجود دور رابع شور سرجوش می فیض حضور دور خامس
رنگ اسرار گلستان کمال دور سادس بزم نیرنگ خط لوح خیال دور سابع
حلّ اشکال دُر عقد بیان دور ثامن ختم طومار نگ و بوی زبان دور اوّل

جوش اظهار خم بزم وجود

خوش آمدم که در بزمگاه قدم
می بود بی نشه کیف و کم

منزّه ز اندیشه حادثات
مبرّا ز دور غبار صفات

نه مرهون طبع و نه محتاج کام
مقدّس ز تسخیر مینا و جام

نه خم خلوت آرای اسرار او
نه صدر قدح بزم اظهار او

نه از جوش او مستی آتش عنان
نه از موج او نشه رنگین زبان

نه ابروی موجش اشارهٔ فروش
نه چشم حبابش تحیّر بدوش

نه از رنگ او سرخوشی آشکار
نه مخموری از بوی او بیقرار

نه دُردش سراافکنده در پای صاف
نه صافش ز بردست دُرد انگزاف

نهان از دل شیشه همچو آه
ز چشم قدح مختفی چون نگاه

نه آگاهی از صاف او تر دماغ
نه غفلت ز ته جرعه اش نقش داغ

نه مینای او مست شوق سجود
نه جامش مربع طراز قعود

نه پای خمش مصدر خیر و شر
نه دست سبویش نگهبان در

نه ابریقش از خنده عشرت پیام
نه خمیازه چاک گریبان جام

نه مستان او قابل احتساب
ز رنگ حروفش شکست اکتساب

نه پیمانه آئینه پرداز ناز
نه ساغر گل روی دست نیاز

نه تاکش ز صورت رگ و ریشه داشت
نه انگور عقدی ز اندیشه داشت

نه ادراک علم و عیان بی نیاز
نه صاف حقیقت نه درد مجاز

Marfat.com

همه فارغ از دردآلودگی — همه مست صهبای آسودگی
در آن بزم محویت لامکان — نه از واجب و نی ز ممکن نشان
بدو نیک از جام اطلاق مست — تقید برافشانده بر هوش دست
حدوث از کمال قدم کامیاب — هم آغوش هم همچو کیف شراب
در آغوش پیما نهانا نقش خط — نهان همچو اسرار خط در نقط
نه آئینه باده مستی نما — نه حرف لب جام هستی صدا
ز خُمّ هویت همه جُرعه نوش — ولی جمله چون نشئه در می خموش
معانی نگردیده از لفظ دور — نخورشید پیچیده امواج نور
بسا طی کز و دانش آگه نبود — بجولانش اندیشه را ره نبود
مصفا ز تشبیه آئینه اش — پر از نقد تنزیه گنجینه اش
نه جوشی ز آهنگ مستی در و — نه حرفی ز قانون هستی در و
نه از ارغنون نغمه بلبل طراز — نه مضرابش از چنگ محراب ساز
ربابش مجرد ز صوت و صدا — نیش بی تعلق ز برگ و نوا
ز خم ز بان گوش طنبور کر — وف از سیلی عارضی بی خبر
گره داشت تارش ز رنگ خروش — چو اسرار در طبعهای خموش
بم و زیر او در مقام جلال — نهان چون سخن از لب بی نوای لال
بخلوت سرای مقام خفا — هم آغوش خواب عدم نغمها
تنزه چراغ شبستان او — تقدس بهار گلستان او
خموشی ببزمش ترنم بیان — تحیر بگلزار او گل فشان
نه بر دست ساقی قدح را نظر — نه از حرف مطرب صدا را خبر
نه غم فی طرب فی خزان فی بهار — نه کیفیت می نه رنج خمار
مبیخانهٔ غیب لاهوت مست — بهم ساقی و باده و می پرست
فی و نغمهٔ مطرب دلستان — پس پردهٔ ساز وحدت نهان

Marfat.com

که آمد خُم واحدیت بجوش — بمستان صلا زد بگلبانگ نوش
جهانی بافسون بآهنگ کن — بجوشید از شوق جام لدن
زصد سینه یک آرزو جوش کرد — یک آهنگ منزل بصد گوش کرد
محیطی شد از جوش خود ناشکیب — ز امواج افکند دام فریب
شد امکان ز باغ وجود آشکار — بدامان گل رنگ گل شد غبار
در آئینهٔ وحدت بی نشان — صفا گشت از جوش جوهر نهان
مرتب شد از لای خُم وجود — بزم تجلی ظروف شهود
نمودار شد نه خُم کائنات — صفت گشت ظرف می رنگ ذات
فلکها ز شور مے بی مثال — بپرواز مستی گشودند بال
عقول و نفوس از عدم بیحجاب — براندا خت از روی مستی نقاب
جهتها یقین یافت از بی جهت — صفتها پدید آمد از بی صفت
عناصر ز مستی خبرداه شد — موالید از خواب بیدار شد
ز یک جوهر اقدس بی قصور — عدم خانه نه عرض یافت نور
ز مرآت اشکال برخاست رنگ — عیان شد ز هر شکل صد موج رنگ
همه در تمنای کسب کمال — همه حیرت اندوز بزم وصال
بیک گردش جام مستی اثر — ز خود رفت هر کس بر نگ دگر
بیک جلوه فیض پیر مغان — شده جمله اسرار مستی عیان
در عیش میخانه مفتوح شد — قدح دل سبو جسم و می روح شد
نصیبی ازین می بآدم رسید — ز جیب خمار عدم سر کشید
صبوحی زمان تا نظر کرد باز — بالحمد لله شد آهنگ ساز
گل طبعش از بوی صهبا شکفت — ثناهای پیر خرابات گفت
شد از شور این بادهٔ شعله جوش — غبارش بر افلاک رفعت فروش
چو دل گشت آئینهٔ رنگ جان — چو می نشئه دید در خود نهان

Marfat.com

عیان گشت از خط جام شراب — همه علم اسماش چون آفتاب
بمعراج قصر حضور وصال — شدش موج می نردبان کمال
زدل یافت شمع بساط حضور — گرفت از قدح رنگ مستی ظهور
بخمخانهٔ آگهی راه برد — که اسلام و کفرش بود صاف و درد
در آئینهٔ جام دید آشکار — که هوش است مستی و غفلت خمار
نفس کز نقاب دلش سر کشید — همان موج می سر ز ساغر کشید
لب او چو از گفتگو ذوق یافت — همه قلقل شیشهٔ شوق یافت
عیان گشت صبح از نقاب شبش — بهشتی شد از وسعت مشربش
اگر گندمش راهزن شد چه باک — که مست وفا از خطا هست پاک
کسی را که پیر مغان برگزید — ز عصیان گلی جز هدایت نچید
بود وصف مستان ظلوم و جهول — که کردند سرجوش مستی قبول
چو او در پس شد سرخوش جام فیض — شنید از لب جام پیغام فیض
که هر کس بجام معانی رسید — بسر چشمهٔ جاودانی رسید
بدل یافت برقی ز اسرار علم — که شد گرم از درد بازار علم
رسا شد کمند دم هستیش — خزان کرد رم از گل مستیش
بهار حقیقت خزان برگ نیست — که در عالم معرفت مرگ نیست
چو از لوح دل نقش او نام رفت — لب ساغرش درس توحید گفت
حباب میش از ادای نگاه — بشرح اشارت ادا کرد راه
ز تار زبانش بزم بیان — بر آهنگ زد ساز علم نهان
ز شوق تماشای حسن قدیم — بباغ جهان شد چو شبنم مقیم
دلی کز غبار کدورت تهی است — درین بزم آئینهٔ آگهی است
بود آگهی موج گلزار عشق — که گل کرد از و رنگت بازار عشق
وز آن باده چون لوح شد کامیاب — جهان دید نقشی ز موج سراب

Marfat.com

بدورش طبایع چنان گشت مست — که از بیخودی رنگ صهبا شکست
شکستن سخن را بجائی رساند — که در جام و مینا صدائی نماند
بهر سر ز بس باده مستی گذاشت — کس از عالم آب سر برنداشت
ز پیمانهٔ جهل خلقی در آب — فرو رفت چون دردی در شراب
بر آن قوم شد فوج طوفان سوار — که در آب آرام گیرد غبار
بطوفان حیرت فزای خطیر — همان کشتی می شدش دستگیر
اگر موج کلفت ز آخر گذشت — به کشتی می میتوان در گذشت
چو بویش ازین نشه آگاه شد — ز کام نهنگش طمع کوتاه شد
ز گردابها گردش جام یافت — چو گوهر ز کام نفس کام یافت
بچشمش گشودند زان قعر تنگ — زبان ثنا خار پشت نهنگ
ز سر کرمی نشهٔ لایموت — چو خورشید جا کرده در برج حوت
برافروخت در عالم بزم آب — چراغ خموشی چو چشم حباب
بدام بلا بسکه آزاده بود — تو گوئی بکام قدح باده بود
ز ساغر شود می بخوبی ثمر — صدف چیست بزم فروغ گهر
ز میخانهٔ معرفت زین سبیل — چو افتاد نوبت بجام خلیل
ز نور شهود بقا جرعه یافت — ز کیفیت آفلین سر بتافت
دماغش چنان گشت ازین باده گرم — که بر تار نمرود زد آب شرم
چو موج میش رنگ مستی گداخت — که زو شاهد مستی آئینه ساخت
ز می بسکه شد گرم مستی سرش — نشان از گل نارزد اخگرش
ز فیض صفای دل روشن است — که گلخن هم آئینهٔ گلشن است
چو ابر کرم عرض احسان دهد — خس و خار را گل بدامان نهد
پی سجدهٔ شیشهای بی صفت — بنا کرد میخانهٔ معرفت
چو افتادش از مطرب نیک هوش — ز آهنگ شکرانه رمزی بکوش

Marfat.com

جگرگوشهٔ خویش را زان نبید — بقربانگه بزم وحدت کشید
ذبیح از نبید رضا بود شاد — چو ساغر سر خویش بر کف نهاد
ز شمشیر قربان پیر مغان — که شد حلقهٔ جام خط امان
سلامت ز تسلیم آمد بدست — رضا برده از سایهٔ رنگ شکست
ز تسلیم شد شهر نقش نگین — بود سجده اوج کمال جبین
ازان می که بر عالم آشوب ریخت — چو در ساغر و ریعقوب ریخت
ز شوق جگرگوشهٔ خویشتن — چو لخت جگر کرد در خون وطن
چنان دیدها شیشهٔ اش خون فشاند — که در سینه اش لختی از دل نماند
برآورد چشمش بیاض از سواد — کز و پنبه در گوش مینا نهاد
ز پیراهن یوسف حسن مست — ببوی خمار تماشا شکست
به بینا بی اشک طوفان دلیل — ز مژگان تر یافت امواج نیل
سفیدی بچشم ترش جا گرفت — کف پرده بر روی دریا گرفت
در خانهٔ چشم بر غیرت است — بخاکستر رخت بینش نشست
چو اشک آورد سیل طوفان تراز — بشویند ز اقلیم بینش سواد
بیکقطرهٔ اشک الفت نشان — بیاضی است رنگ سواد جهان
همان بادهٔ رنگ گلزار درد — چو در ساغر یوسفی جلوه کرد
ز صهبای حسن آتشی بر فروخت — که تابش دل پیر کنعان بسوخت
ز لیخا که زد دست بر دامنش — همان برق بود آفت خرمنش
چو ساقی که در بزمگاه نیاز — کند دست بر ساغر می دراز
دلش بود از دست او جام پاک — قدح را ز چاک گریبان چه باک
منی داشت از رنگ حسن مدام — که شد جادهٔ اش رنگ مینای جام
بزم طربگاه مصر نیاز — رخش داشت آئینهٔ حسن ناز
ز کیفیت جام وحدت تمیز — بطبع جهان شد چو ساغر عزیز

Marfat.com

بهر آئینه حسن را جلوه ایست — که خوبی بهر رنگ بی نشئه نیست
بزندان بود هیچ می در ایاغ — برا ورنگ چون بوی می در دماغ
چو داؤد ازین باده آمد بجوش — دلی یافت چون نی ترنم فروش
از و نغمه آهنگ هستی گرفت — صدا از لبش جام مستی گرفت
چو مینا بالحان موج سرور — عیان کرده راز طلسم ظهور
جهانرا بوصل طرب بار داد — گل عیش را رنگ اظهار داد
شد از نغمه اش راز حق آشکار — چو از قلقل شیشه رنگ بهار
دماغش چنان سوز دل گرم داشت — که چون موم آهن بدستش گداخت
از ان شعله فولاد را کرد آب — زره باف شد هیچو موج شراب
اگر سعی در سینه گیرد محل — درشتی بزمی نماید بدل
چراغی که از ذوق دل روشن است — گداز دو عالم در و روغن است
سلیمان ازین نشئه چون یافت کام — نگین باده و خاتمش گشت جام
در و اسم اعظم خط جام بود — که خلقی بر و ریخت رنگ سجود
بزم آمد از ساغر آگهی — چو خورشید با تاج فرماندهی
ز کیفیت ساغر عدل و داد — پری داشت در شیشه انقیاد
براهی که شد مست شوق خرام — زمین را ز نقش قدم داد جام
چو مستان سالک ز روی کرم — نیازرد هرگز دل مور هم
با توب کز صبر ساغر رسید — می راحت از آب آتش کشید
دلش گشت چون غنچه در پرده خون — نزد از لب شکوه آهی برون
کلید زبان گشت قفل دهن — لبش چون لب جام شد بی سخن
نشد بر کسی رنگ زخمش عیان — در آئینه اش ماند چو هر نهان
ز رنجش بهار طرب رو نمود — خمارش همه نشئه شوق بود
نفس رنگ دل گرد او پیچ و تاب — بود موج آئینه ساز حباب

Marfat.com

توان گشتن از درد مرآت راز — که انگور صهبا شود از گداز
چو دوران عرفان بموئی رسید — می شور شوقش زمینا رسید
نمود از گل جلوهٔ آن شراب — کفش ساغر مجلس آفتاب
همان گردن شیشه بودش عصا — که بر لشکر غفلت است اژدها
شد از قلقل چوشش شوق مدام — چو مینا به پیر مغان همکلام
ز فیض ازل خواست جام وصال — کز و گردد آئینه دار کمال
وگر آرزوها خیال است و بس — تمنای مستان وصال است و بس
ز مستی ره طور معنی گرفت — قدح از بهار تجلی گرفت
ز کیفیت جام تمکین نشان — شدش پیکر طور رطل گران
تجلی شد از نخل طورش پدید — ز هر برگ انی انا الله شنید
همان نخل گردید مینای او — همان شعله شد موج صهبای او
طلب گل برون آرد از موج خار — کشد از دل سنگ نقد شرار
کسی را که بر تاک شوق آشناست — خس و خار شمع تجلی نماست
مسیحا کزین باده بوئی گرفت — در ان جام عیش آرزوئی گرفت
شفا گشت نامش بطبع سقیم — دمش همچو جان شد بعظم رمیم
زبان تا بکشف معانی گشود — چو موج می احیای موتی نمود
لبش داشت از آنچنان اثر — دعای قدح بود ورد ش مگر
می روح کز جوش این خم گرفت — ز آه اوج طرح چهارم گرفت
بدید از فروغ می برق تاب — رخ خط در آئینهٔ آفتاب
مکان یافت در بزمگاه حضور — سراپا چو خورشید شد جام نور
ز آزادگی سر که با بدنشان — نگیرد تعلق درین خاکدان
سبکروحی آنجا که شد شمع راه — توان شد فلک نیز همچون نگاه
در این دیر چون نوبت این نبید — بآن صاحب بزم وحدت رسید

Marfat.com

محمد شه محفل قدس ذات — محیط خم هستی کائنات

شبی کان شه کشور بی خلل — قدم زد بمعراج فیض ازل

بسرعت چنان بود عشرت پیام — چو آمد شد موج صهبا بجام

چو خورشید برداشت انوار پاک — اگر سایه دید بر روی خاک

ترحم بهار علامات او — کرم همچو حق لازم ذات او

گر از قاب قوسین جوئی نشان — وجودش نمایدره این گمان

درین بزم غیری ندارد مقام — بود موج می بر رخ خط جام

ز لفظ محمد گر آگه شوی — ادا فهم الحمد لله شوی

وجود آیت فیض اظهار او — عدم پرده نقش اسرار او

کمالش برافکنده بر روی ذات — ز اسم محمد نقاب صفات

شیونات ذات الله افعال او — ظهور کلام الله اقوال او

زبانی باسرار حق ترجمان — دهانی ز غیب هویت نشان

ز فیض کف دست دریا گهر — بدالله بچشم یقین جلوه گر

ز ابرو کلید در وحدتش — ز گیسو سواد خط کثرتش

لبش گوهر آرای درج صدود — خط جبهه اش موج جام شهود

چه مینا چه خم چه سبو چه شراب — همه مست دریوزه آنجناب

به تعظیم آن پادشاه کرم — بود پشت افلاک تا حشر خم

زمین تا دهد بوسه بر جای او — جبین ادب شد سراپای او

فرو رفت برخویش ازان کوهسار — که در حضرت علم او یافت بار

دل بحر بیتاب احسان اوست — بصد چشم گرداب حیران اوست

بپای ثنایش کشد نو بهار — زبانهای برگ از لب کوهسار

ز شوق ثنا رشش بزم وجود — عدم کیسهٔ نقد هستی گشود

نفسهای خاموش گرم سخن — به بحر خیالش همه موج زن

Marfat.com

ز آئینهٔ ذره تا آفتاب — ز نور تماشای او کامیاب
سرود و مازل نغمهٔ تار او — جهان باده و نشئهٔ دیدار او
از و مستی و هوشیاری ماست — وز و راحت و بیقراری ماست
دماغ قدح باز بر روی اوست — درود صراحی همه سوی اوست
ابوبکر شد سرخوش جام صدق — شراب وفا یافت در کام صدق
ز پرواز طبع صداقت جلا — شد آئینهٔ نشئهٔ مصطفیٰ ﷺ
که دورت برون رفت ز آب و گلش — صفا یافت جام فروغ دلش
خطا را درین آئینه نیست راه — بجز صدق از و نشئه می مخواه
جهان بود مست شراب شهود — که مستیش خواب فراموش بود
سحر از دم صدق او شد خجل — که زد از نفس چاک در جیب دل
مهین شاهد مجلس احمدی — ز دل سند خوش ساغر سرمدی
تهی از غبار خطا سینه اش — بهار صفا فرش آئینه اش
چو کیفیت می بدلها شفیق — چو بوی گل از رنگ صورت عتیق
کسی کز می عشق ساغر کشید — ز عالم بجز رنگ و حشت ندید
دل هر که صدق طلب آرزوست — ز لوحش بود محو جز نقش دوست
عمر یافت جام از می عدل و داد — بر آفاق چون استوا خط نهاد
نشد گرم بی اعتدالی سرش — که شد کفهٔ معدلت ساغرش
شد از فیض آن نشئه بخش کمال — بعالم رواج می اعتدال
کفش ریخت بر روی این خاکدان — چو خورشید جبهش سوی آسمان
ز تمکین عدلش بچشم یقین — نمودار سنگ و ترازوی دین
بروز هجر قاتل نشد کارگر — ملامت مبستان ندارد اثر
به تمییز احکام نفس و خرد — چو مشک است فاروق بر نیک و بد
کشد مهر اگر ساغر اعتدال — فروغ کمالش نگیرد زوال

Marfat.com

سلامت روی اعتدال است وبس — درین پرده نقش کمال است وبس
درین بزم چون دور عثمان به بست — می از جوش خم حیا گشت مست
برافروخت از روی گو مبر حیا — ببزم محمد چراغ ضیا
جهان سرخوش از فیض کلک تو بست — ز مستی در آغوش موج میست
ادا کرد در جلوه گاه رقم — کلام ازل از حریر و قلم
بمرغان راز از خط افکنده دام — بود معنی نشئه در خط جام
خط مسطرش جاده آگهی است — که مانع ز سر منزل گمرهی است
چو مینا ز کلکت جواهر فشان — فرو ریخت راز خم بی نشان
حسودان ز غفلت در آویختند — به بهتان چو می خون او ریختند
درین بزم کس را ز افشای راز — چو می نیست حاصل بغیر از گداز
چو از پرده شیشه شد بی نقاب — شکست است در موج رنگ شراب
علی گشت سرشار صهبای علم — که یکجرعه اوست دریای علم
شد از تیغ او توسن فکر پی — چو مخمور ی از لمعه موج می
بهر جا می همدم ساغر است — جگر تشنه ساقی کوثر است
کمالش منی را که ساقی بود — چو فیض حق از نشئه باقی بود
که میخانه معرفت مصطفی است — در رحمتش جبهه مرتضی است
ز ساقی مرادم همان ساقی است — که از نشئه معرفت باقی است
جز او نیست از لفظ ساقی عیان — درین می همین نشئه باشد نهان
منی را که شخص مروت چشید — در آخر بشاه ولایت رسید
نشد بعد او هیچ و هیچکس — که مستی درین دور ختم است وبس
ولی را بود از نبی انتظام — بجز شیشه نبود مربی جام
دو پیکر ز یکجا نشان داده است — درین شیشه دو جام یکباده است
کند جام افشای راز نشئه اب — که ماه است آئینه آفتاب

Marfat.com

کسی از خم عشق صهبا گرفت — که در محفل قرب حق جا گرفت
زبان آور شاخ و برگ مقال — باصل بیان دارد اکنون مآل
که شد چون خم بی نشان گرم جوش — بمینای اظهار شد میفروش
بهر شیشه کان می تجلی نمود — تو گوئی برنگ همان شیشه بود
چنان با هم آمیخت جام و شراب — که شد گوهر آئینه عین آب
چنان مختلط گشت رنگ ظهور — که شد رشته شمعها موج نور
نهان در رگ موج گل شد بهار — صدا گشت در رنگ تا آشکار
چو از شیشه و جام تفصیل یافت — می صاف در شیشه تبدیل یافت
بطبع ظروف آنچنان شد نهان — که جز رنگ ظرفش نه بینی عیان
ز یکتا رصد نغمه آمد برون — ز یک می برون جست صد رنگ خون
ز یکباد و خمها در آمد بجوش — ز یکحرف شد عالمی در خروش
عیان گشت از پرده این چمن — گل و سنبل و سبزه و نسترن
بیک خم سرشته شد جلوه گر — رگ و ریشه و شاخ و برگ و ثمر
چه موج آمد از جنبش یکزمان — هزاران کلام جواهر فشان
ز یک شمع در چشم اهل شهود — عیان شد گل و شعله و نور و دود
ز یک حسن محجوب شد موج زن — خط ابرو و چشم و زلف و دهن
شد از گردش یکقدح آشکار — می و نشئه و صاف و درد و خمار
ز یک بحر شد حلقه زن بیحجاب — حباب و کف و گوهر و موج آب
تو دانی که ساقی که او یار کیست — مغنی چه و نغمه و تار کیست
بهر دل ازین باده فیضی رسید — بهر سر ازو نشئه شد پدید
یکی سرخوش ساغر از گشت — چو خم با دل خویش دمساز گشت
یکی چون سبو ماند حیران خویش — زده دست هم در گریبان خویش
یکی شیشه سان پنبه در گوش کرد — ز سنگ حوادث فراموش کرد

Marfat.com

یکی چون قدح لب فراهم نزد — سراپا دهن شد ولی دم نزد
یکی را بزم طرب همچو نی — نفس وقف اسرار افشای می
یکی محو طاعت ببزم نیاز — چو مینای می روز و شب در نماز
یکی مست آغوش وصل نگار — یکی در غم هجر و رنج خمار
یکی نغمه سنج تمنا چو آه — یکی بیصدا همچو تار نگاه
یکی مانده در راه جولان ناز — چو نقش قدم سرنگاک نیاز
یکی شد به بیتابی دل سوار — چو ریگ روان گشت وحشت شعار
یکی غافل از کعبه کوی دل — یکی چون نفس در تک پوی دل
یکی چون خرد مست جام الست — یکی همچو غفلت در اوهام مست
یکی چون شرر در تب اشتیاق — ز دل شعله افروز داغ فراق
یکی چون گل از جوش طوفان آه — نفس را بچاک جگر داده راه
یکی همچو داغ طلب محو دل — یکی چون صدا فارغ از آب و گل
چو دریا یکی جمله تن اشکبار — چو صحرا یکی پای تا سر غبار
یکی از می سرکشی تر دماغ — دل از شعله کینه چون شمع داغ
یکی ساغر عاجزی درزده — هوس را به تیغ ادب سرزده
چو گلبن یکی پای در گل بباغ — یکی لاله سان مانده بر دل ز داغ
به تمکین یکی کوه صاحب وقار — بخفت یکی چون صدا بیقرار
یکی شکوه پرداز جور قدح — یکی سبحه گردان دور قدح
یکی نغمه پیما یکی جرعه نوش — یکی شیشه گر شد یکی میفروش
یکی کفر را غیرت اسلام دید — یکی هر دو را نقش اوهام دید
یکی جام را گفت مرآت فیض — کز و میکند جلوه آیات فیض
یکی باده را شعله طور گفت — یکی تاک را ریشه نور گفت
یکی گفت خم عالم مستی است — چو افلاک آئینه هستی است

Marfat.com

چو واشد در این طلسم شعور — عیان گشت جوش بهار ظهور
یکی گفت انگور تخم دل است — کز و نشئه چون ریشها در گل است
ز انگور موج می اظهار شد — چو بگداخت این سبحه زنار شد
یکی را درین گفتگو فهم نه — می و جام میناش در وهم نه
نداند که ساقی که و یار کیست — مغنی چه و نغمهٔ تار چیست
یکی گفت پیمانه اندازه است — ازین گل دماغ طرب تازه است
در آئینهٔ سه غرا اعتدال — توان دید حسن فروغ کمال
بیکقطره کافزونی ازمی کند — ز افراط آن جام می قی کند
ز روغن چراغ از چه روشن شود — بلاکش هم از جوش روغن شود
سحابی که آب رخ کشتهاست — چو در بارش افزود برق فناست
هوا گرچه جان پرور و دلکش است — چو تندی کند شعلهٔ آتش است
بود آب در طبعها خوشگوار — چو بگذشت از سر کند کار ما
بهر چیز حد وسط بهتر است — چو مو بر سر افزود درد سر است
بنای وجود از توسط بپاست — که میزان بیکت مو تفاوت نماست
منصور آن بادهٔ بی مثال — چو یکقطره افزود در اعتدال
بجسم ار چه خون داد اصلاح داد — چه جوشش کند نیست غیر از فساد
بر آورد از موج مستی زبان — ز ظرفش برآمد انا الحق زنان
می فیض در رنگ اصل بجاست — ولی ظرف تمکین مستان کجاست
گهر داشت بر جام قسمت فطر — بینباد چشمش بجام دگر
بمان جام چون شد بقلب حجاب — بنالید از شوق عیش شراب
باظهار جام دگر لب گشاد — چو گل ساغر خود بهم از دست داد
حریفی که باشد بیک حوصله — ز بیداد چیند معاش گله
بقسمت کسی گر قناعت کند — جز اسباب عیش خود بشکند

Marfat.com

ز میخانهٔ قدس هر سینه ریش
برد باده بر وسعت ظرف خویش

محمدؐ ز خم محیط قدم
گرفتی هزاران قدح دمبدم

ولی بود فارغ ز کیف خمار
ز شوق شهود ازل بیقرار

که من رنگ این باده نشناختم
بتحقیق جامش نپرداختم

ندانستم اسرار این باده چیست
بهر شیشهٔ جام آماده چیست

ز صهبای نیرنگ کون و مکان
نشد بیخود آن هوشیار زمان

بطبعی که از نور وحدت شهود
ازل تا ابد یک خط جام بود

ز بهر باده مستی پذیرد چرا
بهر جرعه تغییر گیرد چرا

گلستان کجا محو بر رنگ و بوست
که این جمله اسرار اظهار اوست

گر از ساغر ذره گیرد شراب
چه اظهار مستی کند آفتاب

محیطی ز آئینه اش رفته زنگ
نگردد انداز عکس سیلاب رنگ

حریفی که شد میکش خم ذات
چنان مست گردد ز جام صفات

چو شد طالب صاف وحدت کلیم
بر آورد پا ها ز ادب از گلیم

ز پیر مغان لن ترانی شنید
که هر کام نتواند این می چشید

ز می در خور هر قدح دیده اند
بیکدیگر اتین هر دو جوشیده اند

طلب کی درین آستان درخور است
که هر ظرف از صاف قسمت پر است

بباطن می عشق وحدت ضیاست
بظاهر فروغش شقاوت نماست

نماید چو خورشید در جامه رو
ز شمعی فزون نیست اسرار او

ولیکن بصحراست صاحب جلال
بود لازم ظرف نقص کمال

ز یک آب گلشن ندارد فزون
کز و برگ ریزاست گلبرگ خون

نفس کز دمش شعله شد لاله رنگ
بر آئینها نیست جز نقش رنگ

بر د شیشه و جام مقدار خویش
نزیبد کسی را ز اندازه بیش

قدح گر بود صاحب حوصله
ازو تا سبو هست صد فاصله

Marfat.com

بود فرق از ذرّه تا آفتاب — کجا ساغر بحر و جام حباب
اگر ساغر چشم تر از گزاف — بخمخانهٔ دل زند حرف لاف
بحر یک مژگان ز خود میرود — ز یک قطرهٔ اشک تر می شود
بفرعون جام جهالت رسید — که چشمش بحر رنگ غفلت ندید
همه دُرد شد بادهٔ ناب او — می جلوه شد پردهٔ خواب او
مگر خوابش از هوش گیرد دلیل — شکستند بر فرق او خُم نیل
همان می که در هوش موسی فزود — بفرعون و یارانش ضلالت نمود
همان آب در تیغ برّنده است — که در جام ساغر گوارنده است
چندار کفر است از اسلام دور — سیاهیست و ایمن همآغوش نور
ولیکن بچشم حقیقت نظر — کم است این یکی در ظهور دگر
صفا گرچه از رنگ دارد نقاب — بود رنگ هم از صفا در نقاب
مگو کعبه از صاحب دیر نیست — بدیر و حرم سجدهٔ غیر نیست
ز افعال و اقوال جوشد خلاف — وگرنه ز یک خم بود دُرد و صاف

حکایت

شنیدم عجوزی طریقت حرام — فرستاد سوی جُنید این پیام
که تا چند بر خلق بی اعتبار — نمائی گل راز حق آشکار
بکن شرم از جرأت این کلام — که ذکرش کنی نقل بزم عوام
چو شیخ این حکایت ز قاصد شنید — لبش گشت بر قفل معنی کلید
که حاشا کرا طاقت گفتگو است — کلیم سمیعی اگر هست اوست
دوئی را درین بزمگه بار نیست — عموم و خصوصی نمودار نیست
بجوشیست پیوسته خُم وجود — همان شور جوشست و گفت شنود
نمیگردد این خم ز مستی خموش — بصد رنگ میخیزد آهنگ جوش
ز انگور مانیست این گفتگو — خُم بی نشان داند و جوش او

Marfat.com

ز پاس سخن ما و تو عاجزیم — با ذرّاک این گفتگو عاجزیم
خرد را درین نشئهٔ اختلاف — که این عام و خاص است آن ذو وصاف
شده هوش در رنگ غفلت نهان — یقین گشته آئینه دار گمان
بکثرت ز وحدت چنان بار ماند — که گوئی حدیثی ز پیشین نماند
ز دریا همین موج را دید و بس — ز گردون همین دور فهمید و بس
نمیداند این کثرت آثار کیست — پس پرده ساز نوا کار کیست
ز بوی که شد چاک جیب سحر — ز باغ که خورشید زد گل بسر
فلک با کدامین سر است آشنا — با آب که میگردد این آسیا
ز حرف که گردد زبان در دهان — که داد است تحریک نبض سخن
نفس رشتهٔ دام گیسوی کیست — نگه جنبش تدابر روی کیست
که میگوید این درس حیرت پیام — درین پرده آخر که گیرد مقام
کجا عشق تا گوشمالش دهد — ازین احولی انفصالش دهد
اگر لطف ساقی شود یار او — بسازد بیکجرعه می کار او
برد از دلش رنگ اوهام را — دهد جلوه آئینه جام را
کز و معنی نشئه بیند عیان — ز بوی گل آرد بدستان
کشد در بهار تماشای راز — شراب حقیقت ز جام مجاز
بمان جام بیند دل خویش را — چو می صل کند مشکل خویش را
بود سرخوش از فیض صهبای روح — مه و هفته و سال و شام و صبوح
لباس تو هم زیر و بر کشد — ز جیب نقاب یقین سر کشد
بیا ساقی ای جرعه بخش کمال — نمایندهٔ رنگ اسرار حال
چه باشد که از جرعهٔ التفات — تو بخشی ز قید خمارم نجات
که از درد اوهام پا در گلم — مقید بجزوم ز کل غافلم
از آن می که خود را رهائی دهد — نگه را بدیدا شنائی دهد

Marfat.com

کند گمرہی را ہدایت صفت — دہد جہل را نشۂ معرفت
بمن دہ کہ از جہل گردم تہی — کنم ساغر دل پر از آگہی
بجوشم چو اندیشہ از راز دل — شوم چون دل آئینۂ بزم کل
خرابی بود چند اندیشہ ام — بخشکی دود تا بکی ریشہ ام
بدہ می کہ رنگی برو آورم — چو جام آب عیشی بجو آورم
زگردیتیمی برنگ گہر — بود تا بکی مشت خاکم بسر
دمد جوہر کلفت از سینہ ام — دہد رنگ پرداز آئینہ ام
غبارم بدامان مستی رسان — عدم را بصحرای ہستی رسان
کمن سنگ فرسائشم را — نسیم عصا شو غبارم را
تو ای ابر رحمت چہ باشد اگر — بدریا شوی قطرہ را راہبر
تو ای صبح زافتادگان رو متاب — بشبنم رسان ساغر آفتاب
تو ای نو بہار چمن زار فیض — رسان بلبلی را بگلزار فیض
تو ای پرتو آفتاب ظہور — چمن سایہ را مرکز خط نور
خلاصم ز بیتابی آسودہ کن — بدو جام وا ین رشتۂ ماہ کن
برویم بود چندای مست ناز — در نا امیدی ز خمیازہ باز
مدہ رو باندیشہ کشتم کنم — بکن فرش میخانۂ وحدتم
کہ چون سایہ در پای خم سر نہم — خمار کدورت ز سر در نہم
کنم نفی غیریت چو از لای خم — بمعراج رو آرم از پای خم
چو صہبا ہم آغوش مینا شوم — باین عینک فیض بینا شوم
سر از جیب مستی برآرم چو جام — می عیش ہستی تو بینم بکام
بگردم چو خط گرد جام شراب — شوم طائف خانۂ آفتاب
کشم سر ز گلزار عرفان ہبا — کنم مستی از بادۂ بی خمار
زنم برق ہستی بخرمن تن — چو مستان برون آیم از پیرہن

Marfat.com

پر و بال از شوق پیدا کنم — چو شور می آهنگ بالا کنم
چه میخانه معراج صاحبدلان — چه خم گرمی باطن مقبلان
چه مینا دل صاف ارباب هوش — چه ساغر لب عارفان خموش
چه می جلوه رنگ اسرار عشق — چه مستی همه جوش بازار عشق

دور رابع شور سرجوش می فیض حضور

بهر سر هوائی ازین باده است — بهر حرمن این برق افتاده است
ازو ساغر آسمان فتنه جوش — وزو مرکز خاک تمکین فروش
ازو دامن کوه و زیر سنگ — وزو بال گلشن پر واز رنگ
ازو خرقه بر دوش صبح بهار — وزو دشت سجاده فرش غبار
ازو حسن آئینه بردار ناز — وزو عشق سرگرم داغ نیاز
ازو تا می شوق گردد بکام — خم آسمان میزند جوش جام
ز فیض بدونیک ساغر پر است — ازو کفر و اسلام مخمور و مست
ازو گل بدامان بهشت طرب — جحیم هوس هم ازو هست تب
ز صافش فلک دور مستی گزین — ز تہ جرعه اش مست بیخود زمین
ازو آب هم مشرب پیچ و تاب — ور و شعله ساغر اضطراب
هوای می اندیشه کوی او — نفس بیقرار تک و پوی او
ز موجش دل بحر شورش نما — ز شورش سر کوه مستی صدا
ز بویش نفسها لطافت بدوش — ز رنگش نظرها تحیر فروش
فلک رو نمای گل این شراب — بشب آور روز و ماه آفتاب
شرابی که اندیشه حیران اوست — سقار تبسم نشه شان اوست
اگر ساغرازگرمیش دم زند — چو خورشید آتش بعالم زند
ازو جبهه جام خورشید تاب — وزو شیشه آئینه آفتاب
گر از بوی فیضش نمائی رقم — شود رشته شمع نال قلم

Marfat.com

نویسی اگر نام او در کتاب — خورد سطر چون موج می بیچ و تاب
لب خامه تا حرف این مُل کشد — چو مینا صریرش بقلقل کشد
اگر عکس جامش فتد بر زمین — شود جوهر صبح نقش نگین
بکهسار ازو تا بری نام رنگ — چه خون لعل جوشد ز رگهای سنگ
چو ماند گهی آب انگور او — بپیچد خم بحر را شور او
اگر شیشه اش پنبه گیرد ببر — کند روشنش همچو آب گهر
رسد گر بجام عقیق این شراب — شفق پر کند دامن از آفتاب
گرش پرفشانی ببرگ خزان — دهد سایه اش جلوهٔ آهوان
اگر جام گل یابد ازوی کمال — چو خورشید رنگش نبیند زوال
شود آب ازو گر نصیب سحر — چو ساغر دهد سعی مستی ثمر
اگر غنچه یابد ز بویش سراغ — ز رنگش توانکر دروشن چراغ
گر آئینه رو تا بداز ساغرش — زند موج تا ر نظر جوهرش
گر افتد ازین می بکام صدف — گهر باد و گردد بجام صدف
گر این باده را شیشه گردد نقاب — ز گردن کشد نیزهٔ آفتاب
می جلوه افروز مینای ناز — بخون ترکن چشم جام نیاز
بخاصیت خرمی بی سخن — بود ذرهٔ او چو ن بهار چمن
شرابی که هر موج او در ایاغ — بود رشتهٔ شمع بزم دماغ
ازین باده ذرّه یکه در ساغر است — فروزنده چون سایه گوهر است
کند جلوه این می خوشگوار — قدح را نگین دان ز رنگ بهار
چو بویش کشد سر بسوی چمن — شود غنچه از شرم بوی همین
گر این عصمت آئین شود بی نقاب — نگه را کند چون دل شیشه آب
شراب قدح سوز مینا گداز — شراب جنون زای مستی نواز
بپای خمش گر فتد سایه وار — رسد پشت مستی بکوه وقار

Marfat.com

سبوئی که از چشمه اش بردآب — بدوشش نکویان رود چون شراب
غباریکه از جرعه اش تر شود — بنگلین چو سد سکندر شود
زموجش اگر جام یابد زبان — دهد درس مستی بچشم بتان
چو مینا کشد گردن ازلای او — ببوسد فلک چون قدح پای او
چو گردون میناظهور افرین — کشد غنچه خورشیدش از آستین
لب جام از حیرت او پر آب — چو چشم از تف پرتو آفتاب
زیادش اگر نشه گیرد خمار — زخمیازه ساغر کشد آشکار
خط ساغرش جام افیون دل — رگ موج او تار قانون دل
شرابی که در هر خمی جوش اوست — بگلخن شرار و بگلشن نموست
همین باده است از کمال ظهور — دراجسام روح و دراجرام نور
همین نشه تا عقل را در سر است — دماغ خرد صاحب افسر است
همین نور در پرده ظلمت لقست — همین آب حیوان سیه کسوتست
بمعنی است ذات و بلفظ است اسم — بباطن روان در ظهور است جسم
بهر ساز جولان آهنگ اوست — بهر گل که چشم افکنی رنگ اوست
سخن را صفاتش زبان میدهد — خموشی ز داتش نشان میدهد
ز حرفش چکد نشه خاصیتی — شعورش دهد ساغر بیخودی
نباشد درین باده رنگ خمار — نگردد ازین شعله دود آشکار
زمینای او چرخ رفعت گزین — ز جامش عناصر مربع نشین
ز رطل گرانش دل کوهسار — چو عارف بود مست جام وقار
از و تا بتغلق زند شیشه جوش — جهانی چو ساغر شود جمله گوش
نفسها بدل شور جوش وی است — خط جبهه جام موج می است
شرابی کز و سنگ آدم شود — تن مرده روح مجسم شود
ازین باغ عبرت اگر بو برد — بفرمان ز قدوسیان بگذرد

Marfat.com

لب تشنه زین باده گر تر شود | به سیمرغ عنقا برابر شود
اگر ذره گردد ازو کامیاب | کشد آئینه بر رخ آفتاب
ازو ساغر قطره دریا شود | دل مور دامان صحرا شود
ازو گر کشد دامن نخل نم | فشاند گهر چون سحاب کرم
ز جوشش زمین آسمانی کند | وز اکسیر او جسم جانی کند
ازین باده یابد اگر دستگاه | زند آبله لاف فخر کلاه
حبابش ز دل گر برآرد نفس | مسیحا بنوبت شمارد نفس
چو رنگش بساغر فروزد چراغ | شود پنجهٔ موسی از رشک داغ
ازو یابد ار خضر پایندگی | بشوید کف از چشمهٔ زندگی
ز صافش توان رستن از آب و گل | ز دردش توان کرد تعمیر دل
صداهای تار نفس جوش اوست | نگه نالهٔ جام خاموش اوست
قدح سیر چشمی ز انعام او | صراحی سراپا ز اکرام او
ز جوشش بود بحر و کان دستگاه | ز لطفش کرم عذرخواه گناه
ورع خاکسار ره مستیش | ریا پایمال ز بر دستیش
سحاب مروت محیط سخا | سپهر مدارا جهان وفا
ز بانرا بتوصیف او نیست بار | ز بزرگی مجو آب و رنگ بهار

حکایت

یکی رفت در حضرت عارفی | ز اسرار حرفی نکو واقفی
که ای برده در درس عرفان سبق | بگو نکته از صفتهای حق
که نور خرد گوهر ذات اوست | گل آگهی غنچهٔ فکر اوست
توان از تو کردن سماع کلام | که مه وصف خورشید گوید تمام
چنین گفت دانشور تیز هوش | کز ین گفتگو چه باشی خموش
درین نشئه ذکر صفاتش کجاست | ز حق هر چه میگوئی از ما سواست

Marfat.com

اگر گوئی این نه خُم آسمان — بود دوری از ساغر بی نشان
نه این حرف از دفتر آگهی است — همه نقش آئینهٔ الٰهی است
دماغ تو سرگرم جام خطاست — درین بزم دوری جامی کجاست
وگر رُخ نماید دل آگهش — که عالم غبار است بر درگهش
نه بزم است اینجا نه صهبا نه جام — مبر است نامش از اینجمله تام
همان جهل پیداست زین گفتگو — همان گمرهی دارد این جستجو
غبار و صفا در شهود و صفات — بود وصف آئینهٔ ممکنات
بگلزار بیرنگیش رنگ نیست — بر آئینه اش تهمت زنگ نیست
صفات کمالش نیاید بفهم — نه آنجا خرد راه دارد نه وهم
بکنهش چو اندیشه را بار نیست — سخن در صفاتش سزاوار نیست
ولی هر کس از طبع او هام کیش — بتوصیف او میکند وصف خویش
ازین دست چون گوهری سفته — چو دامیسی بهر خود گفته
بذات قدیم منزه صفات — نمیرسد اندیشهٔ حادثات
بچوگان حمدش چو گوئیم ما — صفات خود است آنکه گوئیم ما
صفتهای برتر ازین آگهی است — همه اوست اما که داند که چیست
نگردد سخن محرم راز او — صدا نیست در پردهٔ ساز او
نشان کی شود بی نشانی صفت — خموشی است اینجا گل معرفت
بیا ساقی ای صبح باغ طرب — بیا ای مسیحای ساقی لقب
خیالت بهار تماشای او — هوای تو صبح تمنای او
ز شور دل خسته غافل مباش — تغافل مگر جان ببدل مباش
ز شست غبار من نامراد — گرانی بدامان طبعت مباد
کنون کز غبار غمم پا بگل — بغمخانهٔ غفلتم مُرده دل
نشاط از دل سنگم آگاه نیست — که در بیضه پرواز را راه نیست

Marfat.com

چو گل پیکرم نقش زخم دل است — چو شمعم ز دل نالہ پا در گل است
بود رنگ ویرانی آبادیم — سزد داغ ماتم گل شادیم
ز بس عرصۂ عشرتم گشتہ تنگ — شرر خندہ دارد در آغوش سنگ
سویدای داغ دلم کوکب است — گل دامن صبح بختم شب است
چو بوگر کنم سیر گلشن ہوس — شود باغ چون غنچہ بر من قفس
بچشمم اگر غنچہ شد جلوہ گر — چو اشکم گرہ زد بتار نظر
چو شبنم ز ضعف نگہ در چمن — بود برگ گل پردۂ خواب من
چو مجنون بصحرا کنم گر عبور — بچشمم کند جلوہ گہ چشم مور
اگر تیغۂ کوہ جایم شود — ز سستی رگ خواب پایم شود
سر شکم اگر رو بدریا کند — محیط از الم در صدف جا کند
بود غنچۂ عیش من بستگی — گل عشرتم بادوار ستگی
طرب در مزار دلم مردہ است — نفس یک رگ خون افسردہ است
ہمہ نشتہ درد دارد سرم — لب زخم باشد لب ساغرم
حیاتی کہ بی گردشش ساغر است — ز دم سردی مرگ ہم بدتر است
باین عمر پیودہ ام جنگہاست — عدم را ازین جنگہا ننگہاست
چو محفل درین بزم غفلت شراب — مگر رنگ مستی تو بینم بخواب
ز من مگذر ای خضر آب بقا — بسر چشمۂ عشرتم رہنما
برویم دری از قدح باز کن — بیکجرعہ ام گلشن راز کن
از آن می کہ تا در قدح جا کند — مسیحا ز حسرت دہن وا کند
بمن دہ کز و نغزہ بہوزنم — چو خورشید بر چرخ پہلو زنم
شوم محرم راز پایندگی — ز نم غوطہ در قلزم زندگی
چو مینا خروشی بمستی کشم — سر از عالم می پرستی کشم
بیا ساقی ای موج بحر سخا — بیا ای گلستان رنگ وفا

Marfat.com

از آن می که تا از خم آید برون
بجوش جهان گشته دریای خون

بده تا دل از شعله اش خون کنم
ازین سنگ یاقوت بیرون کنم

بیا ساقی ای نسخهٔ معرفت
بیا ای طبیب مسیحا صفت

از آن می که سرچشمهٔ عشرتست
ز هر موج نیش رگ غفلتست

بمن ده که از جهل پژمرده ام
چو خون رگ مرده افسرده ام

بیا ساقی ای قبلهٔ هستیم
فروزندهٔ شعلهٔ مستیم

خدا را بجانم تغافل مکن
چراغ ضعیف مرا گل مکن

سیاهست در چشم من روزگار
چو زلفت کارم بشبهای تار

از آن شمع خورشید ساغر لگن
بمن ده بمن ده بمن ده بمن

که چون شب گلیم سیاه حجاب
بشویم بسرچشمهٔ آفتاب

بیا ساقی آخر تغافل چراست
بتاراج هوشم تأمل چراست

ز داغ خمارم ندارد خبر
که مینا گل پنبه دارد بسر

اگر نیست در شیشه صهبای ناب
دل بیدلی میتوان کرد آب

که خونم اگر میشود باک نیست
رگ من کم از ریشهٔ تاک نیست

چنان پرده ام آرزوی شراب
که هوشم گرفته است بوی شراب

دلم گلشن باغ سودای اوست
نیستان تمنای اوست

بهر جا دل خستهٔ خون شود
مرا حسرت جام گلگون شود

بهر جا سری پایم اندر خروش
برد از سرم فکر خم رنگ هوش

لبی تا شود آشنای شراب
بگوشم خورد نغمه های شراب

اگر بیخودی دست برسر زند
ز شوق سبو دیده ساغر زند

وگر از دلی ناله بالا کشد
مرا دل ببالای مینا کشد

سراپایم از جوش شوق شراب
دمی چون نفس نیست بی اضطراب

دل و چشم من نیست بی بادهٔ رام
بشور طلب ناگزیرم چو جام

Marfat.com

حکایت

شنیدم که مهجوری از وصل دور
به بیطاقتی داشت ذوق حضور

نه در روز بودی دلش بخیر و خوش
نه از سرمه شام گشتی خموش

شب و روز بود آن طلسم نیاز
هم آهنگ فریاد چون تار ساز

نفس تا در آئینه اش می نمود
چونی یکدم از ناله فارغ نبود

یکی گفت این شور و بیداد چیست
حصول تو از مشق فریاد چیست

نگردد از ناله معشوق رام
هوا رنگ گل را نگیرد دیدام

گر از ناله وصلی میسر شدی
ز فریاد دل گوشها کر شدی

ز صبر است هر قطره گوهر وقار
کند کوه را ناله خفت شعار

درین نشئه جوشش نیاسودن است
فغان سرسر باد پیمودن است

بر آشفت بیطاقت ناله سنج
کزین وعظ بیجا بکش باز رنج

درین حیرت آباد هستی عقب
برنگیست هرکس تسلی طلب

سپندیکه بیطاقت جستجو است
همان ناله افسانه خواب اوست

دلی را که از دود خواهد امان
خموشی بود زیر مشق زبان

فغان موج آب کنار آور است
جرس را فغان رهنمزل بر است

اگر من نخواهم گل از وصل چید
بر آن آستان ناله خود بدرسید

کلید در جستجو ناله است
نسیم گل آرزو ناله است

چو من لذت درد فهمیده ام
درین پرده نقش دگر دیده ام

چسان باشم از ناله کردن خموش
گر نام معشوقم آید بگوش

فغان ناله محفل یاد اوست
شکست دل آئینه بیداد اوست

بکمی دشت را حسرت تازه است
که هر جاده اش نقش خمیازه است

بزمی که وحشت بود مست حال
دهلیز شش جام چشم غزال

شد از برق این نشئه در کوهسار
نفس در دل سنگ موج شرار

Marfat.com

اگر تیغ کوه است موج می است — بصد تشنه اظهار اوج وی است
ز صاف طرب تا شود کامیاب — سحاب از نم بگذراند شراب
ز بس عام شد نشئه فیض مُل — قدح جوشد از دست چون شاخ گل
هوا نشئه باخود آورده است — که شبنم ز خود جام پر کرده است
چنان فیض مستی طرب گستر است — که گر چشم وا میشود ساغر است
مهیاست دایم ز جوش طرب — می اندر قدح چون سخن زیر لب
ز کیفیت عشرت مردمان — کند جام مستی چو چشم بتان
هوا با غباری اگر آشناست — چو آئینه صبح دندان نماست
بهر سو که اندیشه جولان کند — ز اندیشه اش گل بدامان کند
بیک لطف گرمم در آبش فکن — که خشکم ز دل گرمی خویشتن
کشم تا بیکی ساغر انتظار — که مستانه آمد نسیم بهار

دور خامس رنگ اسرار گلستان بگمال

ز هی فیض جام بهار الست — که هر ذره از جلوه اوست مست
فلک مرکز حلقه دام اوست — جهان جمله سر بر خط جام اوست
بد و نیک از و واصل سرخوشی — چو گل جمله سر گرم ساغرکشی
یکی لوح نقش جنون را بدید — می ساغر بیخودی را کشید
سیه مست شب چون کشد رخت خواب — صبوحی زند روز از آفتاب
ز مخموری جام مستان صبح — بخمیازهٔ گل گریبان صبح
شفق دامن خود بخون میکشد — مگر بادهٔ لعل گون میکشد
ز رنگ رگ تاک از کهکشان — زیروین شده خوشهٔ زرعیان
فلک میزند دور مستانه — که گیرد ز خورشید پیمانه
محیط از تمنای عیش شراب — تراشد ز هر قطره جام حباب
ز عالم بدین نشئه معلوم نیست — کس از فیض این نشئه محروم نیست

Marfat.com

که هر ذره در عالم اضطراب — کند مستی از ساغر آفتاب
چمن جوش یکجرعهٔ رنگ اوست — سخن مست سرجوش آهنگ اوست
گل آئینه حسن سیر ابش — هوا مست پرواز بیتابیش
چو کیفیت دهر فهمیده ام — همه رنگ مستی درو دیده ام
درین باغ چون گل ز هر موج رنگ — رسد ساغر آرزو یم بسنگ
درین دشت مینای هر رنگ باد — دهد گردشش جام عیشم ببا د
نه گردون گل از انجم اورده است — همه حسرت جام گل کرده است
خورد بحر در فکر جام شراب — که پر کرده پیمانهٔ خود حباب
ز بس باده در جامش آماده است — ز مستی گهر دیده نگشاده است
تواند که در نوبهار چنین — شود جام می نافه آهوی چین
سزد گر بکوه آورد جوش رنگ — بجوشد می از جام داغ پلنگ
فلک تا شود شسته میفروش — کند پنبهٔ صبح بیرون ز گوش
چو فرهاد باید شنیدن کنون — صدای لب جام از بیستون
شرر جوش شوق مدامست و بس — رگ سنگ هم خط جامست و بس
می عیش دیوانهٔ بیقرار — کند ساغر گرد باد آشکار
دهد در کف دشت آرام خویش — ز سرگشتگی پر کند جام خویش
بصحرا ز هر قطرهٔ چشم دام — کند جلوه در دیدهٔ صید جام
بقلید مینای عشرت بهار — زند قهقهه کبک در کوهسار
چو قمری تماشای گلشن کند — خط ساغر از طوق گردن کند
اگر بلبلی سرخوش رنگ و بوست — می نالهٔ جام منقار اوست
دماغ بهار آنقدر سرخوشست — که تا بال طاؤس ساغر کشست
ز آئینه پردازی نوبهار — تجلی است از باغ و هر آشکار
پراکندگی رنگ در دام اوست — ز خود رفتن نکهت از جام اوست

Marfat.com

خروش طرب بلبل این چمن — نگاه تحیت گل این چمن
نهان خلوت آرای اسرار او — عیان جلوه پرداز اظهار او
زبس نشئه فیض دارد همان — دمد هر طرف سود دیگر نشان
حواسی که شیرازه هستی است — زمرتا بپا جوهر مستی است
دل آئینه ساغر آرزو است — دهن جام کیفیت گفتگو است
نگه باده ساغر دیده ها ست — نفس موج صهبای جام بقاست
بود گوش لبریز صهبای هوش — نه مرتبیت این جام حیرت خموش
دماغی که دارد بگردون کمند — نگردیده بی نشئه می بلند
کس از فیض ساغر ندارد گله — که پای طلب نیست بی آبله
بهار آنقدر نشئه دارد بسر — ز مستی است هر گل بر نگ دگر
چمن کوزهٔ جام دارد کمین — ز هر برگ صد دست یک آستین
تماشا ست از باده رنگ مست — ز هر برگ گل جام عشرت بدست
ز جام طرب ابر مست خروش — بمینای شبنم هوا میفروش
بپاس نفس غنچه دزدد نفس — که بوی میش بر نیاید ز کس
ز بس شمع ساغر برافروخته — سراز گرمی باده سوخته ست
شفقه بدل حیرت جام یافت — ز فکرش می عیش در کام یافت
سری تا بزانوی حیرت نهاد — همان کاسه زانوش باده داد
ز بس تشنه شد سوسن از شوق جام — بحیرت براندہ زبانش ز کام
عجب نیست از شور سودای گل — که منقار بلبل شود جای گل
ز خود فیض مستی برد شاخسار — که شد موج می خط دست بهار
بهاریکه دل محو نیرنگ اوست — جهان یک گل جلوهٔ رنگ اوست
نفسها نسیمی ز بستان او — نظرها خطی از خیابان او
اگر شاهد رنگ این نوبهار — ز پیراهن گل شود آشکار

Marfat.com

نگه گر تواند شد آئینه ساز — چو شبنم نه بیند تفی از گداز
برنگینش گر شود آشکار — چکد آب یاقوت از کهربار
نگه تا بسیرش خرامان شود — مژه در نظر شاخ مرجان شود
بهاریکه در باغ توصیف او — نفس میشود غنچهٔ رنگ و بو
هوائی که از نکهت وصف آن — رگ برگ گل شد سخن بر زبان
زبس میچکد موج رنگ از هوا — چو جام است لبریز می نقش پا
ز رنگش اگر بهره یابد نظر — شود برگ گل پردهٔ چشم تر
اگر از نهالش کند سر برون — شود ریشه زعفران موج خون
زبس رنگ جوشیده با یکدگر — کشد خلعت گل بر گش بتر
بهاریکه چون فیض آن کل کند — ز خمیازه شاخ گلمان گل کند
بصحرا درین فصل عشرت خیال — گل رم زند سبز از شاخ غزال
بدریا ز جوشش نمو بید رنگ — دمد گوهر از خار پشت پلنگ
ز تاثیر نشو و نمای بهار — شود تخم اشک از نگه ریشه دار
خس و خار از بس طراوت ادا ست — چو آئینه دیوار جوهر نماست
رطوبت چنان شد که شاخ امید — دواند بدل ریشه چون شاخ بید
نمو آنقدر شد بعالم علم — که از ریشه نال بالد قلم
شکفتن بحدیکه آرد برات — بخار عداوت گل التفات
اگر شیون ماتم آمد بگوش — شود نغمه آهنگ عشرت سروش
زمین میسزد بس که از فیض دم — توان چید کلهای نقش قدم
اگر سایه بر خاک غلطیده است — در آغوش او رنگ خوابیده است
بپرواز اندیشهٔ این بهار — نفس بال طوطی کند آشکار
ز سرسبزیش گر نمائی بیان — شود سبزه تر زبان دد دمان
حدیث هوا گر کند خامه سر — شود سبز تخم نقط در نظر

Marfat.com

اگر سایه افتد بروے زمین — کف خاک گردد ز مژد نگین
اگر از دلی ناله گیرد هوا — شود سبز چون سرو سر تا بپا
غبار نفسهاست در سینه سبز — چو طوطیست جوهر در آئینه سبز
شود موج دود از سپند آشکار — بر نگ خط سبز از خال یار
ریاحین گرفت آنقدر دستگاه — که گردد گل چشم بوی نگاه
بصحرا بهار آنقدر عطر کرد — که با نافه همچشم شد گرد باد
خیابان گلزار شد جوی آب — که هر موج شاخ گل است از حباب
محال است از کوه خیزد صدا — که ننشست از لاله پا در حنا
غباری نگردد بصحرا بلند — که در گردن از سبزه نبود کمند
ز سنبل دمیده است در چشمه ساز — چو در جام می موج می بیقرار
جهانی تمنای مل کرده است — که راز دل چاک گل کرده است
بستان ز بس ابر دارد نظر — گشاده ز پرده چشم تر
بلند است از سرو دست بهار — صلا میزند از لب جویبار
که لبریز صهباست مینای سرو — توان رفت چون آب در پای سرو
عجب نیست گر شوق عیش چمن — شهیدان حسرت جهند از کفن
برآرند سر در تمنای مل — چو بوی گل از پرده برگ گل
چو پرواز حسرت درین جلوه گاه — چو شبنم شد اشک ملال نگاه
بهار است و عشرت بدام هوا ست — جهانی بپرواز نشو و نماست
برنگینی جلوه این چمن — قسم میخورد فکر رنگین من
ز خون گرمی رنگ در صحن باغ — برافروزد از سایه گل چراغ
ز بس سرخ رنگست مهتاب جوش — بود شاخ گل تیغ جوهر فروش
بشوخیست گلشن چنان بیقرار — که سنبل ز موج گل است آشکار
چنان گلشن از جوش گل گشت تنگ — که پیچد بهم بال پرواز رنگ

Marfat.com

محیطی است در قطرہ موج زن
تو انگار از غنچہ سیر چمن

رگ گل نشان میدہد از بہار
ز نقش نگین است جام آشکار

چو موج گل لالہ رگہای سنگ
بتابد بہم رشتہ شمع رنگ

ز ابر بہاری بکوہ و کمر
ز بس کردہ رنگ طراوت اثر

بساط چمن بینجودی کردہ ساز
کہ از سبزہ دارد رگ خواب ناز

دہد لالہ تا عیش را دستگاہ
کند چشم خود بر زر گل سیاہ

گل و سنبلش بس کہ جوشیدہ است
بہم شعلہ و دود پیچیدہ است

ازین خاک سنبل بزم مقال
زبانہا چو گیسو پریشان سوال

بوصف گل شبنم اندود داد
زبانہا چو سلک گہر شستہ رو

نگہ تا بفکر چمن میرود
چو بوی گل از خویشتن میرود

محال است کز خندہ بندد زبان
ز نرگس چمن مینخورد زعفران

خم و پیچ ہر سنبل این بساط
نہد رشتہ بر بال مرغ نشاط

کند سنبل از رنگ خود نازہا
دہد دود از شعلہ پروازہا

شقایق گزیری ندارد ز داغ
بود تیرگی پیش پای چراغ

ہپرواز بلبل زند لالہ جوش
کہ بیتابی شعلہ دارد خروش

بفریاد قمریست بی اعتبار
ز خاکستہ گرم جوشد شرار

بہر سو چو شبنم درین جلوہ گاہ
بود برگ گل زیر مشق نگاہ

ز نظارگی آنقدر داشت شرم
کہ گل شد گلاب از نظرہای گرم

ز فیض رطوبت بروی ہوا
ز آواز بلبل دود ریشہا

ز بس موج شبنم طرب گستر است
رگ برگ گل رشتہ گوہر است

ز جام گل و لالہ در سیر باغ
تماشا دوبالا رساند چراغ

اگر می نباشد درینجا چہ غم
کہ این گلشن از بزم می نیست کم

ز شاخ گلش رقص مینا بس است
رگ گل خط جام صہبا بس است

Marfat.com

بترتیب اسباب عیش مدام — زر نرگس اینجا بود صرف جام
بگلشن محال است بی باده صبر — هوا شیشه در دست وارد زابر
شقایق بجام می افسون کند — که شور سیه مستی افزون کند
ز جام تماشای گل هر سحر — شکوفه کشد باده پیرایه سر
گلی را که مستانه بخود فتاد — ببوا میکند از گل صبح باد
ز سر جوش رنگ بهار شفق — برد دیده از ساغر می نسق
چو مستان ز کیفیت صبحدم — نگه را ز مژگان بلغزد قدم
ببوا بسکه دارد طراوت بچنگ — می از شیشه جوشد چو از غنچه رنگ
ز طوفان برنگ چمن موج آب — ببازو کمر بسته است از حباب
بهر سو که نظاره جولان نماست — بهر باده سرگرم مشعل نماست
چمن را رطوبت چنان در برست — که از موج گل بال بلبل تر است
درین باغ هر غنچه دلگشاست — دماغیست با نشه آشناست
ز هر مصرع شاخ گل بید رنگ — شود جلوه گر معنی رنگ رنگ
چو آیینه کز حسن یابد سراغ — ز گل برگ گل گشت دیوار باغ
خیابان کز و چشم بد باد دور — کتاب چمن راست بین السطور
ز شاخ بلندش گل ارغوان — دهد جلوهٔ انجم از کهکشان
چمن راست رنگ نشاط دگر — که چون شمع خارش زند گل بسر
ز خاکش اگر اوج گیرد غبار — شود بر هوا ابر یاقوت بار
نمایان ز جوشش بود ساز رنگ — ز گل جلوه گر بال پرواز رنگ
نکه صرف نظارهٔ غنچه هاست — گره کوتهی بخش تار رساست
ز اکت درین باغ باشد مقیم — ز پاس نفس نیست غافل نسیم
که سنبل چو موی کمر باز گشت — رگ گل چو تار نظر باز گشت
ز بس بلبل اینجا ادب پرور است — صدایش ز مضراب کوته تر است

Marfat.com

چرا دل بگلشن چمن آرزوست — که تا سایه برگ گل مشکبوست
زدلها غبار کدورت گذشت — که چون سبزه خوابد بدامان دشت
عیان کرده از مخمل سبزه زار — بساط زمین رنگ خواب بهار
گر آزادگی هست زیور نگار — بزیب سر انگشت سرو بهار
چراغان کند پرتو گل بباغ — بود رنگ خود روغن این چراغ
زفیض هوای لطافت نقاب — زشبنم شود پیکر صبح آب
پی منع پرواز نشو و نما — نباشد اگر لنگر چشمها
زشوخی کشد ریشهٔ هر نهال — سر از اوج گردون برنگ هلال
چمن تا برآرد زرز عفری — زطوق آورد قمری انگشتری
پر قمری از سرو گیرد هوا — غبار دل از آه دارد عصا
بود لاله را در شبستان داغ — ز خون گرمی رنگ برکف چراغ
دعای قدح بست نرگس سبر — که از چشم زخمی نه بیند اثر
هواخواه گل بهر دفع گزند — زشبنم برآتش کذارد سپند
سحاب آب زد بر گریبان خاک — که بیدار گردید مستان خاک
شهید و گل و لالهٔ این چمن — سری برکشند از نقاب کفن
هوای شهادت مکرر کنند — بخون جگر دامنی تر کنند
زمین خواب عیشی عجب دیده است — که در بستر خواب نالیده است
زموج گل و سنبل تا بدار — زبوی دل آویز زلف بهار
زسانیده بر قصر گردون کمند — سر نشنه خاکساری بلند
چمن شعلهٔ حیرتی برفروخت — که در دیدهٔ برق نظاره سوخت
مذانم چه دید از گلستان خویش — که گل گشت چاک گریبان خویش
بدل غنچه اش از که دارد سراغ — که جمعیت بر بوی خویش دماغ
شد از جام عرفان مگر کامیاب — که در خود کند زور عیش شراب

Marfat.com

کندلالهٔ جام بحر عیان — گر از نقطهٔ ذات دارد نشان
بود یاسمین بسکه خورسند خویش — صبوحی کند از شکرخند خویش
اگر سبزه آئینهٔ حیرت است — خط شاهد گلشن وحدت است
همه حامشی ساز آهنگ خویش — همه مست در پردهٔ رنگ خویش
زهر جزو این باغ کثرت بهار — همان نشئهٔ وحدت است آشکار
زیکتار این جمله آهنگ باست — ز یک موج آب ایمه رنگ باست
بیا ساقی ای گلشن رنگ ناز — جگرخون کن عندلیب نیاز
مباش از دلم چون فغان بیخبر — چو اشکم مشو غافل از چشم تر
که درمانده ام از هجوم جنون — چو شبنم ز هر گل بگرداب خون
چو گل زخمی نالهٔ بلبلم — چو بلبل پریشان بوی گلم
چو کوکوی قمری الفت سرشت — شده شعلهٔ سبزه در یک کشت
چو کوکوی قمری الفت کمند — شده شعلهٔ سرو آهم بلند
ز هر حلقهٔ سنبل این چمن — خط جام پیداست در چشم من
صبا تکمهٔ غنچه وا می کند — گریبان صبرم قبا میکند
بشست از می عشرت هستیم — همین تیره بختی سیه بختیم
طرب میزند سینه بر تیغ ابر — چو برق از دلم میپرد رنگ صبر
هوا برمیان بسته تیغ سحر — چو شب برسرم گرد کلفت بسر
کماندار شاخ چمن بسته صف — دلم در ره تیره حیرت هدف
شکرخندهٔ غنچهٔ یاسمن — نمک میزند بر دل ریش من
رگ خواب گل پیچش سنبل است — سیه مستی حسن از کاکل است
گهی از گلم هیچ سودای جام — گه از سنبلم در تماشای دام
هوای بهارم کمند افکن است — نفس بر لبم بوی این گلشن است
بفصلی که رخسار پژمردگی — نگیرد بجز در رنگ افسردگی

Marfat.com

چو برگ خزان دیده افسرده ام — چو رنگ شکن خورده پژمرده ام
درین نوبهار طراوت اساس — که چون غنچه جمعست بال حواس
به پرواز حسرت چو رنگ گلم — پراگنده چون ناله بلبلم
نوای من افشای راز دلست — چو شبنم میم از گداز دلست
سیه گشت چون لاله دل در برم — سویداست دُردِ ته ساغرم
چکد حسرت باده از قالبم — چو جام از تمنا سراپا لبم
شد از بسکه در انتظارم وطن — چو چشم قدح ریخت مژگان من
در اندیشهٔ باده لاله گون — چو ساغر گذشت رسرم موج خون
ندارم سر و برگ عیش مدام — بود گردشم طالع دور جام
تصور کنم تا بکی — بیابان گلشن چاک قفس
چو ساغر مکن لفکارمیم — مده بیش ازین انتظارمیم
ز رگ گلم ساغر بیار — می صاف از نکهت گل بیار
که از فیض صاف بهار طرب — کند صبح عیشم گل از جیب شب
محال است نور شبستان هوش — اگر شمع مینا نشیند خموش
سواد عبارخ رنگ گل — بود روشن از عینک جام من
ز سیما نشیند غبار نگاه — خط ساغر اینجاست تا رنگاه
گل و لاله بی می نیاید بکار — که در صبح میناست فیض بهار
بیا ساقی ای نقد سودای دل — بیای شفای مرضهای دل
که سودا بلای مزاج من است — بیادام چشمت علاج من است
بزنجیر سودا ز بونم مخواه — دبستان مشق جنونم مخواه
نگاهی که هوشم به یغما برد — ز آئینه ام رنگ سودا برد
به بیتابی حیرتم ناگزیر — بزنجیر موج میم کن اسیر
درین نوبهار جنون انتخاب — که بالیده زنجیر چون موج آب

Marfat.com

جنون دارد از موج مستی سراغ — گل جام پیداست از نقش داغ
کنون جوش گلهای دیوانگی است — خزان گلستان فرزانگی است
فلک را که سودای جوش بهار — بسوز جنون کرده بی اختیار
طبیب سخن از افق سر کشید — که روغن ز بادام آخر کشید
زمین تا ز سودا نگیرد هوا — ز دامان گل کرده زنجیر پا
چمن تا پریشان دماغ دل است — نظر بند زنجیر داغ دل است
گلش چشم حیران نظارگیست — خط سنبلش موج آوارگیست
هوا هم بشور جنون آشناست — که زنجیر از نکهت گل بپاست
پی جلوهٔ حسن شور دماغ — جنون گشته آئینه پرداز داغ
جنون این زمان رهنمای دلست — نفس نقش زنجیر پای دلست
چو نبض از طپیدن ندارد قرار — بشورم چو زنجیر بی اختیار
ز داغ جنون نشئهٔ اهم در سراست — گریبان رسوائیم ساغر است
نشد چاک تا جیب صبح جنون — می از جام مشرق نیامد برون
گلی تا ز چاک گریبان نچید — چمن هم بکف جام عیشی ندید
گذشته است شور جنونم ز حد — نباشد جز این وقت رقت مدد
در این وقت کاشوب موج گل است — صراحی طرب نغمهٔ قلقل است
ز بس مانده ام بیدل و بینوا — ز سامان رنگ طراوت جدا
محال است عیشم میسر شود — دماغ امیدم ز می تر شود
مگر گردش چشم خون پرورم — دهد جلوهٔ گردش ساغرم
گل زخم میل شگفتن کند — کز و سینه ام گل بدامان کند
ندارد ازین بیش تاب خمار — بیاز سر من عذاب خمار
ندارد کنون خامشی چارهٔ — که چون غنچه دارم دل پارهٔ
نظر کن شکست ایاغ مرا — بدست آر صد دست و داغ مرا

Marfat.com

برنگ دلم نیش صد برگ نیست | بهر برگش از داغ غم الم است
اگر توبه بشکستنم شد گناه | ز بینای می عذر جرمم بخواه
تو چون توبه ام مشکن ای مست ناز | مشو سنگ آئینه حسن باز
شنیدم که صبحی ز فیض بهار | ببزم چمن بلبل بیقرار
ز جام تماشای گل بود مست | برافشانده از بال بر خویش دست
ز هر برگ گل بر جگر پیشه داشت | ز هر موج سنبل بدل ریشه داشت
بسر شور آشفتگی چون نسیم | دل از تیغ بیمهری گل دو نیم
سر شسته صفا جلوه چون روی گل | توانی ز خود رفت چون بوی گل
نگاهی چو شمع تحیر بدوش | ولی از رم نالهٔ سنبل فروش
چو شبنم هپروا ز حسن بهار | ز هر قطره بود آئینه وار
ز موج چمن زخمی صد خدنگ | ز رگهای گل رشته بر پا چو رنگ
چو آب از رگ و ریشهٔ گلشنش | نمود راهی ز خود رفتنش
گلی گر شدی همنفس با نسیم | دلش همچو منقار گشتی دو نیم
به برگ گلی یار گشتی چو خار | شدی چون پر و بال خود دانه کار
صبا تا گل ز غنچه آرد بدست | بچشم ترش رنگ دل می شکست
ز هر قطره شبنم که بر لاله ریخت | بکام تمنای او ژاله ریخت
ز دامان گل آتشی بر فروخت | که در پیکرش رنگ آرام سوخت
پر و بال آن شعلهٔ اضطراب | عنان داد از دست چون موج آب
ز بس شور در جان بلبل فتاد | چو پروانهٔ دل بر آتش نهاد
بخود داشت از بیخودی قلقلی | که تا گاه بشکست برگ گلی
چو طفلی که در وجد شوق سبق | بداسازد از روی صحف ورق
چو آن ناله کز وحشت اضطرار | ز بد لخت دل را بباد غبار
ز رنگینی ماجرا با غبان | بزخمش بر آورد خمار زبان

Marfat.com

که ای غافل از رنگ و بوی وفا — رسد تا بپا نقش پای جفا
بهم وصال این چه بدمستی است — بخوبان چه حرف زبردستی است
ز عشاق ترک ادب خوب نیست — ز اهل دل این نکته مرغوب نیست
بغیر از تو کز عشق لافم خطاست — کسی ز حمت خوبرویان نخواست
چو پروانه ترک تحمل کند — پرافشانیش شمع را گل کند
اگر بزم مستی طرب ساغر است — بخوان ادب نعمت دیگر است
ازین نکته مرغ چمن شد خجل — زد از ناله چاکی بدامان دل
چو بال ندامت بخون می طپید — چو اشک از نقاب نظر می چکید
خود از شرم در پرده دل نهان — ولی ظاهر ز موج خجلت ربان
که ای بیخبر طعنه بر من مزن — برین شعلهٔ شوق دامن مزن
بمستی گلی را اگر خسته ام — ز لخت جگر دستها بسته ام
ز تقصیر مستی گذشتن نکواست — که بیهوشی آئینهٔ عذر وست
پشیمانم از زشتی فعل خویش — ز رحم ندامت چو گل سینه ریش
ولیکن بمنجانهٔ اعتبار — غریبست بدمستی هوشیار
زمانی با نصاف همراه باش — ز بدمستی خویش آگاه باش
زمین گر شکست است برگ گلی — تو اکنون شکستی دل بلبلی
ز گل تا بدل فرق بی انتهاست — که دل ساغر محفل کبریاست
تو دل مشکن ای ساقی دلربا — که داری ز دور قدح مومیا
تو ای آبروی محیط کرم — دل قطره مشکن بموج ستم
درستی است در جیب فرمان تو — شکستن بود ننگ دامان تو
گل توبه گر من شکستم رواست — ز صاحبدلان دل شکستن خطاست
بیا ساقی ای محرم راز دل — ز هر ساغر آئینه پرداز دل
که در تقوی و زهد وا مانده ام — وزین نسخه درس ریا خوانده ام

Marfat.com

گشادی ز تقوی نشد حاصلم — چو ذکر حق از سبحه پا در گلم
ز سجاده بر خاک دارم وطن — ز محراب سنگی است در راه من
رد اسایهٔ غفلتم بر سر است — عصایم بکف اژدر دیگر است
خوشا روزگاریکه پیش از ظهور — بمیخانهٔ فیض دارد حضور
چو دردی ز سجده دایمی — بمینای می داشتم محرمی
کنون از حقیقت ندارم اثر — ز حرف لب ساغر بیخبر
کرامت کن ای نشئه پرداز راز — شراب ورع سوز تقوی گداز
مگر زین کدورت رهاند مرا — بصاف حقیقت رساند مرا
که چون نشه پرواز مستی کند — چو صهبا براهت پرستی کند
بروز اهدنا تو به کم کن بیان — نگهدار از طعن مستان زبان
چه لازم ز دن شیشه ما بسنگ — سراپا شکستیم چون موج رنگ
درستی ندارد خط اعتبار — شکستی است گر توبه آمد بکار
درستی درین عرصه بی دودیست — پچیدن گل زخم نامردیست
درستی ز مینا و ساغر خوشست — شکستن ز اسباب دیگر خوشست
بهاریکه صد رنگ از و گل دمید — ز جیب شکست خزان سر کشید
ز خامی برآید ثمر چون شکست — بکار دل آمد گهر چون شکست
ز جان کندن طبع شهرت گزین — شکستی است خط امان نگین
کسی در جهان طبع آرام بست — که خون کرد خود را سراپا شکست
کلاه از شکستن شود سرفراز — شکستن دهد زلف را بال ناز
شکستن بود ساز و برگ نوا — بلند است دست شکست از خدا

حکایت بر سبیل تمثیل

شنیدم که شیخ زمان بایزید — بشبی داشت با عشق خلوت و شنید
بمجمر حضور تجلی شهود — خیالش نقاب تمنا گشود

Marfat.com

که یارب چه آرم من بوالفضول — که یابد درین بزم رنگ قبول
ندا آمد از حضرت ذوالجلال — گر فرش است اینجا بهار کمال
ز جنس عبادات علم و عمل — مهیاست این کشور بی خلل
کمال ترا کس خریدار نیست — متاعی بجز نقص در کار نیست
ز جنس شکست آنچه پیدا شود — برین آستان قیمتش وا شود
شکست تو اینجا درستی تماست — که بحر کرم سر بسر مومیاست
محیطی که رنگ گهر نقش بست — نخواهد ز امواج غیر از شکست
بر آن گل کند گریه ابر بهار — که رنگ شکستن نکرد اختیار
خدا را اگر حق پرستی تو هم — مکن در حق توبه چندین ستم
ز نقد درستی چه داری بدست — که شد توبه ات بی نصیب از شکست
ترا گر سر می نوشیدنست — در آزار ستان چه کوشیدنست
غبارت سواد رخ پاک ریخت — بچشم قدح مستیت خاک ریخت
بچشمت چرا شیشه را رنگ نیست — نگاه تو آخر گن سنگ نیست
چرا پنبه گوش مینا شوی — چه باشد اگر از سرش وا شوی
مشو غافل از نشئه ساز ما — چه گردی گلوگیر آواز ما
ترا نیست از راز هستی خبر — وگرنه بچشم معانی نظر
خط جام باشد کمند یقین — رگ ساز ما ریشه اصل دین
چنین میدهد اصل فاتون صلاح — که در شرع باشد مثلث مباح
برآواز چنگ آرمیدن خوشست — ز پیران نصایح شنیدن خوشست
ز شور نی ارسان نباید گذشت — ز آه ضعیفان نباید گذشت
ز دف چون صدا کی توان گشت دور — بود خدمت پوست پوشان ضرور
ز صوفی و تسبیح و مینا و جام — توان یافت فیض حضور مدام
خط جام صهباست زنجیر دل — خیالش چنان نقش تعمیر دل

Marfat.com

محال است بی نشه پایندگی — که بی روح مشکل بود زندگی
نغفلت نباید گذشتن زمی — که شد کل شئی من الماء حی
شود روشن از جام گیری بدست — که ساغر پرستست یزدان پرست
کسی را که راهی بفرزانگی است — گذشتن ز انصاف دیوانگی است
کمند از رگ موج صهبا کند — خط جام را دام دلها کند
ازین دام فکر رهائی کراست — بدل حسرت نارسائی کراست
چو مطرب شود جلوه گر ناگهان — بدست از نی و چنگ تیر و کمان
سر برزخ خویش گیرد زدف — دل کیست کانجا نگردد هدف
تو معذوری ای زاهد بیخبر — که در بزم مستان نداری گذر
تو در خلوتی مست و بیم و گمان — چسان یابی از ذوق مستی نشان
دلت کی ملایم کند اشک پاک — که آتش ندارد اثر زیر خاک
چه داری ز نیرنگ حسن و جمال — نظربازی از کور باشد محال
بیا ساقی ایکام بخش امید — بیا ای سروش ترنم نوید
بده مژده عشرت باده ام — ز غم کن چو بوی می آزاده ام
کشیدم ز بس ساغر انتظار — نهنگی است شوقم بجز خمار
ز حد رفت سوز دل ناتوان — چو نی عمر من گشت صرف فغان
زمانی تغافل فراموش کن — بشی از تمنای دل گوش کن
کنون در خور کام من جام نیست — چو من تشنه قلزم آشام نیست
نگردم بهر جرعه گرم خموش — ز هر قطره دریا نیاید بجوش
بگشت تمنای من آب داد — می از ساغر دور گردان بداد
مگر از خم بیکرانم شراب — که بنشیند این شعله اضطراب
بیا ساقی ای قلزم معرفت — محیط حقایق خم معرفت
انان می که آفاق مینای اوست — جهان ظرف نقش تمنای اوست

Marfat.com

ازین باده تا برده رنگ اثر — سر شکست در دیدهٔ شیشه گر
بسودای همظرفی این شراب — تهی کرده قالب محیط از حباب
کند چرخ هر صبح ازین آگهی — که دوی خود از تخم انجم تهی
بمن ده که از حیرتم ناصبور — ز دل کرده ام تخم او ها م دور
بود تا یکے در تمنای می — پر از آرزو ظرف سودای می
بدور تو ای آفتاب سخا — من خسته بیدل بینوا
بجام می عیش غم میخورم — چو با ور ندارے قسم میخورم
بسرجوش صهبای خم ازل — بکیفیت نشئه لم یزل
بست قدح نوش اسرار ذات — بخمور مدهوش دُرد صفات
بدست سبوی می سرمدی — بپای خم عالم بیخودے
بگوش صراحی صاف وفا — بچشم ادب سنج جام حیا
بنفی صفات گلستان وهم — باثبات ذات متراز فهم
بوحدت پرستان روی نگار — بکثرت خیالان گیسوی یار
بصاف رُخ صبح سیمای او — بدور خط جام پیرای او
بحُسنی که در محفل کائنات — عیانست از پرده های صفات
بروئی که والشمس تفسیر اوست — بموئی که والیل تعبیر اوست
بخاکی کز و یافت آدم نمو — بباد یکه یعقوب ازو برد بو
بآبی کز و خضر دارد نعیم — بناریکه افروخت شمع کلیم
بسرسبزی گلشن آرزو — بگلهای وارسته از رنگ و بو
برنگینی جلوهٔ گلرخان — با مواج بیتابی عاشقان
بخطی که دلرا بود دام راه — بگردیکه خیزد ز راه نگاه
بآئینهٔ شوق تمثال اشک — بپروانهٔ بی پر و بال اشک
بذوق طپشهای مرغ نفس — بشوق تماشای چاک قفس

Marfat.com

بصبریکه بیطاقتی کار اوست — بنجلی که سنگ ستم بار اوست
بعمریکه کردند وصلش خطاب — ببرگی که از هجر دارد نقاب
بگلگونهٔ چهرهٔ اشتیاق — بعنابی اشک چشم فراق
بهوشی که دارد سر بیهوشی — بحرفی که دارد لب خامشی
بجروح طبعان پاس ادب — به بسمل نژادان اشک طلب
باظهار موج گلستان شرم — بگل کردن تهمتستان شرم
بگردن کشیهای بالای ناز — بافتادگیهای زلف نیاز
بچاکی که حرمان شکر خداوست — بجیبی که با چاک پیوند اوست
ببزمیکه خنجر بود ساغرش — به بحریکه پیکان بود گوهرش
ببزمی که خونست صهبای او — بباغی که زخمست گلهای او
برقص نفسهای وحشت بچنگ — بپرواز بال سبک سیر رنگ
بجمعیت غنچهٔ دلفگار — بوجد طرب خیز بوی بهار
بمرغی که پرواز او دام اوست — بدامی که آزادگی نام اوست
بعزلت گزین لباط حیا — بخاموشی اندیش و حرف خطا
بجوشی که در چشمهٔ زندگیست — بموجی که در بحر نا پیدکیست
ببوئی که در غنچهای دلست — بداغی که خلخال پای دلست
بسوزیکه در اختر بینش است — بآبی که در گوهر بینش است
بحسرت نگاهان حسن خیال — بحیرت پرستان فکر وصال
بتمکین بیطاقتی صبر کوش — به بیتابی صبر طاقت فروش
بگوشی که بر گفتگوی کسی است — بچشمی که حیران روی کسی است
بجسمی که با خاک هم بستر است — بذرویکه فارغ ز دود سر است
به آبی که از وحشت آماده است — بسرویکه چون ناله آزاده است
ببرگ گلستان داغ جگر — بسیر خیابان تدنظر

Marfat.com

بخاصیت صافی سینہا — بہموارے آب آئینہا
بپروانہ آب آتش وطن — بشمع نگاہ تحیر فکن
بطوفان مژگان دریا خروش — بہرق زخود رفتن رنگ ہوش
بدو دیکہ از سینہ خیزد اگر — شود بال پرواز لخت جگر
بچشمی کہ تا شمع دل برفروخت — چو آئینہ دامان مژگان بسوخت
بشوخی کہ رہ کردہ در چشم من — نگہ زیر دیوار مژگان وطن
باشکی کہ از دیدہ ریزد اگر — شود تکمۂ جیب مژگان تر
بچینی کہ دارد کمند نگاہ — بتاریکیہ پیداست از زلف آہ
بجوہی کہ در سوی امید ویم — ز تیغش دل کوہکن شد دو نیم
بدشتی کہ مجنون حیرت نظر — ز دامان او کردہ چاکی بسر
بساز یکہ آواز گم کردہ است — ببالی کہ پرواز گم کردہ است
بہ تیغی کہ در عرصہ گاہ نیاز — بود جوہر غمزۂ آب ناز
بہ تیریکہ در گوشۂ استخوان — غبار دل انگیز دارد مغان
بسودائیان پریشان نظر — بژولیدہ مویان دود جگر
بصبح طرب جلوۂ نوبہار — بخاکستر خرمن اعتبار
بہشتی کہ سرچشمۂ آرزوست — بعالم کہ آئینۂ رنگ و بوست
باشیا کہ نخجیر دام دل است — بگردون کہ دوری ز جام ولست
بہیگرنگی خون کہ در جسمہاست — بتوحید ذاتی کہ در اسمہاست
بمعموری عالم معرفت — بویرانی عمر غفلت صفت
بمشاطۂ عیش یعنی شراب — بآئینۂ وہم یعنی حباب
بموجود موہوم یعنی کہ من — بمعدوم معلوم یعنی دہن
بہ تسبیح اشک و بتذکیر آہ — بہ تعلیم حیرت بدرس نگاہ
باظہار دانش بسودائے خام — بمجنون عاقل بآہوئے رام

Marfat.com

بجهل و بغفلت بنسیان و وهم — بدرک و بدانش بعرفان و فهم
بخطی که در فکر فرزانگی است — بعقلی که در کسب دیوانگی است
بصید اسیر کمند نگاه — بدلبند زنجیر زلف سیاه
بصیادی معنی دلپسند — برم کردن مرغ فکر بلند
بنازک خیالان بزم کمال — بجوهر فروشان تیغ جمال
بفطرت بلندان دانش غلام — بزیور نگاران حسن کلام
باسرار سبحان علم قدم — بخلوت طرازان بزم عدم
بدریانوردان موج لقا — بساحل نشینان گرد فنا
بآسودگیهای پای طلب — بعاجز بیانی حرف ادب
باشفتگیهای رنگ جهان — بانواع اوضاع اهل زمان
بشیدائی طبع شیدای من — برسوائی عشق رسوای من
بصبحی که آئینه روی تست — بشامی که در چین گیسوی تست
بجرمی که عفو است گویای او — بعفوی که حرم است رسوای او
بفیضی که در نوبهار بیان — بمرغ سخن داد بال زبان
بفضل کریمی که جان میدهد — بعرض تمنا زبان میدهد
که بی باده عمری جگر خورده ام — بعمری که برفی بسر خورده ام
ازان نشئه فیض عرفان سند — وزان آب و رنگ حیات ابد
بمن دود که مستانه آیم بجوش — نباشم چو آهنگ مستی خموش
زموجش زبانها مهیا کنم — چو ساغر ببستی سخنها کنم
زنیرنگ اسرار دستان زنم — در بزم ساغر پرستان زنم
دهم عرصه وصف میخانه — که حرفیست زو نقش پیمانه

دورساوس بزم نیرنگ خط لوح خیال

نه میخانه دریای وحدت کنار — نه میخانه صحرای کثرت غبار

Marfat.com

فضایش تمنای آغوشها — غرایش ز خود رفتن هوشها
محیطی که اندیشه گرداب اوست — طلب جنبش موج بیتاب اوست
کدورت ز هستی است آب و گلش — ز خود بر کنار آمدن ساحلش
صدف نقش لبهای بی گفتگو — گهر رنگ و لبهای بی آرزو
نه میخانه نیرنگ بزم قدم — نه میخانه آئینه دار حرم
بصورت بنای جنون آسمان — بمعنی عباد تکده رهستان
دو عالم برین آستان شهود — چو مستی جبین سای شوق سجود
خمش هر یکی عارف راز حق — ز سر تا بپا بحر تمکین سبق
همه سینه بر خاک عجز و نیاز — ولی جمله گنج گهرهای راز
همه سبحه گردان راز دلند — همه در وضو کدار دلند
بگنج گریبان دل روشنان — دو عالم بمحراب زانو نشان
سبویش رسانیده دستی بگوش — بآهنگ تکبیر گرم خموش
که باید کنون قامت آراستن — بجهد از سر هوش برخاستن
پی وعظ پردازی چنگ و نی — دو دانشه بر منبر موج می
که مستی است امروز عشرت سروش — نباید حدیث خرد کرد گوش
در سجده غیر تاوا کنند — خم شیشه محراب پیدا کنند
که در بزم می سرکشی خوب نیست — زمینا بجز سجده مطلوب نیست
لب جامها جمله الحمد خوان — صراحی همه قل هوالله بیان
می صاف او رنگ اثبات ذات — ز دردش عیان بوی نفی صفات
ز اسرار وحدت قدح بر کف است — بیک چشم حیران وجه الله است
ز می گردن شیشه آمد پدید — خط نسخه اقرب حبس الورید
برافتد اگر پرده از روی کار — کند هر خمش کنت کنزا آشکار
نه میخانه اوج کمال ظهور — نه میخانه فیض بهشت سرور

Marfat.com

فلکت داغ از سینهٔ بیدلش — چمن صفحه از پرسملش ۲
مرا دآمدهٔ صیدستان او — طرب بندهٔ می پرستان او
بخاکت درش او جبه جبهه سا — فلکها همه حلقهٔ نقش پا
سواد دو عالم در آن پیشگاه — چو مژگان بود زیر دست نگاه
صبا فرشش راه تمنای او — صفاها محو رنگ تماشای او
چراغش دم گرم روشندلان — حصیرش خط جبههٔ کاملان
تماید ز نور تجلی نقاب — گل صبح آویزش آفتاب
بساطش چو آئینهٔ روی حور — ز موج صفا جام لبریز نور
ببحریکه آئینهٔ جستجو است — لب جام او ساحل آرزوست
رصدق طلب نقش صهبای او — غبار هوس سنگ مینای او
میش فارغ از آب و گل گشتن است — خط ساغرش گرد دل گشتن است
نه میخانه صبح سعادت نقاب — نه میخانه سرچشمهٔ آفتاب
اساسش چو نام حرم پایدار — بنایش چو عهد قدم استوار
میش نشئه پرداز آزادگی — چو آئینه مینای او سادگی
عروج سخن حرفی از پایه اش — بلندی سرافراز در سایه اش
بدرگاه او سجده ها خاک روب — بخاکش سر سجده ها پای کوب
وراو است از بسکه نور اکتساب — بود حلقه در گوش آفتاب
مژه نیست در دیدهٔ اخترش — نه بیند کسی بستگی از درش
غباری کزین آستان کم شود — بگردون می جام انجم شود
اگر دودی از مجمرش سر کند — فلکها ز هر حلقه سر برکشد
بچشم یقین رفعت هر چه بست — بمینای او چون قدح زیر دست
چو آئینه از گاه دیوار او — نماید خط دست معمار او
زمینش بساطیت رفعت پسند — هم از فیض او نشئه گردد بلند

Marfat.com

درین محفل از خط جام و شراب — کمندیست در گردن آفتاب
زکیفیت طوف او دمبدم — بگردش چو پیمانه نقش قدم
نگه تا بدیوار او دیده است — سیه مست چون سایه غلطیده است

صفت خراباتیان

مقیمان این بزم الفت بهار — بفطر طبایع چو می سازدار
چو ساغر همه فارغ از گفتگو — همه دست بر سر بزنگ سبو
همه با دل گرم در اشتلم — سری در گریبان حیرت چو خم
چو مینا همه مایل بندگی — خط جبهه شان سترافکندگی
ز قید عبادات رسمی برون — بدرس اشارت همه ذوفنون
همه چون غناصفدر آرزو — چو آزادگی جسته از رنگ وبو
مبرا ز اقبال نفی و صفات — بنفی صفت هریکی عین ذات
ز کیفیت رنگ تمکین شان — نگه سرخوش رطلهای گران
چو ابروی خوبان تواضع سرشت — چو چشم نکویان حیا سرنوشت
ادب بر بساط سخن پیش رو — بپاس مروت نفسها گرو
همه نکته سنج خموشی کلام — زبانها چو امواج گوهر بکام
همه عالم دفتر سادگی — همه خط شناسان آزادگی
همه در فن فقر چون آسمان — برافشانده از رنگ گرد جهان
همه بیقراران مست خراب — ولی بیصدا همچو موج شراب
چو رنگ چمن هریکی می پرست — چو اوراق گل جمله ساغر بدست
بفهم و ادا همچو من تیز هوش — چو نظاره بیتاب اما خموش
بلطف و کرم چون وفا استوار — بعیب و خطا چون حیا پرده دار
شهود ازل نشئه کام آن — کمند حقیقت خط جام آن
همه فارغ از رنگ امید و بیم — بمیخانه چون بوی صهبا مقیم

Marfat.com

نه میخانه فردوس گوهر سرشت — نه میخانه جوش بهار بهشت
ز لبهای مخمور و مستان او — بخمیازهٔ گل گلستان او
طلسم فریب جهان منظریست — که هر جام او عالم دیگریست
قدح سایه بزمش کل آفتاب — فلک راهبش شیشه پرخون حباب
جهان نقطهٔ از خط ساغرش — فلک چشمی از روزن مجمرش
گذار تمنای گل شیشها — طپشهای دل قلقل شیشها
دل صاف سرجوش صهبای او — سراغکندگی دُرد مینای او
کدویش بجز طبع آگاه نیست — که تخم عمل را در و راه نیست
دم مطربش نغمهٔ یارب است — فضایش همه وسعت مشربست
ز سوز جگرها نمکدان او — جبینهای فرش ادب خوان او
دم بیخودی صبح عید نجات — سیه مستی آنجاست شام برات
بعالم که هم نقش ویرانه است — اگر خانه هست میخانه است
همین خانه عشرتکده زندگی است — همین منزل آغوش پایندگیست
درین محفل آرام عمر است و بس — تسلی در آئینه دارد نفس
بچشمی که از بینش کلفت است — خرابات معمورهٔ الفتاست
توان از سر الفت جان گذشت — ولیکن ز میخانه نتوان گذشت
که از پردهٔ ساغر و شیشها — بدوش شکست دلست این بنا
کرا میل رفتن بود زین مقام — که چاهست در هر قدم نقش دام
اگر تو به آهنگ رفتن کند — عصا از صدائی شکستن کند
بتحریر وصفش زعجز رقم — کشد خط به بینی زبان قلم
بتوصیف این بزم دعوی گداز — نفس چون دم صبح شبنم طراز
بود محو حیرت درین بزمگاه — طپیدن در آغوش بعض نگاه
چو خاموشی ساز آهنگها — چو گل ساغر گردش رنگها

Marfat.com

در صفت خم

سپهر از حجاب خمش گشته آب
که داغست از خشت او آفتاب

نه خم آفتاب تجلی شرار
محیط کمال آسمان وقار

شکن آشکار از آثار او
بزرگی نمایان ز اطوار او

دل روشنش بحر گردون حباب
گریبان او مطلع آفتاب

نهنگی که بحرش بکام اندر است
محیطی که هر قطره اش گوهر است

ندارد چو بحر از کدورت نشان
بخود سایهٔ خویش دارد نهان

خمیر گهر می سزد لالهٔ او
که چون سایه محواست در پای او

ز بس رنگ اسرار پوشیده است
چو دریا بلب خاک مالیده است

بهار می از شکرش گلفروش
چو گوهر کزومیزند لاله جوش

فلاطون دانش بفکرش کم است
به خم آسمانی پر از انجم است

چه خم آن سرشتهٔ عقل و هوش
کز و مغز مستی است ادراک جوش

ز تمکین آن بحر جاه و جلال
چو صحرا بکف نیست مست خیال

از و بر مستگی تا گشایش بدل
در و عقده خاک چون باده حل

طلسم حیا نیست مستی پناه
می و شیشه و جام را قبله گاه

در صفت جام

بود موج می تیغ میانیام
سپردار آن سینهٔ صاف جام

قدح کاسهٔ سر گذارد به پیش
برد آب ازین تیغ پرخون خویش

صراحی زند قلقل از جوش مل
قدح گوید شش دم مزن لاتعقل

که این بزم آئینهٔ بیهشی است
بلیش چون حیا سرمهٔ خامشی است

منم بندهٔ حلقه در گوش جام
که لبریز می باد آغوش جام

ادا میکند چشم جام از حجاب
سخنها بابروی موج شراب

برنگ قدح بیزبانی کجاست
باین خامشی باده دانی کجاست

Marfat.com

قدح مرغ دست حریفان خوشست ز امواج بال و پرافشان خوشست
صدای لبش نغمهٔ نی بس است دُر گوش او قطرهٔ می بس است
درین خانه از جام روزن بس است دل از پرتو باده روشن بس است
قدح نیست مرآت معنی نماست که موج میش جوهر هوشهاست
قدح نرگس پرخمار کسی است خط او بغیر از خطا سرمه ایست
قدح چشمهٔ موج اسرار کیست قدح دیدهٔ لخت بیدار کیست
شده بزم سنگ از شکوه خمش عقیق آب گردیده از ساغرش
بخاموشی استاد اهل سخن بجیرانی آئینهٔ حال من
لبش کرده می از حباب آشکار که آرد تب گرم تبخاله وار
زمی نیست یکدم جواب آشنا چو چشمی که گردد بخواب آشنا
گل تازه روئی که تاریخ نمود ز رنگش نگه بوی مستی ربود
کفش کز صفا نیست ناخن بدوش بود چنگل باز در صید هوش
بشور تنعم خموشی گزین تهی دستی او نوا آفرین
جبین آفتاب ضیا منزلش هجوم هلال است دور لبش
نزاکت ز بس رهبر ساغر است چو لب شیر او با لب دیگر است
جمال سخن راست آئینه دان چو کل ساغر رنگ را آشیان
جلا بخش آئینهٔ بی غمی درعیش را حلقهٔ خرّمی
همین حلقه دامیست عشرت نفس همین نقطه پرگار دور است و بس
ز نذگر ز موج می دور پیش بود همچنان مرکز خط خویش
خرابات بحر طرب گوهر است که گرداب او گردش ساغر است
اگر شور این بزم بیند بخواب شود حیرت آئینه اضطراب
ز رشک تماشای این بزمگاه تماشا کز و بست دست نگاه
ببزمی که از رفعتش بر زمین نگه سجده ریزد ز خط جبین

Marfat.com

مناسب جام و مینا

خوش افتاد در چشم اهل شهود — ز ساغر قعود و ز مینا سجود
صراحی سوی قبلهٔ جام مُل — بهر سجده سازد ادا چار رکن
شب و روز از شوق محراب جام — گهی در سجود است و گه در قیام
قیامش ز دل شعله انگیختن — سجود از نظر رنگ دل ریختن
بود قلقل او اشارت پیام — که بیخون دل سجده باشد حرام
نماز تو با دیدهٔ اشکبار — چو مینای خالیست بی اعتبار
چرا زاهدا نزد ما پرور شک نیست — که یک سجده اش خالی از اشک نیست
نباشد اگر هوش رفعت کمند — سر و گردن جام و مینا بلند
بگلزار میخانه ساغر گلی ست — که هر قلقلش شیشهٔ بلبلی ست
صراحی است فانوس شمع شراب — قدح بال پروانهٔ اضطراب
بهار طرب رنگ صهبا بس است — قدح قمری و سرو مینا بس است
بمینای می جام همدوش نه — باین غنچه شبنم هم آغوش نه
بمینا قدح دست و گردن خوشست — دل صاف با چشم روشن خوشست
ز جام است اسرار مستان عیان — بود مهر مرآت گردون کشان
نهالیست مینا بباغ جمال — که جامست برگ گل این نهال
بهر جا زند ساقی عیش کیش — ز مژگان خود برگ سینه نیش
شود طینت خویش دل صاف جام — نسنجد میزان ادراک عام
کشد تا براق کلفت رقیم — بود جام و مینا دوات و قلم
بدریای پرشور بزم شراب — زمینا و جام است موج حباب
برد جام می حکم مینا ببر — که گوش است تیغ زبان را سپر
سخن کز لب شیشه بیرون شود — بگوش قدح تا رسد خون شود
لب شیشه از جام شیون طراز — ز داغ جگر نالهٔ گردن فراز

Marfat.com

درین بزم نیرنگ حیرت مقام — بلندی و پستی است مینا و جام
بمینا ز ساغر نظام است و بس — سر و گردن شیشه جام است و بس
حدیثی که از جام و مینا کنند — بیان کمالات صهبا کنند
درین پرده ها نیست غیر از شراب — که مظروف از ظرف دارد نقاب
بساغر بود موج صهبا خموش — که تا رگ گل ندارد خروش
ولی باده را نیست در شیشه صبر — بود نامه همه قطرهٔ چشم تر

در وصف صراحی

صراحی سپهریست عالیجناب — بود پینه اش صبح می آفتاب
صراحی بگویم پریخانه ایست — که هر مست سودای دیوانه ایست
پری گر نباشد می فتنه جوش — چرا سایهٔ او شود برق هوش
ز سنگ است در طبع مینا خلل — که خیلی پری دارد اندر بغل
نرفتست سودای سنگ از سرش — شکست دل از تخم دارد برش
صراحی نهالیست مستی بهار — شکوفه است از پینه اش آشکار
نهالش ز خشکی نگردد خراب — که موج صفایش کند کار آب
دل صاف او کلفت آگاه نیست — درین آئینه زنگ را راه نیست
سراپایش آئینه دار صفاست — اگر رنگ کلفت نگیرد سجاست
که این دلفریب صراحی لقب — خطائی نژاد یست چینی نسب
رگ گردن او نه از جاهلی است — همان موج دریای روشندلیست
برنگیست مشهور در هر مقام — صراحی بچین و حلب شیشه نام
سر غم چو زد میش زیر پا — کف نشئه را گردن او عصا
نی از قلقلش کرد کسب خروش — که چون نشئه زد نغمه بر قلب جوش
صراحی که آب رخ گفتگوست — گدا از جگر رنگی از حرف اوست
شب و روز چون ساغر سحر فن — ز خون دل خویش راند سخن

Marfat.com

چو روشن خیالان معنی پسند — کند ظاهر از شه فکر بلند
سحاب طرب بحر گلزار جوش — دم قلقلش رعد عشرت خروش
سحابیست این خضر معنی نشان — که از چار قل شد رباعی بیان
کلامی که از طبع او کرد گل — مربع نشین گشته از چار قل
صراحی که از عشرت آماده است — نه کلفت کشد نه زچین زاده است
که از فیض طبع شکفتن قرین — نشد آستینش هم آغوش چین
اگر بر سرش افکند سایه مو — بزیر سیاهی است آواز او
نیاید کدورت دل روشنش — سیه تاب تیغی است موبر تنش
چه اسرار در صبح اظهار اوست — که اندیشه موشب تار اوست
از و ساغر کلفت آمد بچنگ — وز و باغ عشرت کند کشت رنگ
گلو شیشه را پنبهٔ بر سر است — که آرایش باد خاکستر است
نباشد باین آبرو هیچکس — که خون دلش صرف رنگست و بس
نه مینای می پنبه دارد بگوش — کف آورده بر لب محیط خموش
بدورش نه بیند الم هیچکس — که میناست خضر مسیحا نفس
چه صبح است کز طبع فیض انتخاب — نفس باشدش لمعه آفتاب
غباریست در کوچهٔ زخم خون — شود در گلویش نفس لاله گون
زاشک جگر رنگ او صبح و شام — چراغی است روشن بمحراب جام
بپا آبله نیست جز ساغرش — که بیخون دل نگذرد از سرش
زنازکدلیها بود روز و شب — ز بوی میش جان شیرین طلب
بعشرت نشد عافیت حاصلش — شکستی است از موج می در دلش
بسر پنبه و شوق داغش گلست — شکست صدای دلش قلقل است
ز موج می آنجا که خیزد صدا — شکست دل اوست چو هر نوا
ازین سرمه در گلشن روزگار — سراپا گداز دل آمد ببار

Marfat.com

با آب و گلش دُردی آمیخته است
که تا دم زند رنگ دل ریخته است

ز صافی چو آئینه بے غبار
توان دید زار دلش آشکار

زهی طینت می پرستیدنش
که بی رنگ می نیست خون در تنش

ز بس بزم خوبیست اطوار او
نباشد بجز پنبه دستار او

شب و روز مینا بزم حجاب
کند پنبه را بر رخ مے نقاب

که هر کس بدل دارد از فقه جوش
بوضع ملایم شود عیب پوش

سراپای مینا بود یک زمان
که ای کج خیالات غفلت نشان

چو مینا جهان جمله رنگ هواست
همین راستی استقامت نماست

برش بر نتابد خیال خروش
ز غوغای دل پنبه دارد بگوش

ز اکت پرستار رنگ دلش
صفا چون گهر موج آب و گلش

سحر سینه چاک گریبان او
شفق بسمل رنگ دامان او

مگو شیشه صبحی است پشنبم خون
که از پیکرش میچکد رنگ خون

خموشی است آئینه مشربش
نفس موج خون میشود بر لبش

گلوی بریده ندارد زبان
مگر جوش خونش شود ترجمان

ندانم چه دیده است ازین انجمن
که شد موج اشکش زبان سخن

حکایت

قدح کرد روزی زمینا سؤال
که ای از تو روشن دل و جد و حال

قد دلکشت سرو گلزار فیض
دل روشنت صبح اسرار فیض

لبت از چه رو در سجود و نیاز
شود چون گل از خندهٔ عیش باز

اگر این نماز است قهقهه چراست
وگر سهو باشد سجودت کراست

ز مشل تو پیر حقیقت نما
نزیبد براه طریقت خطا

ز روشندل این شیوه سهلست سهل
که از راستان کج خرامیست جهل

باین رنگ طاعت ندیده است کس
بقهقهه نماز اختراعست و بس

Marfat.com

صراحی زغیرت سخن سازشد — بخون جگر نکته پردازشد
که ای چشمت از نور عبرت تهی — نداری زاوضاع دهر آگهی
همه چشمی و نیستی دیده ور — همه گوشی و از جهان بیخبر
نماز چنین گرچه عین خطاست — اگرچون منی میگذارد رواست
که از سجدهٔ حق درین انجمن — شده عالمی تشنهٔ خون من
چو خواهم رکوعی بجا آورم — برآرند از پشت به مغز سرم
بگیرند در سجده حلقم چنان — که خون جگر ریزدم از دهان
مدام این گروه ندامت مآل — شمارند بر خویش خونم حلال
که داد است بر قتل مینا صلاح — که گفت است خون مصلی مباح
ازین غم بدل خون نه بندم چرا — براو ضاع دنیا نخندم چرا
بیا ساقی ای مقصد خاص و عام — زباندان اسرار مینا و جام
ازآن می که سرمایهٔ آگهی است — بمن ده که ظرفم زعرفان تهی است
مگر یابم ازبوی وحدت نشان — که حیرانم از وضع رنگ جهان
زدوران گیتی دلم ساده نیست — زعدلش غنا عبرتی داده نیست
زنیرنگ عدلش نظرها پرآب — زبیداد ظلمش جگرها کباب
نیم از محبان دنیا که من — دهم شکوه دستگاه سخن
اگر شکوه هست ازآشناست — زبیگانه حرف شکایت خطاست
به بیگانه باشد جدل ننگ من — چو گل جیب خویش است درچنگ من
چرا دفتر این و آن واکنم — خط صفحهٔ دهر سیه اکنم
درین لفظها معنی غفلت است — همه رنگ آئینهٔ وحدت است
ازین هرزه گوئی چه فخر و چه لاف — همان به که بندم زبان گزاف
چو ساغر کنم می کشی اختیار — چو مینا زنم خنده بر روزگار
خورد برهم این دفتر گفتگو — که شد غیر هم لفظ و معنی درو

Marfat.com

بسوز د پر و بال نشو و نما — کز و فرع و اصل است از هم جدا
چه دنیا همه امتیاز دوئی — شکایت چو آهنگ سازد دوئی
سیه باد آئینهٔ امتیاز — که تفریق از و یافت نازونیاز
وگرنه می و جام و مینا یکی است — درین جمله جز رنگ یک نشئه نیست

حکایت

یکی لوح آئینه در دست داشت — ولی در تماشای آن مست داشت
شب و روز خود را بخود می نمود — چو شبنم نظر باز صد رنگ بود
بصد جلوه عکسش گشودی نقاب — گهی در تبسم گهی در عتاب
گهی گوهر افروز درج دهن — گهی گلفروش بهار سخن
گه از خانهٔ الفت صلح و کین — زچین نقیبند تبسم جبین
گهی از ادا چشم طاقت گداز — گهی از حیا مهر شبنم طراز
گه از شادی آئینهٔ نوبهار — گهی از الم دشت کلفت غبار
همیکرد با عکس عمری نثار — در آغوش وهم و رفیق خطر
ز عکس خود آئینه غیر داشت — گل و حد تنش ریشهٔ سیر داشت
چو گیسو گرفتار زنجیر خویش — چو تصویر حیران تصویر خویش
که ناگاه گم گشت آئینه اش — تو گوئی که گم شد دل از سینه اش
زد از ناله در جیب آرام چاک — چو اشک از طپیدن بسر برد خاک
شکست دلش همصدا شد بآه — جهان شد بچشمش چو مژگان سیاه
بر بیطاقتیها بهر سو شتافت — نشانی ز گم کردهٔ خود نیافت
چو مردم ز حالش خبر یافتند — معما ز اسرار بشکافتند
بگفتند آن لوح آئینه بود — که هم بر تو نقش ترا می نمود
اگر دیگر آئینه پیدا کنی — همان جلوهٔ خود تماشا کنی
ازین رمز طالب خبردار شد — ز خوابی که میدید بیدار شد

Marfat.com

سهی بُرد در دیدهٔ فهم خویش — خجل شد ز اندیشهٔ وهم خویش
وگر روی آئینه هرگز ندید — گلی از بهار تو هم نچید
یکی گفت این انفصالت چراست — ز آئینه زنگت ملالت چراست
بگفتا که یکچند ازین پیشتر — بنادانیم بود عیش دگر
رسیدم چو بر معنی خویشتن — همان آئینه بود دیوار من
سراپا دو رنگی بدل مینمود — بیکتائی من خلل مینمود
پی خودنمائی اگر میدوم — ز یکروئی خود دور و می شوم
گل باغ وحدت کنون بشکم — دو باشم بمعنی چرا چون یکم
بیا ساقی ای نشئهٔ وحدتم — شرار افکن خرمن غفلتم
ازآن می که غفلت رهائی کند — باگاهیم رهنمائی کند
بمن ده که نیز حمت آب و گل — برم ره باسرار نیرنگ دل
دلست اینکه سرجوش نیرنگهاست — دلست اینکه آئینه رنگهاست
دلست اینکه بر ما قفس گشته است — چو آئینه دام نفس گشته است
دلست اینکه در بزمگاه شهود — عدم را تماشای هستی نمود
دلست اینکه شد نقش کثرت نما — دلست اینکه با وحدتست آشنا
دلست اینکه اظهار مستی کند — دلست اینکه دانش پرستی کند
دلست اینکه شد نقش لوح دوئی — دلست اینکه گوید دو عالم توئی
دلست اینکه سرکوچهٔ آگهی است — دلست اینکه از نقش عنوان تهیست
دلست اینکه چون نفس گمره کند — دلست اینکه چون عقل آگه کند
دلست اینکه نالد بعز و غنا — دلست اینکه بالد بفقر و فنا
دلست اینکه زد جوش داغ جگر — دلست اینکه شد اشک در چشم تر
دلست اینکه کلفت گزینی کند — دلست اینکه عیش آفرینی کند
دلست اینکه از اشک صهبا کشید — دلست اینکه از ناله بالا کشید

Marfat.com

دلست آب و رنگ بهار طرب — دلست اضطراب شرار طلب
تمیز غم و عیش خیزد ز دل — بهار و خزان رنگ ریزد ز دل
فلک رنگ اوج غبار دلست — زمین پستی خاک بار دل است
گرفته ز اسرار وحدت ظهور — شبستان کثرت ازو یافت نور
گشایش ازین عقده آمد پدید — ازین بیضه بال طلب سر کشید
گل حسن سرجوش راز دلست — سر عشق در دنیاز دل است
چمنهای شادابیش صبح خند — نظرهای رنگینیش بخل بند
تسلی گل باغ آرام او — طپیدن رم وحشت دام او
هدایت براه وفا رفتنش — ضلالت همان راه گم کردنش
سخن جوش گلبای نیرنگ او — خموشی زبان دان آهنگ اوست
فلک را که جام خموشی دل است — اگر بادهٔ مست جوش دل است
دلست آشکارا درین دایره — ندارد بجز مرکز این دایره
همین برق اندیشه سوز است و بس — همین شعله عالم فروز است و بس
همین نشئهٔ الفت گر سینه است — خرد هرچه بیند در آئینه است

حکایت بر سبیل تمثیل

شنیدم در اقلیم هندوستان — که خاکش بود آبروی جهان
شهی داشت از افسر آگهی — برنشئهٔ ساغر آگهی
دلش چون خرد طالب معرفت — نگه ناظر ذات کثرت صفت
ز نیرنگ اسما تحیر بدوش — تحقیق اشیا تسلی فروش
بقدر هنرها ارباب حال — قبول نگاهش غبار کمال
چو بردی به سنجد قبولش نظر — شدی قطره همچشم آب گهر
بعهدش کسی را ز جوش طرب — ره خنده چون گل نمی بست لب
نمالید از عدل او هیچکس — نی و چنگ میکرد فریاد و بس

Marfat.com

جهان را ز بس جود داد آب — نمیگشت محتاج دریا سحاب
زمانش چنان داشت رنگ امان — که نشکست رنگ گلی از خزان
ادب بس که در بزم او فرش بود — نمی جست از شعلهٔ شمع دود
چو گلشن هوای درش عطر بیز — چو صوفی غبار رهش وجد خیز
طرب داشت روزی بدولت سرا — چو می در قدح گرم نشو و نما
صلا داد از موج بحر کرم — که آیند ارباب دانش بهم
درین بزم طرح بهار افکنند — چو کل پرده از روی کار افکنند
باظهار راز علوم غریب — ربایند از خوان فیضم نصیب
ازین مژده مردم خبر یافتند — بوی گل عیش بشتافتند
رسیدند جمعی در آن بارگاه — چو بر رنگ گلشن هجوم نگاه
ببزمش ز اهل هنر هر که بود — ز اسرار دل نسخه‌ها وانمود
بطبع هنر پرورش بیحجاب — ز می نشئهٔ ظاهر شد از گوهر آب
عیان شد بچشم تماشا نظر — ز گل نکهت از لاله داغ جگر
بهر یک از و گوهر ایثار کرد — چو صبح از می قرص سرشار کرد
از آنجمله بازیگر شوخ و شنگ — چو گردون طلسم دو عالم بچنگ
ز جیب فریب نگه سر کشید — بساطی پی دام نظاره چید
بمیدان افسونگری پا نهاد — یکی اسپ چوبی بشه عرضه داد
که هر کس برین رخش گردد سوار — کند سیر افلاک اندیشه وار
بر فتن نخیزد غبارش ز راه — بود سیر او هم چو سیر نگاه
بسودای عقد دمش از حجاب — گره نیستند با دو بر موج آب
چگویم ز شوخی بال بلند — که در گردن برق دارد کمند
رکابش که خم شد بفکر هلال — بود دام وحشت چو چشم غزال
نباشد عنانش بفرمان کس — که مشکل بود ضبط موج نفس

Marfat.com

چنین توسن شوخ گردون سوار — سراینده ابلق روزگار
بچشم تو گر چوب افسرده است — به تندی ز آتش گرو برده است
بظاهر بود چوب خشک آشکار — ولی جمله برقست همچون چنار
غلط بینی از نشئه احولیست — نه چوبی بود در خش اگر صندلیست
فسونگر بجولان توصیف بود — که شه را خیالی ز خود در ربود
بر افتاد چون پرده از روی کار — بران بارگی یافت خود را سوار
پی ضبط خود تا عنانش کشید — سر رخش بر سقف گردون رسید
با وج فلک گشت جولان نما — چو شبنم بر آمد ز گرد هوا
ز جولان آن توسن برقتاب — چو ابر تنک ز بهره اش گشت آب
بهیبت چنان خسرو از خویش رفت — که از بیخودی یکقدم پیش رفت
نفس بر لبش گشت چون غنچه تنگ — برون رفت از خود بپرواز رنگ
ز حیرت هم آغوش و هم وبلاک — بیفتاد چون سایه بر روی خاک
پس از ساعتی چشم چون بر گشود — غبارش بصحرائی افتاده بود
بیابانی از حشر پر هول تر — رم وحشت از گرد او جلوه گر
سراغش همه نقش وسے هوا — چو دشت عدم ساده از نقشها
گذر گرد هر کس درین دشت غم — از و بیشتر رفته نقش عدم
چو بزم عقوبت ندامت قضا — چو آئینه یاس حیرت نما
خط جاده اش اژدر در ستیز — غبارش همه جوهر تیغ تیز
ز هر گرد باد ش بروے هوا — عیان گردش جام بزم فنا
نمی شد نمودار از آن تیره بوم — ز طایر نشانے بغیر از سموم
نمیدید آثار ازان وحشیان — بغیر از رم موج ریگ روان
سیاهی نمیکرد ازان عرصه گاه — ز چشمش مگر ریخت اشک سیاه
ز هول چنین معرض هولناک — گریبان طاقت شدش صرف چاک

Marfat.com

ز سورش در آن وادی انقلاب — ز دی العطش همچو موج شراب
شد از خشکی و تشنگی نیش زن — چو خار مغیلان زبان در دهن
ز بس آب بر آتش دل فشاند — بچشمش نم اشک حسرت نماند
ز گرمی چو ریگ روان شد کباب — که در ساغر آبله سوخت آب
بخاک از طپیدن زدی بوسها — که آتش دهد ساغر نقش پا
ز بیطاقتی پیکرش عرضه داد — غبارش در آئینه گرد باد
بهر سو که از ضعف دل میدوید — بسر منزل بیخودی میرسید
چو بر نقش هستی نظر میگشود — چو موج شرابش غلط مینمود
گهی بردی از روی بیطاقتی — ز ریگ روان گوی بیطاقتی
گهی میگرفت از سر بیخودی — ز نقش قدم ساغر بیخودی
در ایام عجزش بهر روز و شب — با ینحال چون گشت صرف تعب
ز دامان آن دشت حیرت قضا — شد از دور گردی بلندی نما
پس از رفع موج حجاب غبار — پری وحشی از پردهٔ لانگار
بیابانی گرد وحشت غبار — ز سر تا قدم شعلهٔ آفتاب
خرامی چو سیلاب غارت فروش — نگه وحشت دام الفت فروش
ز بس شعلهٔ وحشتش جوش داشت — رمیدن چو برقش در آغوش داشت
ز خود وحشتش جلوه پرداز رم — پلنگ رمش نقش داغ قدم
طپیدن بدام نفس همچو آه — رمیدن ز مژگان چو تار نگاه
ز پیشش روان شد برخش شتاب — چو آئینه با جلوهٔ ناز و آب
جگرخستهٔ غم تب و تاب داشت — چو موج اضطراب از سر آب داشت
دلش گشت از دیدن آب و نان — طپیش جلوه چون عکس آب روان
ز بس ضعف تا مقدم آن نگار — قدم وام کرد از زمین سایه وار
در آن راه از عکس چون گرد راه — بپایش در افتاد پیش از نگاه

Marfat.com

صنم گفت ای بسمل اضطرار — دمی بال بیتابی جمع دار
که مارا درین وادی پرالم — بکنآسی آورده انداز عدم
غذاهای ما هم نباشد حلال — بقوم دگر نیست غیر از وبال
بود خاص همجنس خویش این طعام — بنا آشنا کم رسد والسلام
جهان چیست آئینهٔ اعتبار — که دارد زعکس تفاوت غبار
بچشم تو تمکین حجابست وبس — وگرنه گهر قطره آبست وبس
زرفع حجب خانه اش روشن است — دگر پیکر آئینه آهن است
ترا زین هلاکت رهانم اگر — درآری بعقد خودم چون گهر
بشرط قبول آب ونانی که داشت — زشوخی بخوان فریبش گذاشت
چه شد وحشت طائر جزر ومد — که ازشاخسار نفس میرسد
زتسلیم بر رغم طبع فضول — بهرچیز گفتند کردش قبول
چو بر تخم دل مشت آبی فشاند — نفس ریشه درباغ عمرش دواند
دمید از پی خشکی انتظار — زنخل خزان دیده اش نوبهار
سر و برگ کفران نعمت نداشت — بنای وفا بر رضایش گذاشت
از آن سرزمین دوش با دوش هم — رسیدند تا منزل آن صنم
صنم پرده از روی مطلب گشاد — بقوم خود از ما حرامزده داد
گمنهاد شکر خبر یافتند — ببال هوس جمله بشتافتند
زشهر بود حسن صفات آشکار — شدند از پی صید او بیقرار
بدستور سررشته دین خویش — به بستند عقدش بآئین خویش
زکجبازی چرخ نیرنگ ساز — گرفتار زاغان شد آن شاهباز
مبادا اضطراب آفت حال کس — که آتش بعنقاست محتاج خس
سیه بختی آنجا که گیرد رواج — بگلخن برد آئینه احتیاج
به نیرنگ تقدیر مسرور بود — در آن قوم دو سال محصور بود

Marfat.com

شدی بی طلب همچو گل در بهار — بهر سال فرزند نو آشکار
گره ها فروشد بدام دلش — که شد ده گهر زان صدف حاصلش
فراموش کرد افسر و تخت خویش — بزنگار آئینهٔ بخت خویش
قضا را ز چرخ سراپا ستیز — بر آن سرزمین قحط شد فتنه ریز
شد آن خطه بی التفات سحاب — چو اندیشهٔ اهل بطلان خراب
ز بس آسمان شعله افسر شد — تنور زمین آرزو سوز شد
مزارع اگر دانه می افکند — بفریاد می جست همچون سپند
ز هر دانه در کشت زار نمود — بجای رگ و ریشه مینخاست دود
اگر از هوا شبنمی می مکید — ز جوش بهار شرر می چکید
ز تخمی اگر ریشه می نمود — بغیر از پریشانی دل نبود
ز مشق غبار آنقدر خیره شد — که آفاق یک صفحهٔ تیره شد
در آئینهٔ ابر هر قطره آب — سیه گشت همچون نقط در کتاب
ز آشوب پرداز موج غبار — هوا خرمن اندوز چشم شرار
هجوم آنقدر داشت موج سموم — که فولاد مجروح می شد چو موم
که خشکی است از جیب هر چشمه سار — نمایان چو آئینه موج غبار
اگر خون آبی نمودار بود — ز خشکی دم تیغ خونخوار بود
ز بیم هلاکت همه مرد و زن — نمودند تدبیر ترک وطن
شد آن قوم آخر بحکم قضا — چو برگ خزان دیده از هم جدا
چنان نقش نام و نشان شد خراب — که میرد نگینی بی نقش آب
فلک داد بنیاد ایشان بباد — غباری بهر سرزمینی فتاد
از آنجمله این پادشاه غریب — دگر باره شد از وطن بی نصیب
سر اسیمه همدوش جمع عیال — برآمد دران دشت وحشت مثال
یکی ده شد اکنون غم اضطرار — که تخم الم ریشه آورد بار

Marfat.com

چو اشک اضطراب جگر گوشها — بچشمش سیه کرد آب بقا
در آن دشت آن خسرو بیقرار — چو مشت خس از گرد باد آشکار
چو اخگر جگرها ز گرمی کباب — نفس از طپش نبض موج شراب
باندیشهٔ قوت در گردو دشت — چو یکهفته افزون بر ایشان گذشت
نمی شد میسر لب نانشان — که آمد بلب عاقبت جانشان
چو بودند در مرگ بی اختیار — باین مصلحت یافت باهم قرار
که خود را بسوزند همچون سپند — دمی از طپیدن نگردارند
نظر بر چنین زندگی دوختن — فزون است صد عقبه از سوختن
برافروختند آتش بی شمار — بطوفش رسیدند پروانه وار
زهم بر یکی در رس سبقت گزین — پی سوختن چون شرر در کمین
ز بیتابی برگ اطفال خویش — پدر بر قجولان سبق برد پیش
نگه تا کند شعله از دود فرق — در آغوش او بود آتش چو برق
در آئینهٔ آتش جان گداز — چو اخگر نظر کرد از شعله باز
معین گل خیر و شر علم — همان تخت شاهی بزیر قدم
امیران همه جابجا سر براه — همان گرم تدبیر خیل سپاه
ولی رفته افسون طراز از میان — شده چون پری از نظرها نهان
ز خود رفت ازین حال شاه زمن — که یارب چه دیدم درین انجمن
به بیداریست این سخن یا بخواب — ندانم سرابست یا موج آب
چه بود انیکه یکعمر در کوه و دشت — در آغوش بیطاقتیها گذشت
خرد پرده کز روی کارش گشود — دو ساعت فزون درد و محنت نبود
چو برداشت از چشم حیرت نقاب — نبود است جز موج مژگان حجاب
ز بس شاه بیدل درین دشت در — بسر برد عمری بوضع دگر
بصحرا دلش بود بی اختیار — که گیرد در آغوش جیب و کنار

Marfat.com

تصور به نیرنگ در اشتلم — لبش کرده از حیرت اظهار گم
نه تدبیر حیران چو فکر محال — ز تعبیر محروم چون خواب لال
لب آرزوی عیالش مدام — بدل دادی از شعلهٔ برق جام
چو نی از غم همدمش هر زمان — نفس بود مضراب ساز فغان
ز دی شعلهٔ حیرت از سینه جوش — نمی شد چراغ تمنا خموش
ز وحشت شدش تخت گرداب خون — بکف خامش گشت داغ جنون
بسر طشت آتش نمود افسرش — علم شد بچشم اژدها پیکرش
ز خیل و حشم رنگ راحت نداشت — علاجی بغیر از سیاحت نداشت
به تسکین بیطاقتیهای خویش — گرفتی چو مجنون ره دشت پیش
گذشتی بهر دشت همچون نسیم — شدی بارم گرد وحشت ندیم
فتادی بهر گام بر روی خاک — چو نقش سم آهوان سینه چاک
بصحرا نوردی ز بس خو گرفت — چراغ رم از چشم آهو گرفت
به پیشش در آمد شت وحشت مواد — جنون حلقه در گوش از گرد باد
ز دود طلب سایه بان بر سرش — غبار طپشهای دل پیکرش
چو عمری بسر شد درین جستجو — ثمر داد نخل تمنای او
قضا را گذارش بدشتی فتاد — ز دود شت مانوسش آمد بیاد
فضایش چو وسعت بدل کرده جا — سوادش چو مژگان بچشم انتها
خط جاده اش جام الفت کمین — غبارش چو پاس نفس دلنشین
چو سرجوش کیفیت آن مکان — شدش نشئهٔ بیقراری عیان
دلش اضطراب طپش ساز بود — نگه بار بر رنگ پرواز بود
که ناگاه در چشم حیرت نظر — همانیچ کنا سس شد جلوه گر
مقیمان بترتیب وضع قدیم — چو نظاره در خانه خود مقیم
گشاده بروی هم ابواب عیش — چو گل جمله خون گرم اسباب عیش

Marfat.com

همه بلبل باغ ماوای خویش
همه عشرت آهنگ غوغای خویش

طلب کرد سر منزل خویشتن
که چیند گل از وصل فرزندوزن

چو در مسکن الفت خود رسید
طرب گاه دل را الم خانه دید

در آنجا نه جمعی ز جور فلک
نشسته سیه پوش چون مردمک

یکی شعله سان بس که بیتاب بود
بر یشان رداد بفرقش چه دود

ز بار غبار الم آن گروه
همه سنگ بر سینه کوبان چو کوه

یکی غنچه سان تا بر آرد نفس
چو بورفته بودش دل از دست و بس

فتاده یکی جاده سان سینه چاک
یکی همچو صحرا سبر کرده خاک

بپرسید زان بیخودان کین عجب
چه باشد غریو شما را سبب

بگفتند عمری درین سرزمین
چو مشت غباریم اقامت گزین

قناعت بهر بیش و کم داشتیم
نشاطی ز آرام هم داشتیم

جوانی چو خورشید عالی نژاد
درین دشت از بیکسیها فتاد

نشد منفعل طبعش از ننگ ما
چو آئینه گردید همرنگ ما

شکفتیم صد گلشن از شادیش
گزیدیم در رنگ و او مادیش

شد از کشت ما عاقبت کامیاب
تنزل بود لازم آفتاب

خلفها ازو شد عیان در وجود
چمنها ز آئینه اش رخ نمود

ز قحطی کزین پیش بر ما گذشت
گرفتیم هر یک ره کوه و دشت

جوان نیز اندیشهٔ خویش کرد
همان راه آوارگی پیش کرد

برون رفت آن خسته دل با عیال
چو با فوج وحشی نگاه غزال

کنون بعد رفع غبار الم
رسیدیم هر یک چو مژگان بهم

از آن بیکسان رنگ آثار نیست
درین دشت گردی نمودار نیست

بسی طلبها جگر داشتیم
ز هر نقش پا داغ برداشتیم

دویدیم هر چند بهر سراغ
ندیدیم زان شعله جز نقش داغ

Marfat.com

نباشیم از آن غم چرا سینه چاک — بسر چون نریزیم از غصه خاک
چو گل آفتاب از سر ما گذشت — چو آئینه آب از سر ما گذشت
برین قوم صلح و نشاط جهان — سیاهست چون دیدهٔ آهوان
چو خورشید از دیده پنهان شود — جهان جمله همرنگ مرگان شود
چو شه قصهٔ ما جرا کرد گوش — گلش باخت از بیخودی رنگ هوش
خیالش وقوعی نمودار گشت — سراپش همه موج اظهار گشت
دلش گشت از بزم حیرت نقاب — دو بالا شدش نشئهٔ اضطراب
ز شمع دماغش برون جست دود — ولی چاره اش جز خموشی نبود
بظاهر زبان تسلی گشاد — بباطن گل طاقت از دست داد
نمود از نم فیض دریا نظر — صدف وار دامانشان پر گهر
زر و سیم بر فرق هر یک فشاند — باب گهر گور حاتم نشاند
از آمد شت برگشت طاقت فروش — چو نظاره دام تحیر بدوش
نزد دم ازین راز با هیچکس — بلب گشته انگشت حیرت نفس
ولی بود شمع دلش روز و شب — ز صبح تحقق تسلی طلب
چو بیطاقتی در دلش کار کرد — به پیغمبرش عرض اظهار کرد
رسول حق از نطق معجز بیان — ز نیرنگ اسرار دادش نشان
که ای مانده از مرکز اصل دور — نداری خبر از طلسم ظهور
برویت درازوا کرده اند — بر مرظهور آشنا کرده اند
فسونگر نبود آن فریب آفرین — دل انگیخت نقش هدایت گلین
دل آئینهٔ هستی عالم است — وگرنه وجود و عدم مبهم است
دل آورد مرآت تحقیق ذات — ازین نسخه زد جوش حرف صفات
بتقلید دل الفت زندگی است — ز تحریک دل موج پایندگی است
طلسم جهان گرد ویرانه ایست — عبادت در و عکس این خانه ایست

Marfat.com

مکانها همه از دل آمد پدید — جهتها ازین بی جهت سر کشید
ز کون و مکان تا بکی وهم غیر — از نخجا نه بیرون محال است سیر
چه ذهن و چه خارج خیال اوست — چه فرع و چه اصل از نهال دلست
نگه خط موهوم از دفترش — یقین دود بیتابی از مجمرش
گمانها همه موج تلوین اوست — نفس یک گل باغ تمکین اوست
زبان ساز آهنگ اسرار خویش — حسد پردهٔ نقش اغیار خویش
مشو غافل از باغ نیرنگ دل — که علم عیان نیست جز رنگ دل
بظاهر ترا گرچه دل در بر است — بمعنی تو لفظی و دل دلبر است
یکی فهم خود کن تو خود کیستی — که از پردهٔ دل برون نیستی
دلت هرچه اندیشد اندر خیال — بود جمله منقوش لوح مثال
گل گلشن دل نهال است و بس — خیال آنچه بیند خیال است و بس
مثال و جسد در کنار هم اند — دل و دیده آئینه دار هم اند
در دایرهٔ ذهن و خارج یکیست — تفاوت اگر هست جزو نیست
جهان سر بسر وهم و اندیشه است — خیال تو صهبای این شیشه است
سیابست در چشم اهل کمال — دبستان هستی ز نقش خیال
تعلق بهار فریب دل است — تو هم گل نا شکیب دل است
دگر نه ندارد بهار شهود — بغیر از تو از خود گلی در وجود
درین بحر طوفان بغیر از تو نیست — درین کوچه جز گرد سیر تو نیست
خیال تعلق درین خاکدان — بود عرض اسباب وهم و گمان
خیالت چو رنگ تنزل گزید — ز سختت بخاک مذلت کشید
هنوزت تعلق نگردیده کم — که دانستی الحال را سفتنم
پی سوختن تا تو بستی کمر — شد آئینهٔ راحت جلوه گر
چو وارستی از دام امید و بیم — عیان شد که برجای خویشی مقیم

Marfat.com

گفرع است هرچند این گفتگو — دوئی نیست از اصل تا فرع تو
عیانست در چشم اهل شهود — همین سلسله تا باصل وجود
برین تخت هم گر ترا منزل است — سراپا ظهور خیال دل است
باحکام حشمت اگر آشناست — گهت وهم فقر است وگاهی غناست
فنای جد چون شود حاصلت — همان تخت وحدت بود منزلت
وجود تو لفظیست حیرت رقم — که تحریر یابد بچندین قلم
زصد جا شود ازره اعتبار — بخط خفی وجلی آشکار
تخارج اگر یافت رنگ وجود — خیال است از هستیش در نمود
نجنبیده آن لفظ اصلا زجا — نگردیده از ذهن کاتب جدا
وگر حل شود آنچه نشو ونموست — دل کاتبش لوح محفوظ اوست
نگه گرچه سیر جهان می کند — تماشای وهم وگمان میکند
نگردا ست بر هیچ منزل عبور — نرفتست از خامه چشم دور
کس از نقش این پرده آگاه نیست — برین آستان عقل را راه نیست
بزاتت نشد غیر اسم آشکار — عیان گشت رنگی زحسن بهار
ظهور بهار است در هر چمن — نسیم گل وسنبل ونسترن
چمن رنگ اظهار اسمای اوست — ولی باغ نیرنگیش جای اوست
بخود رنگها باگمان برده اند — گهی تازه وگاه پژمرده اند
نه اینجا طراوت نه افسردنست — بوهم وگمان خون خود خوردنست
بیا ساقی ای دشت معنی غزال — بیا ای گلستان عرفان نهال
که ازو بمبار یشه وارد دلم — چو گلشن بصد رنگ پا در گلم
چو صحرا درین دشت کلفت اثر — زدامان خویش است خاکم بسر
بیک جرعه از خود جدا کن مرا — بصحرای دیگر رها کن مرا
که هرگرد بادش بچشم یقین — چو مینا کشد سر زچرخ برین

Marfat.com

ز خاکش بر افشاندن هر غبار — گل رقص مستی کند آشکار
بیا ساقی ای مصدر آگهی — گل معرفت جوهر آگهی
من دہ شرابی کہ چون چشم جام — ز موجش کنم تار نظارہ وام
بہ بینم از آن سرمۂ فیض بین — بعین الیقین رنگ علم الیقین
بہار ست گم گشتہ در رنگہا — شدہ تار پنہان در آہنگہا
تغافل بحال من زار چیست — مسیحی مداوای بیمار چیست
نماند چرا غفلت اسباب من — کشد سر ز ہر مورگ خواب من
ز کثرت مدہ پردہ گوش مرا — بکن مست توحید ہوش مرا
بیا ساقی ای صیقل زنگہا — عیان ساز اسرار نیرنگہا
برون آر از رنگ نادانیم — چو آئینہ دہ جام حیرانیم
کہ چون آئینہ در بہار شعور — بخود یابم اسرار رنگ ظہور

خطاب بمطرب

مغنی کنون وقت جوش و نواست — کہ بنیاد ہستی بدوش صداست
رہ شوق وجد و طرب ساز کن — دری بر دلم از صدا باز کن
نقاب خروش طلب بستہ نیست — درین ساز یکتار بگسستہ نیست
نوای رہ بینوائیست ساز — در پردۂ آشنائیست ساز
چرا نالہ از نی نگنجد عصا — صریری بگلشن نمالد چرا
مگو نغمہ در پردۂ چنگ نیست — کہ مینای قلقل آہنگ نیست
دف آئینہ دار تحیر چراست — درای طلب از چہ رو بیصداست
بود گوش طنبور تا کی گران — گرہ تا بکی تار را بر زبان
تغافل بہ بیداری عیش چیست — رگ ساز پیش از رگ خواب نیست
بمال از رہ لطف گوش رباب — کہ شور طلب یادش آید بخواب
کلید در دل مضراب دہ — بناخن ازین رشتہ یکتاب دہ

Marfat.com

به بین نبض حال دل افسرده
بدم روح در قالب مرده

که در حسرت نغمه دیوانه ام
بهر شمع آواز پروانه ام

دل افروز حیرت پرست صداست
چو نبض تمنا طپش آشناست

تغافل مکن حال بیدل مباش
ز آهنگ این پرده غافل مباش

اگر نقش بیگانگی ننگ تست
درین پرده کس نیست آهنگ تست

تو سرنا بپا نغمه وحدتی
بصد نغمه آئینه کثرتی

تو برداری از حلقه دف صدا
صدایش ز دست تو دارد عصا

بود خالی از نقد خود چنگ او
صدای کف تست آهنگ او

مجو نغمه از تار و چنگ و رباب
چه خیزد ز تحریک نبض شراب

درین شیشها جلوه تاب تست
صدائی ز تحریک مضراب تست

نیست ناله دارد که خود من نیم
تو نی هر چه هستی من آنجا کیم

لب خامش او همین نغمه راست
لب تشنه آخر لب نی کجاست

رگ ساز موج زبان دل است
دف و چنگ و نی ترجمان دلست

همه سازها محو کار دل اند
همه پرده ها پرده دار دل اند

بساط جهان عیش یکرنگ نیست
چو اندیشه خارج آهنگ نیست

صدائی ز تار طرب خسته نیست
که نخجیر این دام را رسته نیست

بصد بزم اگر نغمه دارد خروش
همان از زبان میرسد تا بگوش

خیالت ز افلاک اگر برجهد
ز دل پا محال است بیرون نهد

صدا رشته بر پاست از تار ساز
که حق را همه گر رجوع است باز

ز آهنگ خود پرده بر خود مبند
ز ساز خود اندیشه عنبر چند

صفت قانون

بیا ساقیا ساغر دلنواز
که دارد خطش تا رقانون راز

بمن ده که در پرده ساز ها
کنون مصلحت نیست پاس صدا

Marfat.com

ز آهنگ قانون بگیرم سکون — ز قانون خاموشی آیم برون
کنم شور نیرنگ دل آشکار — ز هر موخروشی برآرم چو تار
بغفلت نباید ز قانون گذشت — که نتوان ازین پرده خون گه بشت
ز قانون برون نیست ساز ظهور — ازین پرده پیداست راز ظهور
نه قانون محیطی است طوفان خروش — ز هر موج تارش زند نغمه جوش
شود شور آهنگ از جیب یار — چو بو از رگ برگ گل آشکار
برو نغمه از تار پیچیده است — صدا ریشه اینجا دوانیده است
ز خشکی دهد چون بسازش نشان — ولی فارغ از نغمه آب و نان
ز خشکی است هر موج این جویبار — بدل نیش زن همچو مژگان یار
ز تارش پی طایر این بساط — ترنم فزوچیده دام نشاط
بتار تعلق نگیرد مقام — بود بال پرواز او موج دام
ترنم که اندوه پامال اوست — غباری ز افشاندن بال اوست
بساطش چراغان حیرت نماست — گل شعله شمع تارش صداست
اگر نغمه را خلعتی در بر است — بر ین طرح قانون ازو برتر است
ز قانون شفا خوان بود نکته دان — که تارش بصد رنگ دارد بیان
ز صد شاخ او یک گل آید بیار — ز چندین زبان یک سخن آشکار
ز ترتیب این منظر عیش و داد — کز و شد خط نغمه روشن سواد
ز هر سطر صد رنج معنی نماست — ز هر تار شیرازه بند صداست
همان مصرع تار موزون اوست — که رفتن ز خود رنگ مضمون اوست
صدا را آهنگ امواج حال — بود تار او نردبان کمال
اگر تار او مجمع کثرت است — حصول صدا نغمهٔ وحدت است
ز صد تار او یک صدا حاصل است — ز صد راه مقصود یک منزل است
ز هر تار او بر دل این مژده بس — که را هیست سوی حق از هر نفس

Marfat.com

در صفت نی

مغنی ز آهنگ نی یاد کن
طرب را ز قید غم آزاد کن

لبی بر لب نی گذاری خوش است
شکر چون کند نی سواری خوش است

ز نی برق در خرمن ما فکن
ازین کوچه شوری بدلها فکن

ترنم خدنگی است آتش خرام
که قندیل نی باشد اورا مقام

همائیست آهنگ عشرت نشان
که دارد درین استخوان آشیان

نفسها ازین نی جراحت اثر
جگرها ازین نیزه داغ جگر

دمش آتش از جیب خس میکشد
خدنگش کمان نفس میکشد

بساطش چو صبح از دمی روشنست
چراغ صد ارا نفس روغن است

ازین خامهٔ سحر ساز شگرف
بروی هوا نقش بستند حرف

خدنگی کزین نی بود در کمان
شود نغمه سان دلنشین بیان

ز تاثیر پاس نفسهای او
سراپا گروگشته اعضای او

نگردد بچندین گره بیهوا
چو زنجیر ازین حلقه خیزد صدا

چو سالک طریق سلوک آزبست
گره جلوه ساز مقامات اوست

دم گرمش از نشئه دیگر است
که هر نقشبندش خط ساغر است

نوای ره مستی از ساز اوست
بکف گردن شیشه آواز اوست

بود پیکر عشرتش نغمه خوان
فی نغمه معراست در استخوان

مگر نغمه اشکی است حیرت خرام
که میریزد از دیده فی مدام

عجب نیست کز طبع مخمور مے
کشد باده از ساغر چشم می

جدا می کند بیشک از مدعا
نفس را زدل همچو از واژه ها

دری بر دل از زخم وا میکند
لب زخم شوقش جدا می کند

لب اوست باغ و بهار نفس
همین کوچه دارد غبار نفس

توان دید از روزنش بی غبار
که چشمی است در کوچه انتظار

Marfat.com

نفس از لبش در سلامت روی — فغان از دلش گرم بالا روی
چو صبح این خروش افکن آب و گل — نفس میکشد از رهِ چاک دل
بجز نَی آهی ندارد عصا — تجرد سرشتی که همچون صدا
نفس وار عمری پی دل گرفت — که در کوچهٔ تاک منزل گرفت
ریاضت زبس جود اعضای اوست — نه مغز است نی استخوانش نه پوست
چو عرض تن ناتوان میدهد — بانگشت حیرت نشان میدهد
کسی نیست جز نی درین انجمن — کز آزادگی دم تواند زدن
علم در تجرد شدن مشکل است — تهی گشتن از خویشتن مشکل است
نهالش ازان شد خموشی صدا — که تحصیل برگست خصم نوا
فروغ صدا محو آغوش اوست — نفس رشتهٔ شبنم خاموش اوست
گره کز نهالش شود جلوه گر — بود جنجه برگ او را سپر
گره دام عیش است در کام نی — چو در گردن شیشه زنار مے
زبندش همه وحشت است آشکار — که باشد دل پرگره باک دار
بناراج دل مصلحت دیده است — که از هر گره آستین چیده است
قد راست سرو گلستان اوست — گره همچو قمریش طوق گلوست
چو عارف رود گر بصد انجمن — برون ناید از کوچهٔ خویشتن
زغم تا گره در گلو دیده است — بچشمش نگه ناله گردیده است
ز تار نگاهش صدا میچکد — ز ساز تحیر نوا میچکد
بصورت اگر پیکرش ارژدهاست — بمعنی دمش عیسی و قمهاست
مشو غافل از نی درین بزمگاه — که با گنج دل دارد این نقب راه
مشو غافل از نی اگر نی پرست — درین آستین گنج باد آورست
صدائی بگوش دل از نی فتاد — که هستی چراغیست روشن ز باد
پرافشان چو نی دامن از برگ و بار — توان داشت راه نفس بی غبار

Marfat.com

در صفت دف

بیا مطرب ای ناله پرداز دل
خروش افکن پرده ساز دل

که در ساز عشرت شتابی کنم
شب خود ز دف ماهتابی کنم

بود نغمه تا کی خموشی بیان
طرب چند در پوست باشد نهان

بنه منت نغمه بر دوش من
بکن حلقه دستی در آغوش من

که آهنگ عیشی درین بزم نیست
بر نگ دف این حلقه از چنگ نیست

ز دف کی شود نغمه وحشت خروش
صدا را ز هائی نباشد ز گوش

جهان کرد در بزم مستان چها
ز دف حلقه در گوش دارد صدا

دف اینجاست نقد ترنم بکف
ز دف کوهسر نغمه دارد صدف

سخن روشن از وضع خاموش اوست
ز بان فغان نغمه گوش اوست

شبستان عشرت از و بی زوال
که دامان ماهش پرست از هلال

جلاجل مگو چین دامان اروست
سراپا لب و جوش افغان اروست

برقص جلاجل هجوم صدا ست
بهم خوردن لب تکلم نماست

ز جوش جلاجل بباغ نشاط
طرب جلوه برگ گل این بساط

خط حسن صوت آشکارا ز برش
بود نالهٔ ماه او چنبرش

بزم طرب ساز عشرت کشید
چرا حسرت دل نگردد شهید

که شکل دف اینجا کف قاتلست
جلاجل پرافشانی بسمل است

چه دعویست خورشید را با کفش
بود نسخه دست موسی کفش

ز بس دارد از آفتابش نظر
جلاجل کشد ناخن خود بزر

گشاد دل آرزو هست اوست
تحرک بر ناخن دست اوست

ز بر ناخنش بر من بیقرار
صدای خروش دف آشکار

ز فریاد دل بسکه شد ناتوان
ندارد بجز پوست در استخوان

چو او دردمندی کم افتاده است
که در استخوانش خم افتاده است

Marfat.com

رسیلی است رزق اول قسمتش — همان پوست پوشی بود خلعتش
بجان میتوان داشتن دوستش — که مغز است در پردهٔ پوستش
ندارد بجز خویش دمساز خویش — نگنجد بگوشش جز آواز خویش
نگر واندازرسیلی در در رنگ — برآئینه اش نقش بربسته رنگ
نباشد جبینش بچین آشنا — نگردد بنقش این نگین آشنا
خط معنی سرنوشتش ببین — که شد مالهٔ اش نقش لوح جبین
میست از خروش دلش در ایاغ — رسیلی بود روغنش در چراغ
دل بیقراران گرفتار اوست — صدا مرکز خط پرگار اوست
توان دید از چنبرش آشکار — هم آغوش آئینه دست نگار
ز آئینهٔ پیکرش در نظر — نشد غیر حسن صدا جلوه گر
چو آئینهٔ جام بزم شهود — ز موج صدا نقش جوهر نمود
بظاهر چو آئینه حیرت پرست — چو شد منقلب جام گیرد بدست
وداع که شد رهزن هوش او — که فریاد خیز است آغوش او
دنش لوح آئینهٔ راز کیست — ندانم درین حلقه آواز کیست

در صفت طنبور

بیا مطرب ای ساقی بزم هوش — که مخمور مے نشه دارم ز دوش
مشو غافل از زخم ادراک دل — بکن فکر خمیازهٔ چاک دل
بهوشم ز مستی پیامی رسان — ز مینای طنبور جامی رسان
ز طنبور چینی معجز نماست — که موکاسه اش را زبان صداست
بمی نیست محتاج مینای او — مهیاست از ناله صهبای او
همه شور مستی کند آشکار — که در کاسه اش موج صهباست تار
نهالی که شور طرب یار اوست — رگ و ریشهٔ بیخودی تار اوست
گل از گلبنش کم کسی چیده است — همین ناله دستی رسانیده است

Marfat.com

بشاخش چو فکر نشیمن کند
طرب بال شوقت بشیون کند

تمنای عشرت پر و بال اوست
بدین شاخسار آشیان آرزوست

ز رخمه درین شاخسار بلند
کند طایر نغمه منقار سبند

نوا بلبل شاخسارش بس است
صدا ریسمان سازش بس است

عجب ساغر بیخودی کرده نوش
که هر دم شود شمع بزم خموش

ز نیرنگ آهنگ بیرنگ و بو
طپیدن شود محو در نبض او

ازان هر نفس گوشمالش دهند
که یادی ز آهنگ حالش دهند

بساط دو عالم در آغوش اوست
می نغمه در ساغر گوش اوست

ز امواج تارش درین بزمگاه
تحیر دهد عرضه مد آه

نه بر سینه اش تار موج امید
نفس از تحیر الفها کشید

کشد بلبل سر زهر تار او
ز مضراب پیداست منقار او

مگر نیش مضراب دارد فسون
که زو در رگش نابه شد موج خون

برهمن سرشتی ریاضت شعار
که گردید رگ برتنش آشکار

ز موج رگ دام الفت نما
بز تار پیچید و سر تا بپا

توان یافت در پرده زیر و بم
ز زار او نالهٔ یا صنم

ز سازش طلب نغمهٔ انبساط
بهلین جاده دارد مقام نشاط

گر از نقش این جاده واقف شدی
رسیدی بسر منزل بیخودی

بود جاده اش نقش راه عدم
که زو هست پیدا نشان قدم

درین راه تاریک حیرت فزا
سر انگشت مطرب بلغزد چو پا

ز آهنگ دل گرد این راه سر
ره نالها ز مواست باریکه

در صفت چنگ

مغنی بکن تازه آهنگ را
بده راستی قامت چنگ را

عصای ره نالهٔ اش کن رسا
که خم گشته در گوچه انتظار

Marfat.com

چه باشد گرش گرم شیون کنی — چراغی بجراب روشن کنی
بجراب این قبله گاه شهود — چو ابرو لوان ریخت رنگ سجود
طرب چون دعا محو محراب اوست — ترنم چو ماهی بقلاب اوست
نگو چنگ اوج طرب را هلال — بفرق غم و غصه تیغ وبال
چه تیغ است یارب خم پیکرش — که جوش رگ جان زند بر سرش
بمیدان عشرت کمانیست چنگ — که از نغمه حسن دارد خدنگ
کمانش ندارد گزیر از فغان — هم از ناله زه کرده ماند این کمان
زتار فغان پیکر او دوتاست — بدوشش صد امیستون بلاست
الم با بقدّ دوتا میکشد — به پشتی ضعیفی صدا میکشد
چنان از ضعیفی است عاجز بیان — که از جنبش نبض دارد فغان
چسان کرد دشش راست قد دوتا — کز و ناله خیزد بچندین عصا
قد او که از ناله دارد علم — ز پستی بسقف فلک گشته خم
ز دشواری اوج کسب کمال — ازین بزم خم خم رود چون بلال
چه شد گر تنش از ضعیفی دوتاست — چو ابرو خم شاخ گل خوش ادا ست
دلش هم بگیسوی خویش است اسیر — بود مست طول امل طبع پیر
ز چنگ است بر نغمه بند گران — تواضع بود بند آزادگان
صدایش بقفل درون کلید — چو وعظ بزرگان سراپا مفید
سر بخودی محو زانوی اوست — دل آرزو صید گیسوی اوست
چه سحر است گیسوی پرکار او — که بر دل صدا میزند تار او
بود بزم می قلزم بی کنار — ازین ورطه ممکن نباشد گذار
مدوگر کند چنگ با پشت خم — برین میتوان رفت از خویش هم
ز هر تار او ناله کرده گل — چو امواج سیلاب در زیر پل
چو کشتی است در بحر موج روان — بود پرده نغمه اش بادبان

Marfat.com

گرش کشتی چشم خوانم رواست — که بادش بدریای مستی صداست
زچنگست ازتار الفت نواز — زچین جوهرآراست برروی ناز
بود تار دنبالهٔ ابرویش — صداها پریشانی گیسویش
جهانی گرفتار آهنگ اوست — که سررشتهٔ عیش درچنگ اوست
نکرداست ازشوق سیر لبطون — دمی ازگریبان سر در برون
دلش ذوق آرای ذکر ودود — جبین مایل اشتیاق سجود
رکوعش چودریا بگرداب خویش — سجودش چوعارف بمحراب خویش

حکایت

شبی داشتم سر برزانوی غم — درا ندیشه چون پیکر چنگ خم
که چشمی زتحقیق پیدا شود — درکعبهٔ جستجو وا شود
گهی همچو شبنم زشوق سجود — زچشم تحیر سراپا شهود
چوانجم گهی بے لب وبے زبان — زبیطاقیهاے دل سجه خوان
همه تن برنگ زمین جبهه سا — سراپا چوافلاک دست دعا
تحیر نسیم گل جستجو — طپیدن صداهاے گل آرزو
درین حالت ازچنگم آمد بگوش — نوائی کزو آب شد رنگ هوش
که ای سربسر نقش دیوانگی — همه پردهٔ سازبیگانگی
چوآئینهٔ چنگ داری بپیش — مشو غافل ازصورت حال خویش
توئی قبلهٔ خود چومحرم شوی — تو محراب خویشی اگر خم شوی

دور سابع حل اشکال درعقد بیان

درین گنبد بی در آسمان — زبیگانه تا چند جوئے نشان
بچشم تو نقشی سوای تو نیست — بگوش تو غیر از صدای تو نیست
بوهم وگمان از چه پیچید؟ — چرا خویش را غیر فهمید؟
گمان عدم وهم هستی تست — خمار از تو سرجوش مستی تست

Marfat.com

ز جای دگر نیست این گفتگو — تو ئی منشاء غفلت جستجو
یکی همچو چشم در گریبان خویش — نظر کن به بین جوش طوفان خویش
ز شور تو این بزم دارد خروش — ز خاموشی تست عالم خموش
طلسم جهان پردهٔ راز تست — تهی از خودی نیز پرواز تست
چه وامانده در غم این و آن — طلسم خیال است نقش جهان
چو خورشید بیهودهٔ وهم غیر — کنی چند در پرتو خویش سیر
که خط شعاعی بود جادهات — بخویش است سر منزل آمادهات
یکی در پس زانوی خود نشین — رخ خود در آئینهٔ خود به بین
در آئینهٔ عالم رنگ و بو — نباشد نمودار جز رنگ و او
چو نظارهٔ خیره وشم میکنی — به نیک و بد خود نظر میکنی
مخور غصهٔ هر کس و ناکسے — تو گر نیستی هست اینجا کسی
ز تحقیق عالم چه خواهد گشود — که از وهم تو وهم خواهد نمود
مکن صید غیر از کمینگاه خویش — در آن کوش تا گردی آگاه خویش
که با خود بیک لحظه پرداختن — توان کار هر دو جهان ساختن

حکایت

تجرد سرشتی کلوخی بدست — سر راه صاحب کمالی نشست
که گردد گل معرفت حاصلش — بار شاد او حل شود مشکلش
خبر یافت دانای عالی نگاه — پیامش فرستاد کای مرد راه
مجرد شدن عین دانائیست — سلامت گل باغ تنهائیست
چو طالب نقاب تفحص گشود — بغیر از کلوخی بدستش نبود
بینداخت فی الحال از دست خویش — بتجرید راه طلب کرد پیش
بافشاندن دامن از برگ و بار — نشد نخل شوقش تسلی بهار
ز گلزار اسرار رنگی نیافت — بجویش چو گل سال دیگر شتافت

Marfat.com

ز عارف همان بود و بازش جواب — که هست از دوئی در رهت پیچ و تاب
بود سنگ راحت غبار دوئی — غبار دوئی چون نماند توئی
شد این بار در چشم صاحب نظر — ز مسئول و سائل دوئی جلوه کر
تسلی ز آئینه اش رخ نمود — صفا جلوه شد رنگ گفت و شنود
بخود ساخت وز ما سوی رخ بتافت — ز حق آنچه میخواست از خویش یافت
جهانست ازبس که داغ محیط — ز هر موج جوید سراغ محیط
سری گر گشد در گریبان خویش — به بیند همان گل بدامان خویش
بیا ساقی ای نور مرآت فیض — بیا ای نشاط خرابات فیض
بمن ده از ان حاصل جستجو — که چون خم شوم فارغ از گفتگو
کشم سر به جیب تماشای دل — کنم سیر بازار غوغای دل
شوم واقف از پستی اوج خویش — زنم غوطه چون بحر در موج خویش
بیا ای فلک جاه عرش اقتدار — بیا ای محیط دو عالم کنار
درین بزم تا کی چو من بیدلی — شود مشت خاشاک هر ساحلی
بیک جام تسکین توحید سیر — توان کرد منع از در و هم غیر
که گردد ز تشریف جام مدام — چو گردون طواف خودم خط جام
بیا ساقی ای شور منصور دل — بیا ای گل شعلهٔ طور دل
ازان بادهٔ بیخودی ترجمان — ازان موج عیش انا الحق بیان
بمن ده که چون نشئهٔ آیم بجوش — زنم چاک در جیب ناموس و هوش
کنم گرم هنگامه ساز خویش — نگنجم به پیراهن راز خویش
بیا ساقی ای عیسی روزگار — که افسرده عالم بجیب حمار
دمی گر کنی صرف عالم چه باک — غباری برانگیز ازین مشت خاک
ازان نغمه ساز وحدت نما — وزان ساغر قسمت اندیز صدا
بمن ده که چون مستی آیم بشور — تصرف کنم در دماغ شعور

Marfat.com

بیا ساقی ای بایزید زمان — محیط گهرهای راز نهان
که از نشهٔ معنوی غافلم — گرفتار تصویر آب و گلم
منی دو که باشد تجلّی خروش — خُم شور سبحانی آید بجوش
که چون خُم شوم مست عرفان خویش — کشم جام عیش از گریبان خویش
درین وحدت آباد کثرت بهار — ز هر جزو عین گلست آشکار
ولی چشم کو تا تماشا کند — شهود کل از جزو پیدا کند
چراغی که دارد گل روشنی — چو صد شمع از و بیش روشن کنی
نماید در آئینهٔ اعتبار — از آنجمله یک روشنی آشکار
بیک شمع از اینها گر افتد نظر — همان پرتو کل شود جلوه گر
وگر جمله را جمع سازد خرد — بیک شمع این سلسله میرسد
بتفصیل وحدت چه جای شک است — که اعداد سر در حقیقت یک است
درین بحر در کوشک ما تو — زبانهاست چون موج در گفتگو
ز هر موج پیداست شور دگر — ولی جمله از شور خود بیخبر
بوقت خموشی نماید عیان — که در کام دریاست چندین زبان
اگر جوش یک می بصد خُم بود — چرا حیرت هوش مردم ربود
جهان سر بسر آئینه خانه ایست — که یک شخص بیش اندرین خانه نیست
همان یک کس از سقف و دیوار و در — بوضع مخالف بود جلوه گر
بسقف است تصویر او وار گون — ز فرش آشکارا شود سرنگون
ز دیوار و در صورتش آنچنان — شود در نقاب مخالف عیان
بجائی اگر روبرو دیدهٔ — بجای دگر پشت او دیدهٔ
جز این نیست نیرنگ صنع کمال — که از گفتگویش زبانهاست لال
همین نکته ات درس وحدت بسی است — دو عالم ز گلزار وحدت یکی است
دوئی نیست در رنگ یکتائیش — تمیز تو شد دام رعنائیش

Marfat.com

نرخ عینک آئینهٔ پشت روست — وگر پشت رو بنگری عین اوست
خط دور پرگار وحدت یکی است — درو نقش آغاز و انجام نیست
خرد چون محیطش نگردیده است — با آغاز و انجام پیچیده است
درین بزم ساز دوئی گفتگوست — خوش آندل که خاموشی آهنگ اوست
شود بیگمان در بساط مقال — زبان مضطرب دل پریشان سوال
زبان لب گفتگو هیولاست — چو دم میزنی هریک از هم جداست
تسلی در آئینهٔ خامشی است — شعوری اگر هست در بیخودیست
بود گفتگو نقش بیحاصلی — در لب اگر بسته واصلی
من و ماه همه نقش اوهام تست — ازین باده مخموری جام تست
همین احولی نقش بینا نیست — خلل افکن حسن یکتا نیست
طریق وصول از دوئی مشکل است — که تحقیقهای تو فی مشکل است

حکایت

یکی مرد را آشنائی رسید — چو مژگان درخانه را بسته دید
بخاکش ز اشک ادب سر نهاد — به نبض تمنّاش تحریک داد
برو بانگ از خانه آن آشنا — که پای که وارد درین در صدا
بگفتا منم یار دیرینه ات — بنقش غم و عیش آئینه ات
وگر بار ازان خانه آمد صدا — که ای مدّعی بگذر از ما جرا
عبث خویش را زحمت مساز — نخواهد شد این در بروی تو باز
درین پرده یک نقش اگر شد فزون — چو نقش مخالف نشیند برون
بوحدت سرا و بم در کار نیست — درین آئینه عکس را بار نیست
نوای مخالف صدای دوئیست — تو من باش یا من تو این هر دو چیست
دریغا که از گفتگوی دوئی — ز وحدت عیان گشت بوی دوئی
بدیوان هستی سخنها بسی است — ازآنجمله یکحرف تحقیق نیست

Marfat.com

از آن نقش کار جهان اتبراست — که آثار تقلید یکدیگر است
ز بس درس تقلید شد آشکار — نشد هیچکس واقف از اصل کار
بخار از دماغ یکی شد بلند — رسانیده دود دش بگردون کمند
یکی فکر جمع کتب می کند — ز هر صفحه کسب حجب می کند
یکی راز رفتار نبض آگهی است — بتحقیق سر نزش گمرهی است
یکی شد مهندس بگفت و شنید — یکی ساغر فیلسوفی کشید
یکی گفت گردون ندارد قرار — یکی خاک را گفت تمکین شعار
بو هم و گمان جمعی از پی روان — نکردند جز کسب تصدیق آن
ندیدند از عقل و جهل اکتساب — که هست از چه راه این سکون و شتاب
دمی کز حقیقت بیان می کند — حوالت بفهم کسان می کند
که آن بحر دانش چنین گفته است — در معرفت اینچنین سفته است
کسی تکیه بر فهم مردم کند — که چون جهل را خرد گم کند
در آن سعی کن تا کنند بی غبار — ز جیب تو صبح تخیل بهار
قیاس و گمان خصم دانائیست — سراپای تقلید رسوائیست
اگر ژاله تقلید گوهر کند — کدا از خجالت بساغر کند
نمد را فتد ابر آر استن — بود مشکل از آب برخاستن
دمی کامتحان آشکارا شود — مقلد بتحقیق رسوا شود

حکایت

فضولی بآئین کارآگهان — بلاف سخن بود گرم بیان
که من بارها بیدرنگ و شتاب — بدریا سفر کرده ام چون حباب
برسم تجارت زنزدیک و دور — چو کشتی بصد آب کردم عبور
ز هر موج چندین طپش دیده ام — بهر قطره چون موج پیچیده ام
کف دعوتم خالیست از گزاف — چو موجم معمای دریا شکاف

Marfat.com

زمن معنی بحر پوشیده نیست
درین نسخه حرفی نفهمیده نیست

ز اسرار دریا نیم بیخبر
ز هر قطره دارم سراغ گهر

بساحل نشینان چه دانم سخن
که دورند از قعر اسرار من

یکی گفت از انجمله سیر و سفر
ز ماهی اثر برده باشی مگر

که چون دیده در آب دارد وطن
ز داغست همچون دلش پیرهن

برآشفت کاخر درین بحر ها
همین ماهیم بود دایم غذا

ز ماهی نشان جستن از ابلهی است
که هر جاهلی را ازو آگهی است

ز بحر بیائم گهر چیدن است
ز ترکیب ماهی چه پرسیدن است

چو سائل ز خدمت عبارت شنید
بغورش چو ماهی عنان برکشید

که من غافل از هیئت ماهیم
ازین کیسه دانه نقد آگاهیم

سزد گر بیان تو گیرم قیاس
شوم از نشان تو ماهی شناس

بحکم کدورت ز روی مثال
لب هر زه گو شد محبت سؤال

که باشد همین ماسهی ای هوشمند
که دارد چو اشتر دو شاخ بلند

بخندید خلقی از آن بوالفضول
که نشناخت رنگ فروع از اصول

یقین شد که جز حرف نشنیده است
چو ماهی شتر نیز کم دیده است

همچو گوشش از بی حرف کس
بدل جستجو کن چو پیلک نفس

چه لافی بحرف کسان حلقه وار
حریری ز تحقیق خود هم برآر

ز تحقیق اگر نشنیدی بگوش
جهان نیست جز پرتو این چراغ

گشادی نیابد ز تحریک لب
کلید در دانش ز دل طلب

بمقصد اگر ره نمائی دلت
رساند بیک گام تا منزلت

در یک جهان راز گر شد فراز
بیک جنبش دل توان کرد باز

دل آن نیست ای سست جام گمان
که گردد در سر و صنوبر عیان

نه آنذل که در روز بازار عام
بدکان قصاب دارد مقام

Marfat.com

نه آنذل که دارد جرس در برش — نه آنذل که یابی زگاو و خرش
دل آنشعلهٔ برق ادراک تست — که پوشیده در صفحهٔ خاک تست
باحرام این دل اگر رو کنی — گل گلشن معرفت بو کنی
ببزم تحقق گر آسودنست — بحرف نخواستا بودنست
خوش آنکس که در پرده گفتگو — خموشی بود ساز آهنگ او
زسدّ دل آنها که دم میزنند — سخن بنده از جا قدم میزنند
بظاهر خط نسخه گر تنند — بباطن همان معنی وحدتند

حکایت

شنیدم که مردی سیاحت شعار — بصاحبدلی گشت ناگه دوچار
پس از انقضای زمان نشاط — چو برچیده شد مجلس اختلاط
بپرسید کای سرلبر احترام — سراغت کنم بعد ازین از چه نام
سزد گر کند ذات وحدت نشان — باسم خودم آشنا چون زبان
چو بشنید این نکته صاحب کمال — لبش رنجیت رنگ بهار سؤال
که از سر تحقق نامم مپرس — اسیر فریبم زدا مم مپرس
منم ذات از اسمها بی نشان — مبرا زادراک وصف وبیان
وجودم که نقشی است حیرت اثر — شد از پردهٔ چشم من جلوه گر
کس از من نپرسید نام مرا — ندانست قدر مکان مرا
در آئینه وهم تمثال جسم — من از خود نسیم پرتو انداز اسم
خلایق زفهم گمان اکتساب — بچندین صفت کرده با من خطاب
برادر ابی و پدر پور خواند — ز اصل خودم هر کسی دور خواند
بخود نسبت ظاهرم دیده اند — زپیش خود اسمی تراشیده اند
مرا هم زتصدیق آن چاره نیست — زطبیعت مردمان چاره نیست
اگر از تحقق برآرم نفس — نیابد زمن با ور هیچکس

Marfat.com

چو قانون ہستی چنین کرد ساز — کنون مصلحت نیست افشای راز
یکی دوست خواند یکی دشمنم — ولی من نہ آنم نہ آنہم منم
دلا تا کی از بیخودے ہر زمان — بجوئی نشان خود از دیگران
تو چون نیستی آگہ از خویشتن — کہ خواہد دگر واقف از خود شدن
ازین نشۂ گمرہی بیش نیست — کہ از غیر پرسد کسی حال چیست
ترا چون تحقیق خود راہ نیست — ز غیر آنچہ یابے بجز غیر نیست
دم از درس نیرنگ عالم مزن — ز حرف فریب جہان دم مزن
ترا بر تو غیرت نشان دادہ اند — عیانت بدست گمان دادہ اند
پی گفتگوی کسان رفتۂ — بتحقیق وہم و گمان رفتۂ
نہ این نغمہ از پردۂ آگہی است — کہ گوش کمال تو از خود تہی است
چہ سود از تماشا گرت نیست چشم — کہ از خود ندارد کلاہ تو پشم
چو تصویر بے نشۂ محرمے — بتقلید نتوان شدن آدمی
اگر عالم اینست آدم کجاست — اگر ہست آدم بعالم کجاست

حکایت بر سبیل تمثیل

بزرگی ز خلق جہان منزوی — مگر شد بخوابش عیان مولوی
نگاہی چو خورشید عالے نظر — لبی در تبسم چو فیض نظر
ز حاجت بہ بیننده رنگ حال — گشاد از ادب قفل درج سوال
کہ ای در فن معنوی ذو فنون — چسان دیدی احوال خلق بطون
چہ صوت است در پردۂ این تار را — چہ رنگست گلہای ہر ار را
چنین گفت دانای روشن جواب — کہ عقبی چہ دنیاست نقشی بر آب
نہ آنجا کسی داشت از ما خبر — نہ اینجا کسی برده رنگ اثر
شریکی درین بزم پیدا نشد — کسی غیر ما واقف ما نشد

دور تا من ختم طومار تمک و پوی بیان

Marfat.com

بیا ساقی ای خاتم دفترم — زمهر خموشی بده ساغرم
کنون صحبت خامشی فرصت است — که پیک سخن را دم رخصت است
وداع سخن را ببزم بیان — بود پرده پیچیدگی زبان
بیا ساقی ای کیمیای مسم — نگاه غنائی که بس مفلسم
تو انگرد در بینوایان گدا — که از خاک ننگی ندارد بهار
اگر پرتوی نیست در خانه ام — تو گنجی گدز کن بویرانه ام
که در مقدمت سربلندی کنم — زلخت جگر هیزه بندی کنم
ورقهای دل برگ پانم بس است — کدومی سویدای عالم بس است
سخنگفتن ندارد دل سخت من — سپاریست کو یا دل سخت من
ندارم ازین صبح رنگ امید — بود چو نه ام دیده های سفید
بقصر اجابت گرم راه نیست — کمندم عیش کوتاه نیست
بیا ای فلاطون اسرار خم — که گردیده ام درخم جهل گم
بمن ده شرابی که هوش آورد — بخمخانه فکر جوش آورد
شرابی که از رنگ توصیف آن — زبان قلم را کنم برگ پان
زپا برفروزم چراغ سخن — کنم لاله کاری بباغ سخن
زبرگش ببرغ قفس پر دهم — گل فکر را رنگ دیگر دهم
زتوصیف این طوطی باغ جان — شکرخوار لعل پری طلعتان
شود برزبان نی کلک من — نزاکت فروش رگ پان من
بده از گلستان پانم سبق — چو طنبورم اکنون بگردان ورق
که در آخر بزم پان لازم است — پس از میکشی نقش آن لازم است
چه طوطی است آن برگ آتش زبان — که دارد قفس در دبان بتان

تمام شد مثنوی محیط اعظم شاعر ساحر
میرزا عبدالقادر المتخلص ببیدل رحمة الله

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحیم

اگر منکر نبوت نه باحطرات جز بتعظیم پیش میا و اگر بر تجلی ایمان داری بر هیچ جانب بی ادب
چشم مگشا رباعی برگوش تو قلقلی زمینا نخورد کاندیشه بپیغامی وانخورد چشمی
گشائی بتاتل بگشا تا از مژه رنگ جلوه پانخورد شخص ظاهر را بمظهریت مستا فضولی
انجمن تحقیق نباشی آسمان را برفعت مفخر مبندیش تا برای خودپستی فطرت نتراشی نظم گر یافتی
اسرار قدم پیش مجو ور فهمیدی ز لفظ معنیش مگو تا طبع تو تهمت فضولی نکشد

گلبانگ است درین بهار می بین و مهو غزل

بجهان کمین نیستی مژه بر مبند و در گشا
بجنون سپند زن پی منقار بر گشا
شرر کاغذ است و بس تو هم اندکی نظر گشا
همه گر موج گوهری بر میدنی گر گشا
بتماشای چشمکی ره سنگ و شرر گشا
نفسی صرف جوش کن زخم چو خ سر گشا
اگر از نوع آدمی ز خود و افسار خر گشا
به محیط استانه رگ موج گهر گشا
که بانداز قلقلت پری هست پر گشا
تو برآستی ز نشسته گره ی هست بر گشا
شقی از خامه طرح کن در مصر شکر گشا

ترسیده ی بفهم خود در عزم دگر گشا
ز گران جانیت مباد شود نالهٔ منفعل
طپش خلق پیش و پس ز عشق است و نه ببوس
ز فسردن مکس مری بفسونهای حافیت
بچه فرصت وفا کند گل تمکین فروشیت
سحر نشئه فطرتی ته خاک از چه غفلتی
هوس جوع و شهوتت شده وام مذلتت
ادب آموز مهر مان لب خشکی است بی بیان
ادبی تا تسلسلت نکند شیشهٔ بی ثبات
دل دوستی نه بسته بچه غم در شکسته
اگر انشای بیدلت ز حلاوت دهد نشان
نکته با بدگویان آشنائی مکن تا از یکان

Marfat.com

بیگانگی نگزینی با فضای آئینه متوجه مباش تا هیئت خود را منقلب نه بینی رباعی

حیف از تو دو روزیکه مقیم هائی — از بلبلی غافل حریف زائی
صحبت اینجا مؤثر است اگر باشی — در آب روی تری در آتش داعی غرل
بخیال که میزند قدح جنون دل تنگ ما — که هزار میکده میدود بر کاب گردش رنگ ما
بحضور زاویهٔ عدم زده ایم بر در عافیت — که ز منت نفس کسی نگذارد آتش سنگ ما
بدل شکسته ازین چمن زده ایم بال گذشتنی — که شتاب اگر همه خون شود نرسد بگرد رنگ ما
کسی از طبیعت منفعل بکدام شکوه طرف شود — نفس آبیار عرق مکن ز حدیث غیرت جنگ ما
بفسون مستی بیخبر ز شکست شیشه دلان حذر — شب خون بخواب پری مرز فسانهای ترنگ ما
گهری ز بر دو جهان گران شد خاک نسبت جسم و جان — سبکیم آن همه کاین زمان بتراز و آمده سنگ ما
ز دل فسرده بنالهٔ نرسید تاب و تب نفس — بردید ناخن مطرب از گره بر ریشم چنگ ما
سخن غرور جنون اثر بزبان جرات ماست تر — مژه بشکنی بره نظر پر اگر دهی بخد رنگ ما
چه فسانهٔ ازل و ابد چه امل طرازی حرص و کد — بهزار سلسله میکشد سر طرهٔ تو ز چنگ ما
ز غبار بیدل ناتوان دل نازکت نشود گران — که رود ز یاد تو خود بخود چو نفس ز آئینه زنگ ما

نکته اگر از طبیعت کسی را میل نفاق دریابی یقین شناس که صحبت اکابر در نیافته و پرتو آفتاب آداب بر طبع خیشش در نتافته رباعی گر طبع نه از اهل ادب رم میداشت

میدان یقین که سرکشی کم میداشت — از سجدهٔ بیچکس نمیکرد ابا
گر شیطان صحبتی با دم میداشت نامطبوع — شور جنون در قفسی با همه بیگانه برآ
بیدل نفسی ناله شو و از دل دیوانه برآ — تاب و تب سبحه بهل رشتهٔ زنار گسل
قطره می جوش زن و بر خط پیمانه برآ — اشک کشد تا کجا ساغر ناموس و حیا
شیشه ببازار شکست اند کی از خانه برآ — چون نفس از الفت دل پای تو فرسوده نگل
ریشهٔ وحشت ثمری از قفس دانه برآ — چرخ کلید در دل وقف جهالت نکند
از ره صفت گو دم تیغت همه دندانه برآ — نیست خرابات جنون عرصهٔ جولان فسون
لغزش مستانه خوش است آبله پیمانه برآ — کرده فسون نفست غرهٔ عشق و هوست

Marfat.com

دِ چراغی که نه از دل پروانه برآ | تا زخودت نیست خبر ورنه خاکست نظر
مژه برخویش گشا گنج زویرانه برآ | ماوسن عالم دون جمله فریب است وفسون
رو بدرخواب زن از کلفت افسانه برآ | بیدل از افسونگریت خرس جز آدم نشود
چنگ بهر ریش مزن از هوس شانه برآ | نکته گواه قوت جسم جهد آدمیست

در آداب شرایط عبادت و شاهد قوت عقل توجه براکتساب علوم حکمت و دلیل قوت روح پرواز همت بعروج نسبت وحدت ماده این هر سه قوت مقدار اعتدال غذاست که بتقویت آن جسم توانا شود بر قدرت اعمال و عقل اعانت یابد در سعی تحصیل کمال و روح بال گشاید بجهت حضرت ذوالجلال اگر اسباب غذا مفقود باشد تردد جسم در طلب وجه معیشت مانع ذوق عبادت است و تصرف عقل در تدبیر حصول آن محروم کسب حکمت و تحیر روح از تشویش اینها رجوع بسه منزل جمعیت رباعی

با خشک و تر ماندهٔ لیل و نهار | تا مانع شود جمعیت آن مفت شمار
آن دولت جاوید که خلدش خوانند | رزقیست که بی تردد آید بکنار
نامطبوع بوصول مقصد عافیت ده ذلیل جز عصا طلب | تو زانشکنا نیمه کم نه قدمی ز آبله پا طلب
ز مراد عالم آب و گل بدر جنون زن و وا گسل | اثر اجابت منفعل ز شکست دست دعا طلب
بکجاست صدر و چه آستان که گذشته تو ازین و آن | چو نگاه حیرت ازین مکان همه خیر رو تبقا طلب
ز سپهر اگر همه بگذری تو همان لسایه برابری | بعلاج شعلهٔ خودسری نمی از جبین حیا طلب
بفسانهٔ هوس آنقدر مفروش شهرت عز و فر | چو غبار انجمن سحر نفسی شمار و هوا طلب
ز هوای کبر و سر منی همه راست ننگ فرو تنی | تو بذوق منصب ایمنی ز پر شکسته ها طلب
دل ذره گر همه خون کند ز کمه آوری چه فزون کند | عملی گر از تو جنون کند بعدم فرست و جزا طلب
کف پای جمله نشین ما بخیال گرد کمین ما | پی آرزوی جبین ما بچراغ رنگ حنا طلب
شده رمز جلوهٔ بی نشان بغبار آینه ات نهان | نفسی بصیقل امتحان بر و از میان و صفا طلب
طلب تو بس بود آنقدر که ز معنی بری خبر | بخودت اگر نرسد نظر بخیال هیچ و خدا طلب
خوشست آنکه ترک سبب کنی بیقین رسی و طرب کنی | ز حقیقت آنچه طلب کنی بطریق بیدل ما طلب

Marfat.com

نکته اگر حصول رزق از عالم غیب نمیبود و رحمت جز باصلحا نمی پرداخت متوکلا رزا
فاقه می کشت و مجرمان را نا امیدی میگداخت رباعی گر حاصلها بکام تقوی میبود
از خشکی برگ تاک مینا میرست در روزی کس بمزد تردد میبود

از بیضهٔ زاغ جملهٔ عنقا میرست محمس

گل مایل رنگینی می نشئهٔ جام است گویند طرب شیفتهٔ عید صیام است
عالم همه سودائی اندیشهٔ خام است ما روی تو دیدیم دگر عید تمام است
خلقی تماشای گل و لاله محو است ناموس حیا داد بباد کف افسوس
لبیک نهان ماند بزیر و بم ناقوس چون پرتو شمعی که برونست ز فانوس
از کوری این بصران وصل تمام است گل کرده ز حیرت کدهٔ باغ تلون
گلها همه برگ و شجرها همه بی بن اینست اگر ساز خرابات تعین
گم گشتهٔ معانی بعبارات تفنن تمثال چه می دارد و آئینه چه جام است
ای خاک غبار چه جنون برد ز جایت کز چرخ گذشته است دماغی بهوایت
زحمت کش نازی و نگونست لوایت زین پست و بلندی که بجز دیده بهایت
دیوار نشان قدم و آبله بام است فی قرعهٔ جان افکن و فی فال بدن گیر
از کن فیکون نبض خیال تو و من گیر عالم همه گردی ز تک و تاز سخن گیر
خواه انجمن ایجاد کن و خواه چمن گیر بر هر چه نظر می فکنی صورت نام است
خوبانکه بشوخی دل عشاق ربودند از قامت رعنا علم ناز گشودند
پا در گل این انجمن و هم نبودند هر گاه چو شمع آئینه و هم زدودند
رفتند فرو در خود و گفتند خرام است جائی که عنان گیرم بازیچیانیست
تمکین همه گر کوه بود غیر صدا نیست در عشق سر و برگ تسلی همه را نیست
زین گلشنیان قسمت ما بوی وفا نیست معشوق بر همن بت سنگست که رام است
ای موج غناجوش خمستان السنت مخمور تو مخمور بتو مست تو مستت
جامی است ز کیفیت توحید بدستت گو تشنه بمیرد هوس شبه پرستت

Marfat.com

آب تو زسر چشمهٔ آئینه حرام است
زندانی تمثال کدهٔ وهم بقائیم

هرچند که از عنصر تحقیق جدائیم
عمریست گرفتار دل بی سر و پائیم

حیران خیالیم مپرسید کجائیم
تمثال چه تدبیر کند آینه دام است

آنجا که کند حکم ادب عشق جنون کیش
رعنائی طاقت مپسند اردل درویش

ای منفعل هستی معدوم میندیش
این معبد عجز است تعین نرود پیش

تسلیم اگر دست دبد سجده قیام است
وهم تو جنون تاز خیال حق و باطل

ای ناقهٔ ادراک ز وسواس تو در گل
محمل کش شوقیم بقدر طپش دل

در وادی تحقیق نه راهست نه منزل
هر جا تب و تاب جرس آسوده مقام است

بیدل دلت افسرد کنون راه دگر زن
دامان عباری که نداری بکمر زن

بر ضبط نفس چند تنی فال سحر زن
خورشید نهانست تو از سایه بدر زن

چون آئینه بیرنگ شو و کار تمام است

نکتهٔ ریاضت صفای باطن می آرد بشرط اعتدال و ضعف بر قوی همت نگارد با فراط کمال مدعا ازین کسب سوداد فاسد را با صلاح آوردنست نه اجزای صالح را نیز فاسد کردن اینجا نگار از طبیعت زدودنست نه آئینه را بمشق صیقل فرسودن بحکم قدردانی جمعیت وجود هیچکس از ابتدا بریاضت شاقه نپرداخت الا بقدر اصلاح مزاج و بخواب و خور نپرساخت مگر مقدار ضرور و احتیاج ریاضت

بنیاد جسد که کارگاه اساست
بر صوم و صلوٰة بر میفزا کاینجا

روزی دو ز حکمت طبیعی برپاست
چه خوشست اگر آنقدر بود هوس بلندی منظرت

تعدیل بهام کمال عرفاست
بدو روزه مهلت این قفس ولت اشیا مصدهوس

غزل

چو گل از طبیعت بی نشان بخیال دانستی آشیان
چو حباب غیر لباس تو چه توقع و چه هراس تو

که بر آن مکان چو قدم نهی خم گردشی نخورد سرت
نه ز عروج نغمهٔ قدرتی نه دماغ نشئهٔ فطرتی

نه اگه از طپش نفس که چه بیضه می شکند پرت
هر جاست جاده پیشی همه راست منجلت گر شی

ببرهنگی زدی این زمان که دمید پیرهن از برت
نه تو مانی و نه قیاس تو چو کشند جامه بر نگرت

تو غبار واعظ عبرتی و هوا ست پایه بذرت

Marfat.com

تو چنان مرو کز سلفرشی بکجی زند خط مسطرت
که زسیر انجمن ادب فکند بعالم دیگرت
که بفهم نالهٔ عاجزان کمند التفات هوس گرت
حذر از بلای فسردنی که رسد بمنصب نشترت
سر آرزو بکنار رسد ز دماغ آبله ساغرت
که بحیرت چمن اثر شود آب و آئینه رهبرت

عریزی بوداع قوی دامن میچیند صاحب ریاضت اشکال غریبه می بیند یعنی بخارات که مادهٔ متخیله است هرگاه بدماغ صعود مینماید بمثالهای عالم خواب در عین بیداری نقاب میگشاید همچنان هنگام نزع نیز صور مثالی بر طبایع منکشف میگردد و آن از باقیات خیالست وگرنه در نفس الامر تحقیق آن دشوار است و محال مثل شعلهٔ چراغ که چون روغنش کم میگردد و سراپا در میگیرد و روشن تر میشود تا باندک فرصتی بمیرد چون غلبهٔ جوع که موجد صفرا است و غلبهٔ صفرا مادهٔ ایجاد سواد جمعی را که بامبداء توجهی است از صعود این بخارها بطور حقایق و معانی خوانند و فرقهٔ را که از حقیقت بیخبرند اشکال دیو و جن میدانند چه دوده ها که ازین آتش نامشتعل متصاعد نگردید و چه سوداها که ازین صفرای سوخته بطوفان نرسید اگر هوش است باید فهمید که غیر از اشیای محسوسهٔ معین هرچه در خیال پرتو اندازد همه سوداست و خلاف قاعده و آنچه در نظرها متشکل یابند غبار بینائی ریاست

زندانی اختراع چندین فرهنگ
چو عشق مجنون نسازد و سیری دنگ
جنون سوادیکه کردم امشب ز سیر اوراق لاله پیدا
چو شبنم از داغ لاله گردد عرق ز ناف غزاله پیدا
جلای یک شیشه مینا بپری ز چندین رسا پیدا
شکست در دل هر رنگی که رنگ میکرد نا پیدا

خلقی است درین جنون سرای نیرنگ
من بندهٔ آنکه در ادب گاه ثبات
نشنود دریں درسگاه عبرت بفهم چندیں سال پیدا
صبا ز کیسوی شکبارت اگر رساند پیام چینی
فلک ز صفر یکه میگشاید بر اعتبارات میفزاید
چو موج بیداد هیچ سنگی نبست بر شیشه ام ترنگی
اگر بصد رنگ پر فشانم روانم جستن نمیتوانم

Marfat.com

که کرد پرواز بی نشانم زبال طاؤس ما له پیدا
چو جوشد افسردگی زدوران جذر زا مداد اهل احسان
که ابر در موسم نیستان نمیکند غیر ژاله پیدا
قبول انعام بد معاشان بجود گوارا مگیر بیدل
که میشوند این گلوخراشان چو شکوان از نواله پیدا

نکته کسب موقوف بر تکالیف

حمالی وگاکاری نیست بی تلاشی هم تلاشی است و بیدست و پائی نیز معاشی اما تقلید موجب تضییع است و هیچ وضعی دیگر باعث تشنیع رباعی گر بید تقلید کمر می بندد

چون نخل میپندار ثمر می بندد
ای فطره بجمعیت دل قانع باش
آبی دگر است آنچه گهر می بندد غزل
ستم است اگر هوست کند که بیسر و چمن درآ
تو زغنچه کم ندیده در دل گشا بچمن درآ
پی نافهای رمیده بو میند زحمت جستجو
بخیال حلقه زلف او گرهی خور و بگشتن درآ
نفست اگر بفسون دمد متعلق هوس شود
زه دامن تو میکشد که درین رباط کهن درآ
هوس تو نیک و بد تو شد نفس تو دام و دد تو شد
له باین جنون بلد تو شد که بعالم تو و من درآ
غم انتظار تو برده ام بره خیال تو مرده ام
قدمی برسش من گشا نفسی چو جان ببدن درآ
بهوای معنی مهمی بنا تلی زده ام خسی
گره حقیقت شبنمی بشکاف و در دل من درآ
نه هوای اوج نه پستیست نه خروش همتی بستیست
چو سحر چه حاصل هستیت نفسی بشو بسخن درآ
چه کشی ز کوشش عاریت الم شهادت بی دیت
بهشت عالم عافیت درجستجو بشکن درآ
بکدام آئینه مایلی که ز فرصت انبه غافلی
تو نگاه دیده بسملی مژه وا کن و بکفن درآ
ز سروش محفل کبریا همه وقت میرسد این ندا
که بخلوت ادب و وفا ز در برون شدن درآ
بدر آی بیدل ازین قفس اگر انطلاف گشته هوس
تو بغربتآ نهمه خوش نه که نگویمت بوطن درآ

نکته در عالم آثار کثرت بسازانزوا پرداختن سرمایه فرصت تحقیق درباختن اگر چراغ بینش قابلیت نوری دارد در انجمن هستی روز تا بافسون خیال از تجلی کاهی چشم نپوشی و در حضور آباد کرشمه جمال بکسب حرمان نکوشی

رباعی فرصت داری جز آگهی کار مبند
بر آینه ذات تهمت زنگار مبند
هر چند بود یکسره وا کردن چشم
باز است در حضور زنهار مبند
اسرار جهان همست و گر نیست
من میگویم کسی دگر نیست
این طرفه که از خودم خبر نیست
عشق انجمن است در نظر نیست

Marfat.com

رنگست و بهار جلوه گر نیست — خواهی دریاد خواه نم گیر
از عیب حساب پیش و کم گیر — بیرنگی رنگ سر بهم گیر
تمکین نگر و غبار کم گیر — چون سنگ ذخیرهٔ شرر نیست

عالم ز حقیقت نمایان — کرد است هزار پرده سامان
ای غافل کارگاه امکان — در خانه آفتاب تابان
یاران مژه بسته اند در نیست — هستی اگر اعتبار دارد
خاکی بهوا بهار دارد — صبح آئینه در کنار دارد
چندانکه نفس غبار دارد — جوش عدم است کز فر نیست

بر عزت و جاه اعتباری — چیدست جهان بساط خواری
زین جرگه دمی که سر برآری — بر هم که شعور داگاری
سر دارد و غیر درد نیست — زین نسخه که قیل و قال دارد
پرواز جنون مآل دارد — گر هوش تو فهم حال دارد
جمعیت دل کمال دارد — آشفتگی آنقدر همزنیست

تا هم نفس نفس شمار است — صد رنگ جنون هوس غبار است
گر عرشی و فرشی آشکار است — این پست و بلند اعتبار است
این خانه خراب بام و در نیست — صحرا گرهی است در دل تنگ
دریا عرقی چکیده از سنگ — لختی بدر آ ز عالم تنگ
یعنی که ز کارگاه نیرنگ — هر نقش که دیدی آنقدر نیست
در عالم انقلاب زنهار — بر دل هوس ثبات مگمار
جمعیت و هم مغتنم دار — پرواز نما و خوابش انگار
با لین کسی تهی ز پر نیست — آن اصل که اعتبار زاید
شایستهٔ همت نشاید — وقت همه کس دودم نپاید

Marfat.com

رنگی که پرید باز ناید — فرصت شرر است نامه برنمیت
ای موج زهم گسسته پیوند — تسکین خواهی ره طپش بند
با ترک خیال باش خورسند — غوّاصیهاست وهم وظن چند
گر بحر بته رسد گهرنیست — تحقیق تحیّر است خاموش
بیهوده بحرف وصوت مخروش — در آرزوی وصال کم جوش
موئیست غبار دیدهٔ هوش — چون دست رسا کنی کمرنیست
امروز که اعتبار ساقی است — مستی و خمار اتفاقی است
آئینه بعد نظر ملاقی است — تا دل باقی است جلوه باقی است
دیدار بعالم دگر نیست — یاران طلب محال کردند
گلچینی انفعال کردند — پرواز برون بال کردند
آنرا که پری خیال کردند — بیرون دکان شیشه گر نیست
بیدل ازین باغ یاس منزل — خلقی بفسوس بست محمل
چون ریشه دواندنت چه حاصل — اینجا ازسعی پا بے درگل
هرچند بخود رسے ثمرنیست

نکته مجاز یعنی عالم اعتبار را نهالی تصور نمودن است که تخم آن جز حقیقت نیست در مرتبهٔ نهال از تخم اصلا نشان نتوان یافت و همچنان از شاخ و برگ هیچ نتوان شکافت ربا عے

ای آنکه گهی خلوت وگه انجمنی — پیوسته بوهم غیر آتش فکنی
نیرنگ دوئی بار ندارد اینجا — من با تو توام چنانکه با من تو منی
ناهطبوع همه عمر با تو قدح زدیم و نرفت زخمار ما — چه قیامتی که نمیرسی زکنار ما بکنار ما
چو غبار نالهٔ نیستان نزدیم گامی از امتحان — که زخود گذشتن ما نشد بهزار کوچه دوچار ما
چه قدر زخجلت مدّعا زده ایم براثر غنا — که چو رنگ دامن خاک هم نگرفت خون نگار ما
همه را بعالم بیخودی قدحی است از می عافیت — سر و برگ گردش رنگ کو که خطی کشد بخمار ما
دل ناتوان بکجا برد الم تردد عاجزے — که چو سجده هر قدم اوفتد بهزار آبله کار ما

Marfat.com

بسواد نسخهٔ مشقی برسید مشق ما ملت — قلمی بخاک سیاه زن بنویس خط غبار ما

صف رنگ لاله بهم شکن می جوش گل بزمین فکن — به بهار دامن ناز زن ز حنای دست نگار ما

بکنار عشرت پرفشان نزدیم دست تظلمی — بغبار میرود آرزو نکشیده دامن یار ما

نه بدامنی حیا رسد نه بدستگاه دعا رسد — چه شود به نسبت پارسا کف دست آبله دار ما

چه خوشست عمر سبکعنان گذرد بما و من آنچنان — که چو صبح بر دم امتحان نه فتد بر آینه بار ما

چمن طبیعت بیدلم ادب آبیار شکفتگی — ز دواست ساغر رنگ و بو بند باغ غنچه بار ما

نکته از قلندری پرسیدند که معرفت چیست گفت نتیجهٔ بیکاری که اگر شغلی دیگر دست بهم میداد هیچکس درین ورطه خیال نمی افتاد رباعی

در ورطهٔ فکر خود نمی افتادیم — دیدیم که دست ما بجائی نرسد

از سعی جنون داد گریبان دادیم غزل — بنمود هستی بی اثر چه نقاب شق کنم از حیا

تو بمن نظری کنی که دمی عرق کنم از حیا — چو ز خاک لاله برون دمد قدحی شکسته بخون زند

هوسی گر از تو جنون کند بهمین نسق کنم از حیا — اگر م دهد خط امتحان هوس کتابهٔ آسمان

مژه بر بهم آرم ازین و آن همه یکورق کنم از حیا — چکنم ز شوخی طبع دون قدحی نزد عرقم بخون

که ببوس آن لب لعل گون سحری شفق کنم از حیا — ز تخیلی که براه دین غم باطلم شده همنشین

بمن این گمان نبرد یقین که خیال حق کنم از حیا — ز کلام آنچه بهر سدنه ز لوح نه ز قلم رسد

خط نقش پا بر قم رسد که منش سبق کنم از حیا — با مید وصل تو نازنین همه را نثار دل است ویدن

من بیدل و عرق جبین که چه در طبق کنم از حیا — نکته قرب الهی جنون دارد و قرب دنیا

هوش در اینجا دانشها مصروف تعلق اسبابست و آنجا هرچه غیر اوست فراموش

این معاملات اهل دنیا با اهل الله راست نیاید و اطوار اصحاب شعور هم نسبت مجنون وضع نشاید رباعی

جز برهمت شعور در حضورش وانیست — تنزیه خرابات هوس چیانست

سقف و دیوار زرنگار اینجا نیست غزل — ای خواجه بکمن آرزوی دولت فقر

تو بهیچ شعبه نمیرسی چه نشسته میگذری عبث — ره مقصد یگدلم بست و بس بخیال می سپری عبث

ز فسانه سازی این و آن که رسد بمعنی بی نشان

Marfat.com

نه شکسته بال و پر بیان هوای او نه پری عبث
ز زبان شمع خیال کن سخنی است عبرت انجمن

که درین ستمکده خار پا نکشیده گل سبری عبث
چمن صفا و کدورتی می جام معنی و صورتی

همه ولی بخیال خود که توئی همین قدری عبث
هوس جهان تعلقی سر و برگ حرص و تملقی

چو یقین زند در امتحان پی عمر در سپری عبث
نکهت بخود چو فرار سد بحقیقت همه وار سد

دل شیشه گر بصفا رسد نه طپد بوهم پری عبث
چو هوا ز کسوت شبنمی نه شکسته نه فراهمی

چه قدر ستمکش مبهمی که چنین نه و تری عبث
نه حقیقت تو یقین نشان نه مجازت آینه گمان

چه تشخصی چه تعینی که خودی غلط دگری عبث
خجلم ز ننگ حقیقتت که چو حرف بیدل بیزبان

بنظر نه و بگو سها ز میانه در بدری عبث

نکته اعتبارات حضر در نوع انسانی

ظهور نشه ایست که بهر چه مخطور باطنش گردد بهر چند آثار و قوعش ظاهر بفساد و شر متعلق باشد اما تامل در اقدام آن جایز ندارد و بی اختیار بحکم مقدور از قوه بفعل آرد و شعار نبی گل کردن حقیقی که خطرات قلبی را با مواج مروج کونی موازنه نماید و آنچه مطابق خبر بیند کار فرماید رباعی

شخصی است حقیقت تنزه مرآت
قول و هر فعلی که مشعر خیر و شر است

گل کرد درین چمن بصد رنگ صفات
غزل ای پرفشان چو بوی گل نیرنگی از پیراهنت

زان شخص مدان غیر ظهور خطرات
با صد حدوث کیف و کم از مزرع ناز قدم

عنقا شوم تا گردن من یابد سراغ دامنت
تنزیه صد شبنم حیا پرورده تشبیه تو

یک ریشه شوخی نزد تخم دو عالم خرمنت
تجدید ناز آشفته رنگت لباس آرامیت

جان صد عرق آب بقا گل کرده لطف تلتت
در وادی شوق یقین صد طور موسی آفرین

بی پردگی دیوانه طرح نقاب افکندنت
در نو بهار لم یزل جوشیده از باغ ازال

خاکستر پروانه محو چراغ ایمنت
دل را بحیرت کرده خون بر عقل رد برق جنون

نه آسمان گل در بغل یک برگ سبز گلشنت
هر جا برون جوشیده خود را بخود پوشیده

شور دو عالم کاف و نون یک کب بحرف آورده
جوش محیط کبریا بر قطره بست آئینه ها

در نور شمعت مضمحل فانوسی پیراهنت
ز عشق دانم فی هوس شوق تو ام سر تا بپس

مارا بما کرد آشنا هنگامه من با منت

Marfat.com

ای صبح یک عالم نفس اندیشهٔ دل مکنت
بیدل چه پروازد بگو ای یافتن ها جستنت

حُسن حقیقت روبروشمعی فضول آئینه جو

نکته در اعتبار سامان نتایج عنصری

حقیقت خود را یک شخص تصور باید نمود که مرتبهٔ جماد طبیعت بحکم ثبوت جوهر خفا و مرتبهٔ هیولای آن بمیدان نشو و نما مرتبهٔ عرض پیکر باظهار قدرت حسن و حرکات و مرتبهٔ انسان شخص مصور باعتبار فطرت جامع آیات رباعی گرهست جمال ائینات در رنگست

ورنامیهٔ شوق تو بعرض رنگ است
حیوان آثار ناشناسائی تست

ای رمز عیان این چه بلا نیرنگ است
مخمس دامان خاک خوانچهٔ ناز بیدل است

آغوش چرخ شوخی انداز بیدل است
شور جهات گرد تمک و ناز بیدل است

این هفت پرده پردهٔ از ساز بیدل است
بر هرچه گوش می نهی آواز بیدل است

مینا عبث بنام پری بال میزند
آئینه هرزه پرورد تمثال میزند

خلقی غبار وهم بفربال میزند
در عالمی که وحشت دل بال میزند

عنقا پر شکستهٔ پرواز بیدل است
بی پرتو است جوهر این شمع بی لگن

نیرنگ میکند کل ازین بی نشان چمن
کس نیست پی برد که درین حیرت انجمن

نی ساز حرف وصوت نه آهنگ ما و من
آئینهٔ خیال که غمّاز بیدل است

ای بی طراوت از اثر شبنم عدم
از بیشتر غرور نگیری کم عدم

هوشت چه رمز وا کشد از عالم عدم
ناگشته خاک کس نشود محرم عدم

انجام هرچه وارسی آغاز بیدل است
یاران وداع انجمن وهم وطن کنید

روزی دو در قلمرو حیرت وطن کنید
در بیخودی تهیّهٔ سیر چمن کنید

آئینه بشکنید و تماشای من کنید
رنگ شکسته پردهٔ گلنار بیدل است

گر ربط نسخهای تعین بهم زنید
یا انتخاب لوح وجود و عدم زنید

جز دل بهر چه در نظر آید قلم زنید
هرگاه بی نیازی همت رقم زنید

دل نیز نکتهٔ قلم انداز بیدل است
حسن ازل خیال پراست حجاب نیست

باشد چو معاملهٔ آفتاب نیست
گر دیدهٔ یقین تو محجوب خواب نیست

Marfat.com

یک قطره زین محیط تهی از حباب نیست
هر جا دل آئینه پرداز بیدل است

گوئی شکوه عجز ادب کیش می برد
اقبال کم زدن گرو از بیش می برد

آب محیط از کف درویش میبرد
صفر از ملا حساب بری پیش می برد

در کاستن فزودن اعجاز بیدل است
آنجا که سرمه میدمد از سازمحرمی

خاموشی است محرم از راز محرمی
تمکین برد خیال ز آواز محرمی

بیدل هم از برون کدهٔ راز بیدل است
نکته در افراد نوع انسانی برطبایعی گم

حکم آشنائی کونی غالبست ناگزیر است از سامان تدبیر و تلاشش واز امزجه که تاثیر اسماء الهی است تسلط واردبی اختیار در عذر تحصیل معاش زیراکه مستلزم تعلق تشبیه تردد آرائیست وخاص نسبت تنزیه وارستگی وبی پروائی رباعی عالم مشغول حاصل فضل وهنر

منعم سر گرم دستگاه کروفر
بیکاری وضع بیدلان افتاده است

یک پرده ز ساز این و آن نازکتر غزل
من آن غبارم که حکم نقشم بهیچ عنوان در نگیرد

اگر سراپا سحر برآیم شکست رنگم اثر نگیرد
نشد ز سازم بهیچ عنوان جنون خروشی دگر برافشان

جز این که یارب درین گمستان بنوایم شکر نگیرد
با این گرانی که دارد امروز رخت چندین خیال دوسم

چو کشتیم پای رفتنی کو اگر محیطم بسر نگیرد
براه یاسی است سعی کامم که گر بلغزش رسد خرامم

کسی چو آغوش بی نشانم چو اشکم از خاک برنگیرد
دل از فسون امل طرازی حذر گرفتست بهرهٔ از

مبادا شرم نفس درازی عنان این بیخبر نگیرد
نگاه عفلت کمین ما را کنار مرگان نشد میسر

طپید بخون خفته خوابناکی که سایه اش زیر پر نگیرد
چو موج عمریست مسعی یاقلاش شوق زاد تقاضا

چه ممکن است اینکه رشته ما چو عنقد گیرد گهر نگیرد
خوشا غبار مشربی که طبعش بحکم اقبال بی بنائی

زبر چه گیرد غنا نخواهد زبر چه گردد جزا نگیرد
اگر ز معمار دهر ما شد بنای انصاف و اشنائی

گلی که تعمیر رنگ دارد چراش در آب زر نگیرد
دلی که پرورده آب نازش تپش ز عشق کی گدازش

چو شیشه بر سنگ خورد سازش کسیتن جز شیشه گر نگیرد
گذشت مجنون ز ضبع عریان چو نالهٔ آزاد از بیابان

تو هم باین رنگ دامن افشان که چین دامن کمر نگیرد
قبول سرمایه تعلق کمین گه آفت است بیدل

چو شمع خاموش ترک سر گیر تا هوایت بسر نگیرد
نکته نبوت امریست معین بکشوف مراتب

Marfat.com

جمال دولایت حقیقی مبهم ستتر پردهٔ جلال فهم بر هر چه معین باشد زحمت تاویل نه پسندد
و درک آنچه مبهم است بی تامل صورت نه بندد غزل

زچشمک ذره جام گیرم تا آن شکوهی که جم نگیرد
کسی ز قدرت چه وانگارد که دست خود را قلم نگیرد
گمان میزان اعتبارم نشست کز ذره کم نگیرد
که نام اقبال بی نیازی لبی که ناید بهم نگیرد
حذر که باد دماغت آخر برنج نفخ شکم نگیرد
که آمد و رفت این نفسها بباد تیغ تو دم نگیرد
چو سنگ درکارگاه بینا گر آب گردد کرم نگیرد
که خاک ناگشته کس درین ره سراغ نقش قدم نگیرد
چه سازد آوازه در دل که راه دیر و حرم نگیرد
که منت سربلندی آنجا کسی بدوشش علم نگیرد
کشیده ام بار هر دو عالم بپشت پائی که خم نگیرد
کسی کزین جلوه شرم دارد شکست آئینه کم نگیرد
بصفحه گر نام او نویسیم بجز غبار از رقم نگیرد غزل
ز بوی گل تا نوای بلبل فدای تمهید گفتگویت
چو رنگ رفتم ز خویش دیگر چه رنگ باشد نثار بویت
هنوز دارد خط غبارم شکسته کلک آرزویت
بزیر پایت نگر بیابم دلی که گم کرده ام بکویت
چو ماه نو نقش جام بندد لبی که تر شد بآب جویت
رسا ست سر رشته قفس هم بقدر افسون جستجویت
بگرد نقاش شوق گردم که میکشد حیرتم بسویت
که خواهد از جبهه ترمن چو گل عرق کرد خاک کویت

خیال نامحرمان گریبان دواند ما را بصد بیابان
گزیده ما اقبال همتت ما فزونی عرصه نیازی
اگر نبازم بزور همت نیم خجالت کش غرامت
دل است منظور بی نیازی ز غفلت آزرده اش آشنائی
ندارد این مکتب تعین که در تماشا گری چو بیدل
ز بی چمن ساز صبح فطرت تبسم لعل مهر جویت
سحر ز بیمی در آمد از در پیام گلزار وصل در بر
بهوای سر مشق انتظارم ز خاک گشتن چه باک دارم
بجست و جو هر طرف شتابم بمان جنون دارد اضطرابم
ز گلشنت ریشه بخند د که چرخش افسردگی پسندد
بعشق ناز دل هوس هم بسا لد از شعله خار و خس هم
باین ضعیفی که بار دردم شکسته در طبع ننگ نردم
ز سجده خجلت آور من چه ناز خدمت کشد سرمن
اگر بهارم تو آبیاری وگر خزانم تو شعله کاری

Marfat.com

زحیرت من خبر نداری بیا رم آئینه روبرویت
کجاست مضمون اعتباری کہ بیدل انشا کند شماری

لبضاعتم سکیر نزاری کہ انکنم پیش تا رویت غزل
اگر گلشن زناز کرد قد بلند تو جلوه فرما

زپیکر سرو موج خجلت شود نمایان چو می زمینا
زچشم مست تو گر یابد قبول کیفیت نگاهی

طپیدن سنی بروی آئینه... ش جوهر چو موج صهبا
نخوانده طفل جنون مزاحم خطی زپست و بلندیها

شوم فلاطون ملک دانش اگر شناسم سر از کف پا
بهیچ صورت زدور گردون نصیب ما نیست سر بلندی

زبعد مردن مگر نسیمی غبار ما را برد ببالا
نه شام ما را سحر نویدی نه صبح ما را دم سفیدی

چو حاصل ماست نا امیدی غبار دنیا بفرق عقبی
رسیدی از دیده بی تامل گذشتی آخر بصد تغافل

اگر ندیدی طپیدن دل شنیدنی داشت ناله ما
بهر کجا ناز سر برآرد نیاز هم پا کمی ندارد

تو و خرامی و صد تغافل من و نگاهی و صد تمنا
زغنچه او دمید بیدل بهار خطی نظرفریبی

بمعجز حسن گشت آخر گل زمرد لعل پیدا
نکته فطرت آدمی در تو تهم آباد خیر

وشد آئینه تفرقه نپرداخته که تمثال جمعیت دو چار تخیلش تواند نمود و در چار سوی معاملات نفع و ضرر دکان سودائی نیاراسته که بسودی از نقد وجنس عافیت چشم تواند گشود اعانت فضل حق بصیقل حضور عرفان پرداز تا ازین آئینه ننگ زنگار برداریم و غبار مطلق بساط یقینی طرح نماید تا بروی این دکان درهای اعتبار برآریم رباعی

فردوس با نفاق ارباب علوم
النسوی ثوابت و بروج است و نجوم

یعنی این سعد و نحس تا در نظر است
عیشت ناممکن است و راحت معدوم نامطبوع

بکدام فرصت ازین چمن هوس فضولی آرگشد
شب خون بعمر خضر زنم که نفس شراب سحر کشد

نشد انچه از دل گرم کس بتسلی کشدم هوس
بطپم در آئینه چون نفس که ز جوهرم تپر کشد

نه گرفت گردنه آسمان سر راه هرزه چرا هم
مگرم تامل نقش پا مژه بپیش نظر کشد

دل آرمیده بخون بکش ز تلاش منصب عزلتی
که فلک برشته گوهرت نکشد ز خاصیت اگر کشد

ز لب فصیح وفا بیان بحدیث کین نه هی زبان
ستمست حنظل اگر کسی ببرازونی که شکر کشد

نه پسندی ای فلک آنقدر خلل طبیعت وحیثم
که چو موجم آبله پای عزم نم انفعال گهر کشد

ز کمال طینت منفعل بچه رنگ عرض اثر دهم
مگر از حیا عرقی کنم که مرا ز پرده بدر کشد

Marfat.com

مسجد یقه که شهید او کشد انتظار مراد دل — چو سحر نفس دمد از کفن که شکوفه بشمر کشد

بسجود درگهش ای عرق تو ز بی منی متاثری — مبادا سعی جبین من بفشارد امن تر کشد

نظری چو دانه درین چمن بخیال ریشه شکسته ام — بشنیم آن همه در دهیت که قدم ز آبله سر کشد

سرو برگ همت می کشی ز دماغ بیدل ما ملب — که چو شمع از همه خود فدح آفریده درکشد

نکته تقوی اهل دنیا منحصر است بر دامن از لوث ظاهر چیدن با حتیاط شرایط صوم وصلوة و تقوی اهل عقبی منع نفس از شغل مناهی بطلب درجات مغفرت و تقوی اهل الله باز داشتن دل از خطرات اسما و صفات بپاس ناموس تنزه ذات ربانی

گر تشنه دستگاه فقر تو رساست — از هر چه جزا و ست رنج محمور یهاست

ای ذات پرست از فضولی بگذر — الهی را رحیم و رحمن چه بلاست محمس

که نمود هرزه معاشیت که متبع من و تو کنی — که شکست ساز تا ملت که بهر ترانه غلو کنی

ز هوای غفلت دون عبث چه بلاست اینکه تو خون کنی — نصبی ز عجم هوس اگر بدل گداخته جو کنی

شکن کلاه نه آسمان دمد از سر یکه فرو کنی — بخیال میکند زیان ببهار عالم بیخبر

توهم از تخیل عبرتی بشکن خمار جنون اثر — بکجاست همت بی نیاز و صفای آئینه در نظر

ز نهال مزرع مدعا دل جمع میدهدت ثمر — بهمین قدر که تصور کف دست و دستن مو کنی

تو ئی انکه شوق تو میزند قدح یقین و دهم و گمان — تو ئی انکه عزم تو میدهد بهزار علم و جنون عنان

تک و تاز فطرت خود بین سر و کار قدرت جود بدان — چه سواد عالم جزو و کل چه جهاد محفل کن فکان

همه دل که دل بکجا نهی همه رو که رو بچه سو کنی — عملی که سرمه عبرتی بخروش چون و چرا رسد

ادبی که بوی تاملی بدماغ سر بهوا رسد — سر و برگ نشئه معنوی بدماغ هرزه کجا رسد

اثر قبول طبایعت چو نی آتشزمان بنوا رسد — که بقدر بند جوارحت مدد فشار گلو کنی

بخیال کعبه جنون مکن نه رهست پیش و نه رهنما — بکجاست مقصد دیگرت منشین زبادیه سر درآ

کسی از تلاش هوس نشد بحصول کام دل آشنا — ز سراب عرق تردد ی بامید چشمه مدعا

مگر انفعال حقیقتت عرقی کند که وضو کنی — گرهی به بند قبای تست اگر آگهی بگشاده

الهی که راه تو میزند به بقیع دل دل شاده — خط اعتبار تعینت بغبار رفته زباده

Marfat.com

چو سحر جریدهٔ ما و من بخیال هیچ بباد ده
بکجاست رشتهٔ فرصتی که تو جیب پاره کنی

نیم آنکه طبع سلیم را بر خلق موعظه خوان کنم
بکمین عبرت مرد و زن ز فنون چیدهٔ دکان کنم

نه فسون نیاز یقین برم نه فسانه نذر گمان کنم
ز کمال کارگه وفا عملی است بر تو عیان کنم

بکسی مگو ز کسی مشنو ز سرایت علم و فن
چه شکوفها که نمیدمد ز بهار عبرت آب و گل

نه تو آن خطی که بخوانمت نه من آن گلم که تو بو کنی
ثمری شکفتگیش نگون اثر طراوت آن خجل کنی

طربت مقابل جستجو بهزار سلسله در بدر
بهزار ریشه دود نفس که تو یکدو ناله نمو کنی

بی استعاره مدعبث چو خیال بیدل بیخبر
نکشید آینه شمع هم بحضور معنی انجمن

نکتهٔ طبایع را تقلید اوضاع یکدگر ربزن تحقیق است و طبیعت عادات و رسوم مانع سرمنزل توفیق اکثر استعدادها در حجاب قوة از فعل محروم ماند و یکی از آنها عنان خیال بعرصهٔ وقوع نگرداند فرصت سرزانوی آنقدر دور نباخته که بسعی دستهای برهم سوده آوازش توان داد و کلفت تضیع اوقات بر روی حقیقت دیواری برنیاورده که بچاکهای گریبان ندامت را هی توان گشاد جمعیت دل بشرط عزلت همه را میسر است اگر همصحبتان معذور دارند و مطالعهٔ نسخهٔ تسلی هر کس در بغل دارد اگر همدرسان بحال خود واگذارند آب در هر طبعیکه راه قوت یافت مائل تکلیف تری نمود نیست آتش بر هر مزاجی که غالب افتاد بهر گرم دکان حرارت گشودن دیر یا زود بحکم تسلط سر از جیب برنیاورده در خروش ناقوس خوابست و مسجد یا زار سر حساب ادراک نفس ناگردیده بمیان تعلقه سبحه شماری نه برهمن را از کشاکش دام اختلاط زنار تعلق بگسیختن تا بحاصل کوشد که ناقوسی در بتستان فطرت چه آهنگ دارد و نه شیخ را از آفات جمع خلق بحصار تنهائی گریختن تا فهم نماید که لبیک طپیدن نگاه کعبهٔ دل چه سبحه میشمارد و ناچار

Marfat.com

نقد یکه در گره حویش زبسته اند از کیسهٔ غیر میشمارند و سه یکه بخیال خود ندزدیده اند از گریبان دیگران برمی آرند از غلغل آباد افتکده این و آن مگر در پناه خاموشی گریزی تا بی تقلید بنا حرفی توانی فهمید و از صدمه زار غوغستان هم وطن گوشهٔ التجا گیری تا از پردهٔ غیب نوائی توانی شنید

نظم انکاری غیر باش تصدیق اینست — واکرد بدل دلیل توفیق این است
تبعیت خلق از حقت غافل کرد — ترک تقلید گیر تحقیق اینست غزل
شده فهم عالمی زتلاشش هرزه قدم غلط — ته پاست کعبه و دیر اگر نگزینیم راه عدم غلط
بغبار مرحلهٔ هوس اثر نفس نشکافت کس — بکجا رسد پی شکری که کند نشان علم غلط
نرسید مخبر زندگی به ثبوت محکمهٔ یقین — که گواه دعوی باطلی تو دروغ بود و قسم غلط
زصفای شیشه طلب پری که ربی گمان یقین بری — تو بر آب میفکنی تری من و تست هر دو بهم غلط
بنمود شخص معنیت در عکس زد دم امتحان — چه خطی که شد زتاتل تو کتاب آئینه هم غلط
زتمیز جاده و منزلت الم تردد نیک و بد — خط پا بدایره میرسد سر اگر شود بقدم غلط
من و مای مکتب آب و گل ستمست اگر کند خجل — ندامت ابدی مکش سبقی که گشته دو دم غلط
خط سر نوشت من آب شد زتراوش عرق حیا — چو نقوش معنی روشنی که شود بکاغذم غلط
اگر آبم آب رخ گهر و گر آتش آتش رنگ نیم — بتو آشنا نیم آنقدر که دوئی کند بخودم غلط
من بیدل اینقدر از جنون بخیال هرزه تنیده ام — رقم حریدهٔ مدعا غلط است اگر بکنم غلط

نکته عارفی داشت درس نسخهٔ دید — سائلی معنی حیا پرسید
گفت در خود نگاه دزدیدن — یعنی از غیر چشم پوشیدن

نکته افعال مردان را بر مقدمهٔ اقوالشان حکم شمشیر نگاه میباید که بحریف مقابل برسد شرگان دست برهوا نیارد و چون ناوک نشست صاف تا به نشان گردی نخند گوشها با متیاز صدای هرزه نپردازد معنی این نسخه بیانی نیست بهوس قیل و قال درق گردان تشویش زبان مباش و آهنگ این ساز زیر و بمی نمیخواهد به نفس آرائی حرف و صوت پردهٔ نای گلو فخر اشش بفتوای انصاف زمین گیران امتحانگاه طاقت اگر سراپا تسلیم نیستی نتوانند گردید باری آنقدر که خاک گردند که زبان دعوی در سر مه توانند خوابانید در عالم ناتوانی

Marfat.com

جرأت عبارت ثاثر خامیست و در مقام عاجزی شوخی عربدهٔ بیحیائی غزل

آنها که چشم بر گل تحقیق وا کنند — از هر چه فهم رنگ بگیرد حیا کنند
در مسجدی که غیر خموشی علاج نیست — پر هر زه است تکیه بچون و چرا کنند
عریان تنان بمعرض انکار پیرهن — تصویر جامه که ندارد قبا کنند
شور غبار ما ز نفس هم فزونتر است — چون سرمه چند نفی عروج صدا کنند
زین نارسائی که بخود هم نمیرسید — پرواز تا کی آنطرف کبریا کنند
جولانگه خیال جهان جای خنده است — لنگان دلی که طعنهٔ وضع عصا کنند
خلقی درین جنون کده دارد گمان هوش — تا محرم یقین بحقیقت گرا کنند غزل

عملی که سر بهوا خم از همه پیکرت بدر آورد — نه چو موج جنون بهار سر قدم از سرت بدر آورد
ببضاعت هوس آنقدر مگشا دکان فضولیت — که چو رنگ باخته وسعت پر و از برت بدر آورد
بگذر ز شیوهٔ علم و فن در پیر میکده بوسه زن — که ز قید عالم و هم وطن بدو ساغرت بدر آورد
ز خیال الفت خانمان بدر آ که شحنهٔ امتحان — نفسی اگر دهدت امان دم دیگرت بدر آورد
بقبول ورد مطلب سبب که غرور چرخ جنون حسب — بدریکه خواهندت از ادب ز همان درت بدر آورد
بوقار گر نه سبکسری حذر از غرور سبهروری — که مبادخفت لاغری رگ جوهرت بدر آورد
اثر وفا ندهد بقا بخمار نشئهٔ مدعا — نگهی که گردش رنگ ما خط ساغرت بدر آورد
ز طواف کعبه که میرسد بحضور مقصد آرزو — من و سجده پس ز انوئی که سر از درت بدر آورد
ندهد تامل انس و جان به لطافت بدنت نشان — مگر آنکه جامهٔ رنگ ما عرق از برت بدر آورد
من و بیدل از خم طرهٔ ات بکجا روم که سپهر هم — سر خود بجواب عدم زند که ز چنبرت بدر آورد

نکتهٔ صحبت دانا در عالمی که معموری سوادش بغبار غفلت است عطیه ایست عیبی و موانست عرفان در محفلی که آرایش فروغش بکدورت نسیان است غنیمتی است لاریبی جهانی بفکر تن پرور بیهامرده است اندیشهٔ حاصل زندگی کراست و عالمی را در شکنجهٔ خود پرستی افسرده رهائی از چنگ طبیعت کجاست درین انجمن از هجوم تاریکی دلها شمعی روشن نمیتوان کرد و از غلبهٔ اتفاقی طبایع مژگان بهم نمیتوان آورد اینجا سودای خبث و عیب

Marfat.com

دو دو ماغ کمال است و وسوسهٔ حرص و حسد چنگ پیراهن خیال تا چشم بالنفات هم نگشوده اند آبروی مروتی که دارند نینه است و طالب بحدیث موافقت باز نکرده اند شیرازهٔ اخلاصی که نبسته اند گسیختهٔ جمعیتها پیش از تفرقه دام اندوه و کلفت و اختلاطها پیش از جدائی مایهٔ یاس و ندامت ساز گفتگو ها مربوط شکوهٔ عمر و زید همت جستجو ها مصروف مکروکید برین تقدیر در جمعی که احتمال جمعیتی توان یافت از ساز تفرقه آهنگ این مقام نباید اندیشید و در صحبتی که استشمام الفتی توان کرد از نتایج وحشت حصول این انجمن نمیتوان فهمید غزل

در جهان خلق از هر خلقتی آدم کم است
باز در اصناف آدم آدم محرم کم است

بوی انسی در مزاج دهر نتوان یافتن
آنسوی این انجمن گو باش در عالم کم است

با چنین موجی که عالم غرقهٔ طوفان اوست
در جیبنهای مروت احتمال نم کم است

بس که مردم تیغ در جیب نفس پرورده اند
زخم چندانی که خواهی جمع کن مرهم کم است

حرف نامنظور دل یک نقطه هم بیش است و بس
معنی دلخواه اگر صد نسخه باشد هم کم است

از ازل این بیش و کم دارد خروش امروز نیست
اینکه خواندم بیش بیش است اینکه گفتم کم کم است

غزل چه رسد رشتهٔ معنوی بدماغ پریشی بخیر
زپری پیامی اگر بری بدکان شیشه گران گذر

در اعتبار اگر زنی نگذرد ز ساز فروتنی
که بکام حاصل مدعا تبلاش ریشه رسد ثمر

بوداع قافله هوس دل جمع ناقه کش تو بس
نگذشت محمل موج کس ز محیط جز بهل گهر

نگهی که در چمن ادب هوس انتظار چه عبرتی
چو سحر ز چاک دل آبده بگلی که خنده زند بسر

چو سرشک نانکشتی تری بگذر ز جلوهٔ خودسری
ستمست پنج قدم بری بخرام آبله در نظر

بشمار عیب گذشتگان مگشا زهم لب تر زبان
اگر از حیا نگذشته بفسانه پردهٔ کس مدر

سر و برگ فرصت آگهی همه سوخت غفلت گفتگو
چو چراغ انجمن نفس بفسانه شد شب ما سحر

غم بی تمیزی عافیت نشود ندامت هوش بس
بچه سنگ کوبم از آرزو سر ناکشیده بزیر پر

هوس حلاوت این چمن نسزد بجبهه گره زدن
بهوا چه خط که نمیکشد تری از طبیعت نیشکر

رسیده دامن همتی بتظلم غم یکسی
زده ایم دست بریدهٔ بزمین چو بهله پی کمر

بصفی که تیغ اشارتش کند امتحان جفاکشان
فکند جنون گذشتگی سر بیدل از همه پیشتر

Marfat.com

نکته نفس رحمانی که اصطلاح اهل تحقیق منشاء آلهی کلیش نامیده اند و مصدر حقایق موجودات کلی و جزوی معین گردانیده فی الحقیقت سخن است و رغبت و ارواح و امثال و اشباح که عناصر ظهور کیفیات اوست دائر و لایزال در هر مرتبه باعتباری خاص شوخیهای تعینش سائر عالم غیبش بمنزله جزو نار لیست با نور هویت مطلق پیوسته که مدرکه را در استفهام آن کیفیت محض توهم کردن است و ارواح یعنی جزو هویتش معنی بسیط باحاطه تعلق آوردن است و در امثال بحکم جزو مائی افسانه امواج شنیدن و در اشباح بغلبه جزو ترابی نقوش کاهیتش محسوس دیدن تلاش شخص ظهورش در هر مقامیکه قدم شوق میساید بقدر تفهم مراتب خود را باسمی وا میساید چه ارواح و چه اجسام چه عناصر و چه

اجرام رباعی آن نغمه بی نشانی پرده راز	کانسان زنوای اوست مخرج پرداز
در آئینه جماد موج رنگ است	در طبع نبات بوی حیوان آواز نکهته

آتش در طبع جماد برق آن حقیقت است چراغ افروز خلوتخانه غیب و هوا در مزاج نبات نفس زدن آن اسرار یعنی ریاحین ارواح بی شبه و ریب صدا در طینت حیوان نمود مثالش در تمهید عرض مراتب و مدارج و سخن در ذات انسان شهود جسمانیش کسوت آرای دستگاه مخارج پس آفاق معمای سخن است اما نامفتوح و انسان عبارت در کمال تصریح و وضوح هرگاه تامل کنی که گریبان اسرار موالید و عناصر است و زانوی خیال ظاهر و باطن بتحقیق آن نفس توجه نگارد نقابه جمیع مراتبش از انفاس موهومه خود برمیدارد یعنی نفس انسانی در جهان نیرنگی دل مادته ظهور اسماست و در فضای ارادت تکلم سباطن نشاء ارواح بال گشا تا از کام و زبان میل تراوشش ننماید کیفیت مثالش حاصل است و چون در صورت خطوط و سطور مربی میکردد عالم اجسامش منزل مثنوی

بهند نکته آفاق حرف است و بس	
نفس در عبارات صرف است و بس	حقیقت که آن سوی ما و من است
چو بی پرده شد حرف پیراهن است	چه مقدار بیتاب اظهار شد
که آخر در انسان نمودار شد	در انسان نمودار گردید نش
بتحقیق خویش است پیچیدنش	در اینجا معانی چه و کو صور

Marfat.com

خیالی است از خود برآورده سر — فریب است یکسر نمودار چیست
خفا میزند موج اظهار چیست — زبادی بباد است عرض پیام
توهم در نفس بر نفس میخرام — نفس اصل نست ای ز خود بیخبر
ازین بیش جیب توهم مدر — بهر جا تجلی پیام خود ے
همان در خفاے دوام خودی — فتاده است در رشته وهم پیچ
چو هموار شد صرف و مصروف هیچ — حیفاست گویمت ره خورشید و ماگیر
با دامن خیال سفید و سیاه گیر — لخت غبار وسعت این دامگاه گیر
مژگان گشا جهان ته بال نگاه گیر — صیدت بزیر پاست ز شاهین کلاه گیر
کنج قناعت چمن عیش مسکن است — بید تنگاهی انجمن ناز خرمن است
درس سواد فقر ازین نسخه روشن است — بال همای ترشش جهتم سایه افگن است
اقبال کو کلاغ به بخت سیاه گیر — ننگ کمال و نقص زمین و زمان توئے
تهمت گر خطای نهان و عیان توئی — اسلام و کفر نیست یقین باگمان توئی
ای غرهٔ تمیز و بال جهان توئی — آئینه بشکن و همه را بی گناه گیر
عالم جنون ترانهٔ شوق قیامت است — هر سو نظر بلند کنی گرد آفت است
جانیکه جهد عاری و قدرت ندامت است — آغوش بیخودی خط پرگار راحت است
رنگی بگردش آمدهٔ را پناه گیر — پر غافلیست غرهٔ بجمعیت دوام
ای گرد صبح زین چمنستان برون خرام — میسوزی و نمیگذری زین خیال خام
با دل چه الفت است نفس را درین مقام — منزل نشسته باش تو برخیز و راه گیر
ای دشمن خموشی اگر خیره سر نهٔ — از پاس راز عشق چرا صرفه بر نهٔ
بر چند در محیط تامل گهر نهٔ — آخر تو از حباب تنک مایه تر نهٔ
خود را دمی عرق کن و بر روی ما گیر — کم آفتست دستگه زیر دستیت
بشکن بعجز گردن مینای مستیت — مغرور رفعتی و جنون کرده پستیت
آه از بلند رفتن شمع نبستیت — چندانکه سر فراخته عمق چاه گیر

Marfat.com

آزادگان ز دام تعلق گسسته اند
نقشی بکارگاه من و ما نبسته اند

هستند و نیستند و اسیرند و بسته اند
آسوده ی عالمند به پیشت نشسته اند

در خانهای چشم سراغ نگاه گیر
نه جرات پری که سری بر هوا کشم

نه وحشتی کزین چمن یاس پا کشم
درمانده ایم و نیست مکانی که وا کشم

ای باغبان خمار عدم تا کجا کشم
ما را بسایه مژه های گیاه گیر

جائیکه وصف لعل تو تمهید مدعاست
شوخی ز طور معنی اهل سخن خطاست

اینجا خیال دعوی طبع روان کراست
آئینه تا تامل موج گهر حیاست

گر نظم ما شکسته زنی عذر خواه گیر
بیدل شباب رفته بعبرت مقابل است

سقف هوس خمیده دیوار مایل است
بنیاد عمر بر طپش بال بسمل است

دعوی گر این زمان همه عجز است باطلست
در سجده نیز قدد و تا را گواه گیر

شکنه چشم پوشیده هر چند فردوس در قفس دارد آئینه دار کوریست و مژگان خوابیده
اگر همه آفتابش زیر دامن خواهد دلیل بی نوریست اگر بخیهای مژگان از هم نتوان گسیخت
نمک گیر این زخمها باید ریخت وگرنه باین مینهٔ افسرده شمع نگاهی نتوان افروخت بطعمکی

زاغ و زغن باید فروخت قطعه
چشم خواب آلوده کلفت خانه بسته است

سیل اگر غافل شود آتش درس بنیاد ریز
ور همه آئینه دار گوهر راز دل است

یک کف خاکش کن و در رهگذار باد ریز
زندگی بیداریست ایثار جان پاک کن

صورت مرگست رنگ خواب بر اجسام ریز
رنگها در پرده تحقیق مژگان خفته است

هر چه میخواهد دلت زین خامه بیدا ریز
مدعا اینست کز سعی نظر غافل مباش

بر اثرهای تماشا هر چه بادا باد ریز غزل
عبث ای دشمن تحقیق دل از وسوسه خشتی

تو همین آئینه بودی بچه امید شکستی
چه خیال است بقید جسد آزاد نشستن

اهل آشفت دماغش تو شدی غره دوستی
مثل موج و گهر آئینه داریست در اینجا

گره دام تو گر دید کند می که گسستی
بتماشا گه فرصت نشوی محو فسردن

نفس آئینه غبار یست درین کوچه که هستی
گنجهی صرف تامل ننمودی چه کند کس

Marfat.com

قدح نازتو لبریز دواعست دوستی — دل زاندازتوافسون تغافل نه پسندد
بهوس چشمک نازی توکه آئینه بدستی — چون نفس مغتنم انگار پرافشانی وحشت
که بگردد و جهان آب زدی گر تو نشستی — ثمر لمعهٔ تحقیق نباید مژه بستن
حذر از خیرهٔ گی چشم بخورشید پرستی — بنگاهست چو همت اثر اوج و نزولت
همه گر عرش سنائی مژه تا خم زده پستی — من اگر با همه کوشش بکناری نرسیدم
تو هم ای موج درین بحر چه بستی چه شکستی — نفسی چند غنیمت شمر ای دل بگذشتن
چه قدر مرحله طی شد که توآن آبله بستی — مژه بیهوده درین بزم گشودم من بیدل
بعدم راند چو شمعم عرق خجلت هستی — نکته آئینهٔ تحقیق مخبراست که هرچه از عالم

غیب بشمادهٔ خواهد رسید و آنچه از خفا بظهور خواهد انجامید حقیقت این کس محیط اسرار اوست و مرآت علامات و آثار او مثل پریدن چشم پیش از گل کردن تقدیر خیر و شر و طپیدن دل قبل از ظهور اسباب نفع و ضرر چون عقل جزوی بحسب اکتساب علوم امکانی مملو است از امتیاز مراتب شک و یقین و محتاست بعبارات او تمام شبه و تلقین در حکم تحقیق ناگزیر اشتباه شمار یست و در انکشاف رموز تعین بی اختیار تغیر نگاری اگر راهی بخلوت اسرار مثیکافی حلقه در تغیر نمیکردیدی و اگر عقدهٔ شهاده میگشود بر رشتهٔ تقدیر نمی تنیدی پس توآنی که جمیع حقایق بواسطهٔ عقل بر تو مکشوف است و تو بعلت امتیاز در شغل حجاب آرائی مصروف مانع شهود حقیقی همین معلومات عقل جزویست که از اطوار یکدیگر کسب نموده نه عقل کلی که بر کیفیت آن چشم دل نگشوده رباعی فریاد که دکان ستم وا کردیم

خورشید بخاک تیره سودا کردیم — کثرت پیش از تمیز ما وحدت بود
آئینه شدیم و عکس پیدا کردیم — غزل که کشید دامن فطرتت که بسیار ما و من آید
تو بهار عالم دگری ز کجا باین چمن آمدی — شجر حدیقهٔ گهی سم است جیب جنون درد
چه هوا به پرده ز د آتشت که برون پرهن آمدی — هوس تعلق صورتت ز چه رو فتاده ضرورت
بر میدی آنهمه از صمد که بملک برهمن آمدی — ز عدم جدا نفتاده قدم دگر گشاده
مگر آنچه پیش خیال خود بخیال آمدن آمدی — نه سفر بهانه طراز شد نه قدم جنون تمک و تاز شد

Marfat.com

بخودت همین مژه باز کہ بغربت از وطن آمدے
نہ لبی بزمزمہ چنگ زد نہ نفس در دل تنگت زد

عدم ایکہ نہ بسنگ زد کہ تو قابل سخن آمدے
چقدر تجرد معنیت بدر تصنع لفظ زد

کہ چو تار سبحہ ز یکزبان بطواف صد دہن آمدے
چہ شد اطلس فلکی قبا کہ درید آن ملکی ردا

کہ درین زیان کدۂ فنا پی یکدو گز کفن آمدے
ز خروش غیرت مرد و زن پر یاس میزند این سخن

کہ چو شمع در بر انجمن ز چہ بہر سوختن آمدے
ز مزاج سایہ و آفتاب اثر دوئی نشکافتم

من اگر بجای تو داشتم تو چسان بجای من آمدے
بہوس چو بیدل بیخبر در اعتبار جہان مزن

چہ بلاست ذوق گہر شدن کہ چو موج خود سکن آمدے

نکتہ نویسای طرز اعتبارات تا بعرض کہنگی دمیدہ است و تازگیہای ما و من تا بتکرار رسد افسردگی سر کشیدہ از وحشت انجامی اندازو عبارات سراسر این دیوان یک مقطع است مفت بیدما غان طریقۂ خاموشی واز کم فرصتیہای زمان تامل جمیع اجزای این نسخہ یک نقطۂ سہو ست غنیمت تغافل ادایان مکتب فراموشی اینجا معنی در ذہن صورت نبست کہ تا بفہمش وا رسند ورق برنگردانند ولفظی در خارج مرقوم نگردید کہ تا مژہ برہم زنند صفحۂ سجلّ نرسانند **نظم**

ہر چہ دارد جہان بی سنیاد
مشت خاکیست در قلمرو باد

بی ثباتے با متحان وقار
محملی میکشد بدوش غبار

بس کہ رنگ ثبات پرواز است
کو و بانالہ ہمعنان تاز است

روشن است از حقیقت مبہم
شمع اندیشۂ وجود و عدم

ہمہ جہدیم و مدّعا مجہول
جملہ ہوشیم و آگہی معزول

جہد ما حرکت طبیعی ماست
مدّعای غبار ما پیداست

ہر چہ از خلق عرض زشت و نکوست
عکس آئینۂ حقیقت اوست

خلق موہوم را چہ علم و چہ فن
شخص معدوم را چہ ما و چہ من

گر فکندی نظر بمعنی خویش
ناز فطرت نبردی اینہمہ پیش

شخص جائی کہ گل کند معدوم
عکس معلوم حکم آن معلوم

ہستی کز دل عدم گل کرد
ہم عدم بایدش تخیل کرد

Marfat.com

در عدم نازستی است اینجا — در دل تاک مستی است اینجا مخمس
یاران هوس عشق فسون کار نماند — ننگ آب شود عاقبت و عار نماند
اقبال جهان بگذرد او بار نماند — آخر الم و عیش گل و خار نماند
رنگیست درین باغ که بسیار نماند — هر دیده که آئینه این معرکه گردید
از سر هوس غیر تغافل نه پسندید — پر بیخودی آراست بهار گل تجدید
برگردنش آنهمه فرصت نتوان چید — امسال همانست که چون پار نماند
تا تخم هوس ریشه گر علم و عمل نیست — در گلشن آزادیت آثار خلل نیست
جائی که ابد پرده و وهم است ازل نیست — جز غفلت دل مایه ایجاد امل نیست
این عقده اگر وا شود آن تار نماند — دل مرکز آرام گرفتست نفس را
گل باغ طرب می شمرد چاک قفس را — زنگ آئینه پرداخته اینجا همه کس را
پیمانه غفلت چه فروغست هوس را — شمع است سیاهی چو شب تار نماند
گر صبح کشد بال زباد مژه تست — ور شام دمد موی زیاد مژه تست
هر سو فکنی چشم سواد مژه تست — رمز دو جهان بست و گشاد مژه تست
صحرا دمد از خانه چو دیوار نماند — پیمند ز اسباب ستم بر دل درویش
تا ناقه زبار زر و سیمت نشود ریش — آهنگ کدورت بچه راهست بنیدیش
ای خواجه الم میکشی و میروی از خویش — زان پیش سبک شو که خمار بار نماند
تا چند کشی زحمت کز و فرد دنیا — تا کی روی از هوش بافسانه عقبی
ختم هوس پوچ کن از خویش برون آ — فرصت ثمرتست چه امروز و چه فردا
هر گه تو نماندی همه یکبار نماند — گر خانه شماری سفرهای تو وال است
در بیضه تصور کنی افشاندن بال است — اندیشه آرام درین ورطه محال است
در عالم نیرنگ اقامت چه خیال است — اینجا چو صدا صورت کهسار نماند
این وادی عشق است مقام دگری نیست — تا منزل رهرو همه جز ساز بری نیست
اینجاست که کس راه مقام دگری نیست — در طور گرامروز ز موسی اثری نیست

Marfat.com

فرداست که از طور هم آثار نماند
نقدیکه یقین داشت بغارتگر شک رفت

گنجی که زر انباشت بتشویش محک رفت
هر نقش که گل کرد ازین صفحه سبک رفت

افسانه شد آن دور که عیسی بفلک رفت
این قصه هم آخر شود ادوار نماند

گر گل نبود محرم او بار شکفتن
بلبل تو خود آسوده شو از زحمت شیون

کو سرو چه قمری همه چین بسته بدامن
پرواز کمینند چه طایر چه نشیمن

منصور نماند است سر دار نماند
ای گرد خیالت بهوس باخته خرمن

بر فهم جنون فطرت خویش آنهمه مشکن
بر آتش ما غیرت دیگر زده دامن

باید همه را هیچ ازین کوچه گذشتن
هشدار که در میکده هشیار نماند

هر جاست نشیب آئینه پرداز فراز است
هر جاست حقیقت طرفش گرد مجاز است

کوتاه کنم سلسلهٔ وهم دراز است
اضداد تامل کدهٔ ناز و نیاز است

گر یار چه دلدار چه اغیار نماند
تا ساز نفس واسطهٔ شور جهان است

تا وضع جسد آئینهٔ الفت جان است
جمعیت دلها الم بال فشان است

بی ریشه پراگندگی دانه عیان است
از سبحه مجو ربط چو زنار نماند

جز قید درین انجمن آسوده دلی نیست
شیرازهٔ اجزای تو ضبط نفسی چیست

شوریست درین سلسله تا سلسله بافیست
نامحرم اسرار تعلق نتوان زیست

سر باد حبابست چو دستار نماند
تا رنگت بنای تو نیاورد نشستی

تا از گل خامت تو نخندید و شکستی
مفتاست ز سعی نفست بندی و بستی

کار و گرت گر نبود سودن دستی
در عالم بیکار که بیکار نماند

با حسن تعلق شود آئینهٔ پرداز
مشکل که دماغ تو بتشویش کند ناز

تا دامن انجام گرفتیم در آغاز
دیگر بچه امید کشد منت پرواز

مرغی که بدام و قفسش کار نماند
ای در نظرت صورت اثبات و یقین تمام

آنجا که هوس بیخبرت آئینه مشتاق
مصنوع بدان کار که عالم اطلاق

غافل مشو از منظر کیفیت آفاق
این نیست بنائی که معمار نماند

Marfat.com

ای رنگ نیاز گل تسلیم غلامت — ای سکه بیا یکی عجز نامت
نقدیکه تو بازی نسزد وقت ندامت — گر رفت دل از کف سر و لدار سلامت
دریاست تهی از گهر شهوار نماند — گر دیده غباری ننظر بال فشان یافت
هرگه بتامل زده آنجلوه نشان یافت — حیرت همه سو قافلهٔ بار روان یافت
در قلزم تحقیق محال است توان یافت — موجی که بآن شوخی رفتار نماند
تا دم زدهٔ ناز تو مصروف نیاز است — تا چشم گشائی مژهٔ ناز فراز است
عمریست تجدد چمن آرای نیاز است — افسانهٔ بی پا و سر عشق دراز است
مگذار حدیثی که تبکرار نماند — شوقیست درین عرصه بیرنگی دوران
شوریست درین انجمن انگیخته طوفان — دارد همه سو گرد جنون چیدن دامان
بیدل بتماشا کدهٔ حیرت امکان — ما و گل رنگی که بگلزار نماند

نکته گل کردن رموز غیب و شهادت موقوف بر تحریک دل است که هرچه بسکافته این پرده است مجهول و باطل است همان حرکت بی نشان، بر زبانها بیان و در دیده ها شناسائی و همان قدرت پنهان در قدمهار فتار و در پنجه ها گیرائی بقدر جنبش انفاس شامل حرکات نبض امکان است و باندازه تامل نظر حقیقت غواص اعیان ازل تا انجام ابد پی سیر اندیشهٔ بدایت و نهایت اوست و امواج محیط با ادوار سپهر مستحضر احاطت و سرایت اوست سلسلهٔ قدرتش چون جوهر بر آئینهٔ افعال و آثار پیچیده و ریشهٔ تصرفش چون نفس در طبع ظلمت و انوار دویده چه غفلت و چه آگاهی و چه کونی و چه آلهی بهر جا طبع را آئینهٔ تمثال حقایق یافته اند دل آنجا بمطالعهٔ حقیقت پرداخته است و هر کجا از تحقیق خبرش دیده اند بحکم بی نیازی نظر بر کیفیت خود نینداخته جمعی که نقاب امور امکانی از پردهٔ تحقیق دل گشوده اند شوخی هر اندیشه قبل از وقوع بیان در طبیعت انفاس اعیان مشاهده نموده اند چون توجه اکثر خلایق مصروف اشغال ظاهریست نسخهٔ حقیقت دل را از بر همزدگی چاره نیست وگرنه همچنان که نگاه محرم اشاره نگاه است و دست از مماس دست آگاه دلها نیز آئینهٔ اراده هم توانند بود و از تامل هم

نقاب اسرار یکدگر توانند گشود — غزل — افسوس که ما دامن پندار گرفتیم

خورشید عیان بود شب تار گرفتیم / از غفلت دل جلوه در آئینه نهان ماند
صد معنی بیرنگ بزنگار گرفتیم / در گلشن تحقیق نشستیم به تقلید
اینها همه رنگست که دیوار گرفتیم / جان بود که ما جسم نمودیم تصوّر
گل بود که ما کج نظران خار گرفتیم / عالم همه یک نسخهٔ آثار شهود است
غفلت چه فسون خواند که اسرار گرفتیم / آوارهٔ اوهام نمودیم یقین را
یعنی ز تامّل ره گفتار گرفتیم / سودائی وهم است تخیّل چه توانکرد
از تنگی دل خانه ببازار گرفتیم / تا مطبوع چه شد آستان حضور دل که تو رنج دیر و حرم کشی
بجریدهٔ سبق و فا نزدی رقم که قلم کشی / بقبول صورت بی‌اثر مکش انفعال فسردگی
چقدر مصوّر عبرتی که چو سنگ بار ستم کشی / زمن است فرصت معتنم هوس فسون ایل مدم
چو حباب سعی کمی مدان که نفس به پیکر خم کشی / کسی از پریکه مکس کشد ز چه ننگ دام و قفس کشد
غم ساغریکه هوس کشد بدماغ سوختگم کشی / بخیال عبرت وهم وطن مپسند دوریت از وطن
عرق است حاصل علم و فن که خمار یاد عدم کشی / اگرت دلیل ره وفا بمروتی کند آشنا
بزمین نیفکنی ز جفا برهی که خار قدم کشی / بیقین معرفت آگهان ز تفکرت نبرم گمان
چو کشف مگر بخیال نان بروی و سر شبکم کشی / بپرت ز جوهر آئینه ورقیست نسخه طراز دل
سیه است نامه اگر همه نفسی بجای رقم کشی / اگر از تردد بی‌اثر نرسی بمنصب بال و پر
چو نهال صبر کن آنقدر که ز پای خفته علم کشی / نمزید هیچ ازین چمن که نه است صورت شبنمی
حذر از مآل تردّدی که نفس گذاری و دم کشی / من زار بیدل ناتوان نیم آنقدر بدلت گران
که چو بوی گل دم امتحان ببرازوی نفسم کشی / نکنت تا کمر شکست خود نبسته را چنگ

عالم برویت بگشاده است و تا پنجهٔ طاقت دراستین نشکسته خراش هزار ناخن بپرستش جگر آماده است ضعف اختیاری سر بیت دفع بلیات اضطرار و شکنجهٔ هوشیاری

حصار بست از سنگباران آفت خمار غزل / هر غباریکه ازین ورطه بطوفان برخاست
همه از شوخی و بیباکی جولان برخاست / دام آسوده دلی غیر ز مینگیه نمیست
هدف خار شد آن پا که ز دامان برخاست / امتحان چند ره وادی غفلت سپرد

Marfat.com

گر دمی گاه و که برخاست پریشان برخاست — مشت خاکی و کمال تو سجود است اینجا
رگ این گردنت آخر بچه سامان برخاست — غیر در محفل تحقیق ندارد شهری
ای سبا شعله که بازار گریبان برخاست — نیزه دار است فلک تا تو سر افراخته
علم فتح همان است که عنوان برخاست — غزل من و پرفشانی حسرتی که کم است مقصدش
ز صدای خون نرسی مگر بزبان خنجر قاتلش — ستمست ذوق گذشتنت ز غبار کوچه عاجزی
ترنجی اگر کشدت بجنون ز شکست آبله کن گلش — بهزار یاس ستم کشی زده ایم بر در عافیت
چو سفینه که شکستگی فکند بدامن ساحلش — خوشت آنکه خط بفسون کشی سر عقل غره بجنون کشی
که مبادا ننگ جنون کشی ز تو هم حق و باطلش — بشهید تیغ وفا کرار سد از هوس دم همسری
که گسیخت منطقه فلک ز شکوه زخم حمایلش — دل ذره و تب جستجو سر مهر و گرمی آرزو
چه هوس که تحفه نمیکشد ز نگاه آئینه مایلش — بخیال آئینه دل از دو جهان تسمکش خجلتم
بچه جلوه شب خون برم که نفس کشم بمقابلش — بهوای مطلب بی نشان چو سحر چه واکشم از نفس
که ز چاک پیرهن حیا عرقی است در دم سایلش — نه سر یکه ساز جنون کنم نه دلی که نالم و خون کنم
من بینوا چه فسون کنم که رود فراموشی از دلش — کسی از حقیقت بی اثر بچه آگهی دهدت خبر
بخطی که وا نرسد نظر بطلب ز نامه بیدلش

نکته آدمی بعلت افسون اهل جمع احوال دشمن آسایش خود است اگر در منزل است فضولی هوای سفر بپایان مرگ دوری وطن میدارد و اگر در سفر است خار خار سودای وطن دامنش نمیگذارد نه صورت سفر بهره یاب کیفیت سفر است و نه در حالت وطن از جمعیت با خبر عالمی در تلاش جا صلی نفس گداخته و میگدازد و خلقی به تردد بیفایده رنگ هستی باخته و می بازد نقد عافیت مفت قدر دانی که هر جا جای کرم کرد از مغتنمات وطن شمرد و بر کجا پهلوی گذاشت قدم خرسندی بمسکن مالوف افشرد مقصد آرام است ای کوشش کمن آزار ما بیدمان طلب را جاده بهم سر منزلیست

مخمس

فی زرگری نه پیشهٔ حداد میکنم — فی بام و در نه کرو فر ایجاد میکنم
تضمین مصرعی که خوش افتاد میکنم — حرفی ازان دهان و میان یاد میکنم
باری بهیچ خاطر خود شاد میکنم — زین گلشنم نه الفت سروی و نی گلی است

فی التفات قمری و فی یاد بلبلی است
روزی دو در بهار خیالم تأملی است

آغوش دام و چاک قفس غنچه و گلیست
سیر چمن طرازی صیاد میکنم

خلقی بذوق فرصت و هنگامهٔ هوس
وا رو ز شغل جانکنی آرایش قفس

من نیستم مقلد اعوال هیچکس
جهدم همین بس است که این طایر نفس

چندانکه بال میزند آزاد میکنم
صبح نفس سپهر کمندی نمیکند

شخص عدم غرور پسندی نمیکند
دل داغ چینی است سپندی نمیکند

از خاک جز غبار بلندی نمیکند
بالیده است سرمه که فریاد میکنم

تا کی برم بدشت پیام رم غزال
تا کی شوم بحیرهٔ عرق ریز انفعال

زین شغلهای غفلت بیحاصل ملال
دامن بسمع دل زده ام بسکه در خیال

پندارم آتش است و منش یاد میکنم
آخر خموشیم بخروش جنون کشید

با آسمان غبار دلم دام ناله چید
زین بیش هیچکس ستم جانکنی ندید

دی بوی گل بپرده سازم نمیرسید
امروز کار پیشه فریاد میکنم

رنگ بهار آتش یاسم کشید پیش
بوی سمنبری نکمم کرده وقف ریش

از داغ لاله میکشم از سبزه زخم نیش
با رب درین چمن چقدر رفته ام خویش

خود را بهر گلی که رسم یاد میکنم
غم ایست غرق موج پریشانی خودم

محو شکست زورق طوفانی خودم
صبح نفس غبار پر افشانی خودم

حیران سحرکاری ویرانی خودم
معموری خیال که آباد میکنم

ببیدل مقلد شکست و اقرار نیستم
زین باغ شبه چین گل و خار نیستم

بیکانه مراتب اظهار نیستم
ناقدر دان معنی اسرار نیستم

بر هر چه چشم میفکنم صاد میکنم
نکته زبان لاف را آنقدر آب نداد که

طبیعت از انفعال عدم قدرت بما من تری آویزه گردان دعوی آنقدر نیفرازی که تنگی گریبان طاقت چاک رسوائی نه انگیزد قماش آشنایان کارگاه انصاف بسعی نفس ورازی کلاوهٔ انکار بر ماثورهٔ جولاهه نبسته اند و بی وقوف سر رشتهٔ تار و پود بسیه

Marfat.com

روئی محض چون ما کو بر چپ و راست نجسته اند یعنی در هر امر یکه عجز قدرت خود مشاهده نموده اند بعرض انکار آن لب جرات نگشوده اند خود فروشان این بازار را بر حرف بیمغز تنیدن دکان بجوز پوچ آراستن است رباعی

کر مرد رهی ز طبع خود کام برآ
از پیچ و خم وسوسهٔ خام برآ
بر زینه (نسخه) بوزینه تو نیز تا سر بام برآ
چو حباب حیف اگر شوی ز غرور سر بهوا سبک
نه سزد ز سند سیم و زر بوقار غره نشستنت
که زمانه میکشد آخرش چو گلیم از ته پا سبک
ز ترنم نی وار غنون بدل گرفته مخوان فسون
که ز سنگ دامن بی ستون نکند کسی بصبا سبک
بعلاج ننگ فسردگی نفسی ز تنگی دل برآ
که چو سنگ رنگ گرانیت نشود مگر بجلا سبک
غم بی ثباتی کاروان همه گرد بر دل ما گران
به کجاست جنسی زین دکان که شود بیانگ درا سبک
فخر و ش خواجه بگرو فرکه ندارد انیمه آنقدر
دو سه گام آخر ازین گذر تو گران قدم ز پی پا سبک
اگرت بمنظر بی نشان دم هستنی بکشد عنان
چو سحر بجنبش یک نفس ز هزار زینه برآ سبک
ز گرانی سر آرزو شده خلق غره هاے و هو
تو اگر تهی کنی این کدو شود اتفاق شناسبک
نکشید بیدل ازین چمن عرق خجالت پرزدن
چو غبار نی نم هرزه فن نشود چرا همه جا سبک
نکته آدمی ریشه استعدادیست

آبیاری اتفاق عناصر قابل اعتبار نشو و نما و معنی ادراک به ترکیب اختلاط امزجه مستعد نقوش چون و چرا درجات استعداد از نشئهٔ شیونات ذاتیه تا افعال و آثار اسما و صفات ابدا مراتب شمار و ترقی و تنزل است و لایزال در عرض مدارج کمال بی اختیار دور و تسلسل مقتضیان عالم کثرت یعنی فروغ نخلستان ظهور را آزادگان جهان وحدت که اصول ثمر و شعور را انقطاع مناسبتی است در کمال جدائی و کثافت پرستان وادی آب و گل را با لطافت گلشن جان و دل انفصال سواصلتی در نهایت بیمعرفتی و ناشناسائی جبل عوام در عالم حقایق بعلت نارسائی و ناتوانی است و بیگانگی خواص از وضع کثرت اثر توجهی است نه نادانی پوشیده نیست که کثرت تنزل مراتب وحدت است و وحدت معراج حقیقت کثرت اگر صاحب صدر بآستان نسپرد از بی نیازیهای منصب عزتست و مقیم آستان را

Marfat.com

دوری نسبت صدر از نارسائی همت و قصور فطرت طایفه که محرم حقایق موجودات اند
عین حقایق اند و فرقه که متعلق صور کونیه اند محض صورتش هر فردی را از افراد دفتر الٰہی
و کونی محیط اسرار خود است بکنه غیر وقتی رسد که از خود برآید و این نیز که از خود برآمده بدیگری

توانذ رسید نشاید قطعه

چون به بینی رز رز است و نل نل است
ریشه یکسر ریشه است و گل گل است
هیئت مجموعی اینها گل است
هر یکی در گلشن خود بلبل است
سدّ ره دل بی نیاز از کاکل است غزل.

همه حیرتم بکجا روم بره تو سری نکشیده من
گل باغ شعله نچیده من من داغ دل نه چشیده من
چو می آنکه عشرت عالمی نگذاز خود طلبیده من
که شهید خنجر ناز تو شده عالمی تو طپیده من
همه اشک گشته برنگ شمع ز چشم خود نه چکیده من
ز سر جفا نگذشته تو ز در وفا نرسیده من
چو دل گداخته رفیت بر کاب اشک دویده من
بهار عالم رنگ و بو همه جلوه تو همه دیده من
بسواد درد تو کی رسم الفی ز ناله کشیده من
که برم بر آب شکفتگی بطراوت گل چیده من
چو جرس بغیر شکست دل سخنی ز خود نشنیده من
همه جا ز جلوه من پر است و بهیچ جا نرسیده من
پر و آن مژه به بلندی که نگرد بسر نه عالمی
بمحیط مبرسد شناعرفی الربحیار رسد

گر ز رز جوشیده است اسرار مل
ور همه از ریشه است ایجاد گل
گرچه اجزا غیر هم گل کرده اند
هیچکس محرم نوای غیر نیست
سخت بی پرواست حسن از یکدگر
ز ره هوس بتو کی رسم نفسی ز خود نه رمیده من
همه ترک ساز طرب کنم ز چه جام نشئه طلب کنم
چو گل آنکه نسخه صید چمن ز نقاب جلوه گشوده تو
چه بلا شکایت غیر تم چقدر نشانه حیرتم
تو مجلی نمود رو که ز تاب شعله غیرتش
می جام ناز و نیاز ما بخمار اگر نکشد چرا
چو نگاه گرم بهر طرف که گذشته محمل ناز تو
تو و صد چمین طرب نمودن شبنمی نگه آبرو
نه جنون سلیقه دریدنی نه فنون مشق طپیدنی
چو حنا نیامده در نظر رم فرصت نفس آنقدر
بکدام غنچه دل گسلم ز نوا کشان شوم جرس
من بیدل و غم غفلتی که ز چشم بند فسون ما
غزل ابطرارد من او چه ز خاکساری ما رسد
نمک و پوی ببید و یک نفس در انفعال چو من
بفشاتنکی این نفس چو حباب خنجه نشنام

Marfat.com

پر صبح میکشم از بعل همه گر نفس بهوا رسد
ز خمار فرصت پرفشان نه بهار دانم و نی خزان
همه جاست نشئهٔ بشرط آن که دماغها بوفا رسد
نه زمین بساط غبار ما نه فلک دلیل نجار ما
بسراغ گر دو نفس کسی بکجا رسد که بمار سد
نگشاد دست کرم قسم که درین زمانه پرستم
نرسد بهمت بستگی ز دریکه نان بگدا رسد
دل مینوا بکجا برد غم تنگدستی و مفلسی
مژه برهم آورم از حیا که برهنه به قبا رسد
نگذرد ز خاصیت سخا که سحاب مزرعهٔ وفا
بفتادگی شکند عصا که فتاده بعصا رسد
بدعائی از لب عاجزان نه گشوده در اثر آسمان
که ز آبیاری یک نفس سحری به نشو و نما رسد
بکمین جهد تو خفته است اثر ندامت و عاجزی
مدد آنقدر بره هوس که بخواب آبله پا رسد
بقبول آن کف نازنین که کند شفاعت خون من
در صبر میزنم آنقدر که ببار رنگ حنا رسد
سر رشتهٔ طرب آگهان بهوا میکشد از چمن
چو خیال بیدل اگر کسی ز تو بگذرد بنجا رسد
نکتهٔ حکم الفقراء کنفس واحدة بمناسبت

محرمیت جهان کلی است یعنی حضور نشئهٔ وحدت که در آن مقام ساز اعتبار رنگ مغایرت نتافته است و تو هم دوئی بپرده یکتائی نشکافته بحسب لطافت آشنائی آن مرتبه هرگاه مبالغه توصیف غیر هم کوشیده اند فی الحقیقت خود را در نقاب اشارتش پوشیده اند و اگر آرایش عبارتی پرداخته اند جز طرح شهود معنی نینداخته و بیگانگی طبایع عوام از یکدیگر با عتبار تشخصات جزویست یعنی امور عالم کثرت که درین بهار سوجز اجناس مخالف اشکال و الوان برهم نچیده اند و غیر از اسباب تمیز سود و زیان بمعرض اظهار نرسیده و بسبب کثافت نمائی این موقع اگر همه چشم برصورت خود میگشایند چون عکس آئینه غیر از نقش دوئی مشاهده نمی نمایند هر چند بجیب خود سر فرو میبرند چون شعله جز بکام اژدر پا قدم نمی سپرند اینجا متحقق آمد که ناقص طبیعتان کونی از فهم تجلات درسگاه الهی دور ند و پست فطرتان طبایع ادنی از درک حقایق اعلی معذور کثیف معین از لطیف مطلق چه داند و زنگ مکدر از صفای آئینه چه برد

گشاید نظم حال عالی نسبتان از فطرت دنی مپرس
پر زمینگیر است خاک از عالم بالا مپرس
محرمان قال در بزم حال آسوده اند
وحشت احوال مجنون دیدی از لیلا مپرس
فکر شو تا یابی از بیرنگی معنی نشان
از نگه غیر از سراغ رنگ صورتها مپرس

Marfat.com

هر کس اینجا از مقام خویش میگوید سراغ
جز حدیث گاو و خر از مردم دنیا مپرس

چه دوا دارد این کیرودار بستی گدا ز صد نام و ننگ خوردن
شکست آئینه جمع کردن فریب مثال رنگ خوردن

خوش است از ترک خودنمائی دمی ز ننگ هوس برآئی
بگسوت ریش روستائی ذ شانه تا چند چنگ خوردن

شرار تا سر ز خود برآرد نه روز بیند نه شب شمارد
دماغ کم فرصتان ندارد غم شتاب و ز رنگ خوردن

مزاج همت نمی شکیبد که سازد تخلش نظر فریبد
بصد فلک دست و دل نزیبد فشار یک چشم تنگ خوردن

کم تلاش هوس شمردم قدم بعجز طلب فشردم
بکعبه امن لاه بردم ز تیشه بر پای لنگ خوردن

طمع بهر جا فشرد دندان ز آفتش نیست باک چندان
باشتهای عرض پسندان زبان ندارد نه ننگ خوردن

چسان بتدبیر فکر قامت خمار حسرت رود ز جامت
که در نگین هم بقدر نامت فرود خمیازه سنگ خوردن

اگر جهان جمله لقمه زاید ز فکر جوع تو بر نیاید
مگر چو آماج لب گشاید عضو عضوت خدنگ خوردن

ظلمت آباد ملک صورت دلست سرمایه کیدورت
ندارد این بیخبر ضرورت بذوق آئینه رنگ خوردن

بسعی تحقیق پرده دیدی بعاقبت هرزه خط کشیدی
نه او شدی نی بخود رسیدی چه لازمت بود بنگ خوردن

بکیش آن چشم فتنه مائل بفتوی آن نگاه قاتل
بجل گر فتند خون بیدل چو می بدین فرنگ خوردن

نکته آنچه از نسخه دل فهم نکنی اگر همه نقطه ایست چون مردمک طوفانش از جا نبرد و هر چه از خارج جمع نمائی هر چند دفترهاست در چشم گشودنی چون مژه برهم میخورد زینها. باگفتگوی شخنه عالم خونگیری تا همچو عوام در شکنجه رسم زنده نمیری محیط بی نیازی از آن منزه است که قطره های بیسر و پا احرام جمعیت گوهر نبود یا موجهای آرمیده بسلسله عرض هیئتی پیوندد بجسب وقوع اتفاق موجی که سر از موافقت امثال خود پیچید صد رآسائی دستگاه گوهرش منسلم گردید و قطره که قدر تنهائی نشناخت اجزای جمعیت خود پایمال هجوم موجها ساخت

غزل مطبوع

چشم حق بین ز حمت اندیشه باطل نبرد
محرم لیلی بر آب شوق بر محمل نبرد

سیر معنی از خم و پیچ عبارت فارغست
قاصد ملک تقدس رنج آب و گل نبرد

سعی ما در منزل از غفلت بپایان مرگ ماند
شش جهت طی کرد اما سر بجیب دل نبرد

نامطبوع نشد تا نگه شعله وحشتی بدل فسرده جنون کند
بزمین طپم و بفلک دوم چه جنون کنم چه فسون کنم

بفسانه هوس طرب تهی از خودیم پر از طلب
چه دمد ز صنعت صندلی بجز اینکه نار و نوی کنم

Marfat.com

بخیال گردش چشم او چمنیست صرف عبار من — که ز دور اگر نظر کنی مژه کار بوقلمون کند
ز جراحت دل ناتوان بخیال او بدهم نشان — که مباد آن کف نازنین بفسوس سا بد و خون کند
بچنین ز بونی دست و دل ز صنایع آلم خجل — که سرخسی اگرش دهم بهزار خانه ستون کند
کف پا عروج جبین شود تن خاک عرش برین شود — رود آنچنان و چنین شود که علاج همت دون کند
نه فسانه ساز حلاوتی نه ترانه مایه عشرتی — بفسون پردهٔ گوش ما چه امید بنبه برون کند
نرود م ز قسمت خشک و تر به تردد هوس دگر — که نهال بخت سیه گمر گلی آورد شبخون کند
چمن تحیر بیدلم که سحاب رشحهٔ خامه اش — بتامل گهر افکند سر قطره که نگون کند

نکته روح انسانی جوهر بسیط و بحسب لطافت بر جمیع اشیا محیط هر گاه نقش تعلق اعتبار می بندد و ترکیب کیفیات عنصری می پیوندد و بمشابدهٔ نقصان دستگاه اصلی سعی تو جهش مصروف این اندیشه میدارد که هرچه از مراتب اعتبار کونی است باحاطه تصرف آورد ناچار خود را محتاج جمیع اشیا می باید و بی اختیار بطلب حصول آن می شتابد خواه آن اشیا از امور ذهنی باشد چون معلومات حقایق و معانی و خواه از اسباب خارجی مثل محسوسات دستگاه امکانی و دست داشتن بر چیزش دلیل احتیاجست و محتاج هرچه بدست می آید مفت خود میشمارد و تا رفع احتیاجش در هیچ حالت ممکن نیست که تا ترکیب جزوی باقیست احرام بساطت کلی نمیتواند بست و تا کثافت جسمانی متصور است بلطافت روحانی نمیتواند پیوست از اینجا معلوم شد که این جوهر متقدس جمعیت از دست دادهٔ خود را در صورت فراهم آوردن اسباب میجوید و پا بسر منزل تنزه پیوستن همان بر جادهٔ اضطراب نفسی می پوید

نظم چه نقشها که نشد جلوه گر ز پردهٔ شوق — چه رنگها که ندارد طلسم غنچهٔ شوق
همین نفس که غبار تعلق وهمی است — هزار پیچ و خم آرزو شد بگردن طوق
سواد جوش تمنا چه آسمان چه زمین — نوای زیر و بم آرزو چه تخت و چه فوق
یاد باد ای دل که جاه بیگرانی داشتم — ملک استغنای بی نام و نشانی داشتم
نور بی ظلمت یقین بی گمانی داشتم — منظر قدرت تنزه نردبانی داشتم
نی زمین در عالم ما نی آسمانی داشتم — آفتابم تا فتنها داشت بی ملک زوال

Marfat.com

سال و ما هم موج میزد بی غبار ماه سال
نی ز دوران زمانم یاد تغییر زوال

نی ز گرد شهای گردون انقلاب کل حال
مرکز پرگار خود بودم جهانی داشتم

نافهٔ صبح از نسیم من نفس در بار داشت
محمل گل بوی من در پردهٔ اسرار داشت

ذرّه تا خورشید در وجد حضورم کار داشت
شش جهت گرد خیالم شوخی رفتار داشت

خلق میرفت از خود و من کاروانی داشتم
موج در دریا فروغ شمعها در انجمن

گرد در صحرا جنون رنگ و بوها در چمن
فرصت اندر روزگار و سال و ما و اندر زمن

عالمی در سایهٔ بالم پرافشان بود و من
در خیال آباد عنقا آشیانی داشتم

می سرودم نغمه و یک نغمه ناسازم نبود
می فشاندم بال و بال آگاه پروازم نبود

با دو عالم شور دل کس محرم رازم نبود
گوش من هم قابل تحقیق آوازم نبود

دم مزن تقریر بوی گل بیانی داشتم
امتحان غیب میکردم شهود آمد بپیش

بی نشانی نقش می بستم شهود آمد بپیش
از تأمل آنچه در وهم نبود آمد بپیش

آخر از سیر گریبانم سجود آمد بپیش
در جبین شوق با مُل آشیانی داشتم

سعی مضرابم نفس شد هر چه آهنگم بلد
کز ازل بر دم بم و زیر من و ما تا ابد

شش جهت را هم غبار تهمت اوهام زد
اینقدر ها هم نبود اندیشهٔ جان و جسد

خاک بر فرق تعین امتحانی داشتم
آن همای فطرتم کز آشیان اتحاد

تا پرافشاندم سر و برگ غنایم برد باد
نشئهٔ اقبال جامی داشت از دستم فتاد

ذوق آگاهی بکامم طعمهٔ او بارداد
در کمین مغز تحقیق استخوانی داشتم

همّت از پستی عروج جوهر ادراک دید
نشئهٔ ابروی مستی در زمین تاک دید

آئینه پرداخت جسم اقبال جان پاک دید
خاک ناگردیده نتوان رفعت افلاک دید

عجز تا بی پرده شد دیدم که شانی داشتم
بی سبب یارب باین کلفت نصیب کیستم

شیشهٔ ساعت نیم تا خاک بیزم چیستم
تیره کردم عالم و بر روی خود نگریستم

زهر لبود آئینه تا من بی نفس می زیستم
عرصه صیقل میزدم ضبط عنانی داشتم

ذوق جرأت هر قدر در حیرت اظهار داشت
انفعال نارسائی شکوهٔ فطرت بخواست

Marfat.com

از سپند بزم حیرت دم زدن ننگ وفاست — دادرس اینجا بغیر شرم آگاهی کجاست
ورنه تا من سرمه گردیدم فغانی داشتم — بیدل آزادم زدام اعتبارات و کل
بی نیاز از امتیاز فرق و وهم متصل — نسبت اطلاق و تعیید م نمیسازد دو دل
از عدم گر شاد گشتم باز هستی منفعل — پاس ناموس دلم آتش بجانی داشتم

نکته ساز حقیقت از دست مجاز تراشان بی اصول کمینگاه صد محشر فریاد است و سخن معنی از نگاه لفظ آشنایان بی ادراک غبار آلود یک عالم بیداد نظم

دیده را که گشود ند بروی تحقیق — خلق اگر جمله غبار است فراهم نکند
اُنس یکتائی اگر عرض دهد زنگ وفاق — طبعها را اثر وهم دوئی رم نکند
گر ز محراب یقین بوی حضوری داریم — تاب زنار چرا گردن ما خم نکند
یا مبر نام وفا یا همه را حسن انگار — عشق مژگان بفسونهای هوس نم نکند
غزل من سنگدل چه اثر برم ز حضور ذکر مدام او — چو نگین نشد که فرو روم بخود از حجالت نام او
سخن آب گشت و عبارتی ننگاشت رمز تبسمی — تک و تاز حسرت موج من نرسید تا خط جام او
نه سر یکه سجده بنا کند نه لبی که ترک ثنا کند — بکدام مایه ادا کند برم ستم زده دام او
سر خاک اگر بهوا رسد چو نظر کنی ته پا رسد — نرسیده ام بعبارتی که بیالم از لب بام او
به بیا نم آنطرف سخن بتامل آنسوی وهم و ظن — ز چه عالمم که بمن ز من نرسید غیر پیام او
تک و پوی بیهده یافتم بهزار کوچه شتافتم — دری از نفس نشکافتم که رسم بگرد خرام او
بهوا سری نکشیده ام نه بشبنمی برسیده ام — ز پری شکسته تنیده ام بخیال حلقهٔ دام او
نه دماغ دیده کشودنی نه سر فسانه شنیدنی — همه را بوجه غنودنی بکنار رحمت عام او
ز حسد نمیرسی ای دنی بعروج فطرت بیدلم — تو معلم ملکوت شو که نه حریف کلام او

نکته عالی بوضع خود خرسند است از احتساب نادانی مخل اوقات کسی مباش جانی سرگرم آتش سودا است بوعظ دم سردی آب تکلیف مباش اگر نفست اثری دارد صرف ارشاد خود کن تا پیش مردم هرزه درا نباشی اگر ناخنت رساست بگشا و عقدهٔ خویش بردار تا جراحت دیگران نخراشی پیداست که ناقص طبیعت را از ورق گردانی لیالی و ایام تحصیل

Marfat.com

معنی کمال محال است یعنی هلال ابرو در صد سال ماه نتواند گردید و کودن طبیعت را بگردش ساغر اد وارثهٔ بزرگی دشوار که طفل اشک در هزار قرن به پیری نخواهد رسید **غزل**

تو کار خویش کن اینجا تو ئی در من نمیگنجد
گریبان عالمی دارد که در دامن نمیگنجد

بگمانی است ربطی تار و پود دلی بنیاز زیرا
که در آغوش خاک اینجا سر گردون نمیگنجد

غزل تنگ و نازبهیده تا کجا بگشاد بال و پر از نفس
سر رشته گره کنم دلی آورم ببر از نفس

بهار کوچه شتافتم چه ترانها که نیافتم
رگی از اثر نشکافتم که رسد به بیتر از نفس

غم زندگی بکجا برم ستم هوس بکه بشمرم
جو حباب هرزه نشسته ام بفشار چشم تر از نفس

سر و کار فطرت منفعل بخیال میکندم خجل
که چرا غبار گد از دل نگرفت شیشه گر از نفس

زجنون فرصت پرفشان نزدم آئینه و فا
چو شرار داغم از آتشی که نگشت صرفه بر از نفس

تنگ و ناز عرصه بی نشان بخیال می بردم گمان
بهوا اگر ندهد عنان بکجا رسد سحر از نفس

بغبار عالم و هم وطن نرسیده که کنی وطن
عبث انتظار عدم مدد بشتاب پیشتر از نفس

بدو دم تعلق آب و گل مشو از حضور عدم خجل
که بساط خانهٔ آئینه نبرد غم سفر از نفس

ز ترانهٔ نی نوحه گر بخروش هرزه گمان مبر
همه را بعالم بی اثر اثریست در نظر از نفس

تکلف تصور زندگی مفکن بگردن آگهی
چقدر سیه شود آئینه که باد دهد خبر از نفس

بگشا چو بیدل بیخبر در هر ترانهٔ بی اثر
بفشار لب بهم آنقدر که هوا رود بدر از نفس

نکته مقصود از سیر گریبان بفکر تحقیق خود افتادن است نه از سر گرانیهای هیچی در دهر زانو دادن و مدعای تامل بکنه معنی وا رسیدن نه غبار مژگان بر فرق بینش پاشیدن معنی تفکر غور اشیاست و حقیقت اشیا بقدر عرض صور چیده گشا درین تماشاکده بفسون خواب بر طبیعت نباید گماشت و بفریب تفکر دامن شهود از چنگ فرصت نباید گذاشت جلوهٔ بی نقاب را بخیال مشاهده نمودن از تاریکیهای محرومی نگاهست و از معنی مکشوف معما شدن دلیل دقتهای فکر فطرت کوتاه **غزل**

دیده را ترک هوسهای غنودن بنر است
ورنه اینجا رگ خواب از مژه نزدیکتر است

غیر افسرده دلی غنچه ندارد در بار
وضع گل آئینه پرداز بهار دگر است

غافل از ظاهر آفاق نباید بودن

آخر ای بیخبر این بزم طلسم صورت است غفلت آئینه ندارد گهری

آبله کو که نهم در قدم خویش سری اندکی از یکدو نفس اینهمه پرواز نفس

کاغذ آتش زده ام خوش مشت شرری نیست درین هفت چمن چون قدت ای غنچه دهن

گلبن نیرنگ گلی سرو قیامت ثمری بر هوس نشو و نما صفت خیالست لقا

ورنه در اقلیم فنا یاس ندارد هنری آه ازین دشت هوس نیست بکام دل کس

مشت غباریکه بچینند نمی از چشم تری بیتو چو شمعم همه تن سوخته یاس وطن

داغی و آهی زمن گر طلبی پا و سری در بر هر زیر و بمی خفته فسون عدمی

در همه سازیست دمی در همه رنگست پری قابل آگاهی او نیست خیال من و تو

حسن خدائی نشود آئینه دار شش دگری جوش حباب آئینهٔ شوکت دریا نشود

همه صیقل زده ایم آئینهٔ بی جگری نیست زهم فرق نما انجمن خلوت ما

مینه دارد همه جا خانهٔ بیرون دری پردهٔ صد رنگ دری تا بچمن راه بری

خفته تهٔ بال و پری کارگه شیشه گری بیدلِ خونین جگرم بلبل بی بال و پرم

نیست درین عمکده ها نالهٔ من بی اثری نیست اقامتگه کس وادی جولان هوس

دامن عجز لبست رسا آبله پایان سفری هست امل پروری لازم امثال جهان

بی تری مغز بلندی نکند موی سری شبه هستی چو سحر میکندم خون جگر

آئینه بندم بعدم کز نفس آرم خبری لذت این محفل دون برنی ما خواند فسون

داغ شوای ناله کنون راه نفس زد شکری بیدل از آغار گذر زحمت انجام مبر

بر رخ فرصت چقدر آئینه سبد و شرری نکتهٔ طینت آدمی بحکم الناس نیام مخمر

اثبات غفلت است و اطلاق بیداری بر حقیقت غنودن انجامش آثار کذب و تهمت اینجا تا مژگان قدم لغزشی می سپرد آگاهیها بسر منزل بیخبری آسوده است و تا نگاه آغوشش تا تلی می افشرد هوشها بمهد بیخودی غنوده پس در بساطی که قافیهٔ شعور باین تنگی است و سار شهود باین غیبت آهنگی صفت چشمی که بجهت منصوبهٔ بیداری بردارد تا سرمایهٔ آشنائی ندارد در انگان جز نیاز و فرصت شناسان ذوق حضور را درین انجمن التیام جرأت دیدها

Marfat.com

سخت المی است دیر پشان ناکردن موی مژگان صعب ماتمی نظم سبک سار یست زآب دیده ترک سرگرانی کن

نگه را اندکی روشن سواد جلوه خوانی کن
کند تا کی فسون خواب پیش از مرگ در گورت

به بیداری علاج چشم زخم زندگانی کن
درون بیضه جز افسردگی دیگر چه میباشد

چمنها وقف پرواز است سعی پرفشانی کن غزل
سر طرهٔ بهوا فشان خنثی بمشک تر آفرین

مژهٔ آئینه باز کن گل عالمی دیگر آفرین
ز سحاب این چمنم مگو مگذر ز عشوهٔ رنگ و بو

بتو التماسی گریه ام دو سه خنده گل بسر آفرین
سر زلف عربده شانه کن نگهی بفتنه فسانه کن

روشی جنون بهبار کن ز غبار من سحر آفرین
ز حضور عشرت بیش و کم نه بهشت خواهم نه ارم

بخیال داغ تو قانعم تو برای من جگر آفرین
بکمال خالق انس و جان نه زمین رسید نه آسمان

بصدف کسی چه دهد نشان ز حقیقت گهر آفرین
حذر از فضولی وهم و ظن تو چه میکنی بجهان من

در احولی ببوس مزن زدو چشم یک نظر آفرین
منشین چو مطلب دیگران بغبار منت قافله مدان

رقم حقیقت رنگ شو ز شکست نامه پر آفرین
چمنیست عالم بی بری ز طرب شکاری عافیت

چو چنار روز کف تهی همه هلهله بر کمر آفرین
سرو برگ راحت این چمن بخیال ما نکند وطن

چو غبار نم زده گو فلک سر ما بزیر پر آفرین
بکلام بیدل اگر رسی مگذر ز جادهٔ منصفی

که کسی نمیطلبد ز تو صلهٔ دگر مگر آفرین
نکنند اعیان محفل امکانی را تا شمع وار سر

تأمل بپا نمیکرد و تشویش هر زه نگاهی باقیست و تا سر اندیشه بزانوی ساغر نمیرساند گدا از کلفت ساقی اگر بوی از بهار معنی نمیبرد عبارتها سینه رنگ نمیریخت و اگر با صل کار راهی نمی شکافند شاخ و برگ اینقدر غبار نمی انگیخت ساحل گزینان پیوسته موج و کف بیشمارند و فرو رفتگان از محیط هم خبر ندارند نامحرمی گریبان بصد دامن دست التجا میبرد و ناآشنای خویش

بهزار هنگامه در خیال نمی آورد غزل
تو کز خود رانمی بینی نیست عالم غیر دیدارش

خودی آئینه دارد که محرومیست اظهارش
چه لازم مایل پست و بلند هر گز دیدن

تو خود اینجا نه تا بایدت فهمید مقدارش
گمانی بردهٔ گویا بنقد اعتبار خود

که بر هر جنس می پیچی و میگردی خریدارش
نبودی اینقدر ها کد خدائی مجمع امکان

که افتادی بچندین جهد در فکر خروبارش
وگان صبح چندین جنس خجلت در نظر دارد

Marfat.com

نفس برخود فروش افتاد آتش زن ببارش
شرارت فرصتی واگاه ذوق هرزه پردازی

باین هستی حیا کن از خیال چرخ دوارش
بحق تسلیم شو تا وارهی ازاین وآن بیدل

بدریا قطره چون کم گشت دریا داند وکارش
نکته باهمه بی تعینی غیر عبارت

تعین ماست یعنی حصول توهم پیدائی وعین اصطلاح بی صفتی یعنی تغافل اوضاع خودنمائی
صفت بی ذات معدوم است تا تلی باید فرمود وذات بی صفت موهوم چیزی نیتوان
نمود هرجا موسوم صفات هستیم ذاتیم واگر همه ذات باسم آمده ایم صفاتیم غزل

گهر محیط توهستی نه سفر گزین نه اقامتی
قدم وحدوث تخیلی نه شکستگی نه سلامتی

چمنت حقیقت بیخزان وطنت طریقه جاودان
الی بجود نبری گمان که تو عبرتی نه ندامتی

بفلک فروغ تو در نظر بزمین بهار تو جلوه گر
بچمن سحاب وبگل سحر همه جا ظهور کرامتی

چوزخود بخود نظری کنی روی ازخود ودگری کنی
تو مگر چنین هنری کنی که بگویمت چه علامتی

بیان کمال شرعتی بعمل شکوه طریقتی
بخیال حشر حقیقتی توقیامتی

نکته معنی کرم در جمیع احوال بشر وطبایع کوشیدنست ودر همه اوقات برضای دلها
جوشیدن بینوایان را لابد رهم ودینار نواختن وبیماران را بعیادت ومداوا خرسند
ساختن آمداد نابینایان بدستگیری عصای واعانت گمشدگان بتحریک درای آبله
پایان را تکلیف رفتار ننمودن وبیدماغان را بصحبت دعوت فرمودن پیش نا توانان
ترک اظهار توانائی ودرچشم مفلسان تغافل اوضاع خودآرائی برقبور تکبیر وفاتحه خواندن
ودرزمینهای خشک آب پاشیدن ونهال نشاندن غائبان را ببنیکی یادی وحاضران را
بمدارا امدادی القصه بقدر طاقت زبان خربعرض فوائد نیاراستن وبوسع امکان
از هیچکس غیر از عذر نخواستن ازین عالم هرچه بردارند از شعبهای جود وسخاست وازین
دست آنچه از دست برآید از شیوهای مروت ووفار باعی بیدل دارد زطبع اهل همت

آثار سخا جلوه بچندین صورت
بر خوردان لطف وبابزرگان خدمت

نکته تمثال ظهور احوال در آئینهٔ خیال
دیدن کیفیت صور در هیولا مشاهده نمودنست ونقاب آتش در طبع سنگ گردان

Marfat.com

چون مدرکه را باین حبس وقایع که اکثر معاملهٔ امتحان است و در عالم بیداری تخیل تعبیرهای سود و زیان بحکم تقابل دو نشئه که یکی در نهایت مرتبه ضعیف است و دیگری در درجهٔ کمال قوی نتیجهٔ معتدلی بحصول می پیوندد و بحسب اتفاق کیفیتی نقش می بندد گاه موافق ارادهٔ معتبر و گاه مخالف ازینجاست که احکام تعبیر در خواب انبیا نیز یافته اند با آنکه انبیا را در عین مثال رموز ظهور صور که ختم تجلیات است نگاهی مشهود است و در جلوه گاه کیفیات صور همچنان اسرار مثال قرب لطافت حقیقی است آئینه دار نمود پس صورت مثالی کیفیتی است که به تفتیش چشم گشودن رنگ اثری ازان در نمیتوان یافت و جز بهمان بستگی مژگان نقاب تماشایش نمیتوان شکافت صورت وقوع بعضی ازان احوال از غرایب وقایع فهمیدن است و ظهور آن معانی از نوادر اتفاقات اندیشیدن قطعه

در جهان غیب دیگر در شهادت دیگر است
لطف یک معنی بعرض هر عبارت دیگر است
شاه ما در انجمن دیگر بخلوت دیگر است
رنگ این آئینه تا گردید صورت دیگر است
اینقدر دانم بهر جا شخص و حدت دیگر است
می هوس بزمین ریختن خمار ندارد
وداع کلفت امکان بطبع بار ندارد
چه لازم است بجمعیت حواس تپیدن
بمقصد یکه تو داری گذشتن است رسیدن
محیط نیز بضبط خود اعتبار ندارد
نفس بصبح رساندی ز اوج چرخ دمیدی
بهشت دیدی و گلزار دیدی آئینه دیدی
خمار و عمدهٔ زاهد فکن بناز و نعیمش
امید کوکه شوی چاره ساز رحمت بیش

از ورق گردانی تجدید نیرنگی مپرس
بی نیازیهاست اینجا انحصار جلوه نیست
جلوه ها دارد مقام اعتبارات وجود
محرم نه رنگ شوخیهای کثرت نیستم
شکست شیشه نه یک خار نمازندارد
اگر دماغ تو سودای سیر و دار ندارد
گذشتن از سر این خاکدان غبار ندارد
غبار گشتن و دامن ز سعی هر زه چیدن
گهر چه صرف بردار عنان موج کشیدن
قدم ز ریشه گشودی بطبع خاک دویدی
بجائی که رسیدن رهی نداشت رسیدی
ولی چه سود که دل با خودت دوچار ندارد
وعید ساغر عشاق زن بصرف نمیش
بطاق منظر نسیان گذار خلد و جحیمش

Marfat.com

اسیر عشق خیالات نور و نار ندارد
بعافیت طلبی تا کجا ز ما گریزی

غبار گردی و طوفان بفرق حوصله بیزی
گهی بناز تنی گاه بر نیاز ستیزی

نفس مگر عرق آرد که رنگ آئینه ریزی
وگرنه تا شدهٔ شبنم هوا قرار ندارد

برفع خفت مجهولی و خجالت کارت
فضای عالم بیدانشی گرفت شمارت

درین حیاکده مفت است غفلت آئینه دارت
اگر بمجمرهٔ آگهی کنند دو چارت

شهادت تو جز انگشت زینهار ندارد
ندارد انجمن معرفت غرور پرستی

تو بر کدام یقین کلاه ناز شکستی
خمار شش جهت فتنه شور دارد و مستی

اگر عرق نکند انفعال دعوی هستی
بهار عالم تحقیق آبیار ندارد

دل شکسته نفس در کدام سعی گدازد
که سر بکارگه از اعتبار ضبع فرازد

حباب نقش چه بندد غبار نفس چه تازد
خیال باقی اوهام اگر جنون بطرازد

کسی درین هوس آباد هیچ کار ندارد
خوش آنکه گوش را ز سحر بخواب فروشی

نفس صلای جنون میزند دمی بخروشی
محیط فطرتی ای بی کنار از چه بجوشی

حقیقت از تو که پوشیده است تا تو نپوشی
برهنگی بجهان بر هنه عار ندارد

گر است چشم که من نقش کن فکان بنمایم
کجاست آئینه تا زنگ این و آن بزدایم

حریم کعبهٔ تحقیق کیست تا برایم
جهان همه عدم است از عدم چه پرده گشایم

حقیقتی که نهان نیست آشکار ندارد
درین بساط که فرصت جنون کمین حراست

شرار و برق تسلسل فروش گردش جاست
نه غم ضمان بقائی طرب کفیل دواست

به نیم چشم زدن دور و صل و هجر تماست
تو هم دماغی اگر داری انتظار ندارد

چه سحر مشربی ای بیدل از بدیع نگاری
قیامت انجمنی یا ببا درفته غباری

هزار رنگ در پرده تا گلی بدر آری
ز ساز قلقل کم شیشهٔ دلی که نداری

ز طبع تست خروشی که کوهسار ندارد
نکته در عنصر آباد کیفیت ظهور بعضی

سنگ محفلند بحکم طبیعت افسردگی رواج و بعضی آئینه بمقتضای طینت لطافت امتزاج
آئینه گل کردن طبایع نتیجهٔ حجاب است یعنی کسب وداع اوهام کدورت و سنگ نقش

Marfat.com

بستن حصول آرایش نقاب یعنی دامگاه صورت در طبع آئینه فطرتان آب غبار خاک شکسته است و در مزاج [illegible]ن خاک بر روی آب نشسته لاجرم آنجا هر چند خانهٔ نقش بجنبش آمده باشد [illegible] شهود منقوش است و اینجا اگر همه خنجر و سنان

غزل

است لوح صفا منقوش غیر مطلوب
هر طرف اندیشه می تازد دو چار آئینه است
در بهم آورده ژرگان غبار آئینه است
در نگارستان امید انتظار آئینه است
جلوه درکار است اینجا صد هزار آئینه است
که دل از طپش نگذارد دو نگه از حیا نکند عرق
که ز گرمجوشی خون من بکفت حنا نکند عرق
سر رشته گله واکنم اگر آشنا نکند عرق
کسی با نیقدر کمی هوس بدو د چرا نکند عرق
نگشاید از دم تیغ هم گرهی که وا نکند عرق
چو قدم نمی سپرم رهی که نشان پا نکند عرق
اگر از بلندی دست من اثر دعا نکند عرق
که بخاک هم نرسم چو اشک اگر م وفا نکند عرق
خجل است زندگی از کسی که درین هوا نکند عرق
اگر از طبیعت منفعل ز خودم جدا نکند عرق

غفلت و تحقیق ما را اعتبار آئینه است
گر نگه با له مقابل جز بهار جلوه نیست
در جهان یاس مطلب بیدماغی رو براست
خوب و زشت اعتبار خلق را تکرار نیست

غزل

رخ شرمگین تو هیچکه بخیال ما نکند عرق
به نیاز تحفه یکدلی سبقی ببرد ام از وفا
بلبم ز حاجت ناروا اگر بهیست مژدهٔ حیا
بغبار رنگ و هوای گل نگه ستم زده اشک شد
تب و تاب هستی منفعل سر شمع بسته بدوش من
الم تردد سرنگون ز تری چسان برد م برون
چو سحاب معبد آرزو د بدم نوید چه آبرو
چه قدر ز کوشش ناتوان د بد انتظار جنی تم
بنفس رسیده از عدم چو سحر بجیبهٔ شبنمی
ز نیاز بیدل و ناز او ند مد تفاوت ما و تو

نکته در چار سوی کیفیات ظهور

که هر فردی از افراد انسانی با حقیقت بلند سودائیست پنهانی و معامله ایست وجدانی با همه زیانکاری نقد انفاس را در جیب هر معامله نفعی است متکمن و در طبع هر سودا سودی است متضمن اینجا نالهٔ تعمیر رواج نرسید تا قیمت دل نقصان شکست نزد و تنگی دکان تحیر نچید تا تماشای جمعیت ژرگان برهم نخورد و بگردش رسیدن هر ساغری نقدهٔ ظهور کیفیتی است و با انقلاب جوشیدن هر وضعی تمهید وقوع خاصیتی

غزل

Marfat.com

هر دل از ناله بهار اثری میخواهد
ریشه‌ترانی هر تخم بری میخواهد

قطره هر گاه کشد سر بهوای نیسان
وضع گهری میخواهد

هر کجا نخبت گل پیرهن رنگ درد
دیده که از خود سفری میخواهد

هر کجا چشم پر مژده دیداری هست
هر کجا دل طپش آرد خبری میخواهد

اضطراب پر و بال آئینه پرواز است
باز گردیدن مژگان نظری میخواهد

برق هر جلوه تقاضائی ناز دگر است
عرض خورشید غبار سحری میخواهد

نکته تاثیر در طبایع ارباب کرم چو موج در آب پیچیده است و از طینت اهل خست خون ملایمت از سنگ رمیده کریم از فرط نزاکت زبان سائل را نشتر میداند تغافل نشتر تاب زخم آوردن است و مزاج لئیم از جوش خشونت پروای مماس ندارد

بوجه مانع رنگ اثری بردن رباعی

سرمایه هر خمار و مستی کرم است
پیرایه هر بلند و پستی کرم است
گویند که مرگ انقلاب هستی است
این است دلیل آنکه هستی کرم است

نکته گفتگوی ارواح و مثال بیرون اعتبارات جسمانی مهمل است و گیرد ار عالم اجسام بی ماده مثال و ارواح معطل جسم را قبل از آثار سیدانی در حقیقت روح متغنی فهمیدن دست چون کیفیت کوزد در گل و روح را بعد از نشئه ظهور در اجزای جسم منزوی دیدن چون صورت خیال در دل تا حضور صور بجلوه نیاید معنی هیولائی موهوم و تا هیولا نقاب سرنگشاید عبارت صور نامفهوم هیولا را در جهان صور باطن اشکال بودنست و صورت را در مرتبهٔ هیولا معمای همان کیفیت گشودن اگر هیولا بی صورتی متصف است صور از کجا میجوشد و اگر صورت از لباس قدرت عاریست هیولا را که پلیوشد قطعه هر چند خاکسار هیولائی از گل است

گل نیز تا دمید هیولای خاک شد
رمز صفای آئینه‌ها واشکافتم

اسم کدورتست که از سنگ پاک شد
چون باز عرض نوبت زنگار در رسید

آئینه را بسنگ همان اشتراک شد
خورشید اگرچه شب بسمک بال میزند

روزانه دیده‌ئ که براوج سماک شد
یکرشته بود تار سر اعتبار دهر

Marfat.com

خلقی به بیچ و تاب توهّم هلاک شد — نکته تا نسخهٔ اندیشه از هستی ما و من برقم

تو هستی دارد با هر زد و سوادان مکتب اعتبار هم سبق بودن ناچار است و تا خامهٔ هستی از نقش سطر خیالی نیگارد بهم مشقی اطفال این دبستان فرسودن بی اختیار در آب افتاد و را بوی دست از خشکی شستن تری فطرت است و در آتش نشسته را دعوی دامن از دود کشیدن داغ خجلت است رباعی هستی جز جانکنی و خون خوردن نیست

از عالم مرگ عیش جان بردن نیست — در خلق برون خلق بودن غلط است
صحبت تا زندگیست یا مردن نیست

نکته عالم ایجاد سیرگاه جلوه واحد است و تماشاخانهٔ بوقلمونهای مرتبه استعداد است تا بعبارات پریشان نکوشی وصول جمعیت معنی جمعیت معنی موهوم است و تا بتأمل غیر بخوشی فایده ماحصل گریبان خود نامفهوم عمرها عمرها باید باختن تا براحت پای در دامن کشیدن توان رسید و با عالمی صحبت باید داشتن تا مضرتها توان فهمید بی تجربه سود و زیان دو کفیت اختیاری یکی بر دیگری عرض مراتب جهل است و بی امتحان نفع و ضرر دوائر بالتزام واحدی اقبال نمودن دلیل فطرت سهل هر کرا بر صحبتهای مخالف متنبه ننمودند الواب جمعیت تنهائی بر رویش نگشودند و هر کرا در راه خواری نه نشاندند از زحمتهای تردد دشش نرهاندند اگرچه صحبت هزار رنگ فواید آبستن است اما خلاصهٔ مجموعه قدر انزوا دانستن قطعه هیچکس بی شور وحدت طالب کثرت نشد

رنگ شمشیر سلامت در غبار آفت است — تا نه بینی رنج نتوان محرم راحت شدن
طینت بیمار یکسر قدر دان صحت است — قطره از تشویش موج آخر نهان شد در صدف
گوشه گیریهای خلق از انفعال صحبت است — چون نگه یک عمر باید عرض خوب و زشت کرد
تا شود روشن که جمعیت بوضع حیرت است — عالمی چشم از تماشای جهان پوشیده رفت
زین ادا معلوم میگردد که هستی عبرت است — نکته از بزرگی پرسیدند گفته بحکمران

مع العسر یسرا گشاد بر عقده بناخن تدبیر بازبسته است و حل به مشکلی در کمین بیچاره نشسته صعوبت جان دادن از چه تدبیر ابهولت پیوندد و دشواری مرگ بکدام چاره صورت آسانی بندد فرمود بکسب ایثار باید دانست که زندگی قوت اندیشه است

Marfat.com

مصروف تعلق اسباب چون پیچش موج موجد دایرهٔ گرداب هرگاه اندیشه از توجه علایق برید بی تعینی عالم اطلاق گردید و چون موج از دام سیح و تاب گسیخت نقد توهم

رباعی

غلقی مغرور ناز و همت دگر است
در عالم کون رنگ فطرت دگر است
گر دست فشانند حقیقت دگر است
زین جنس تو هم که مجازش خوانند

نکته کیفیت سخن را بنزاکتی سرشته اند که ناکریم سائل را ممنون تصور نماید جوهر مروت گداخته و تا باذل خود را مصدر احسان نگمان برد معنی حیا رنگ باخته ازاینجاست که ابر بر گل و خار یکسان میبارد و تا از نخلهای بار ور خجلت امداد نه بردارد و آفتاب بر سنگ و گل یکدست نمیتابد تا بر لعل و یاقوت

رباعی

منت تربیت نگذارد رباعی
شخص کرم از بسکه حیا کیش تر است
زاندیشهٔ آب رخ درویش تر است
رسوائی احتیاج کس نتوان دید
آنرا که حیا بیش سخن بیش تر است
غزل همه راست زانجمن آرزو که بکامم ثمری رسید
من و پرفشانی حسرتی که زنامه گل بسبری رسید
چقدر زمنت قاصدان بگدازدم دل ناتوان
بری تو نامه برخودم اگرم چو رنگ پری رسید
بگهی نکرده زخود سفر زکمال خود چه بری اثر
نزدیم در پیت آنقدر که بیازما خبری رسید
شرر طبیعت عاشقان بفسردگی ندهد نشان
تب موج ما نبری گمان که بسکته گهری رسید
بگدام آئینه جوهری که نکشم التفات از آن بری
اگر انفعال گدا زمن بقبول شیشه گری رسید
تلاش معنی نازکم که درین قلمرو امتحان
نرسم اگر من ناتوان سخنم بموکمری رسید
زمعاملات جهان گدد بدر آگزین همه داد و دد
عفعف سگی بسبکی خورد لگد خری بخری رسید
بچنین جنون گدهٔ ستم زتظلم تو گرانست غم
بهزار خون طپد از الم که رگی بنیشتری رسید
بهزار کوچه دویده ام به تسلی نرسیده ام
زقد حمنیده شنیده ام که چو حلقه شد بدری رسید
همه جاست شوق طرب کمین زوداع غنچه گل آفرین
تو اگر زخود روی اینچنین نتوانز تو خبری رسید
زکمال نظم فسون اثر بلد اخت بیدل بیخبر
چه قیامت است برآن هنر که بهیچوبی هنری رسید

نکته شیرازهٔ اجزای حواس لب از حرف فرو بستن است و آشوب نسخهٔ جمعیت دامن تقریر شکستن غنچه ها در فصل خموشی

Marfat.com

بهار خیالند و هنگام لب گشودن پرفشانی مثال موج تا خروشی دارد از بحر جدا است چون زبان بکام دوزند عین دریا توجه سخن با غیر است و معامله خموشی با خویش از اینجاست که خاموشان وحدت آئینه اند و زبان آوران کثرت اندیش پریشانی بعلت توجه ظهور است

وجمعیت خموشی با التفات باطن بی قصور نظم مطبوع در تکلم از ندامت هیچکس آسوده نیست

جنبش لب یکقلم جزو است برهم سوده نیست
راحت آبادی که مردم جنبش نامیده اند

بی تکلف بی سخن غیر از لب نگشوده نیست
گر زبان از شوخی اظهار او دزد نفس

صافی آئینهٔ مطلب غبار اندوده نیست
پاس ناموس سخن در بی زبانی روشن است

هیچ مضمونی درین صورت نفس پرورده نیست
قطرها از ضبط موج آئینه دار گوهرند

تا شود روشن که سعی خاموشی بیهوده نیست
گفتگو یکسر دلیل هرزه تازیهای ماست

تا جرس فریاد دارد کاروان آسوده نیست
غنچه گل بین دعوی تا نیم که چون شمعش ز نظر افکنم

هوس سری ته پا کشم رگ گردنی بسر افکنم
ز غبار عالم مختصر چه هوای سیم و چه فکر زر

اثری نچیده دام آنقدر که برو بم و بدر افکنم
بسوادوادی حرص و که چه امید محمل من کشد

فلکت اطلسی مگر آورد که خجل بپشت خر افکنم
اگرم دهد طلب وفا بنای داغ غیرت رضا

دو جهان بآتش دل کدازم و طرح یک جگر افکنم
نتوان شدن بوفا قرین مگر از سجود ادب لمین

چو سرشک پاکشدم چنین که بر آن مکان گذر افکنم
الم که بر جگر آورم بکجا ز سینه برآورم

که بکوه اگر گذر آورم بصدایش از کمر افکنم
چقدر بعرصهٔ آب و گل کنم مصاف بوهن محمل

مژهٔ ز گرد شکست دل بهم آرم و سپر افکنم
بر هی که محمل نیک و بد هوس سجود تو میکشد

سر خونشیم از مژه پاخورد چو به پیش پا نظر افکنم
چو سحاب می پرم از تری بهوای منصب مجوری

مگر انفعال سبکسری عرقی کند که پر افکنم
بچنین بضاعت شعله زن من بیدل از عدم سوختن

که چو شمع در بر انجمن شرر است اگر گلهٔ افکنم

نکتهٔ معنی نمایان نسخهٔ اسرار آشنای تامل و تکلم اند و از تعیین تفکر معنی خاص دریافته اند که حصول مابین دو عدم لفظ مع است و مراد از این معیت امتیاز رب و مربوب یعنی فهم مرتبهٔ دوئی و ادراک حقیقت منی و توئی است بحکم تغایر این مرتبهٔ غیب مطلق را باشارهٔ احدیث منسوب کرده اند و بواسطهٔ ظهور این نتیجه اشهاد

Marfat.com

اضافی عبارت واحدیت برآورده رباعی

آن سوی شمار لاتعین احدم
جوشید مع ازمیان بعرض عدم
آئینهٔ ادراک زنگار برآمد
بیرنگ پس پرده بیکبار برآمد
دل درس بهار و گل این باغ بهم خواند
حادث بخیال آمد و افسون قدم خواند
این رفت و گران شد
بریکجهتی چار سوئی کرده مقرر
تمثال متاع سر بازار برآمد
یاران خبر جلوه بی پرده شنیدند
بیرون نقاب آنچه شنیدند ندیدند
در سایه نهان شد
صد صور بهر نغمه نمایان شد و تن زد
هرگاه زلب نیم قدم وا بر آمد
هر ریشه بصد گل بدر آمد چمن اقبال
چشمی که ز آئینه ببرداشت ز تمثال
این جمله حیران شد
در عین سوی فقر بفیتاد ضرورت
شیطان بهمین وهم گرفتار برآمد
اندیشهٔ ادبار تنزل مکن اکنون
آنرا که خرد میشمرد اطلس گردون
پالان خران شد

حق میگوید من ازازل فی ابدم
یکتائی من کرد خیال دو عدم
غزل دی فطرتم آشفت و جنون کار برآمد
صبح ازل از جیب شب تار برآمد
آفاق عیان شد
تنزیه تمکین زد و تشبیه برم خواند
این آئینه قلزم ذخار برآمد
سودای خیال من و او گشت مصور
گردید هوس مشتری ظاهر و مظهر
آئینه دکان شد
پروانه صفت در طلب شمع دویدند
خورشید دمی از پس دیوار برآمد
آن ساز تحیر که بشور تو و من زد
در پردهٔ تحقیق نفس بال سخن زد
بی نام و نشان شد
بر بیضه بصد رنگ برآورد پر و بال
در یک مژه شوخی بچه آثار برآمد
با این همه گل کردن آثار کدورت
جز معنی مطلق مکن اندیشهٔ صورت
مردود جهان شد
غیرت بتکالیف حیا صید مدافون
تا پرده در خلق تبه کار برآمد
نی عقل مکدر شد و نی جهل گنه کرد

Marfat.com

بیدادی ما خصلت این کار تبه کرد / اینجا همه کس صفحهٔ ناموس سیه کرد
تا نور دمید آئینه نار برآمد / آن نار دخان شد
هرچند ادب سرزده عشق و غرور است / یعنی ز فریب دم گستاخ نفور است
هم نسبتی نشئهٔ اسباب ضرور است / آهی که اثر قابل منقار برآمد
ناچار فغان شد / مانع نظران رقم صنع بتکرار
گردند درین دیر هوس تجربه بسیار / بی نقطه نشد معنی نیرنگ نمودار
جائی که پری مایل اظهار برآمد / از شیشه گران شد
شوقی طپش انگیخت خرد عرض جنون کرد / صبحی چمن آراست گل آئینه بخون داد
دریا گهر آورد و کف موج برون داد / کز فخر عیان گشت دگر عار برآمد
سودی که زیان شد / آن سبزه درین باغ نه نام و نه نشان داشت
چون بوی گل آئینهٔ تحقیق نهان داشت / دی در قلم نرگس مارشته زبان داشت
امروز که خار سر دیوار برآمد / مژگان بتان شد
رنگست چه بوئیم بهار است چه گوئیم / مطلوب کسی دور نرفته است چه جوئیم
آن معنی باریک که دل بستهٔ اوئیم / تا در صفت رشتهٔ زنار برآمد
با موی میان شد / خلقی به تحیر کدهٔ محفل آثار
آئینه بکف میرسد از خلوت اسرار / سحر دگر این است که در حسرت دیدار
هرچند توان صورت دلدار برآمد / محرم نتوان شد
تحقیق کمالان که رسیدند بفهمیم / جز سر بگریبان نرساندند به تقدیم
صید دو جهان کرد خم گردن تسلیم / آفاق شکار از خط پرگار برآمد
تیری که کمان شد / مفتاست دو روزی هوس غوطه نخوردن
بیدل شدن و پا بتعین نفشردن / اینجا گل جمعیت خلق است فسردن
هر قطره کز ین بحر گهر وار برآمد / دل گشت و گران شد

نکتهٔ روح انسانی شاهدی است لاریبی که جمالش از بی نقابی های جوهر عقل پیداست

Marfat.com

و آفتاب کمالش همان از دمیدن صبح ادراک لامع و هویدا عقل سرچشمه ایست
از تراوشش ایجاد معنی حیا و حیا آئینهٔ ایست از حقیقت ایمان چهره گشا اگر عقل در عرصهٔ
فهم ربوبیت غیاخت هیچکس سر تسلیم عبودیت نمی انداخت رباعی

هر کس ز حقیقتی نباشد خبرش
بیهوده بعبرت نرساند نظرش
از هستی ذات باز معدومی خویش
چیزی فهمیدل که خون شد جگرش

چو سر شکست بسیر و پائیم قدمی بر دبهوای تو
که هزار آبله در عرق بگداختم ز حیای تو
بخرام فتنه مده عنان که مباد چون دل عاشقان
به ترنک شیشه زند جهان نشکست رنگ حنای تو
خجلست همت پرگشا که بفرصتی برد التجا
دل چاک میکشد از نفس سحر انتظار دعای تو
چمن وفا کدهٔ کرم نکشد خجالت این ستم
که چو سبحه کاسه بکف نهند دل شکسته گدای تو
بشباب گر همه خم رسد من و ما ببط عدم رسد
نبری گمان که بهم رسد لب من ز حرف ثنای تو
ز سخن خروش تو جلوه گر ز خموشی آه تو پرده در
بکدام زمزمه سر کند متحیر من و مای تو
ز فسانهٔ منی و توئی چه فروشم آئینه دونی
بتا تلی نشدم گره که نبود ببند قبای تو
اگر از تو ام چه طلب کنم وگر این نمم چه طرب کنم
بمه انفعال فضولیم چه فنای من چه بقای تو
چه جنون چه تنک و چه تاز من چه خطا نشیب و فراز من
چه جحیم غفلت ساز من چه بهشت یاد لقای تو
بچه رنگ صورت خون من ندرد نقاب جنون من
که بآب آئینه شسته ایست اثر حیا کف پای تو
نه بدل ز عجز رسا رسم نه بجا رسم که بجا رسم
نه برمز آئینه وارسم من غافل از همه جای تو
چو سحر بعالم جلوه ات خجلم ز تهمت زندگی
نفسی که داشتم آب شد ز حجاب آئینه های تو
من بیدل و صف انس و جان دل چاک تا سر آسمان
بفدای تو بفدای تو بفدای تو بفدای تو

نکته کمال آلهی که جامع حقیقت جمال و جلال است در مجارستان عالم کون هر جا
بنشئهٔ ظهور رسیده بمقتضای غلبه یکی ازین دو صفت که ظاهر و باطن یکدیگر اند
باسمی خاص ممتاز گردیده یعنی در مرتبهٔ که فروغ بدایتی با نجمن آرائی لمعات اعیان پرداخته است
جوهر شناس آثار فطرت باعتبار نبوت که جمال معنوی است موسومش ساخته و در مقامی
که لمعهٔ قلابی باجود استعداد هدایت مایل تعینی افتاده است معمای اعتبارش باسم ولایت

Marfat.com

که جلال حقیقی است واگشاده در آئینهٔ انوار نبوت صورت جذبه یعنی قدرت جلال مضمر است
بی توهم موهومی و در نسخهٔ آثار ولایت معنی دعوت یعنی عرض جمال مستتر بل شایبهٔ معدومی
شخص استعداد نبوت تا با مور دعوت خلق نسبت نشئهٔ ولایت دارد شاهد قدرت
ولایت هرگاه خلعت تفویض هدایت میپوشد سر از جیب نبوت برمی آرد پس ولایت را
در حالت اخفا جمال لفظ و معنی نبوت تصور کردن است و نبوت را در معرض استتار جلال
همچنان عرض جوهر ولایت بخیال آوردن تصرف این دو کیفیت بر نگ صورت و معنی لایزال
در مزاج اعیان ساریست و قدرت این دو موج چون حقیقت روز و شب بی تعیین و توقف
در محیط امکان جاری این دفتر بغور هر نقطه که پردازند سواد عظمی است دقیق و ازین ساغر کُبنه
بر قطره که وارسند محیط حیرتی است عمیق و در بستان تحقیق بی تأمل مطلع و مقطع جبل آگاهی
سواد خط پرگار روشن است و در درسگاه یقین بی ملاحظه پشت و روی رنگ صفا مضمون صفحه

عینک مبر بمن قطعه

چون شکفتن موج زد گل زیر مشق رنگ شد
تا گهان چون پیرهن بیرون درید آهنگ شد
چون برون جوشید صافی پرده دار رنگ شد
تا مژه واکرد کثرت تخانه نیرنگ شد
بال و پر هم بر هجوم بیضه خواهد تنگ شد
بوش حیرانم چرا در فهم معنی دنگ شد
کوشش ما پای در دامن کشید و لنگ شد
جنونی انشا کند تحریر که عالمی راز من برآرد
چه ممکن است اینکه سعی وحشت بغربتم از وطن برآرد
هوای رنگ گلت ز خاکم اگر برآرد چمن برآرد
که رنگ عاشق چو پیکر صبح پر بقدر شکن برآرد
مزد که چون اشک دلو ماهم ز چاه غم بی رسن برآرد

در بهار غنچگیها رنگ مضمون گل است
آن صدا کز خامشی محو نقاب تار بود
شوخی زنگار گرچه پرده روئی صفاست
دیدهٔ پوشیده با خود داشت سیر وحدتی
بر پر افشانی نه تنها بیضه تنگی میکشد
ظاهر اینجا باطن است و باطن اینجا ظاهر است
هیچ سنگی در ره جولان این معنی نه بود
غنچهٔ گر آنخروش جهان یکتا سری با ین انجمن برآرد
خیال هر چند پر فشاند ز عالم دل برون نراند
نه رست تخمی درین گلستان که نوبهاری بخود نسازد
ندارد از طبع ما فسردن بغیر پرواز پیش بردن
ز پهلوی جذبهٔ محبت قوی است امید ناتوانان
دلی ستم دیده عمرها شد ندارد از سوختن امانی

Marfat.com

نغرنش اشک کاش خود را چو شمع ز انجمن برآرد | ز خاکسار وفا نبالد غبار هنگامه تعلق
دلیل صبح قیامت است این که مرده سر از کفن برآرد | باین سر و برگ سفتنم گیر ترک اندیشه فضولی
مباد چون بخیه خودنمائی سرت ز دلق که برآرد | تجرد اضطرار رنگی ندارد از اعتبار بهمت
چه غیرتست اینکه غیر خود را ز جرگه مردورن برآرد | قدم بابهنگ کین فشردن ز عافیت نیست صرفه دن
تفنگ قالب تهی نماند دمی که دود از دهن برآرد | دماغ اهل صفا نه چیند بساط اندار خود فروشی
سحر مجالست گر نفس را بدستگاه سخن برآرد | غبار اسباب چند پوشد صفای آئینه تجرد
کجاست عریانی که مارا ز خجلت پیرهن برآرد | بآن صفا نیخته است رنگه که بانی کارگاه قدرت
قلم بآئینه پاک سازد دمی که تصویر من برآرد | نفس بصد یاس میگدازم دگر ز عالم مپرس بیدل
چو شمع رحمت برا سیر یکه مرگش از سوختن برآرد | نکته ورد سخن نزول ملایک است

از عرش حقیقت دل بظهور آباد عالم تصرف و تدبیر و کارفرمای اعیان ممکنات بحکم کمال قدرت و تاثیر هر جا از عشق دم زد آتش در بنای تصور انداخت و هر کجا از حسن ادا نمود آئینه خانه تحیر پرداخت بافسون صیادی فطرتش عنقای غیب آشنایان معنی رشته بر پای تحریک نفس و بایمای حرص آهنگی قدرتش قافله اسرار تقدیس جاده پیمای مطالب عشق و هوس نسیم گلشن لطفش تا بشورش پری افشاند دم از دو عالمیست مردم خوار و زلال چشمه التفاتش تا پهلوی موج گرداند طوفان آتشی بی زینهار مساس عبارات طعن از اثر در ستیش جشن کارگاه دلگیری و تفتیش معنی خلق بظهور ملایمتش سریر کسوت آفاق تسخیری بایثار گوهر آبدارش گوشها کنج خانه ودیعت اسرار و باحساس پرتو وعده اش دیده ها آماده مطلع دیدار اگر انجمن است بی حضورش از آئینه داران عالم تصویر و اگر خلوت بی خیالش از خوابهای اوهام تعبیر هر چه منقوش اشارت اوست از صفحه هستی بیرون و آنچه موسوم عبارتاوست بکلم عدم مضمون همانیکه مملکت گیر و دارامکان از سایه پروردگان وسعت بال اوست و عندلیبی که رنگ و بوی بهار اعیان از گلفروشان کیفیت مقال او قوت پرواز مقاصد سش ارادهٔ حقیقی بی نشان و شوخی بال مطالبش تحریک زبان حضرت انسان

نظم

چیست انسان حرف و صوت فارغ از نطق و بیان | جلوه نیرنگی و در پردهٔ حیرت عیان

Marfat.com

یک نفس پرواز آهنگش ز هستی تا عدم
یکقدم جولان عزمش بی نشان تا بانشان

شوخی مضمون او حرف عبارتهای خاص
عیب در دل روح در فکر و مثال اندر زبان

زین صدا امثال بال افشان دو عالم ریزه چین
زین نفس طینت عیان صد رنگ پیدا و نهان

نسخهٔ اسرار تحقیقش اگر برهم زنی
چون سخن جز معنی مخفش نیابی در میان

آب شد اندیشه زین افسون نیرنگی مپرس
سوخت بی تابی ازین افسانه حیرت مخوان

از طلسم خاک طوفان سخن سحر است و بس
نیست جز اعجاز بر جا سر مه پرواز دفغان

مخمس

بی یقینی داشت عمری در گمان بیدلم
عشق کرد امروز آگاه از نشان بیدلم

بعد ازین تا زنده ام از بندگان بیدلم
سجده فرسای حضور آستان بیدلم

عرش اگر باشم زمین آسمان بیدلم
در خرابات خود آرائی چه مخمور و چه مست

عشق بی پروا ست هر نقشی که اندیشید بست
گردش جام دگر شد رنگ مینا در شکست

چون نگین گر داند پهلو نام بر جایش نشست
گرد خالی گردون از خود آشیان بیدلم

موج با آن وضع آزادی اسیر گوهر است
با چنان شوق پر افشان صبح شبنم پرور است

ساز بیرنگ قاتق این نغمه افسونگر است
عالم آئینه داران محبت دیگر است

گرچه بی پروای خویشم پاسبان بیدلم
سرسری نتوان گذشت از نظم حیرت زای من

بی تامل نیست ممکن فکر معنیهای من
وقتی میخواند افسون بر لب گویای من

گوهر آرا نیست وقف موجهٔ دریای من
سکته بسیار است در حرفم زبان بیدلم

آرزوی شستری از یاس خون گشت و فسرد
تشنه کامیها کلوی حیرت از خشکی فشرد

زندگی زین خوان عبرت بی فنا سیری نبرد
آخر از طمع فضول افسوس باید خورد و مرد

بر بساط دهر مفلس میهمان بیدلم
خلق بیخود میرود در راهی که آنجا راه نیست

با چنین هنگامه شبگیر طلب کوتاه نیست
هیچکس از مقصد جولان شوق آگاه نیست

شام از گرد صبح و روز جز بیگاه نیست
رنگها گرداندهام من همعنان بیدلم

گرد کان صبح و اکردم طپش شد بی نقاب
ورق مایش بوی گل گشتم هوایم برد آب

قید دل بسته است بر دوش دو عالم اضطراب
چون نفس گر نیم از سود و سودای حساب

Marfat.com

این قدر دانم که جنس کاروان مبدلم
موی چینی خامه کن گر میکشی تصویر من

سر سر رسا زنفس زن تا دمد تقریر من
سخت ناپیداست شور شوق عالمگیر من

بی صدائی میکند چون بوی گل زنجیر من
عالمی دارم جنون تا نتوان بیدلم

لب بمی وا میکنم جام طرب خمیازه است
میگشایم چشم دل را عیش بی اندازه است

دستگاه اعتبار نالهٔ بی اندازه است
هر کجا باشم دماغ نا امیدی تازه است

زین دو صفر دور دل افزا جهان بیدلم
داد درس عشق و ستمگر عشق تسکین خواه عشق

برکه نشمارم تظلم تا نشود آگاه عشق
از تحیر تشنه جهت بسته است بر من راه عشق

چند گویم ا عشق و آه عشق و آه عشق
ماجرای هیچکس مشنو فغان بیدلم

لفظ حیرت نقشم از مضمون غمازم مپرس
بیچو تار ساز از تحقیق آوازم مپرس

بر تو رمزی می سرایم بشنو و بازم مپرس
بال معذورم ز شوخیهای پروازم مپرس

بیدلی در پرده دارم ترجمان بیدلم
حکایت از بزرگی پرسیدند که خواب افضل است یا بیداری فرمود افضلیت بمعنی فوقیت است و فوقیت دلیل غالبیت است مرگاه کیفیت نسخهٔ وجود که منقوش بر موزاین دو حقیقت است بمطالعهٔ امتحان در آید قابل چون بخیال درس تحقیق در آید عبارات تا نوانیهای مغلوب بی تامل روشن است و معنی فوقیت غالبی بی گفتگو مبرهن

غزل

بیداری میان دو خوابست هستیم
گرد تخیل سرابست هستیم

از لطمهٔ دو موج حبابی دمیده است
یعنی طلسم نقش سرابست هستیم

مغلوب آفتاب چو شد سایه سایه نیست
اندیشه که در چه حسابست هستیم

روشن نشد ز نسخهٔ دل جز سواد وهم
مضمون حیرتی چه کتابست هستیم

سرمایه وقف غارت و امید محو یاس
یارب چه جنس خانه خرابست هستیم

غزل نامطبوع دل آرمیده بسخون بکش ز فسون نکت بوی گل

ستم است غنچهٔ این چمن مژه وا کند بصدای گل
بحدیقه که تبسمت فکند بساط شگفتگی

مگر از حیا عرقی کند که رسد بخنده صدای گل
بفروغ شمع صد انجمن سفریست مایل این چمن

چو گلیم از بر و دوش من بکشید سایه ز پای گل
چمنی است عالم کبریا بری از کدورت ماسوی

Marfat.com

نشود تهی بکمان ما ز هجوم رنگ تو جای گل
ز بلند و پست بساط رنگ اثری نزد در آگهی

گر چه یافت سبزهٔ کلاه سروه چه دوخت غنچه قبای گل
چمن اثر ز نظر نهان بمآثرت که کشد عنان

ز بهار می طلبی نشان مگذر ز آئینه های گل
قدح شکسته فرصتت چقدر شراب نفس کشد

بحمیر طینت سنگ هم زده اند آب بقای گل
تو بدستگاه چه آبرو ز طرب و فا کنی آرزو

که نه ساخت کاسهٔ رنگ و بو بمزاج خندهٔ گدای گل
بخیال خنده که نشسته ام بهوای آئینه گه گشته ام

ز دل شکسته کجا روم چو هزار آبله پای گل
گلدشت خلقی درین چمن بکوئی قدح طرب

تو هم آئینه بخاک نه که خم طاقتت بنای گل
ندومی چو بیدل بیخبر دم پیری از پی کر و فر

که تهی است قافلهٔ سحر ز متاع رنگ و درای گل
نکتهٔ عالم از درشتیهای طبایع

گو ببسا رمی است آنچه برلب می آرد بدلکو بی باز میگردد و هرچه شوق می گستراند انفعال در می نوردد اینجا بی کدورت دلی که بهمین اقبالش ادبار ناپسند گردد سخن نگردد کراست و بی غبار آئینه که نقیض تقابلش نفس متهم سیاهی کاری برنیاید کجا گرد کلفت ناقبولیهای سخن را در خاک می نشاند و عرق خجالت بی اثریها نالهٔ را در اشکت غلطاند اگر افهام خلایق جادهٔ کجی نمی پیموده خامشی را بر سخن حجتی نبوده و اگر اغراض بر طبیعت نمی گماشت عزلت بر صحبت تفضیل نداشت شکایت این درد بکجا باید برد و الم این اندوه بر که باید شمرد حکایت عندلیبی بهمنوای دگر شکوه سر کردکای نه اپرورش شور زاغ درین چمن یار است چگفت خاموشی بسیار است عالم از جنس این خروش پر است ۶ از نواهای هرزه گوش پر است

غزل نا مطبوع

جهان جنون بهار غفلت نرگس سرمه سایش دارد
ز بهر بن مو بخواب نازیم و محمل ما قماشش دارد

اگر دهم بوی شکوه بیرون ز رنگ تقریر میچکد خون
مپرس انفعال یاس مجنون دماغ گفتن خراشش دارد

حذر ز تندو یز زهد کیشان مخور فریب صفای ایشان
وضو نکرده است خام ایشان هزار شاش و تراشش دارد

چو شد قبول اثر فراهم ز خاک کل میکند حیا هم
فلک دو روزی غبار ما هم بزیر پای تو کاشش دارد

گشاد و بند نقاب امکان بسعی بینش مگیر آسان
که رنگ هر گل درین گلستان تحیر دو باشش دارد

بگرد صد دشت و رشتابی که قدر عجز ز سا بدانی
سر از نعیش سوختن نتابی بخود رسیدن تلاشش دارد

نشسته ایم از لباس بیرون دگر چه لفظ و کدام مضمون
بخامشی نیز ساز مجنون نهز آهنگ فاشش دارد

Marfat.com

سخن بزمی ادا نمودن ز وضع شوخی حیا نمودن
خطاست بیدل ز تنگدستی بفکر روزی الم پرستی

عرق نیاز خطا نمودن گلاب نرم معاش دارد
چو کاسه هر کس بخوان هستی دهن گشودن آش دارد

ملته از زمین تا آسمان یکدر فیض تصور کن که بازبودن از تسلیم حلقه اش ابد آسر نخواهد پیچید و فراز نمودن هر گر سپر امن خیالش نتواند گردید تا بستگی این درم دلیل وسعت آغوشی شخص رحمت است و گشادگی این پیشگاه محبت دستگاه فضل و کرامت مغفرت پر بهانه جو است و کرم سخت التفات خواه اینجا عقده های غفلت بیک آه ندامت نقاب دل آگاه میگشاید ورگ خواب در یک مژه باز کردن امد نگاه برمی آرد تا رعونت سری در پیش افکند آداب است و تا سرکشی فال خمیدنی

زند محراب فرد

کز دل از شرم معاصی آب گردد گوهر است
حسن بیرنگ و من بیخبر آئینه بچینگم
همچو شبنم گل حیرت چمن آئینه رنگم
عکس او گفتم از آئینه زدودند چو زنگم
چشم بگشود درین بزم رگ خواب ترنگم
هست هر ذره جنون چشمکی از داغ پلنگم
بجهان دگر افکند فشار دل تنگم
جوهر آئینه دارد پر پرواز خدنگم
چون نفس کاش بپائیکه عیان نیست بلنگم
دامن ناز که دارد شکن آرائی رنگم
کلک تصویر تو ام در بن هر موست فرنگم
عافیت ذورقی آراسته در کام نهنگم
بیدل آئینه صد رنگ شتابست درنگم

برخود از غفلت بهشتی راجهنم کرده ایم
غنچه از کجا و هم دورنگی بقدح ریخته تنگم
شوخیم جز عرق شرم درین باغ چه دارد
تهمت آلود هوسهای دوئی نیست محبت
شیشه بر سنگ زدم لیک ز سنگینی غفلت
زین بیابان بچه تدبیر شوم رام تسلی
طرفی از شوق نبستم چه بدنیا چه بعقبی
نتوان کرد باین عجز نگر صید تحیر
در رهت تا ننشوم منفعل ساز فشردن
عالمی شد چو سحر پی سپر بیخودی من
بی نیازم ز ضمخانه نیرنگ دو عالم
شور موج خطر افسانه تشویش که دارد
میکشد محمل بیطاقتی شمع تحیر

نکته حسن اگر بستایش آئینه پردازد درخور
جلوه اش باید ستود و معنی چون بتوصیف لفظ کوشد همان رنگینی بهار خود خواهد نمود نیک
توجه کمال است بچهره منظور کلفت نقصان جا برداشتن و شرم میلان آگاهی دامن مرغوب

Marfat.com

بحر آمش قصور انباشتن ذرهٔ موهوم در غبار هستی جبهه تسلیم ناپیدائی میشود گرمی نگاه آفتابش آئینه چشمک عروج زدود و قطره معدوم در قعر ناکسی بر شحه تمیزی نمی پیوست برگزیدن اقبال محیطش کلاه گوهر آرائی شکست پس ذره راکه در آغوش پرتو آفتاب جا دهد کم از ماهش نباید شمردن و قطره راکه محیط سامان بزرگی بخشید جز بدجلگی نام نتوان بردن **قطعه**

ای بساآئینه کز درد تغافلهای حسن
خاک شد در زیر رنگ و جوهری پیدا نکرد

ای بسا تخمی که از نی التفاتیهای ابر
ریشه داری از زمین یاس سر بالا نکرد

شیشها در محفل افسوس امکان چون حباب
خود بخود در هم شکست و با منی سودا نکرد

گر همه رنگست موقوف بهار جلوه ایست
ور همه بوئیست بی گل بال شوخی وا نکرد

همچنان گر حیرت دیدار می بالد نگاه
ناله را هم جز هوای قامتی عنقا نکرد

قید کلفت برندارد شبنم مهر آشیان
کیست منظور تو شد کز عالم استغنا نکرد

نبری گمان فسردگی بغبار بی سر و پائیم
که بچرخ میفکند نفس چو سحر زمین هوائیم

ز تعلقم ندهی نشان که گذشته ام من ازین و آن
بخیال سلسله جهان گر هی نخورده رسائیم

بدماغ موج گهر زدم ز جنون نشئه عاجزی
نکشیدگرد هوس همری که نکوفت آبله پائیم

ز خیال تا مژه بسته ام قدح بهانه شکسته ام
خوشت آنکه سیر پری کنی ز طلسم شیشه نمائیم

هوسم زنانه بی اثر بچه مدعا شکند نظر
نهد استخوان مه نو گره بنشان تیر هوائیم

نه نشیمنی که کنم مکان نه پری که پرّم ازمیان
بکجاست رفتن و آمدن که بغربتم کشد از وطن

بجهان جلوه رسیده ام ز هزار پرده دمیده ام
سر کعبه کرم فسون من دل دیر جوشش خون من

به نگاه حیرت کامله بخیال عقده مشکله
ز جهان فطرت بیدلم نه مسیحم و نه سمائیم

نکته غیب مطلق مرتبه ایست که باعتبار مفهوم مجاز حقیقت الحقایقش نامیده اند وغیب اضافی نشئه که بحسب لطافت تمام عالم ارواحش تعین کرده اند وغیب متمثل لطافی موسوم مثال بحکم میلان کثافت آرائی وغیب مصور کیفیتی منقوش

Marfat.com

احسام بمقتضای کمال کثافت یعنی ختم مرتبه پیدائی پس غیب مطلق یعنی حقیقت الحقایق خفای محض
وقطع الاشارت ست شعر حقیقت ذات وغیب اضافی خفای معین نفی اشارت مطلق
اسما وصفات وغیب متمثل اشتباه ثبوت ظهور وغیب مصور شهود یقینی حسن وشعور

عزل همه غیبست شهود اینجا نیست — جمله اخفاست نمود اینجا نیست
نتوان جلوهٔ مطلق دیدن — آنکه این پرده کشود اینجا نیست
اصل هر سوسن وگل نیرنگیست — جز بهمین سرخ وکبود اینجا نیست
شعله خاکستر محض است آخر — جز دمی گرمی دود اینجا نیست
اعتبارات همه اوهام اند — تو عدم باش وجود اینجا نیست
مخمس همچی اگر خنده زد بال عدم برگشاست — شامی اگر جلوه کرد دود چراغ فناست
ظلمت ونور وجهات پا برکاب هواست — ساز جهان وحشتاست مایهٔ تمکین کراست
صورت این کوهسار طرز نشست صداست — هر که درین انجمن رونق اوهام دید
باید از آغاز شمع غیبت انجام دید — فطرت ازین انقلاب کار هوس خام دید
تا بسحر چشم دوخت آئینهٔ شام دید — روز همان بر سراست آنچه بشب زیر پاست
صبح طرب بی نفس مسلت گل بی تعین — تو بر باغ امید یاس ندامت قرین
کرد و زهر گوشه حیرت دیگر کمین — سیر هوس ختم گیر برنگه واپسین
شاهد این انجمن آئینه دارش خطاست — عشق بگوش خرد خواند ز غیرت فسون
تا تو نیائی ازین ورطهٔ حیرت برون — مید مدارش جبت نغمهٔ بی چند وچون
ضبط نفس باخته است سلسلهٔ کاف ونون — رنج قیامت سبر طولی معنی رساست
تا چمن اعتبار ساز گل وسنبلی است — نغمه صف نوحه نیز زمزمهٔ بلبلی است
شیشهٔ بی باده را سنگ زدن قلقلی است — کشمکش یاس هم موجه رنگ گلی است
دامن افسوس گیر دست اگر بیحیاست — رفعت طبع دنیست در نفس بیخبر وش
رونق بزم حیاست ساز چراغ خموش — غنچه تسلیم باش با گل اقبال جوش
دعوی طاقت بهبل بر اثر عجز کوش — آبله چون شد بلند پاکف دست دعاست

Marfat.com

زیر و بم حاجتت زد در صد کمر و فن
کرد خروشت گران گوش هزار انجمن

نغمهٔ بی در و سر نیست بر از تن زدن
مطرب ساز عرض آهنمه نتوان شدن

ای ز حیا بیخبر ساز عرق پر صدا ست
عمری از افسون سعی سوخت دماغ امتحان

باز مروت دهد شخص وفاقش نشان
گوشهٔ چشمی ندید آخر از اهل زمان

کرد بحیرت سؤال از دل عبرت بیان
گفت بساط غرض آنچه ندارد حیاست

حرص دنی هر کجا کام تخیل دهد
دل بطپشش خون کند تا قدح مل دهد

کرد تک و تاز چند عرض تجمل دهد
جستن چشمی اگر داد تغافل دهد

یک مژه بر شش جهت سایهٔ بال هماست
آه که اقبال عجز غیر نژندی نکرد

طاقت بیدست و پا شعله کمندی نکرد
سوختم و همتم وجد سپندی نکرد

دود دلی هم ز من فکر بلندی نکرد
بسکه نگون طالعم ناله فنی بور یاست

از عدم دو روزه اشت هستی بی ننگ و عار
بست بقایم بچشم چشم تو هم در غبار

سنگ نبود اینقدر عقدهٔ بال شرار
ستد رو کس مباد بام و در اعتبار

زین دو سه خشت هوس خانه صحرا مجاست
بیدل از آئینهٔ جلوهٔ کون و مکان

موج جنون میزند شوخی مطلق عنان
شعلهٔ اسد ار شوق داغ فسردن مدان

گر گرهی در نظر داری ازین نیستان
بر خم دیگر مپیچ عشق تأمل نخواست

نکته جمیع خلایق بحکم مصلحت طبیعی محتاج بمنده و کامروای همه حقیقت لرمی که از آئینهٔ هر فردی بظهور پیوسته است و بذوق اشغال شوق در کمین امداد دیگری نشسته زبان مطلب محتاج بهوای وصول جمعیت خود سایل و سعی احسان منعم همان بموقع وقوع صیقل مایل سنگ و گل محتاج آفتاب و در کسب کمالات آبرنگ و آفتاب در عرض جوهر نزاکت مشتاق گل و سنگ بایع نقد از جنباس سود میشمارد و مشتری جنس را خلیفت می پندارد و نقد : مصروف جلس شماریست و جنسها موضع نقش انتظاری یعنی تا بکار دیگرنیائی چشم بر جاده دار مراد نگشائی پس کریم در جود ناچار است و محتاج در طلب بی اختیار رباعی

آواز کریم را صلا ے خوانند
سایل که جود م زند دعا میخوانند

Marfat.com

یک نغمهٔ شوق است چه فقر و چه غنا — کز پردهٔ هر ساز جدا میخوانند
سر نقش پا به بلندی نرسد از شکوه خرام او — که بلال خط بر زمین کشد ز تبسم لب بام او
اگر از زمین بهوا رسم وگر از سمک بسما رسم — بدل رمیده کجا رسم که رسم بفهم مقام او
ز شکوه جلوه نداشتم سر و برگ آئینهٔ طلب — بزبان موج گهر زدم در التماس خرام او
بد و نیک می نهد آرزو بچه زخم میطپد این قدر — که هنوز تیغ تبسمی نکشیده سر ز نیام او
ز سراغ منزل بی نشان چه اثر برد تک و تاز دل — که بهر قدم سپر افکند چو نفس در آئینه گام او
نفست بسینه شکسته به در جنبش مژه بسته به — نشود که رم کند از نظر چو نگاه وحشی رام او
بجز این که خاک عدم بسر فکند دگر چه کند کسی — نرسیده دیده بجلوه اش چو زبان بحرکت نام او
همه اوست مسازفسون مکن بخیال آئینه خون مکن — ز نیاز و ناز جنون مکن چه دعای ما چه سلام او
بسواد انجمن ادب مژه باز کردن بیدلم — که نزد نفس بچراغ کس سحر آفرینی شام او

نکته اینکه عالم میخوانیم صفحهٔ دلی مطالعه کرده ایم و آنچه آشنا میدانیم سطر نگاهی بتحریر آورده دل اجتماع کیفیات علوم است و علوم ادراکات معانی نامفهوم وسوسه از خود تراشیدن هم صنعتی است و اوهام برخود بستن نیز قدرتی در وادی ظهور. تلاش کسب با غربت است نه اظهار غیبت هر قدر توانی در لباس کوش و تا ممکن است خود را

در خود بپوش قطعه

باشوخی لباس همان سر بجیب باش
در عالم شهود ز مردان غیب باش
یک چند شوق موشی و درد شعیب باش
مائیم عرض آئینه گو جلوه عیب باش

غزل

حدیث طوفان نوای عشقم خموشی از من زبان نگیرد
چو آئینه دست بی نیازان ز هر چه گیرد ز یان نگیرد
سبک نگردد بچشم مردم کسیکه خود را گران نگیرد
بساز وحشت پری برآرم که دامنم آشیان نگیرد
رسید مطلب سراغ گم گیر اگر دلت ز نیجهان نگیرد

ز نغمهٔ هر ساز جدا میخوانند
ز نقش قدم ره بمقصد نتوان برد
ز نیرنگ تعلق نتوان رست
ز نیرنگ تعلق نتوان رست
ز نیرنگ تعلق نتوان رست

Marfat.com

بیچارسوئی که خودفروشی رواج دارد نگیرد — زخود برآتا رسد کمندی بنگر قصری بنیازی
به نردبانهای چین دامن کسی ره آسمان نگیرد — اگر بعزم گشاد کاری ز گوشه گیران مباش غافل
که تیر پرواز را نشاید دمیکه بال از کمان گیرد — کج است طور بنای عالم تو نیز سر کش بکج ادائی
که شهرت وضع راستیها چو حلقه آب بر سنان نگیرد — در آتش عشق مانسوزی نظر بداغ وفا نه دوزی
که از چراغ هوس فروزی تنور افسرده نان نگیرد — فتاده را ز خاک بردار یا مبر نام استطاعت
کسی چه گیرد ز ساز قدرت که دست وا ماندگان نگیرد — اگر ز وارستگان شوقی بفکر سعی مپیچ بیدل
که بهمت آئینه تعلق بدست دامن کشان نگیرد

نکته غافلی از معنی میگفت سخن در من اثر ندارد گفتند از اثرهای سخن است دعای سخن انیست که از یمنی حیرت بدرس تغافل بنایه ساخت و ازین نسخه آبی رنگ مطالعه بی تأملی نباید پرداخت ربا —ے

نه همین صوت و صدا پرده ساز سخن است — خامشی نیز اثر پرور راز سخن است
گوش کو تا بتأمل نظری باز کنی — که حقیقت ز اسیران مجاز سخن است
غزل نسزد جوهر فطرت بجنون شبهه و شک زدن — چو نفس جریده ما دمن بهوس نوشتن و حک زدن
به بساط جرعه کشان تو غم نقل و باده که میکشم — که توان ز حرف قسمت بهزار شسته نمک زدن
تو شه قلمرو غیرتی چه جنون ز طبع تو جوش زد — که دریده جیب تعینت غم پنبه بر کپنک زدن
چه ظهور کرد سیاه تو چه جفا تغافل جاه تو — بگشاد و بست نگاه تو دو جهان ز ملک و ملک زدن
بجهان رنگ فنا اثر غم امتحان دیگر مبر — ز خرابیان ستمست گر ز رگ گل سیه بمژک زدن
ز مزاج پیش خلق دون خجلست طعمه و گرفتن — نشنوی جراحت مرده را بهوس آزمای کلک زدن
اثر دماغ رعونت شده تنگ پیش دوست — لبها ست گوشه زانوئی که توان بملک فلک زدن
بگذر ز حاصل دو عالم که بحکم وصل بی بقا — چمن بهشت بر سر خم ما گل انتظار کز ک زدن
پی و بیم هر زه عنان مده و بسراب غرق گمان مشو — رخشانی جگر کمان مرو بخیال باطل مک زدن
حذر ای حسود جنون حسب که بحکم کبی دبه — اثری که بیدل مارزد هوسیست کز لنک زدن

نکته حصول نعمت کمال بی مطالعت کرسنگی مقال است و سیری بی زلال جهالت

Marfat.com

تا بخشکی سعی ال نیامدم آشفتگی از موج گوهر نه چید حباب در یک نفس تشنگی استعداد دریا بهم میرساند و آئینه باندک پرواز باطن آسمانرا لقمه میگرداند ظرفهای خالی یکسر قابل پر کردنند و جاهای لبریز یکدست فرو ریختن گران بهای جسم گر بپایه سبکروحی رسد از استقامت ریاضت است و کدورتهای دل اگر آئینه وار صفا گردد بصیقل کاری خراش محنت بی فیض دست اند غبت طعام درکشیدن ممکن نیست آدمی ملک برنیاید و به بین دامن از غبار اتقا چیدن از پستی فطرت بال عروج نگشاید سنگ را از پری درگذشتن نشئه پیمائی حسن میناست و خاک را هم از گرانی بیرون ناختن همعنانی لطافت هوا خلای معده در همه حال مستعد جذبه کمال است و امتلا در جمیع اوقات مادهٔ غلیان و اثقال

نظم

کینه خالیست اینجا مایهٔ گنج آوری
فیض خواهی در وداع الفت زنار کوش

دارد اعدا اقل از صفر حکم اکثری
چون صفا آئینه ات گیرد جهان دیگری

معدهٔ خالی باوج عزت معنی برآ
میکشی دیوار بر روی دل از تعمیر خاک

نیست بیرون از دکان نان و آب شتری
آب شو ای بیخبر از خجلت تن پروری غزل

شده عمرها که نشاندهام بکمین اشک چکیدهٔ
دلکی زنالهٔ بی اثر گرهی ز رشته بریدهٔ

بکجاست آنهمه دسترس که زنم ز طاقت دل نفس
چو حباب میکشم از هوس عرقی بدوش خمیدهٔ

من برق سیر جنون قدم بکدام مرحله یافتم
که چو شمع شد همه عضو من کف پای آبله دیدهٔ

ز خمار فطرت نارسا بدو جام شعله فسون مرا
زده شور مستیم این صلا ز دماغ نشه رسیدهٔ

خدا را فضولی عزو شان که مباد در دم امتحان
هوست ز نقش نگین خورد غم پشت دست گزیدهٔ

بخیال گوشهٔ عافیت چو غبار هرزه فسردهام
بکجاست همت وحشتی که رسم بدامن چیدهٔ

ز وداع فرصت پرفشان بکدام ناله دهم زبان
مگر این جریده رقم زنم بخط غبار رمیدهٔ

بفنا مگر شود آشکار اثر سجود دوام من
ز حیا بجبهه نهفتهام خط بر زمین کشیدهٔ

ز قبول معنی دلنشین نیم آنقدر با ثر قریب
که بگوش من کشد آفرین سخن ز کس شنیدهٔ

نه ز شور انجمنم خبر نه بشوخی چمنم نظر
من بیدل از چمن وفا چو دل شکسته دمیدهام

مژهٔ چو چشم گشودهام بغبار رنگ پریدهٔ
ثمر نهال ندامتی ببهار ناله رسیدهٔ

Marfat.com

نکته تحریر و تقریر مرتب اکثری موافق فطرت عوام است نه مطابق همت خواص یعنی
مقام که خواص را بی تکلف الفاظ معنیها منظور است و عوام باوجود ایضاح بیان در فهم
عبارت نیز معذور رتبه کلام تا بحضیض نقصان نرسد طبع عوام را از جهل مطلق نرهاند و
پرتو آفتاب تا جبهه بخاک نمالد رنگ از طبیعت سایه مرتفع نگرداند اگر حسن تحقیق بجمال ذاتی جلوه
نماید بر ضعیف نگاهان انجمن قصور ظلم است و اگر جمال معنی از کیفیت اصلی رنگ نگرداند
بر لفظ آشنایان عالم صورت ستم در بیصورت عالم مدرسه حال از ابجد دبستان قیاس مل
منزه باید فهمید و رموز خلوتکدهٔ یقین از حرف و صوت محفل وهم و گمان مبرا باید اندیشید

قطعه

همین زمست که عرض فریب خوب و زشت کجاست
نگاه بوالهوس اغیار عاشق یار کی بیند
همان آبی که می بینی طراوت مایهٔ گلهاست
چو برآئینه پاشی کلفت زنگار می بیند
دل هر قطره گرداب است غواص حقیقت را
تامل در بن هر سو گهر صد بار می بیند
صدا را کوه همدستی است جولانگاه آزادی
سر سنگ از رسائی داشت گر فریاد می بیند
حقیقت سطر بی رنگ است کز نقص و کمال خود
یکی از صد چمن بوی وحشت در نمی یابد
یکی در نقش عالم صورت نقاش می بیند
تفاوت گر نباشد در میان سازِ فطرتها
چرا شکل دو بیگانه چشم احول چه می بیند
نفس نقاش خط الفت پرستیهاست عاشق را
بر همین جاده منزلها همان زنار می بیند
توهم سامان حیرت کن که در وحشتکدهٔ دهرت
خیال آئینه رنگ رد و دید از می بیند
نگاه شوق پیدا کن تماشا ها تماشا کن
دو عالم جلوه بیرنگ است و بی تابی شور می بیند
غرض گشتا و چشمی شد نصیبم بسمل بیرنگ
نگه حیرت گداخت تا خود آن سو ورق گردان
نمیتوان گشت شمع بزمت مگر هستی نیم آتش
چه طاقت آینه تو را نیکه دارد پشت
خرد کمند هوس سکار است ورنه در چشم شوق مجنون
بجز غبار خیال لیلی کجاست آهو برین بیابان
عدم آن بی نشانی رنگ گلشن دشت کز بویش
چو بال شوق هر چه دیدم ریخته دست گل بدامان
خیال آشفتگی تحمل آرایشی دهد یک تامل را
دل غبار ی و صد چمن گل نگاه موی صد جزر اعلا
بگشت بیحاصلی که تماشا نمیتوان جز بباد دادن
هوس چه مقدار کرده خرمن نستم کندم ملک ها

Marfat.com

حصول ظرفیت اوج عزت نه لاف فضل و غرض سوگت
گر قدم ای مور پربر آری کجاست کیفیت سلیمان

رگ تخیل سوال کردن بی فشردن متاع دامن
چو ابر تا کی بلند فتن عرق کن و این غبار بنشان

هوای لعلش کریست بیدل که با چنان قرب و همکناری
ببوسه گاه بیاض گردن زدور لب میگزد گریبان

نکته از اراده حق چیزی بفهم نمی پیوندد مگر خلق را حیرت آیات و از تبینات ذات مثالی مرعی نمیگردد الا صفات قدرت علامات با آنکه اراده خلق حق است و مراد مقید مطلق رباعی

در جامه و دلق نیست جز پنبه نهان
وین جامه و دلق نیز در پنبه عیان

ذات و صفت اینست که کردیم بیان
زین بیشتر از خلق و حق افسانه مخوان

مخمس رنگ بهار بالید گل خنده زد که ما نیم
شوری زخم برون زینت می گفت نشه زا نیم

بر دستگاه نازت عمریست خود ستائیم
یا محو آن خیالیم یا مست آن لقائیم

آئینه دیده باشی ما اینقدر کجائیم
هر چند دارد این باغ هنگامه گل و مل

بر ما نمیرسد هم جز نشه تغافل
نی قابل تلاشم نی مصدر توکل

بوی ز حرف مفت است اینجا اگر کند گل
دیگر چه روید از ما خاک نفس گیاهیم

در دستگاه تسلیم ما بهر فسرده جانی
بر طبع ما گران نیست مضمون سرگرانی

وا مانده ایم و داریم صیاد ی معانی
گر فکر بر نیاید از عهده روانی

بمطرح موج گوهر در سکته بیانیم
ما را نه فکر دوران نه یاد ماه و سال است

از خویش رفتگانیم اینها چه احتمال است
تکرار درس هستی در عشق انفعال است

رنگی کزین چمن رفت برگشتنش محال است
ای فصل گل تو پیش آ گو ما دیگر نیائیم

کو فطرتی که همت بر فهم ما گمارد
تا شرم نمیتیها عذری بعرضه آرد

سعی مخاطب اینجا اوهام می شمارد
تمثال غیر حیرت در آئینه چه دارد

بر ما نفس مسوزید کس نیست در سرائیم
محرومم امتیازم تا کی نظر فریبی

دوریم از تماشا تا چند دیده دوزی
در خانه نوحه دارد بر حال ما غریبی

از حاضران بزمیم اما ز بی نصیبی
پامال دست افسوس چون بارقه هائیم

بازار یاس گرم است زین دوستان بی مهر
بر خرمن توقع برقی شود فروریز

Marfat.com

کس دستگیر کس نیست ای شور آه برخیز
ساز قیامتی کن یا فتنه را نخیز

تا گرد ما نشسته است ما محرم عصائیم
ننگ بساط فقریم از خود نگشته فانی

افسرده ایم و داریم بر دار آشیانی
سامان راحت آنگه اظهار ناتوانی

این گرد تا نگیرد دامان بی نشانی
پهلو خراش همّت چون نقش بوریائیم

عمری بسعی باطل دادیم فرصت از دست
گر دیگه داشت هستی با دامنی نپوست

اکنون خیال دیگر در دل نمیتوان بست
در صورت ندامت رنگ تلافی هست

پائی برون نه سودیم دستی است گر بسائیم
زان فتنها که در سر شیب و شباب داشت

جز انفعال همّت دیگر چه مدّعا داشت
در هر صفت کردیم محرومی عطا داشت

دیروز حرص پیری در دست ما عصا داشت
اکنون ز پیکر خم کجکول این گدائیم

عمری درین جنون زار بی پا و سر دویدیم
گر وی شکست دل شد در هر کجا رسیدیم

آخر بنا امیدی از مدّعا بریدیم
آئینه در بغل بود ما غافلان ندیدیم

حیف از دلی که با ماست آه ار کسی که مائیم
در فهم معنی ما محو اند نکته دانان

وقف نیاز فکریم چون راز بیزبانان
گوش هوس بپرداز از خامشی بیانان

بوی گل است بیدل تقریر ناتوانان
در ساز ما نوائیست بر غنچه می سرائیم

نکته توجه خاطر با لفت فقر از علامات لطافت طبیعی است یعنی دماغ خلقت درین سه جسب فرط نزاکت تاب کدورت اسباب نمی آرد و تعلق ضمائر محبت چاه از دلایل آثار کثافت که بار کلفت گیرد و از غیر از دوش خشونت بر نمی دارد اما بی تو هم لطافت و کثافت شخص حقیقت را در هر صفت جز یاس ناموس ظهور متصور نیست از آثار حب جاه آرایش بساط عظمتش در پیش است و از اوضاع رغبت فقر تماوسول سر منزل راحت خویش نظم

حقیقت هر کجا آهیست آزادیست منظورش
بهر جا داغ میجوشد فراغی کرده سر دوشش

نظر بر خویش وا کرده است اگر بینند بیدانش
بجیب خود فرو رفته است اگر یابند مستورش

غرور عجز اینجا بی نیاز غیبه میباشد
سلیمانی بخود می نازد از جمعیت مورش

نگه شوق جهان بیش تغافل ذوق تسکینش
ادب مینای تمکینش جنون پیمانه تسورش

Marfat.com

حبابی را که می سنجی حضورش وارد ایمائی
سراپا دیده می بینی سیاهی میکند نورش

تا مطبوع دل هوش باخته ام ز فسون هوسی وطن تو
بکناری از تو شنیده ام همه جا فسانه دور تو

چه فلک چه ذره نا توان بهوای شوق تو پرفشان
تو بهار عالم رنگ و بو همه آشیان طیور تو

نتوان شد از چمن اثر متحیر عجب دگر
مگر آنکه ریشه تا رود و گلی سر بسر از غرور تو

همه عرض ناکسی خودیم اگر آفتاب و گر آسمان
بکمال ما چه کمال تو ز قصور ما چه قصور تو

کل صورتی ندمیده ام می معنیی نه چشیده ام
بخود آنقدر نرسیده ام که رسم بعلم ظهور تو

بسواد معنی بیکران نکنی تحملم امتحان
دل تنگ قافیه شلبنمی چکیند ثنای بحور تو

رقم سفید و سیاه من زمین شکست نگاه من
چه من و چه قدر گناه من بحلم ز نام غفور تو

خم ناز صد کلهم رسد که ملالی از گلهم رسد
کلفی اگر چو مهم رسد کشدم بعالم نور تو

ستم است حرص جنون خشم کشدم بذوق غنا علم
زده اند طلقهٔ جام جم بدر قناعت مور تو

همه را بعالم علم و فن بهوا ز تیشه علم زدن
چو قلم بود سر بیدلم قدم بساط سطور تو

نکته صعبترین حالتی که هیچ مترصدی مبهم خیالش مباد درماندهٔ انتظار دوق
فضولی است و دشوارترین قیامتی که هیچ متوقعی غبار کمینش مبیناد در وعده گاه امید
اندیشهٔ نا قبولی رباعی

پیداست تیره روزی اجزای آئینه
آنجا که صیقل آئینه دار تغافل است

گر حسن و کم نگاه فتد وای آئینه
عمریست از امید دلی نقش بسته ایم

در دیگری بناکه من بیجا روم چو هر آئینه
تا مطبوع تو کریم مطلق و من گدا چکنی چرا نکو ایم

ز خود م نبرده آنچنان که دگر بخود برسانیم
کسی از محیط عدم کران چه ز قطره و اطلبد نشان

عرق خجالت فرصتم نم انفعال زمانیم
بیکجا ست اینقدرم بقا که تاملی کنند م وفا

چو غبار داغ نشستنم چو سرشک ننگ روانیم
بفسردنم همه تن الم به تردد آبلهٔ در قدم

چقدر عرق کندم نفس که بشنبمی بستانیم
سحر طلسم هوا قفس همه جاست منفعل هوس

ستمست سنگ ترازوئی که نفس کشد ز گرانیم
ترکمدورت من و ما برم غم بار دل بکه بشرم

که رساند بر درمستی خم پشت پای جوانیم
ز حضور پیریم آنقدر اثر امتحان قبول داد

ز بنفش نسته مشو شمه بحرف ساخته سر فرو شم

Marfat.com

نفسی بیاد تو میکشم چه عبارت و چه معانیم
من اگر بخلقه تنیده ام تو برون در نلشانیم

بکجائیم و چیم و کیم که تو جز بنا له ندانیم
بجلست سبکسری آنقدر که دماغ جنون زده تر نشود

دل مرده بفیض نفس نرسد گل شمع دو چار سحر نشود
چه شود تمک و تار گدا گریش که بمحبت حاصل نرشود

تن برهنه پوشش حال تو بس که لباس غنا خجل خر نشود
تو چو سایه کزین دریچه ری که بزلزله زیر و زبر نشود

حرم گوشه زانوش آینه کن که شمکش شغل دگر نشود
بهمه گر بسراغ بهشت رسد سر مرغ هوس نه پر نشود

در پرده نگشوده دلا که روی تو خنده سحر نشود
بغبار هوا طلبان وفا ستم است قیامت اگر نشود

در سازفغان نزند چکند سر و برگ ناله شکر نشود
که مبادخنده ما شود لب دعوت ز زبان کج

سر تیغ به بد آوری که خم است پیش فسان کج
بکجی ست منزل غافلی که فتد براهروان کج

ره راست منهم کجی نکنی ز سعی عنان کج
ز خدنگ جوهر راستی نبرد تلاش گمان کج

که ز لغزش آبله را شود قدم اولین نگران کج

سحر و طلوع گل دعا که مراد اهل همم رسد
هوس علاوه حرص و کد سحر گل دگر آورد

مسر حرص و مصد ر دو سر مسر اگل کهه دگر
دل طامع و گله عطا دم گرم و سرد سوالها

دل سرد مرده حرص را همه دود آه ما سپه
که دم وداع هوا پس کمه و کلاه و علم سپه

نه هلاک حاصل مال را همه گر هلال درم رسد
نه دمد مراد کدا مگر مدد دوام کرم رسد

بیدل

بهمه عمر هرزه دویده ام خجلم کنون که رمیده ام
طمنین پشه بی نفس خجلست بیدل هیچکس

غزل می تنه مستم حوصله که قدح کش گردش سر نشود
اگر اهل قبول اثر نشوی بتوقع سود و زیان ندوی

بیقین خورده خود سر پش نکشی بطویله که خر پش
بتراشه اطلس صوف هوس نشوی بدر افکن از نفس

بدو نیک تعین چیره سری زده جام کشاکش ز بدری
ز جنون مشاغل حرص و هوا بطپش مفکن سر کار نفس

تب و تاب جنون صفت زده ره تامل عافیت
بحدیث نبفته زبان مکن تا گل عیب و هنر شکفد بملا

بتصور وعده وصل قدم هوسی که نبفته بخاک همدم
دل خسته بیدل نوحه سرا ز تبسم لعل تو ماند جدا

غزل در لاف حلقه زنان مخ ان ز ابتدای بیان ث
ز غرور دعوی سروری بفلک نمیرسد سری

ز غبار جاده معصیت نشدیم محرم عافیت
ستمست بر خط مستقر ز خم و پیچ لغزش خامه ات

خلل طبیعت ارسنان نشود گشاکش آسمان
من بیدل ز طریق ادب نگزیده ام ره دیگری

غزل غیر منقوطه

Marfat.com

سرد کار عالم مرده دم هوس مطالعه کرده کم — که معلوم کرد هوا علم همه در سواد عدم رسید
دل سادهٔ هوس و هوا همه را مهم و مدعا — ره دور گرد امل اگر گره آورد کهرم رسید
که دهد مصالح کام دل که دمد دگر گل طالعم — سحر از مدر مدآورد عسل ار دهد همه سم رسید
رگ و هم علم و عمل گسل گسل علاوهٔ حد و دل — اگه مراد گر همه دل رسد دل درد حوصله کم رسید
رم طور مصرع بیدلم دم دود سلسلهٔ سرا — گنگ دو عالم امل دمد که سراسر علم رسید

نکته تجربه کاران امتحان کدهٔ شعور متفق اند که سخن بموقع خموشی هست و خاموشی بمحل هرزه خروشی پس سخن جز بقدر ضرور نباید گفتن و گوهر زیاده بر احتیاج نباید سفتن که بی صرفگی سخن یاوه خرجهای مایهٔ شعور است و بتصنع آب گوهر جوهر بنیش در تلف گاه قصور حیف عصمت خموشی دریدن خطائیست که بهزار عرق انفعال یک بخیه علاج نمیتوان کرد و بر همزدن نسخه مایل و بالی که با صد هزار لب گزیدن صفحه بشیرازه نمیتوان آورد و کفارت این عصیان نباجز آن نیست که هر چند بال خود ستم اند یشیدهٔ فایده کسی در نظر داشته باشی و بخاریکه دامن جمعیت خود خراشیدهٔ گل نفعی در راه مخاطب نباشی یعنی در صورتیکه جوهر بر میآئی بر اعتبار کم بضاعتان هیزائی و در حالتی که بر خود می نگاهی بر تهی مایگان مدد فرمائی که آواز جرس تا دلیل سر منزلی نباشد کلفت سر اغست و دو دسپندی

تا برق گزندی بجوشد آشوب دماغ قطعه — بحفلیکه فوائد حصول خاموشی است
هزار باش حدیثی که میخورد بر گوش — ز چشمهٔ که بجوشد علاج تشنه لبی
فسردگیست چو آئینه خوشتر است از جوش — هزار گل ز لب هرزه گوست رنگین تر
تبسم لب زخمی اگر گشد آغوش — دمی که ربط سخن صرف ژاژ خائیهاست
ز هم گشودن لب عیب فطرتست بهوش — نوای انجمن حفظ آبرو این است
که همچو چشمهٔ یاقوت خون شود مخروش — چو صبح از نفس بی صدا غنیمت دان
که از تو آئینه کس نمیشود مغشوش — ز گفتگو اگر افسانه مدعا باشد
نفس نه پردهٔ غفلت بس است باد فروش — کنون بساز ادب محو این نواست سخن
که مدعای بیان وصف خاموشی است خموش — عرض هر جا سخنیست بمعنی افتاده مباد و هر جا خاموشیست

انفعال گفتگو مبیناد لله الحمد که در ساعت سعید و اوان حمید این نسخه نکات بیدل بتصحیح تمام باختتام رسید بمنه و کرمه

Marfat.com

اشارات بیدل

بسم الله الرحمن الرحیم

زبانم قابل حمد خدا شد — که با نام محمد آشنا شد
دل از تفسیر این اسم است آگاه — ز رمز معنی الحمد لله
دو عالم چون صدف در هم شکستم — که آمد گوهر نامش بدستم
ز آغوش احد یک میم جوشید — که بیرنگی لباس رنگ پوشید
نکرد آن جلوه جز ساز نگاهی — نبود آن میم جز بر خود گواهی
ز احمد بر احد چیزی نیفزود — اگر میمی فزود آنهم یکی بود
محمد ظاهر و باطن خداوند — ندارد موج جز با بحر پیوند
نگنجد در احد غیر از احد هیچ — یکی در یک گم است اینجا عدد هیچ
صدا و ساز یکتا راست اینجا — گهر یک موج هموار است اینجا
چه موج و بحر یا موج است یا بحر — بغیر از اسم کو موج و کجا بحر
زبان تا میگشائی موج پیداست — وگر خاموش باشی جمله دریاست
خموشی در گریبان بحر ریزیست — زبان آرائی اینجا موج خیزیست
سخن غیر از دوئی سازی ندارد — خموشی جز خود آوازی ندارد

اشارت

سحر آئینه هم پرداز دل بود — صفای امنیاز آب و گل بود
نخستین گز تحقق کردم آغاز — بر مز آب و خاکم چشم شد باز
تا تل صرف کار این و آن شد — چراغ خلوت هر یک عیان شد
نهال از خاک گلشن در قفس داشت — حباب از آب خود جوش نفس داشت

Marfat.com

یقینم شد که در هر قطره جانیست | نهان در هر کف خاکی جهانیست

حکایت

نصیحتگری وعظ آماده داشت | نفس گرمی حرمت باده داشت
که از الفت می نیفشانده دست | خمار می وصل نتوان شکست
نخستین کف از جام می ساده کن | دگر خویش را رحمت آماده کن
ببزم کرم دست ساغر کمین | ندارد دعای اجابت قرین
بجوشید رندی که ای بیخبر | ز حرفی که گفتی نبردی اثر
به مستان ز تمهید انکار مے | عیان گشت تعظیم اسرار می
که تا جام می در کف همت است | دلت هر چه خواهش کند تهمت است
دو عالم بسنگ دعا خواستن | بساطیست در کوری آراستن
در فقر زن یا دشاهی طلب | ز مینا و جام آنچه خواهی طلب
دمی کار رزو شد زمی کامیاب | دعای دگر گو مشو مستجاب
ولی جای رحمت گر آنجا هست | بدستی که از جام و مینا تهی است

اشارت

شبی داشتم وجد بینائی | در آئینه ام بود سیمائی
نفس با یل صد نوا گفتگو | هوس برق تا زه آرزو
ز بس کز طپش ناله دیوانه شد | غباری تماشای میخانه شد
بر آهنگ زد قلقل شیشه | بحیرت دوید از قدح ریشه
که ای بیخبر در خرابات هوش | همی جام مینا ز بانست و گوش
بهر جا شود قلقل شیشه صرف | چه لازم نفس ریزد از خون حرف
تو محوی بجرأت مشو متهم | بساغر سپر گردش رنگ هم

اشارت

بگوش نغمه سنج محفل راز | ز قانون یقین می آید آواز

Marfat.com

که کهسار ریست یکسر عالم رنگ — هجوم آبا و آب و آتش و سنگ
چه آب آئینهٔ موج تلاشست — عرق پیمائی سعی معاشست
که خاک اینجهان گل کردهٔ اوست — جبین حرص غم پروردهٔ اوست
چه آتش گرمی ما و من و تو — چراغ و هم زیر دامن تو
گر و دود دماغت را بلندیست — غبارت شعله خیز خودپسندیست
کدامی سنگ ساز دل گرانیست — فسردنهای قید سخت جانیست
گر و پرواز آزادی نوائیت — تعلق گشت و شد زنجیر پایت

حکایت

شبی کز گریه طوفان کاریم بود — حباب آئینهٔ دلداریم بود
نفس در پردهٔ دل آه می بخت — نگاه از چشم حیران گریه میریخت
که ای غافل تو خود هم چشم نائی — ز وضع بیدلے بیدل چرائی
طربهاکن گرت اشکی و آهی است — سرابی مودرین وادی گلاهی است

حکایت

سر قطره را هوا در گرفت — که باید دماغی بگوهر گرفت
بدست آمدش سرنگون ساغری — پر از خجلت پوچ مغزی سری
هوا عقد گردید در سینه اش — نفس گشت زنگار آئینه اش
خیالش پشیمانی آورد بار — بحیرت فرو ماند بی اختیار
ز دریا ندا آمدش کای حباب — ز غفلت زدی نقش و همی بر آب
بهر کس دمی دوهم جزوی فسون — ازین پوچ تر خواهد آمد برون
کمالات این شیوه نقصانی است — که سامان اجزا پریشانی است
بجزوی ز دا ندیشه فال حضور — گر و تا دل جمع را هست دور
بهر جزو تا کی تامل کنے — محیطی گر اندیشه کل کنے

اشارت

Marfat.com

ز نکبت سرشتان دل افسرده به بیکاری زندگی مرده
ز بستر بتابوت خوابش وطن ز پوشیدن چشم خوابش کفن
چو نقش قدم لوح تصویر خواب ز خوه رفته تا زمین گیر خواب
بغفلت فراغی ز اسباب داشت همه گر سری داشت با خواب داشت
طریقی بگرداند پهلوی او کلابی زند از جهد بر روی او
که ای سرگران نساط ظهور ز سر تا قدم خاک پای شعور
عدم را عبث متهم کرده زهستی بمردن ستم کرده
ره اصل مطلب نگیری چرا ز خوابیکه داری نمیری چرا

اشارت

ز چشم طالبان دانش آهنگ مباد امحتسب اسرار نیرنگ
که در آفاق هر جا کوهساریست غبار انگیزی و ابر بهاریست
بهر جا نقش ابری با شکوهیست همین تمثال شوخیهای کوه است
درین وحشت سرا پژمردگی نیست همه آزادی است افسردگی نیست
زمین گیری که دارد سرگرانی تلافی چوست از فیض روانی
اگر کوه از فسردن شد زمین گیر نشد نومید از امداد تقدیر
بزنگی کرد باد ماندگی صبر که آخر ریخت رنگ وحشت ابر
فسردن زین سبب مطلق عنان شد جنون کرد و باین صورت روان شد
بخاری کرد داغ شوق انگیخت چو اشک اول بروی خویشتن ریخت
معین شد بطبع معنی اندیش که سیر خلق بیرون نیست از خویش
همین یک ناله در کهسار پیداست که بر ما آنچه می آید هم از ماست

حکایت

گذر کرد مجنون لیلی خیال بر آبی که شوید غبار ملال
در آن آب یک موج نارفته پیش نگه شد دوچارش بتمثال خویش

Marfat.com

عیان گشت لیلی بچشم ترش
چو گرداب در گردش آمد سرش

مژه تا برافشاند از خویش رفت
بزنگی که نتوان ازو پیش رفت

زآبش همان سوز دل موج زد
طپش شعله گردید بر اوج زد

که ای عافیت از برم دور باش
ز جانم بشو دست و مسرور باش

چنان آتش از آب بنشیندم
که لیلی در آن پرده می بلیندم

ندانم محبت چه برق افگن است
که در آب هم لیلی آتش زن است

اشارت

شبی بر تیغ کوهی بود جایم
ز بیتابی بسنگی خورد پایم

توانائی بطاقت گشت مغرور
که از آهش بجرأت افگنم دور

ندا آمد که ای محروم اسرار
خرابات ترا کتها ست کهسار

مبادا هیچ از نی بر سنگ دستی
که مینا در بغل خفته است مستی

مگو ای بیخبر سنگ است اینجا
هزار آئینه در رنگ است اینجا

بیک آئینه گر پیدا دو آید
دو عالم جلوه در فریاد آید

بموجی گر زند دست هوس پا
شکستن میدود بر روی دریا

همه گر تیشه با سنگی ستیزد
قیامت بر دماغ کوه ریزد

سر موئی اگر پیچاندش درد
ز هفت اعضا کند بیطاقتی گرد

بهر جزو یکه اندیشد تأمل
بود آئینه کیفیت کل

نقوش اعتبار دشمن و دوست
سواد نسخهٔ یکتائی اوست

بهر رنگی که چشم شوق باز است
ترا کت خانهٔ مینای راز است

درشتی با ترا کت میفروشد
بخارا پانهی دل میخروشد

اشارت

شبی بودم قدح پیمای حالی
هستی از خرد کردم سؤالی

که در خمخانه نیرنگ امکان
سر هر کس دماغی راست سامان

Marfat.com

همانا زور پرستی می پرستی است | که منعم سرخوش صد رنگ مستی است
جوابم داد که ای مخمور غفلت | نباشی منکر تاثیر صحبت
چرا منعم نباشد مستی آهنگ | که زر هم صحبت مینا ست در سنگ
برنگ شیشه در دستند اینها | که بی تکلیف می هستند اینها
نگوئی سیم و زر میجوشد از سنگ | زمینا میدمد مستی باین رنگ

اشارت

شبی سرگرم عبرت شد نگاهم | ببزم خامشان دادند راهم
رشمعی کشته دودی بود برجا | به ارباب نظر میکرد ایما
که بی قطع نفس ایمن شدن نیست | وگرنه خامشی هم بی سخن نیست

مناجات

الهی تهمت آبادی ظهوریم | زهستی تا عدم یکدست دوریم
کمند نارسائی صید آهم | چراغ خامشی برق نگاهم
سراپا اشک بیتابی عنانیم | قدم پیدائی و از خود روانیم
عنان ما که دارد جز چکیدن | دلیل ما که غیر از نارسیدن
درین دریا شکستن میرود پیش | چه خواهد موج از بیتابی خویش
طلب سرمایهٔ شوقیم پاکو | اقامت آرزو داریم جاکو
نه پای رفتن و نه جای ماندن | درین ره حیف رفتن وای ماندن

حکایت

شنیدم زنی صبح زآئینه | زنقد خرد داشت گنجینه
باآرایش کاکل مشکبار | ختن ها فشاندی زجیب و کنار
بتدهین و تعطیر شام و سحر | چو موی بلندش گذشت از کمر
صلا داد کای موشکافان راز | مباشید غافل زحسن مجاز
زرمز عیان چشم اگر آشناست | چو پرکار رهرا بتدا انتهاست

Marfat.com

زمونی سد اندیشه وامیرسد | که سررفته آخر بپا میرسد

حکایت

شنیدم ادب کرد مولای روم | خلف رازاوضاع اهل رسوم
که سرگرم ترتیب اسباب بود | بلبست گشادش گرفتار بود
بفرمود کاے پور معنی نظر | بدین شغل باطل پیچ آنقدر
که یکبار من هم بحکم شباب | فتادم بگرداب این پیچ و تاب
خضر زین ادا رنج الفت گرفت | زمن مدتی ترک صحبت گرفت
هنوز از خیالش خیالم پر است | چنین از نم انفعالم پر است
زتشویش کسوت مکش در بسر | مبادا این غبارت بپوشد نظر
باین پرده گر محرمی بایدت | کفن باید از جامه یاد آیدت
مشو مایل آب و رنگ و فریب | مباش از حضور خضر بی نصیب
خضر تشنهٔ مطلق آگهی است | گران آب ظرف مقید تهی است

مناجات

الهی حیرت سازم چه باشد | شکست رنگ آوازم چه باشد
بدرمان قبولی تا برم راه | چو دردم هرزه گرد کوچه آه
من و حمد تو هیهات این چه وقت است | شکست دل بچندین ناله فرصت
سپندم ناله در بیداد دارم | بزیر داغ دل فریاد دارم
بحرم حرف چون کلکم مفرسای | زبانم لغزشی دارد ببخشای
دو روزی پیش جام مستی من | بلالی بود ماه هستی من
جبینم بود در نقش جبین گم | کفی در نقش چین آستین گم
بکلک قدرت آن خط آشنا شد | ز لبها بایدم پیمانے نماند
برین یک نقطه لوح بی نشانی | نوشتی آنچه آنرا هم تو دانی
نمیدانم چه مضمون داشت آن خط | که وحشت آشکارا و نهان خط

Marfat.com

من بیدل همان نقش جبینم / نگین گل کرده از نقش نگینم
ثنای کاتب از خط کی رود پیش / مگر کاتب نویسد حرفی از خویش
ز فهم نقطهٔ خود ذره نومید / چه خواند دستی خط مضمون خورشید
ندارد نسبت حمد تو ادراک / چه نسبت خاک را با عالم پاک
سراپا صفحهٔ خجلت نگارم / بهر رنگی که هستم شرمسارم
بگو هم گر رساند سر کشیدن / همان چون ناله پنهانم زدیدن
حبابم محو طوفان خم و پیچ / که یک دریا بنالم تا شوم هیچ
بهر رنگی گر رسم گلشن فروشم / نمی گر نقش بندم بحر جوشم
بداد این بهستی متهم رس / تو ای هستی بفریاد عدم رس
تو در آغوش و من داغ جدائی / چه باشد گر برون زین پرده آئی
ز جیب من برون آ یک بی من / ز من تا چند پنهان باشی ای من
بوهم اندوده ام ای هوش بشتاب / بهیچ آلوده ام ای جمله دریاب

حکایت

شبی داشتم سیر میخانه / ز اندیشه در دست پیمانه
که عالم همه کلفت آلود کیست / تب و تاب موج نیاسود کیست
درین عشرت آباد کفت و شنفت / همین وقف میخانه عیش است مفت
ز قانون تحقیقم آمد بگوش / که ای ساغرت رفته از چنگ هوش
خیال تو مصروف فهم آوریست / تا تل نداری نگه سرسریست
دلت بسکه در فکر راحت گداخت / سراغ تسلی بمیخانه یافت
چو تمییز در امتحان آیدت / ازین خانه هم دل بجان آیدت
طلسم ظهور است ای هیچ خبر / درین جا کمان تسلی مبر
ز دیر و حرم تا مقامات دل / نجوشید جز زحمت آب و گل
بنای جهان بر سر آفتست / در او فات آسودگی تهمت است

Marfat.com

طهورا میخانگاه آرام نیست — مئ عافیت وقف این جام نیست
حرد را بغفلت مکن متهم — ز سازر طهورا ست میخانه هم
زخمهای این بزم راحت گداز — عیانست پوشیدگیهای راز
طرب صید کس مفت کی میشود — دل آندم که خون گشت می میشود
بمی نیز سامان عشرت کجاست — اگر نشئه دارد آن خونبهاست
جگرها بخون جفت میخانه شد — ز بس رنگ گردید پیمانه شد
زمین گیری از نشئه راحتی — چو خم میدهد نشئه عشرتی
ولی عافیت کو درین عرصه گاه — که اینجا سراز جیب دارد نگاه
شکستست مصروف آن ظرفها — فنائیست مضمون این حرفها
گر آسودگی مقصد آرزوست — سراغش خرابات بیرنگ و بوست
چو خواهی بآن نشئه موصول گشت — ز اسباب تقلید باید گذشت
درین بزم تا کی توان شد گرو — نه خم گل کند نه قدح نی سبو
که تا ظرف باقیست یعنی صفات — ز راحت نشان نیست یعنی ز ذات

حکایت

یکی غافل از رنگ ما و توئی — نوآموز نیرنگ عالم دوئی
ز طاق سرا یافت آئینه — صفا در بغل طبع بی کینه
در آن آئینه صورت خویش دید — گرفتار شد هر قدر بیش دید
بوهمیکه نقاشش از بهر خلق — چو معنی نهفت از نظرهای خلق
ز هر جلوه هاش حسرتی می فزود — بحیرت نظر باز صد رنگ بود
چنین برد با خویش عمری بسر — در آغوش وهمی رفیق دگر
کل وحدتش ریشه غیر داشت — هم از خویش اندیشه غیر داشت
چو گیسو گرفتار پیچ خویش — چو تصویر حیران تصویر خویش
که ناگه ز کف رفت آئینه اش — تو گوئی دلی رفت از سینه اش

Marfat.com

زد از نالہ در جیب آرام چاک — چو اشک از طپیدن بسر کرد خاک
شکست دل انگیخت طوفان آہ — جہان شد بچشمش چو مژگان سیاہ
ز بیطاقتیہا بہر سو شتافت — نشانی ز گم کردۂ خود نیافت
نفس خون شد و نالہ ماند از صدا — کسی یار ب از خود نگردد جدا
رفیقان کہ این رمز دریافتند — معمائی از جہد بسکافتند
کہ ای ہیچ و آن لوح آئینہ بود — کہ ہم بر تو نقش تو وا مینمود
گر آئینہ دیگر آری بکف ✻ — ہمان جلوہ ہا بیت کشید است صف
طلب پیشہ را بعد تفتیش کار — چو گردید تحقیق آئینہ وار
ز رمز تو ہم خبردار شد — ز خوابی کہ میدید بیدار شد
خجل گردش اندیشہ و ہم خویش — بنالید در ماتم فہم خویش
برخ انفعالی فکندش نقاب — کہ صد آئینہ از جبین زد بر آب
دگر تا نفس بر لبش راہ داشت — ز تمثال آئینہ اکراہ داشت
بہر جایش آئینہ گشتی دو چار — نگہ را ز مژگان گرفتی نجار
یکی گفتش این انفعالت چرا است — ز آئینہ زنگ ملالت چرا است
چو زین صفحہ خواندی بچندین نیاز — خط اعتبار است نیرنگ باز
نہ زین گل چمن رو نما داشتی — نگاہی بخویش آشنا داشتی
نفس زد کز او ہام غفلت تم — دمی چند با غیر بردم بسر
نمودم بو ہم آنچہ نتوان نمود — فزودم بجویش آنچہ نتوان فزود
کنون شست ز رنگ خدا دانیم — بنای اثرہا ے نا دانیم
یقین شد کہ در بحر اسرار من — ہمان بود آئینہ دیوار من
مرا گرچہ با من بدل میسمود — بیکتائی من خلل مینمود
تماشای خود غیر خود گشتن است — چو آئینہ با خود دو رو گشتن است
ز بس وہم دارد دوئی پرور ے — بخود تا نظر کردۂ دیگر ے

Marfat.com

بهار یکه صافست مرآت او
چه لازم کشد تهمت رنگ وبو

گل باغ وحدت کنون بیش و کم
دو باشم چرا چون بمعنی یکم

اشارت

سحرگاهی از چشم بیدار فهم
چو مرگان گستر رگ خواب وهم

نگه داری از پرده بیرون زدم
بر اندیشهٔ وضع قانون زدم

کزین پرده شور که برمی کشد
ز ساز دگر نیز سر میکشد

درین صورت آئینهٔ کارچیست
بهم بستن این قدر تار چیست

ز اجمال اگر گل کند مدعا
کسی محو تفصیل باشد چرا

بصر ابی فکر عرفان گزین
خروش بدساز نوای یقین

که ترتیب این نسخه سحر کار
مثالیست از عالمی اعتبار

نوا آزمایان ساز قدم
فزودند یک عمر در زیر و بم

تلاش دوئی زد بصد تار چنگ
که شاید بگرداند این نغمه رنگ

حقیقت نشد مختلف از مجاز
همان یک نوا داشت این جمله ساز

پس از امتحان شد یقین کان عدد
بکثرت همانست کاندر احد

ازین اعتبارات کثرت اثر
خلل نیست در وحدت معتبر

با فسون این تار و پود سراب
بر آن نغمه نتوان فکندن نقاب

که این رشتها مجمع کثرت است
چو بر همزنی نغمهٔ وحدت است

بچندین عروق و پی اندر بدن
نیابی مگر یک طپش موج زن

چو قانون دو عالم باین دستگاه
طلسم است موضوع یک شعله آه

بصد برگ و رنگ نمو شعله کار
ز چندین زبان یک سخن آشکار

ز صد حرف یک مدعا حاصل است
ز صد راه مقصود یک منزل است

اشارت

بارباب تحقیق صاحبدلی
نمی دید در کوشهٔ محفلی

Marfat.com

که افتاد از آغوش مطرب جدا
نه برگن طپیدن نه ساز صدا

نه سر تا قدم حسرت آوازه
طرب رفته و مانده خمیازه

جرس رشته نالہ بگسیخته
قدح سرنگون گشته می ریخته

دل اما فرورفته در چاک و بس
سری لیک بر زانوی خاک و بس

صلا داد کای محرمان شعور
صبا شد غافل ز وضع طهور

جهانی درین واحدیت نواست
که از هر شئی وحدتی جلوه راست

نگردد عیان بیگمان وشکی
ز تحقیق هر یک بغیر از یکی

درین هر یک افعال و آثار کم
چو دریای خوابیده رفتار کم

خروش طپشهای فعل و اثر
که دارد ز قانون قدرت خبر

ظهورش در آغوش ربط هم است
اثر یک قلم در دوئی مدغم است

وگرنه چو دف زین همه بیش و کم
نه خیزد نوائی بیکدست هم

تب و تاب هنگامهٔ اعتبار
ز امداد یکدیگر است آشکار

درین بزم گر مهر و گر کینه است
نمودار عکس دو آئینه است

نتایج بهر جا اثر ریز شد
ز ربط دو واحد اثر خیز شد

دو پا یک چو شد متفق کثرت است
دو کف تا بهم میرسد شهرت است

زبان از دو سو تا نه غلطد بکام
خموشی است ساز ظهور کلام

نباشد اگر ربط لوح و قلم
محال است در جلوه آید رقم

ز کیفیت باده بی باده خوار
نه از نشه جوشد اثر نه خمار

غرض موجهای محیط ظهور
کز افعال و آثار دارند شور

میندار بر روی هم میزنند
ز وحدت بوحدت قدم میزنند

اگر عرض اعراض و گر جوهر است
نواهای امداد یکدیگر است

نیابی درین بزم دانش گداز
یکی را بغیر از دوئی برگ و ساز

منی اعتبار جهان تو ئیست
سر و برگ اثبات وحدت دوئیست

Marfat.com

یکی بی دوئی باب تمییز نیست | تو نی گر نباشی منی نیز نیست

حکایت

شنیدم حریفی ترنم پرست | بطنبور ترکی رسانید دست
ز بیطاقتی ترک اسرار باز | برون جست چون نغمه از تار ساز
بصد احتیاطش ز جا برگرفت | چو چشم از مژه زیر چادر گرفت
نصیحتگری گفتش ای خود پسند | برین یکدو تار اینقدر بخل چند
بخندید کای دشمن عافیت | شهید بلایت ندارد دیت
بپیچ و خم این خموشی بساط | مدو از کف آئینهٔ احتیاط
مبادا سر رشته برهم خورد | طرب فرصتی یابد و رم خورد
که مارا بضاعت جز این رایز نیست | اگر بگسلد رشته آواز نیست

حکایت

ز گلزار معنی یقین پیشهٔ | دو اندیشه در نیستان ریشهٔ
بگرداب زد موج اندیشه اش | گر و گشت پیچیدن ریشه اش
جنونها بسامان زنجیر یافت | خروش قیامت ز لنگر یافت
بهر گل زمین شوق سر داده بود | نهالی که صد ناله آماده بود
ز هر عضو شان دسته بندی دگر | گره گشته چین کمندی دگر
بفتراک هر یک گره ناله | شرر وحشتی برق دنباله
ولی هر قدر رنگ بینش گرفت | صدائی ازان بینوایان نخفت
فرو رفت چون نی بجیب نیاز | که یارب چه سحر است این برگ و ساز
چه افسون درین پرده تاثیر کرد | که خاک اینقدر ناله تسخیر کرد
ز قانون تحقیق بی قیل و قال | نوای خیالی برافشاند بال
که اینجا غبار خم و پیچ نیست | بغیر از تحیر دگر هیچ نیست
شراری بدامان حس بسته اند | بدوش خیالی نفس بسته اند

Marfat.com

نه آشوب خاریست اینجا نه خس — همین ناله میروید از خاک وبس
بقدر پر افشاندن فرصتے — کمین کرد در طبع ما حیرتی
که آیا مقیمیم یا میرویم — باین بیخودی تا کجا میرویم
تحیر گرفتست دامان ما — که گردیده دامن گریبان ما
بپندار بیدست و پا مانده ایم — زمانی بدانديشه وا مانده ایم
تأمل گره سازاوهام تست — بخود هر قدر وارسی دام تست
تأمل اگر عقده ایجاد نیست — جهان ناله و ناله جز باد نیست
چو آهنگ نی تا برآئی زخویش — بصد جا کریبانت آید بپیش
که یکدم به تحقیق خود ریشه کن — کجا میروی لختی اندیشه کن
تأمل بفکر خود افتاده است — وگرنه صدا سخت آزاده است

حکایت

شبی روح منصورم آمد بخواب — تمنا بپرسش نمود اضطراب
که در خجلت آباد عجز وجود — نفس سرکش دعوی حق چه بود
محال است در دیدهٔ اعتبار — که گردد ز امکان وجوب آشکار
نشاید به تقیید اطلاق راست — نشاید زمی عالم تاک خواست
زمین آسمانی کند حیرت است — ره بحر ساحل زند خجلت است
تقدس زبان تنزه بیان — باین رنگ شد آگهی ترجمان
که ای سخته اعتبارات خام — مقید چه رنگ است و مطلق کدام
ز ذات احد اسم چیدی مپرس — زهر اسم کیفیتی شد پدید
صفائی کز اسما زند راه فهم — تو خواهی یقین بشمر و خواه وهم
عیان نیست زین گفتگوی هوس — بغیر از یقینی که وهم است و بس
چه اسم و صفت نغمهٔ ساز غیب — تو هم غباری ز آواز غیب
جهانی ازین نغمه ممتاز شد — صدای جرس کاروان ساز شد

Marfat.com

دمی کاین جرسها زآواز ماند — همان شوخی کاروان باز ماند
ازان نغمه های خیال اعتبار — نوائی زمنصور آمد ببار
دوروزنفس شوخی اظهار بود — زگردمن وما نمودار بود
بیکبار حق گفتم وحق شدم — مقیدزخود رفته مطلق شدم
ازان معنی بی نشان دوریم — نبود است جزاسم منصوریم
نفس وارازامتحان دم زدم — هوس نسخهٔ بود برهم زدم
تخیل زمانی گل افشاند ورفت — گلی درنظر رنگ گرداند ورفت
کنون امتیازی که من کیستم — کجایم چه بودم کیم چیستم
نگاهی که درو هم زار قصید — که میگفت منصور وحق گوکه بود
بساطی که تا دم زنی برهم است — همان اعتبارات بیش وکم است
غباری کزارواح واجسام بود — همین نام بود و همین نام بود
یقین دان که درعالم قیل وقال — بصدرنگ داری ظهور خیال
باسمیکه خودرا توانی ستود — رجیب همان جلوه گیرد نمود
درین بحرپرکسوت ما و تو — زبانهاست چون موج درگفتگو
زبرموج پیداست شور دگر — ولی جمله ازشور خود بیخبر
بوقت خموشی نمایدعیان — که درکام دریاست چندین زبان
اگرشوق منصوریت نیست بیش — چه دریابی ازشوخی رازخویش
به تحقیق این جلوهٔ بی نشان — نگاهی است درچشم قربانیان

حکایت

ببازار شد ابلهی بیخبر — کدوهای خشک آمدش درنظر
زبقال پرسید کای اوستاد — بگو تا چه چیزاینچنین بیضه داد
همانا که این بیضه های سترگ — زاجناس فیل است یاقسم گرگ
بخندید بقال کای بی خرد — درین پرده چندین توگه میخورد

Marfat.com

نه فیلست نی گرگ تخم خراست — که چون بشکند جمله بال و پراست
قضا کرد در بیضهٔ خر نهان — هجوم پرافشانی طوطیان
دل ابله از حرفش آمد بشور — به تخم کدو ریش وطن کرد مور
سر خشک مغزش بسودا رسید — کدوئی بصد نرخ گوهر خرید
نهال هوس تا شود گل فشان — بشاخ بلندیش بست آشیان
شتاب هوس گشت خاک درنگ — نه بوئی پراکند از آنجا نه رنگ
ولی همچنان میکشد انتظار — که تخم خرش طوطی آرد ببار
سحرگاهی از اقتضائی شگفت — نسیمی به تندی وزیدن گرفت
کدوی معلق ازان تند باد — سبو وار از دوش شاخ اوفتاد
قضا را یکی طوطی خوش نوا — دران سرزمین داشت سیر هوا
چه شور شکست کدو ساز شد — پرافشانی طوطی آواز شد
به یکبارگی ابله از خویش رفت — دل و دستش از یکدگر پیش رفت
گمانش یقین شد که از تخم خر — رم طوطیان میکشد بال و پر
قیاسش نقاب تسلی گشود — ولی عقل داند که کلی چه بود
قیاس خران نیز برمیدهد — باین رنگ عرض اثر میدهد

حکایت

فضولی بآئین کارآگهان — بلاف سخن بود گرم سبان
که من بارها بیدرنگ و شتاب — بدریا سفر کرده ام چون حباب
برسم تجارت ز نزدیک و دور — چو کشتی بصد آب کردم عبور
ز هر موج چندین طپش دیده ام — بهر قطره چون موج پیچیده ام
رسیده است از فکر معنی نظر — چو گرداب نقشم بگنج گهر
ز من معنی بحر پوشیده نیست — درین نسخه حرفی نه فهمیده نیست
حبابی اگر چشم وا کرده است — نگاهم در آن پرده جا کرده است

Marfat.com

وگر جزر و مدیست آنچه عیان — منش با نفس دیده‌ام همعنان
بغیر از من این رمز طوفان ادا — بغواص فهمیدنی ناخدا
بساحل پرستان چه رانی سخن — که دور ند از قعر اسرار من
درین عالم آب مستی اثر — ز هر قطره دارم سراغ گهر
کف دعویم خالی است از گزاف — چو موجم معمائی دریا شکاف
یکی گفت زین جمله سیر و سفر — بگو تا زماهی چه داری خبر
که چون دیدهٔ آب دارد وطن — ز داغست همچون دلش پیرهن
سراپا زبان لیک خامش کلام — نفس کرده قلاب عجزش بکام
طپش آب کرد ند خون در تنش — بخون بسته بال و پر افشاندنش
برآشفت کاخر درین بحرها — همان ماهیم بود دیگر غذا
ز ماهی نشان جستن از ابلهی است — چنین علم درس کدام آگهی است
ز بحر بیانم گهر چیدن است — ز ترکیب ماهی چه پرسیدن است
چو سایل نوای عتابش شنید — بعذرش چو ماهی زبان برکشید
که من غافل از هیئت ماهیم — ازین کیسه بی نقد آگاهیم
سزد گر بیان تو گیرم قیاس — شوم از نشان تو ماهی شناس
سیاه و سفید جهان شعور — فکند است صد جا بساط ظهور
عیانی که هوشش نه فهمیده است — همه گرسپهر است پوشیده است
جهان از بد و نیک دارد بسی — چه محرم شود گر نبیند کسی
شناسائی از نیست دام تمیز — بدست تو عنقاست عصفور نیز
بحکم ضرورت ز روی مثال — لب هرزه گو شد محبت سؤال
که ماهی همانست ای هوشمند — که دارد چو اشتر دو شاخ بلند
کنون خویش را نه غم آزاد کن — ببین اشتر و ماهی ایجاد کن
بخندید خلقی برآن بوالفضول — که نی فرع بود و نه اصلش حصول

Marfat.com

به تقلید می رود هر سو بکار
سر انجام رسوائی آورد بار

یقین شد که جز حرف نشنیده بود
چو ماهی شتر نیز کم دیده بود

کمالات مردم ازین دست گیر
عروج هوس زین سرپست گیر

جهان بسکه با وهم و ظن در تواست
چو آئینه تیره آشفته کواست

بحیرت رو و از تماشا مپرس
جنون بی نقاب است ازما مپرس

حکایت

ز تحقیق اسرار بیگانه
به تقلید میخواند افسانه

که شور سخن پر مکرر شد است
دل از گفتگوها مکدر شد است

یکی گفت اگر مردی از اهل خو
بغیر از سخن حرف دیگر مگو

می لست از جلوه پوشی نظر
بسعی خموشی بمیری مگر

سخن بر لبت پشت پا میزند
که سازت درین نوا میزند

وداعش مگر تلخی اظهار تست
وگرنه سخن جان اسرار تست

کدام است جان آشنای سخن
چو مردان نتی گشت جای سخن

چه جان بلکه جان آفرین است و بس
نفسهای رحمانی اینست وبس

بعالم نه مرد و نه زن مانده است
همه رفته اند و سخن مانده است

بفهمی اگر رمز لوح و قلم
بغیر از سخن چیست انجا رقم

بفکر مخارج اگر جستجو است
الف اول و واو در آخر اوست

باین درس فهمت ندارد وقوف
که وهم است جز اجتماع حروف

حقیقت درین پرده دارد خطاب
که گر چشم داری منم بی نقاب

بسر رشته وهم دیگر مپیچ
که غیر از سخن در جهان نیست هیچ

اشارت

شبی در طرنگاه فکر سخن
به تحقیق پیچیده اسرار من

در دل زدم کاندرین خانه کیست
در آئینه ام جلوه شوق کیست

Marfat.com

نمودار شد قطره دار زخون
شدم تا دران قطره چاک افگنم

بطوفان معنی درون و برون
سخن گفت آهسته اینجا منم

حکایت

بدشتی یکی از شکار افگنان
پی صید کرد آهوئی را نشان

رها کرد دلدوز تیری ز شست
که چون استخوانش به پهلو نشست

ولیکن نشد کار صیدش تمام
نیفتادش آهوی مطلب بدام

گذشت آهو از دیده اش چون نگاه
جوان شد چو اشک از پیش سرخ و

بره بود از خون صیدش چراغ
دهد رنگ از نکهت گل سراغ

بذوق طلب هر طرف میدوید
قضا را بسر وقت مردی رسید

که چون چرخ در جیب خود داشت سر
برون بود ز آئینه اش گرد غیر

پلنگ سوار بیابان راز
نهنگ محیط دو عالم گداز

بتمکین معنی جهان وقار
فرو رفته در خویش چون کوهسار

کدورت نگر دیده پیرامنش
بدامان صحرا گره دامنش

بگفت ای که بر خویش پیچیده
درین رهگذر آهوئی دیده

که زخمیست گل کرده در سینه اش
شکستی است در رنگ آئینه اش

برآورد سر مرد معنی کمال
که ای وهم صیاد دام خیال

یقین دان که تیر خیالت خطاست
وگرنه درین دشت آهو کجاست

درینجا نه صیدیست نه دانه دام
مگر اعتبار خیالات خام

چو آئینه هوش گیرد غبار
رم آهوان میشود آشکار

بهر جا نظر خیرگی می کند
صفت جلوه ها تیرگی می کند

اگر هست آهو خیالست و بس
وقوع خیال محال است و بس

من این جستجوها نمودم بسی
ندیدم درین دشت جز خود کسی

اشارت

Marfat.com

عشق از مشت خاک آدم ریخت — آنقدر خون که رنگ عالم ریخت
چیست آدم تجلی ادراک — یعنی آن فهم معنی لولاک
احدیت بنای محکم او — الف افتاده علت دم او
دال او مغز اول و آخر جام — که در و وجد و حدتست تمام
میم آن ختم خلقت عالم — این بود لفظ و معنی آدم

حکایت

کودکی نان بدست بازی داشت — بر لب چاه لابه سازی داشت
رفت ناگاه نیچه اش بگذاد — نان بر نگ صدف در آب افتاد
گریه بر داشت طفل بازی گوش — اضطرابش گرفت در آغوش
داد چون موج داد نالیدن — غوطه زد چون گهر بغلطیدن
همچو اشکیکه از بن مژه ریخت — در کنار پدر چشش انگیخت
چون پدر رمز اضطراب شکافت — کف خالیش جای نان دریافت
گفت نان از کفت که غارت کرد — طفل سوی چشش اشارت کرد
مرد اشفت و رفت بر سر چاه — کرد زآشفتگی در آب نگاه
تا تامل بطبع آب گماشت — عکس آئینه در مقابل داشت
بانگ بر عکس زد که ای ابلیس — که خوری به که نان ما بین تلبیس
شرم دار از خدای خیس و غمل — که ز اطفال نان بری بحیل
آب در خنده آمد از لب چاه — کای ز خوشت بروی غیر نگاه
از تو با تست التفات و عتاب — ورنه در آب نیست غیر از آب
طفل وهمت باین فسون انداخت — که ترا از تو در گمان انداخت
زین شعور یکه در نظر وا ئے — هر چه گوئی بخود سزا واری
چند با خود خطاب شرم کنی — به که خود را چو آب نرم کنی
تا چو آبت همه زلال شود — عکس و آئینه ملک جمال شود

Marfat.com

اشارت

ای تو نیم غبار دشت چمن
بهوا می طپی کجاست وطن

نه بصحرائے و نه در چمنی
گرد اندیشهٔ نفس و وطنی

این وطن را بهم پرافشانی
تنگ دارد غبار ویرانی

از نفس تار سے بگرد اثر
وطنی گشته است زیر و زبر

به نفس پختهٔ جنون خیال
چیدهٔ دام درفشاندن بال

هر طرف بال و هم بگشائی
با نفس میروی و می آئی

این نفس گرد وحشت سحر است
این نفس آشیان وطن سفر است

ذره ها را ز بس پرافشانی
گرد اندیشهٔ گریبانے

که درین عرصهٔ خیال فضا
عمرها شد بخون طپیدن ما

رنگهای شکسته ایم همه
بهوا بار بسته ایم همه

نه ز دام و قفس نشان داریم
نه سراغی ز آشیان داریم

جوهر جسم و جان ما طپش است
قفس و آشیان ما طپش است

اگر این جهد اختیاری ماست
سعی محروم ضبط خویش چراست

چند بلبند امید یاس طراز
داغ بی آشیانی از پرواز

تا بکی باشد این طپش حبسی
مرکز پیچ و تاب لبسی

گرد اندیشه بس که حیرت بخت
حسن تحقیق رنگ آئینه ریخت

ذرهٔ جیب امتیاز شکافت
رمز عریانی یقین دریافت

نغمه گشت و برون تار افتاد
بخیه داری بروی کار افتاد

که بوهمی تنیده ایم همه
هیچ بر هیچ چیده ایم همه

غیر ما نیست در قلمرو فهم
نقطهٔ انتخاب نسخهٔ وهم

گردش رنگ عالم تصویر
بچه وحشت کند کسی تعمیر

جستن نبض موجهای شراب
از چه تب میتوان گرفت حساب

Marfat.com

آفتابی زپرده تافته است — رمز موسیٰ شگافته است
هیست آن آفتاب شعله نفس — پرتو علم بی نشانی و بس
ورنه این سازبی سروپائی — چه خیال است ما و پیدائی
گر نباشد فروغ علم عیان — ذره را کو کجاست نام و نشان
رنگ اوهام پردهٔ عدمیم — هرچه گل کرده ایم معتمیم
در عدم نازهستئی داریم — در دل تاکن هستئی داریم
عدم آئینه است و ما تمثال — موسیئی میرند پری بخیال
درخموشی هجوم فریادیم — بفراموشی اینقدر یادیم

اشارت

شوکت دستگاه هستی ما — آگاه شبنم دمید گاه هوا
چون هوا از طپش شکست بهم — نقش پانی د ماند از شبنم
محو شد شبنم و هوا گردید — نقش پای صدا ے ما گردید
پیش ازین شبنم خیال نمود — در نقاب هوا پرافشان بود
این زمان شبنم هوا با قیست — رفته ایم و نشان ما با قیست
پس بآواز و پا و نقش و قدم — تا کی اندیشهٔ وجود و عدم

حکایت

بود کمظرفے از خرد خالی — خوش نشین نشین عالی
هر نفس سر کشیدی از لب بام — چون هوس از بن طبیعت خام
عاقلی گفت این چه ابرام است — احتیاطی که خانه بر بام است
بتماشا چنین مباش دلیر — که مبادا ز حیات گردی سیر
تو سر شکی و بام مژگانست — ضبط اشک از مژه چه امکانست
شک هرگه جدا شد از مژگان — تا بخاکش گسسته گیرعنان
تا نشوی ایمن از برون خطر — از لب بام گام آن سو بر

Marfat.com

سیمرغ تا باین دقیقه رسید — احتیاطش باحترار کشید
بازگشت آنقدر ز بیم هلاک — که از ان سوی بام رفت بخاک
فهم ناقص دلیل نقصان است — خاک تا پرنزند پریشان است
بر چنین فطرتست نازش ما — خنده دارد جنون بانش ما

اشارت

ای عدم زادهٔ وجود طراز — نیستی نقش حیرت آئینهٔ راز
اولت هیچ و آخرت معدوم — وسط اندیشه های نا مفهوم
در شکنج دو نیستی جایت — وین همه شوخی من و مایت
کاش زین ما و من خبر گیری — پرده گوش در نظر گیری
نه صدایت شنیدنی دارد — بس که پیداست دیدنی دارد
در قفس ما و منی که مینوانی — از زبان صوت میدانی
حیف هوش تو نیم آهنگ است — که تمیزی نیست هر چنگ است
نقد فطرت هیچ و پوچ مباز — قدم است اینکه میدهد آواز
تو برآنی که من مقیم تنم — نیستی بانگ میزند که منم
در تو سامان چون جنگی هست — شعله دارد صدا سپند کجاست

حکایت

دو کمال انتظار امکانی — نسق آرای طرز انسانی
داشتند از طبیعت هموار — صحبت آدمیتی در کار
نه نمودند در طریق صواب — سر مویی تخلف از آداب
بشهود مراتب احوال — صعبها گشت مستفید کمال
تا قوی هم رسد بنائده — وجد لغزت گشیده ماند ده
جهد هر یک با حتیاط شعور — ساز نعمر خویش دید ضرور
آن یکی تا دبین بلقمه رساند — حرکاتش عنان بچپ گرداند

Marfat.com

از رفیقی دگر برین انداز — لب گزیدن عتاب کرد آغاز
کای سراپایت اعتدال ظهور — در کمالت چراست میل قصور
هم بحکم تو ای کمال گزین — نحس سعد است در شمار یمین
پاس احکام خویش داشتن است — کم و بیش بیش داشتن است
تو ان بود هوش اگر برجاست — بی خبر از طبیعت چپ و راست
راستی تا دلیل کار کنی — حیف باشد کج اختیار کنی
گفت معذور دار و ندانم — کرد منع ادای ارکانم
لبسکه دندان راست رفت بدرد — بیخیم مبتلای تهمت کرد
تو بپندار کز ادب دورم — عاجزی کرده است معذورم
درد پهلویم آنقدر گرداند — کز یمینم غم یسار نماند
پس درین درگاه حیرانی — سخت کاریست گشتن انسانی
درد عجزی مگر کنیم شفیع — تا برائیم از غم تشنیع
ورنه تا ساز صحبت است اینجا — نغمه یک سر غرامت است اینجا
حرف چندی که صرف انسانست — چون تامل کنی نه آسان است
خاک گردیدن و نیاسودن — نیست مشکل چو آدمی بودن
کاین طلسم مراتب چپ و راست — همه رنگست ضبط رنگ بلاست
کاو و خر از تکلف آزادست — بار بر دوش آدم افتادست
در مقامی که نام آدم نیست — گر همه خر توان شدن غم نیست
لیک آنجا که نسبت بشریست — اینقدر نیز یک طویله خریست

اشارت

چیست این باغ و رسگاه رمی — حیرت اوراق رنگ و بو رقمی
داغهای دلش سواد نقط — از غبار نظر دمیدن خط
این ورقها که دام ادراکند — مژه گر قلم کشد پاکند

Marfat.com

از نقوشیکه لوح اوست هوا — نیست روشن مگر سواد فنا
شبنم این نکته میکند تکرار — کای هوس چشم ازین چمن بردار
آتش است اینکه رنگ میخوانی — عبرت است اینکه جلوه میدانی
هرکه از خاک سر کشید اینجا — با عرق بایدش چکید اینجا
ابر نالان که ای تماشائی — دست ازین رنگ و بو نیالائی
ثمر آب دیده است اینجا — خونی از دل چکیده است اینجا
صبح جوشان که ای نظاره کنان — این چمن زار آئینه عنوان
سادگی آبگینه دارد — عکس از چاک سینه دارد
انفعالی است در کمین نهال — که گداز آبیاریست ببال
این چمن رنگ کی برون زده است — عرق شرم فال خون زده است
احتراز یست دستگاه شفق — کای نقاب خیال تازده شق
از مزاج فسرده بیرون آر — رنگ چون مال شد بگردون بار
میخروشد ز سر و تا شمشاد — که درین نکته ای عجم بنیاد
ناله ایم و ز خود گذشتن نیست — جز سوی خاک بازگشتن نیست
جوش گلهای آب و رنگ نمو — زخم چندیست نا امید رفو
باید اینجا نظر تمرگان دوخت — برچنین جلوه چشم نتوان دوخت
غنچه ها از فشار سینه تنگ — زده دست نفس بدامن رنگ
لاله ها عرض تیره رختی چند — خفته در خون سیاه بختی چند
سنبلستان تاب داده بهم — پرچمی چند خاک خورده بهم
موی ماتم کشان رعنائیست — عبرت اینجا دلیل بینائیست
نتوان صحن گلستان فهمید — مرقد صد هزار رنگ شهید
لاله زارت بچشم کرده غلو — سوختگیهای یکجهان هندو
چیست آن سبزه نشاط فروش — مژه خوابیده در آغوش

Marfat.com

لیک تا چشم میزنی برهم — چون نگه برده اند سر بعدم
بسکه وحشت طپیده است اینجا — نفسی آرمیده است اینجا
از گل و سبزه آنچه جلوه نماست — پرده بر پرده خواب غفلت ماست
نرگستان که عبرتش نامیست — بصد آئینه محو حیرانیست
کای یقین محرمان صورتکا — جلوه فهمان شاهد اسرار
چه دهم جز شکست رنگ نشان — چه نمایم که روبرو است خزان

حکایت

شعله جوئی ببزم انجمنی — دید پروانه شمر روشنی
برده چون اشک سر بجیب گداز — داد بر باد نسخه پرواز
کرده شمعی بدامنی روشن — جای آتش بفرق خاک فکن
داد یک بال و صد هزار طپش — یک قدم حیرت و هزار روش
هر نفس صد هزار طوفانش — هر طپش صد جنون چراغانش
آتش ما شکست رنگ اثر — نیمه داغ و نیمه خاکستر
گفت ای آشیان طراز فنا — یک پر افشاند از تو با عنقا
چه فسردن دمیدن زاندازت — که طپش میچکد ز پروازت
چه تحیر گرفت دامانت — که نگه ریخت رنگ مرگانت
عجز طاقت بخاک سود کفی — داد خاکستری بسراغ تفی
که ازین شعله تاب و پیچ مپرس — همه داغم ز داغ هیچ مپرس
بفسون هوس گداخته ام — نقد فرصت ز دست باخته ام
دوشم از اقتضای بیتابی — سوختن زد صلای بیتابی
شب چو آئینه تماشا بود — در نیرنگ امتحان وا بود
جوش پروانه داشت بی اهمال — بشر رشمک از فشاندن بال
من بحکم جنون ادائیها — کردم انداز خود نمائیها

Marfat.com

گفتم آب رخی برم زگدا ز | خاک گردم بصد تامل باز
داغها گل کنم بان ناموس | که زپروانه واکشم طاوس
بهوس شعله عشق سرگیرم | بال ازموج شعله برگیرم
ترسیدم بفرصت سرکش | تا ببال دگر زنم آتش
ماهمان بال سوخت پروازم | برهمان رشته ختم شد سازم
حکم طاقت دگر نبردم پیش | داغ کشتم زخامکاری خویش
آن فضولے بگردنم پیچید | بال دیگر و بال من گردید
بعد ازین تا زهستیم رمق است | پرفشانی چکیدن عرق است
نه زشمع و نه از لگن داغم | بعذاب نسوختن داغم
آتشم مرده است من بخیال | دامنی میزنم باین مکیال
ازطپش زور بر جنون آرم | شاید آتش زخو برون آرم
کس چو پروانه دردناک نسوخت | که بآتش رسید و پاک نسوخت
هرکجا مدعای عشق فناست | غیر تعجیل هرچه هست خطاست
نقد جنسی که ما و من دارد | همه یکبار سوختن دارد

اشارت

چیست فقر و غنای ملک وجود | انتقال تخیل مشهود
که کسی در قلمرو اظهار | نیست بر عزل و نصب آن مختار
زین هوا گر کمند جذبه دل | میکند منصب نفس حاصل
زندگی مایه دار گنج بقاست | عالمش زیردست حکم عناست
باز تا آن هوای جلوه سبب | میگذارد قدم برون از لب
فقر میجوشد از مزاج غنا | اینک آئینه بقا و فنا
هر نفس زین حقیقت بیرنگ | عذر دیدست بی شتاب و درنگ
لایزال از کمینگه آثار | پرفشانست موج این اسرار

Marfat.com

همه جا از تجدد امثال — دانها ریشه است وریشه نهال
آگهی کو کز انقلاب صفات — نشناسد مگر تعین ذات
اینکه هرکس بساغری مست است — شاهد حال وشیشه در دست است

اشارت

آن یکی شمع مجلسی افروخت — تا سحر چشم بر تحیر دوخت
ناصحی گفتش ای تماشائی — به که لختی بخواب آسائی
گفت گر خود مژه فراز کنم — باز کو فرصتی که باز کنم
نیست در جلوه گاه نقش کمال — این واو غیر حال واستقبال
یاد آینده گر همه طرب است — وضع آرام حال را تعب است
آدمی زاد با هزار آئین — میکند خویش را تصور این
اینکه خود مغتنم ازان دانم — که چرا و آمد این نمی ماند
وهم اینست لیک نامعلوم — وحشت آرد تصور مفهوم

اشارت

زین بیابان که وحشت انجام است — هر کجا واکشیدی آرام است
لیک گرد فریب آمالت — میکند تا بسینه پامالت
اهل آئینه است کلفت خیز — آبروی صفای حال مریز
نقد کیفیت فراغ کجاست — تاک تا میشود دماغ کجاست
این طبایع که غفلت اندیشند — مایل آنقدر ز خود بیشند
که اگر بازگشتی آمد پیش — در قیامت مگر رسند بخویش

حکایت

مردکی طبع ناشکیبی داشت — هوس آماده باغ وسیبی داشت
زاغ سیبی ازان میانه ربود — بهوا می بلند بال گشود
آن حنیس از قضای او بیتاخت — تا بجائیکه رنگ طاقت باخت

Marfat.com

بسکه دودش فروگرفت دماغ — شد جهانش بدیده یک پر زاغ
دیده کوشش ندارد اینجا راه — از غضب خویش را فکند بچاه
جان شیرین به تلخکامی داد — باغ و املاک جمله رفت بباد
ای ستمکار وضع بیکاری — ستمت بر خود است مختاری
هیچکس را ز کلفتت غم نیست — گر بمیری دماغ ماتم نیست
خواه ماتم فروش خواهی سور — هم ترا چارهٔ خود است ضرور
رحم بر حال خویش باید کرد — مرهمی صرف ریش باید کرد
تو بوهمی کز اوج جاه افتی — نیست از عقل گر بچاه افتی
گشته باشد درین بهارستم — سببی از باغ اعتبار تو کم
کاری از دست رفت کار دگر — عالمی دیگر اعتبار دگر
باده داری ز درد طرف منال — چینیت گر بهم شکست سفال
ثمر باغ شوق بسیار است — یعنی اسباب ذوق بسیار است

اشارت

دخمه است این بساط گرد و غبار — من و تو جمله نقش لوح مزار
هر کس اینجا دماغ می سوزد — بر مزاری چراغ می سوزد

اشارت

بهر رنگ آفاق حرفست و بس — نفس در عبارات صرفست و بس
حقیقت که آن سوی ما و من است — چو بی پرده شد حرف پیراهن است
چه مقدار بیتاب اظهار شد — که آخر در انسان نمودار شد
در انسان نمودار گردیدنش — به تحقیق خویش است پیچیدنش
در اینجا معانی چه و کو صور — حباب است از خود برآورده سر
فریبست یکسر نمودار کیست — خفا میزند موج اظهار چیست
ز بادی بباد یست عرض پیام — تو همچون نفس بر نفس میخرام

Marfat.com

نفس اصل تست ای زخود بیخبر | از بن بیش حیب تو هم مدر
بهر جا تجلی پیام خودی | همان در خفای دوام خودی
فتاد است در رشته و هم هیچ | چو هموار شد ظرف و مظروف هیچ

اشارت

ای تردد نسب توکل چند | جهد سرمایهٔ تامل چند
در تردد سرای جسمانی | نشوی مردهٔ تن آسانی
زندگی پردهٔ توکل نیست | چشم واکردهٔ تغافل نیست
بهوای فسردگی مشتاب | مایهٔ اصل خویش را دریاب
نفس غنچهٔ تامل عشق | یعنی آن بوکه سر زد از گل عشق
از خود افشاندن تهمت آرام | که ز اصلاب ریخت در ارحام
در رحم کلفت فزون گردید | واطپید آنقدر که خون گردید
خون هم از بسکه شد طپش سازش | ریشه کرد از رگ و پی انداز ش
رگ و پی نیز اضطراب انگیخت | تا برآشفت رنگ اعضا ریخت
عضوها از هجوم بیتابی | بود یک عمر گرم سیمابی
پس برافتاد و پرچهٔ اسرار | گشت آئینهٔ خفا اظهار
شد نمایان ز پردهٔ نیرنگ | گلشنی مایهٔ دو عالم رنگ
کرد از ما و من گل افشانی | بست بر خویش نام انسانی
نی ز طفلی بمهد امن غنود | نه به پیری ز اضطراب آسود
غنچه تا بود فال رم میدید | گل اگر گشت بال و پر گردید
پیریش صبح و طفلیش شبنم | همه آئینهٔ حقیقت رم
تو همابوی غنچه آوازی | که بچندین خیال میبازی
این زمان شعلهٔ نفس شدهٔ | صبح هنگامهٔ هوس شدهٔ
نفس ایجادی از پر پرواز | کوهسار آفرینی از آواز

Marfat.com

بفسون سازی ازخیال هوس — کس نفس رانکرد وُست قفس
منزل وجادهٔ تودرکوچ است — آرزوی فسردنت پوچ است
کار صاحب نفس فسردن نیست — که فسردن بغیر مردن نیست
صبح ناگردی ازنفس دارد — بال افشانده درقفس دارد
نفست یکقلم پر و بال است — سازآئینه جوش تمثال است
هیچکاهت نبوده دام قیود — بعدازین نیزهم نخواهد بود
تادم آخر آنچه درکار است — پرزدنهای رنگ اسرار است

اشارت

انبیا صاحب دعوت بودند — صورت ومعنی الفت بودند
عمرها ازاثر سعی وفاق — عرضه دادند طریق اخلاق
تا تو زان شیوه مکرم گشتی — غولیت محو شد آدم گشتی
گرچنون رسم هدایت میداشت — جذبه درخلق سرایت میداشت
وگراین وضع بقانون می بود — همه کس امت مجنون میبود
غافلی چند که دور از خردند — بهوس معتقد دام ودد اند
هرکجا بی ادبی عریانیست — بهراین بیخردان دوکانیست
طفلئی هست درآب وگل شان — کزمجانین بشکیبد دل شان
بسته ازطینت اوهام نسب — کم باختن شرم وادب
چقدر پیرهن شرم درد — تانگه جانب عریان نگرد
تاکجا هوش شود بهرزه عنان — که دود درپی وحشی صفتان
رنگ سوداکه سراپا رنگ است — صافی آئینه هاز آهنگ است
نیست درعالم دانش مرغوب — صورت وحشت وتالیف قلوب
توازین قوم چه الفت دیدی — که زیارت گه خود فهمیدی
میبرد دیدن این قوم خراب — شرمت ازدیده وازدل آداب

Marfat.com

چشم ازین غیرت بی پرده پوش — تا غبارت نبرد صافی هوش
نیست گر قدرت عریان پوشی — مانعت کیست ز مژگان پوشی

مثنوی

آدمی فطرتست و قطرهٔ نام — نیست روشن مگر ز لطف کلام
هر قدر محو معنی آهنگی است — دل محیط جهان نیرنگی است
عالمی شوخی نفس دارد — از سخن باد در قفس دارد
لیک موزونی نفس دگر است — آن نفس نیست مطلع سحر است
فیضها در کمین حسرت اوست — نوشها تابع مضرت اوست
گر بموزونیت دهد دشنام — مرحبا چینی از خواص و عوام
با جابست دعای نا موزون — جز بنفرین نمیشود مقرون
سرو اگر کج دمد درین گلزار — بقبول نظر ندارد بار
خاک بر فرق شمع بخته اند — که بموزونیش نرخته اند
نفس خلق اگر رسد بسراغ — ز رنگ آئینه است با چراغ
زین سبب کز درشتی آهنگ — لطف موزونیش نریخته رنگ
عمر با شور این فسرده بساط — گاه تفریط داشت گه افراط
اعتدالی ازان میان زد جوش — تا بانسان رسید و در خروش
شیشهٔ ساز ها رسید بسنگ — کاین نوا گشت انتخاب نه زنگ
بحر صد رنگ موج و قطره شکست — آنچه موزون فتاد گوهر بست
هر که موزون نباشد انسان نیست — فهم نیرنگ معنی آسان نیست
طبع موزون نکسبی و عملی است — از عطیات فیض لم یزلی است
حسن این شاهد سراپا ناز — جلوه گر نیست جز بخلوت راز
بتکلف حنا بچنگ نه بست — تا دلی خون نکرد رنگ نه بست
تا نفسها نسوخت سعی بکمال — نگرفت آئینه بچنگ خیال

Marfat.com

خویشتن نا پدید از میان برداشت | تا نقاب از رخش توان برداشت

مثنوی

نه همین عقل راست سیر کمال | جهل هم میرند پی بجمال
واقفان عرض حال می بینند | خوابناکان مثال می بینند
عاقل از فکر خیر و شر مست است | غافل از طبع بیخبر مست است
گرچه نظاره سازش انداز یست | مژه بسته تیز پرواز یست
عالمی راست با هوا سروکار | سنگ هم می پرد ببال شرار
خم و پیچ محیط استعداد | کرده صد رنگ دام موج ایجاد
بر گل آسنجاست خفته در رنگی | ساز هر رشته است آهنگی
بحر اگر موج کف دهد سامان | ساحل از گرد میکند طوفان
هیچ جا پای سعی در گل نیست | جاده هم بی سراغ منزل نیست
از نواهای اعتبار مپرس | رنگها دیدی از بهار مپرس

مثنوی

ای ز الفت بیخبر با از تو ایم | گر بدانی ور نه دانی ما تو ایم
آنکه با لنست آن توئی بشیار باش | خواب تا کی اندکی بیدار باش
گر معیت حرف را اثنیت ست | نیست اثنیت همان عینیت است
شخص واحد چون زبان آرد بگفت | هم بگوش خود سخن باید شنفت
چون زبان و گوش اسمای دو یکست | سمع و نطق خود تماشای دوئیست
وانمودن غیر انشا میکند | گفتگو یت این تقاضا میکند
پس در یجا ما سوی حرفست و بس | قرب و بعدت هم بجود صرفست و بس
ای غرورت شوخی آهنگت خوش | رنگ عجزت نقشی از نه رنگ خویش
گر شگفتن توام طبعت فتاد | نو بهار برگ عیشت کم مباد
ور دمی همداریت ساز د حزین | نرگس نازی و مخمور یست این

Marfat.com

ای شکست چینی از دامان راز — اضطراب جنبش مژگان ناز
غفلتت خلوت کده عرض ظهور — ظلمتت رنگ تغافلهای نور
محرم حبیب تامل نیستی — تا بدانی این قدرها کیستی

مثنوی

اندیشه غیب ما شهود است — مرآت خفای ما نمود است
در غیب و شهود ما دوئی نیست — حق تابع ما ئی و تو ئی نیست

حکایت

ابلهی را ز طبع جهل فسون — جمع گردید ابلهی بجنون
خاک و خشتی بدست می آورد — سوی گردون حواله اش میکرد
مدتها آنکه میکنم بر پا — همچو گردون عمارتی بهوا
آنهمه باز بر زمین میریخت — خاک بر فرق غفلتش می بیخت
مدتی زین ادای پوچ و خیال — داشت گرد تردد ش پامال
بود از آتش محال اندیش — سنگسار هوس طرازی خویش
آن یکی گفت ای هوس مزدور — سنگ مینای اعتبار شعور
آنچه سودا ست کز تو دود و اگنجت — وا ین چه خونست کز دماغ تو ریخت
چه جنونت دمید جیب هوس — که به خاک می فشانی و بس
خشت و گل نقش صفحه خاکست — زین کدورت دل هوا پاکست
سطح اعلی که جز لطافت نیست — قابل تهمت کثافت نیست
خاک گر جام چرخ پیما ید — نیست ممکن که بر هوا پاید
چند بردارد از تو ای غافل — لوح صاف هوا خط باطل
تا بکی باشد از تو ای مردود — دامن آسمان غبار آلود
گرچه سعی تو کامل افتاد است — مدعا سخت باطل افتاد است
کمین بلندی همت — میکنی جان به پستی ذلت

Marfat.com

اگر اینست اوج همت وبس — از تو بالاتر است سعی مگس
گیرم انداز کار تست بلند — لیک زین پیش وهم کار مبند
خامکاریست این نه باخبری است — ریش کاوی وپیش کون خریست
امتیازی که درچه اندازی — انفعالی که برزه پردازی
سرمه از سواد عبرت گیر — خانهٔ چشم هوش کن تعمیر
گر گنه نیست داغ کوتاهی — بر فلک نه بنای آگاهی
ای عبارت ندیده نور نگاه — کوریت جوهر حضور نگاه
چون نگه از غبار بردارے — چون غبار از نگار بردارے
اینقدر در غبار جا کردن — نیست جز میغ چشم وا کردن
عبرت از سعی بیهشت دور است — که نگه زین غبار در گور است
بشکن این پرده چشم بالا کن — دستگاه نظر تماشا کن
در عروج نگه اشارتهاست — مژه برداشتن عبارتهاست
ابله انداز عقل نپسندید — هیچو خرمیش پیش بانگ دوید
کای نصیحتگر اینقدر مخروش — جهل سرمایهٔ خرد مفروش
اینکه اعلی منزه از ادنی است — سند دعویت بگو که کجاست
ابرها کز نتایج خاک است — از چه سیار اوج افلاک است
گر هوا سنگ برنمی دارد — اینقدر ژاله از چه میبارد
آخر این خاک وخشت هم شاید — هیچو ابر از هوا فرو ناید
در مشقت تحملی دارم — با تردد تو گلے دارم
قوت طالع گر کند نظرے — سعی بیهوده هم دهد اثرے
پس بدنیا خیال بسیار است — بهوس عالمی گرفتار است
خواه جهل است وخواه دانائی — یکقلم پیش خویش بر پائی
عقل هرچند جز فضایل نیست — جهل هم خالی از دلایل نیست

Marfat.com

لیک زین جاده تا بآن منزل
دوری حق شناس از باطل

آسمان دیگر و زمین دگر است
عالم شک دگر یقین دگر است

اشارت

عاشقی چیست داغ محرومی
گل خودروی باغ محرومی

یکقلم رنگ لیک باختنی
سر بسر بر دلی گداختنی

پنجهٔ نا امید گیرائی
پیکر فرش نا توانائی

لب عرضی که مرده گفتارش
پای شوقیکه رفته رفتارش

همه پرواز لیک ریخته پر
شعله اما تمام خاکستر

جهدش اندازه رسائی و بس
شورش آهنگ نارسائی و بس

نا امیدی و یکجهان امید
نا توانی و کوشش جاوید

ساز موهوم نغمه زار خیال
کلک تصویر آرزوی محال

دام خمیازه صید دست هوس
صبح تهمت شکار گرد نفس

جوش خونی که هیچ رنگش نیست
موج آبی که نم بچنگش نیست

آه اگر هست هم بدل افشرد
اشک اگر بود بی چکیدن مرد

قصه کوتاه عاشقی اینست
وای آنکس که عشقش آئین است

حکایت

گریهٔ زار طبع حرص کمین
بود ویرانهٔ بساط کمین

آن یکی گفتش ای پلنگ خصال
در چه عالم فشرده چنگال

گفت اینجا ضعیف موشانند
نا توان کیش عجز کوشانند

تا نه بینند آفت کرکس
من درین ورطه شان پناهم و بس

زین نسق در طمع سرای ظهور
همه را سود خویشتن منظور

لیک تا لنگر زیان کسی
نیست بر سود خویش دسترسی

اشارت

Marfat.com

گرچه انسان بکشت زار حسد
وارد از صد هزار دانه مدد

لیک گندم مثالها دارد
قفس و دام بالها دارد

خوشه اش بسته در طبیعت خاک
محمل راز یکجهان دل چاک

ریشه اش راز جهد فتنه اثر
نقب کاوش عروق تا بثمر

قفل نگشوده شکست احساس
عقدهٔ نیم باز وصد وسواس

وضع آغوش لیک ربط شکن
فتنهٔ مرده چون حقیقت زن

بیضه و خنده کاری قفسش
محمل و سلسله چاکی جرسش

چشم لیکن ز مار دل جوشش
خالی اما به تنگ آغوشش

بخیه فرسای زخم دوخته
لخت شمع فتیله سوخته

لب سوزی ز هم جدا کردن
فتنهٔ گرم چشم وا کردن

از همین پیکر شکسته نقاب
کشتی آدمی نشسته در آب

صد ره از انقلاب برده سبق
زیر و زیر هم یکی پل و ورق

مد چنانش ز فرق تا بقدم
عرض یک کوچه لغزش آدم

گندم است آنکه تا تبسم کرد
موج صد تاب و تب تلاطم کرد

آن تبسم بعرض فضل مداشت
جز دم صبح تبع وصل مداشت

تبع بود آن تبسم غفلت
که برید ش ز نسبت وحدت

برق تشویش خرمنش گردید
تنگن چین دامنش گردید

هیضه بال و پر طپش وا کرد
منزل آشفت جاده پیدا کرد

زخم بالید عافیت خون شد
دیده مژگان گشود و مجنون شد

غیر رنگی آنچه بست خیال
داشت این دانه پریشان بال

اول آئینه منی پرداخت
بعد از ان شکل آدمی پرداخت

آخر این آبشار نشو و نما
خوشه از افسون نفس و هوا

غفلت و آگهی مهیا کرد
ظلمت و نور آشکارا کرد

Marfat.com

بندگی پیشه شد خدائیها — از چه شد نسبت جدائیها
آن جدائی ز صورتش پیداست — وصل گندم بعقل ناید راست
عرض کثرت ز جاکت پردهٔ اوست — دل وحدت دو نیم کردهٔ اوست

اشارت

گرچه عزلت حصار آفتهاست — جای ایمن شدن ز مرگ کجاست
خواه در بحر و خواه در ساحل — نیست مردن ز زندگی غافل
التفاتش همه ستم کوشی — وعده‌ها یکقلم فراموشی
از فسون جنون ترانهٔ او — بود یک عمر صید دانهٔ او
هر قدر جام انتظار کشید — جای صهبا همان خمار کشید
کرد شبها بانتظار سپید — مدمید شش بکام صبح امید
نه شکست از وصال آن بر دوش — جز به خمیازه حسرت آغوش
نزد آخر از آن لب نوشین — بوسهٔ انفعال جز بزمین
با مید طریق امدادی — در دل برد پیش اُستادی
کر تمنای سرکشی دارم — پنبه در رهن آتشی دارم
من کف خاک و او سپهر بلند — نبرد خاک بر سپهر کمند
مدد ی کز وصال آن سرکش — مشت آبی زنم برین آتش
به خسی قانعم ز کج گنهی — کر بوصلی نخواندم نگهی
حکمت آموز نکبت تدبیر — نقشی ار شاد گردش تسخیر
کاین عمل چون دلیل کار کنی — خلوتی باید اختیار کنی
شکل مطلوب آوری بخیال — خامه رانی بوضع این اشکال
نقش آغاز چون گرفت انجام — باده در جام گیر و صید بدام
لیک شرطست لازم تدبیر — که ازان احتیاط نبست گزیر
آزمان کین عمل کنی بنیاد — شکل بوزینه‌ات نیاید یاد

Marfat.com

اینقدر ما ضرورت عمل است ورنه در نشئهٔ ام خلل است
عاشقی بینوای ما و تن آهنگ نوحه برداشت کای جنون و درنگ
چه فسون از بغل برآوردی که ز بوزینه ام خبر کردی
گر نبخواندی این فسون فسیود شکل بوزینه در جهان کم بود
این زمان هر چه آید م بخیال رقص بوزینه دارد استقبال
این فسون از صنایع عشق است اختراع و بدایع عشق است
گر از این دام پرده بشکافی پرگشائی کند قفس بافی
لب فشارد تکلم ایما باش زخم خوان و تبسم انشا باش
نبی منکر طبایع اعیان امر معروف کرده است گمان
خاصه انسان که در طبیعت او حرص دارد بقدر منع نمو
نه جهی تا ز دام و دانه خویش خطراتت گماشت بر دل ریش
گر برآئی همه مسیح آیات نتوان شد معالج خطرات
آفرینش با نچه در مانند آفرینده خوب میداند
هر طرف باز کرده است آغوش مثل گربه و خرپشک و موش
حرص انصاف دشمن است اینجا پرورش نام گشتن است اینجا
زده از خون زیردستی چند قدح ناز خودپرستی چند
بر ضعیفان شکست پیمایند تا کلاه غروری آرایند
عاجزان را دهند غوطه بخون تا شود خلعت هوس گلگون
سیل دست تصرفی است رسا لیک بر خانهای سست بنا
گر بکهسار واکنند درش هست بر سنگ پیش پای سرش
خوردی بگوش مارانی نالهٔ از شکست بینانی
گر ز آزار ما پشیمان شو پای مردی حریف سندان شو
این درشتان نرم کوب هنر سر حساب اند با درشت دگر

Marfat.com

گر ببازد دو سنگ دست بهم — مشترک میخورد شکست بهم
هر کس از پهلوی درشتی خویش — زآفت غیر کرده پشتی خویش
نرمی آفت نصیبی دگر است — خرمن پنبه نذر یک شرر است
نیست از دست ناتوان خالی — مور را چارهٔ زپا مالی

اشارت

آدمی تا بحرص پا افشرد — اول از بر که زاد خونش خورد
جذبهٔ حرص داشت این تاثیر — که ز خون واکشید لذت شیر
بس جهان صید غارتش گردید — که بهر چیز دست یافت مکید
آنکه قوتش بعجز خون باشد — چون تسلط گرفت چون باشد
زین مروت گدا ز حرص آهنگ — خون ما در نیافت صرفهٔ رنگ
مال مردم چسان امان یابد — خاصه وقتی که رایگان یابد

حکایت

عاشقی سیدلی جنون زدهٔ — قدح آرزو بخون زدهٔ
داشت معشوقهٔ ستمگاری — خودسری شوخ و عاشق آزاری
هر حرم نگه تغافل خیز — به تکلم زبان بهانه گریز
کجی ابرو ان جبین نسبش — بر تبسم گرفته راه لبش
آن یکی از محیط بیرون تاخت — وحشت رخت بر کنار انداخت
خورد جائی بلغزش پایش — برد تا ساحل بقعر دریایش
کاوجست از شکنجهٔ قصاب — شد بصحرا ز دیده ها نایاب

Marfat.com

شیر ناگاه حلق او افشرد | از اجل هر کس اینچنین جان برد

اشارت

ای شراری گرفته دامن سنگ | تا کی اندیشهٔ شتاب و درنگ
یک نگه اگر از سراغ برآ | یک قدم نیز با چراغ برآ
سخت سرد گرم است رشته راز | ناخن جمع کن ز فکر گداز
ز اندیشه است غشی دارد | فکر کن فکر آتشی دارد
کم عیاریت داغ نقصان است | بوتهات الفت گریبان است
بتأمل نفس دل است اینجا | راه پیچیده منزل است اینجا

حکایت

یکی دید در کنج میخانه | مزاری و شمعی و پروانه
که میگشت بیتاب گرد سرش | پرافشان ترا زود بال و پرش
ز بس پیکرش جا بجا سوخته | ز خود هم چراغانی اندوخته
ز بر عضو بوسیده اعضای شمع | سراپاش داغ سراپای شمع
چو طاوس صد رنگ پرواز داشت | ز پروانه بر سوختن ناز داشت
بدو گفت ای خرمن اندوز داغ | ببین شعله تا چند سوزی دماغ
نیائی چرا جانب انجمن | که فرش است صد رنگ شمع و لگن
ز هر گوشه گل کرده باغ دگر | ز هر جام تابان چراغ دگر
نظر تا کنی عرض نقل است و می | نفس تا کشی حرف چنگ است و نی
چراغی که سوزد بپروانه‌ها | وبال است بر بال پروانه‌ها
ز محفل گرافتد شراری بکف | بخور شید و پروانه دارد شرف
پرافشاند پروانه بیقرار | برون ریخت از پرده مشتی شرار
که پروانه را کار با جمع نیست | مرا دی جز اندیشهٔ شمع نیست
بهر جا چراغی برافروختند | دو عالم بچشم ترش سوختند

Marfat.com

محال است بیطاقت سوختن | کند فرق ویرانه از انجمن
بویرانه گر مدعا حاصل است | گرا ذوق آرایش محفل است

حکایت

بدیر مغان دل زکف داده | شکن بر شکن بر زلف مغ زاده
زبس ناتوان و گرفتار بود | سراپاش یک رشته زنار بود
ازان آتشین چهره افروختن | ازین مشت خاشاک واسوختن
درآنجا تبسم بهار نظر | درینجا سحر خیز چاک نظر
ادا نکته قلم مایل بسملش | نگه جوهر خنجر قاتلش
بچشمش اگر شوخی سرمه دید | زاوراق دل بستر نامه چید
بزلفش گرا زشانه بیداد رفت | شد این ناتوان آه و برباد رفت
وگر چند فی زد بدامانش چنگ | شکستن در اعضای این ریخت رنگ
بآن قرب شوق گرفتارش | ادب دور باش هوادارش
بپایش جبین سائی دور داشت | همان نسبت سایه و نور داشت
شبی کرد آن برق عاشق گداز | طواف شرر خانه ویرسا ز
مغان گرد آتش قدم میزدند | چو پروانه بالی بهم میزدند
ازان شمع هم ذوق پروانگی | برسم مغان کرد دیوانگی
برقص آمد و برق جوالـه شد | برآتش سراپای او هالـه شد
جگر خسته در سایه اش طوف داشت | ولی ز انحراف ادب خوف داشت
چیا گفت ای در وفا متهم | به بین تا کجا میگذاری قدم
نظر کرد خود را برآن سایه دید | عرقهای خجلت شرر مایه دید
سپندی شد و بیخودی ساز کرد | برو جستن از سایه انداز کرد
بهر سو همان سایه درکار بود | که بر مرکز شعله پرگار بود
بچشمش نمودند زمین تا بعرش | جز آتش بهر شش جهت سایه فرش

Marfat.com

زبس انفعال آتشش برفروخت — چو خاشاک در شعله افتاد و سوخت
چنان در غم سایه بیتاب شد — که آن شعله بر آتشش آب شد
کسانی که در عاشقی صادق اند — بپاس ادب اینقدر عاشق اند

اشارت

ای بزندان خیال زندگی — خورد جام غفلت پایندگی
اوج تازی نارسائی جاه تست — پرفشانی بیضه دام زاد تست
عقدهٔ بخلت بناز شوق چند — بیش ازین بر خود در زندان مبند
از دل سنگین بساطی چیدهٔ — عشرت سر بسته اندیشیدهٔ
گر نه سازد همتت افسرد گیت — دست بر دل ماندنت چون سنگ چیست
تا ازین زندان دری پیدا کنی — دست و دل میباید از بیم و اکنی
زندگانی تا برون آید ز تنگ — در فشار قبر به از چشم تنگ
شعلهٔ شوق فشردن تا بکی — ای شرر در سنگ ماندن تا بکی
گر همه یاقوت بند و سنگ تو — نیست غیر از عقدهای تنگ تو
معنیت وا ماند و لفظ آورد بار — شد صدا از افسردگیها کوهسار
نالهٔ وارسته ای جبل کیش — سنگ بستی بس که پیچیدی بخویش
اندکی زین بستگیها باز شو — در قفس چون شعله پرواز شو
چیست پرواز احتراز از خستت — پرفشانیهای شوق همتت
گر باین معراج پروازت سر یست — در گشاد دست و دل با ما پر یست

اشارت

ای با سباب من و ما متهم — آنچه آوردی نفس بود از عدم
عمر مو هومت ز سامان نفس — چون بحر گردیست بادی در قفس
از نفس بر خود پری افشاندهٔ — رفته و گردو بالے مانده
با چنین بنیاد موهومی خیال — می طپی در آرزوے جمع مال

Marfat.com

هرچه زین بازار سودا کرده‌ئ — خاک از بادی بدست آورده‌ئ
مایه‌ات آن بود و سودای تو این — بیش ازین دکان رعنائی مچین
همچو فرصت میرود باد از برت — می‌کند خاک جهان بار سرت
جمع مال آئینه‌ات بی‌نور کرد — خاک رنگین زندهات در گور کرد
زین تلاش آهنگی حسرت سبق — خاک باد آورد گل کن از عرق
چند فکر گنج باد آورد صبح — گل نخواهد شد بشبنم گرد صبح
آنچه باد آرد نیرزد جز بباد — تا بکی برباد باید دل نهاد
چشم بر تفتیش خود باید گشاد — حیرتی کاندر چه فکر او فتاد
بی‌شماری دخل او و ام هوس — بیحسابی لیک در خرج نفس
چون نفس بر وهم ما دمساز هیچ — گر نفس غیر از تو نتوان یافت هیچ
مایهٔ آگاهی و غفلت توئی — هرچه زینها میخری قیمت توئی
از نفس در بیع نسیت اجناس جو — حیف کز ایثار نتوان برد سود

اشارت

صدائیست پیچیده در کائنات — که بر کرده از شوق طرف جهات
کدامین صدا نغمهٔ ساز کن — همان دستگاه ظهور سخن
با خفا حقیقت با فشا مجاز — به تشبیه عالم به تنزیه راز
بیان عرصهٔ شوخی جلوتش — خموشی ادب محفل خلوتش
زبس رشتهٔ دستگاهش رساست — ازل تا ابد عرض تذصدا ست
سخن کاروانیست بی کیف و کم — روان از عدم هم بسوی عدم
جهان کانیقدر عرصه‌های و هوست — غبار ره آمد و رفت اوست
عقول و نفوس از دلش تا زبان — موالید و عنصر ز بان تا بیان
تعقل مقامی نفس پیرهن — بهاری بطبع هوا موج زن
سه حرف از کتاب کمالش ابد — ازل را همان از سه حرفش سند

Marfat.com

تأمّل بمعدن نفس در نبات
بحیوان صدا دور انسان لغات

چه دنیاره لفظ سر کردنش
چه عقبی بمعنی نظر کردنش

ز اسما اگر جمله اسرار اوست
چو در جلوه آید سخن نام اوست

ایضاً

نه هستی ظهور انتظام است ازو
عدم نیز ممتاز نام است ازو

کدام است جان آشنای سخن
چه مردن تهی گشته جای سخن

اُمم را رسولؐ از سخن شد دلیل
نیاورد غیر از سخن جبرئیل

اشارت

درین بحر پرگسوت ما و تو
زبانهاست چون موج در گفتگو

ز هر موج پیداست شور دگر
ولی جمله از شور خود بیخبر

بوقت خموشی نماید عیان
که در کام دریاست چندین زبان

مثنوی

وصف آنهائی که شاه مطلق اند
یکقلم موصوف اوصاف حق اند

جاه شان حق تختشان حق باج حق
از جهان خاک تا معراج حق

بس که با فقر و فنا جوشیده اند
خلعت بیرنگ حق پوشیده اند

شوکت شان را علم آراستن
از سر دنیای دون برخاستن

تاجداران جهان بیزوال
کشور آرایان ملک ذوالجلال

خاکساری شان کلاه افتخار
ناتوانی دستگاه گیرودار

پاسبان قصر دولت بیدری
اوج عزّت انفعال برتری

بی تکلف شاه درویشند و بس
در سجود دولت خویشند و بس

از خم تسلیم خاتم آفرین
سجده طغرایان پیشانی نگین

مثنوی

چه سحر است این حسن نیرنگ و بو
که بالیده در کسوت گفتگو

Marfat.com

اگر برم ببر یزآواز اوست — وگر خلوت آئینهٔ رازاوست
پیر نگی این فتنه سامان کند — اگر رنگ گیرد چه طوفان کند
سخن نوبهار است ازگل مپرس — همین شور هستی است ازدل مپرس
بهرجا سخن گل کند گوش باش — بحیرت وطن سازوخاموش باش

اشارت

درین گنبد شیشهٔ ساده رنگ — نه تمثال رو نیست پیدا زنگ
زخاصیت نشئهٔ اتفاق — دماغیست شورافکن جغت وطاق
بهرجا رسی گرد وحشت گریست — بهرسو نظر برگشا پیری است
نگاهی کزین شیشه اعتبار — مئی نیست غیرازپری آشکار
جنون گرد دارد بویرانه — پری میزند موج درخانه
بساط خیالے بهم چیده اند — خرابه است معموره نامیده اند
چه خواند کس ازلوح فانی رقم — نقوش سراب ازپری نیست کم
اگرازتامل گریبان کنم — زخود سیر تحقیق امکان کنم
چه رنگ وچه گل عالم عبرتست — چه عکس وچه آئینه کم حیرتست
خانشهٔ شوخے انشا شده — پری بال واکرده مینا شده
نفس تاکشے ازنظر رفته ایم — زآئینهٔ یکدگر رفته ایم

اشارت

تعالی الله چه طوفان بهاراست — که چون گل شش جهت گل درکناراست
اگرخاکست جولانگاه سوداست — وگرآبست موّاج طپشهاست
زرنگ وبوجنونی خفته بکبار — بشورخندهٔ گل گشته بیدار
گریبان چاکی آئینهٔ خاک — سحرجوشانده ازتمثال افلاک
بهرسو حیرتی واکرده آغوش — جهان درجیب مجنون میزند جوش
درودشت ازهجوم رنگ باغیست — چوگل یکدست جنون تردماغیست

Marfat.com

طراوت بسکه شوخی کرد بنیاد — فلک کشتی بطوفان هوا داد
ز گل جا بر چمن شد آنقدر تنگ — که چون بو بر هوا بست آشیان رنگ
بخود پیچیدنی دارد منش — نگاه از رنگ گل چون موج آتش
خروشی کز دل بیرون نشاند — ز گرد رنگ و بو در سر نماند
جنون بیدلی بر خویش بالید — سویدا دستگاه دیده گردید
نمی از دامن مجنون فشردند — شفقها شعله بر افلاک بردند
کجائی ای ز ساز رنگ غافل — ز چشم بسته منشین دست بر دل
دو عالم نیست غیر از یک جنون خند — شگفتنهاست مژگان بستنت چند
ز گل تا جیب مژگان آنقدر نیست — جنون هست اینکه بازار اجر نیست
تبسم بسکه میبارد با فلاکت — سحر گردیده چین دامن خاکت
ز عطر است آنقدر سرمایهٔ گل — که بوی مشک دارد سایهٔ گل
بوصف آن بهار رنگ و بو خیز — نفس چون رشتهٔ شمع است گلریز
قلم تا حرف رنگین می نگارد — رقم هوش بر طاوس دارد
بهار را اینجا نشد آئینه پرداز — مگر در کسوت کیفیت ناز
ترا شیدا است حسن گلعذاری — ز هر کیفیتی آئینه داری
همه حسن است از حیرت خبر گیر — نگه مجنون کن و لیلی بر گیر
بهر جا شبنمی وا کرده مژگان — باین رنگست حیرانی پرافشان
که ما را نیست بر شوخی فزودن — مگر از آئینهٔ رنگی زدودن
درین حیرت سرا دارد مهیا — نگاه از جلوهٔ ساز تماشا
متاع حسن یکسر باب عشق است — همان آئینهٔ اسباب عشق است
اگر طوقی ز قمری سر برآرد — ز شمع سرو دود حلقه دارد
وگر پروانه داغ چیده باشد — چراغش پرتو نچشیده باشد
نواهای پی منقار بلبل — صدای چیده از تار رگ گل

Marfat.com

نفس در دیده دارد شوخیٔ رم — ز بوی گل نگه در چشم شبنم
سحر را از هجوم شوق بیتاب — نفس در رنگ شبنم میشود آب
هوا هم تا بگلشن راه دارد — شفق در آستین آه دارد
ز بس شوقست اینجا عیش تمهید — چو شمع از خار پا گل می توان چید
ز سامان جوشی عیش مرتب — چو گل خمیازه دارد جام بر لب
درین گلشن بهر جا آرزوئیست — اسیر الفت این رنگ و بوئیست
همه گرد وحشت اینجا سر برآرد — ز الفت رشتهٔ شیراز وارد
کشاید رنگ و بو هم بال بلبل — بیا کز رشته اش نبود رگ گل
پر افشانست شوخی رنگ و بو نیست — تمنا جز حصول آرزو نیست
نگاه از خود تماشا آفرینست — مژه باید گشودن جلوه این است
چمن زادان همه حیران خویش اند — حباب جلوهٔ طوفان خویش اند
بعشق قامت خود سرو آزاد — ندارد از بهار رنگ و بو یاد
ز بس رعنائی خود کرده مستش — ز خود در گردن یار است دستش
باحرام هوای دیدن خویش — ز مژگان چشم نرگس بگذرد پیش
نشاید از خیال خود برون جست — هجوم حیرتست آئینه در دست
بدام خویش پیچیدا ست سنبل — همان در دامن خود پنجهٔ گل
حمایل دستها در گردن خویش — ز شاخ و برگ هر گلبن کم و بیش
تامل کن اگر فهمیدنی هست — که با هر برگ دست و دامنی است
ز جیب غنچه بوئی دارد آواز — که ای غفلت نوایان جنون ساز
بفکر غیر کے آهنگ داریم — بصد آغوش خود را تنگ داریم
بعرض راز تا سوسن نه جوش — زبان در سر مه میغلطد که خاموش
جهان گوش سخن فهمی ندارد — مبادا گفتگو درد سر آرد
بخود پرمیزند نکهت که بس کن — خرد دیوانهٔ ضبط نفس کن

Marfat.com

بخون خود همان وا میطپد رنگ — که شوق برق تاز است و جهان تنگ
بضبط خود سحر وا کرده آغوش — هوا هم در پی خود رفته از هوش
اگر از آب موجی پیش رفته است — بطوفان حرام خویش رفته است
غرض هر گل جنون آهنگ خویش است — دل هر لاله داغ رنگ خویش است
درین فصل نشاط مستی آهنگ — که هیچ و شد جنون در کسوت رنگ
دلی داری تو هم یک غنچه خون کن — بجیب خویش طوفان جنون کن
برنگ گل ز عریانی قبا گیر — ز جیبی پاره دامان هوا گیر
چه لازم با خرد همخانه بودن — دو روزی میتوان دیوانه بودن
چو گل باید شد از جام هوا مست — دلی چون غنچه باید داد از دست
بفکر خانمان پرداختن چند — متاع وهم وظن تاباختن چند
چو بوی گل بپرداز جنون آی — بخود تا وارسی از خود برون آی
اگر گیرد درین باغ جنون جوش — بهار از چشم شبنم خانه بردوش
طرب دارد درین نیرنگ منزل — چو شبنم بر نگاه گرم محمل
نشاط امروز در رهن جنون است — خرد از جرگه عشرت برون است
بپرهیز از کشاکش های تدبیر — مبادا انگبینی ربط زنجیر
بفرق ابر چتر از دود سود است — هوا از بوی گل زنجیر در پاست
می جام گل آشوب دماغ است — متاع روی دست لاله داغ است
کنون اندیشه فرزانگی چیست — گلی رنگین تر از دیوانگی چیست
بهر رنگت از بهار زندگانی — جنونی دسته کن گر میتوانی
پی هر ساز بی آهنگ مشتاب — نوای بلبل زنجیر در یاب
نه از نالهٔ زنجیر آگاه — که بر آهنگ ساز خود بگو آه
کجا آهنگ کو سازی جنون ساز — بزنجیر پرافشان است آواز
ز زنجیر است اینجانی جنونی — خیال از وهم میخواند فسونی

Marfat.com

نفس زنجیر و ما آواز زنجیر — تحیر نغمه ایم از ساز زنجیر
رم زنجیر ما از ناله بیش است — سپند از شعلهٔ آواز بیش است
تو خواهی زندگی خواهی فنا گیر — صدائی محو زنجیر هوا گیر
ز زنجیر صدای دام کردند — خیالے را تعلق نام کردند
تعلق جز فسون وهم وظن نیست — جنون فرصتست این ما و من نیست
چه فرصت فکر او و ما م تعلق — چه ما و من همین دام تعلق
تعلق محشر طوفان خروشی است — بزنجیر اینقدر غوغا فروشی است
جهان زین ساز دارد مایهٔ شور — الهی خانهٔ زنجیر معمور

مناجات

ای زبان بخش مغفرت طلبی — حیرت ایجاد آه نیم شبی
دل کجا تا نفس فروشد کس — ساز کو تا ز ناله جوشد کس
هم تو بخشی دلی که ساز استاین — بینوائی که وضع ناز استاین
هم تو دل طپش کنی ایجاد — تا بنالیم در خور فریاد
درد بخشی که مرهم اندیشیم — اشک آری که در نمش مانیم
نه سر شکیست در میان و نه درد — کار روانهای فضل دارد گرد
ما عدم مایگان خیالاتیم — گرد هنگامهٔ محالاتیم
غیر دربارگاه عدل خطاست — دور گردیم ظلم ما بر ماست
طبع عاقل بوهم غیر آمیخت — فهم ما خاک بر سر ما ریخت
جهل ما غیر ازین اثر چه کند — از تو غافل شدن دگر چه کند
قطره از بحر ما نگشته جدا — اضطرارش نسوخت سر بهوا
سایه را خود نبود جامه سیاه — دوری مهر کرد نامه سیاه
خویش را گر نه برکرم سپریم — این نثار فسرده برکه بریم
گر بگردون رویم دره تست — ور بدل رو کنیم درگه تست

Marfat.com

جز اجابت بوهم ناید راست
همچو تو بنمادری دگر بکجاست

نه رهی نه دری دگر داریم
در توایم وبتو نظر داریم

یکی از خاک تاخت سوی فلک
یکی از فلک برده ره بملک

گر ازین سوگریختم آن سو
سوگریزد کجا دود سوی تو

تا چراغ در تو روشن نیست
تا دمن هیچکس معین نیست

پیش ازین کآفت دوئی بینم
سرمه بخش تا توئی بینم

نظری کن عطا زعالم نور
که جهانست چاه و ما همه کور

ور زکوری فتاده ایم بچاه
هم بفضلت شکسته ایم نگاه

گر بطبع کرم نباشد بار
رنج افعال ما زما بردار

تمام شد اشارات وحکایات متعلقات تلکات میرزا
عبدالقادر المتخلص ببیدل رحمة الله

به تصحیح تام
منه وکرمه

Marfat.com

فی الرباعیات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گردون درخاک اگر نشاندمارا — مشکل که زوحشت برهاندمارا
ما شوخی مصرع روان نفسیم — میرد آن کس که سکته خواندمارا

رباعیه

فریاد که جهل بود فهمیدن ما — کور ریاداشت شوخی دیدن ما
مظهر گشتن اگر دورنگی انگیخت — زنگار شد آئینه تراشیدن ما

رباعیه

امروز کلید نوبهار است حیا — صد قطعهٔ موج گل بهار است حیا
از رنگ وفا بوی تجمل دریاب — یعنی که دعای وصل یار است حیا

رباعیه

گر عافیتاست در شکست است اینجا — از ساغر اعمال توست است اینجا
دستت گیرد کسی که گیری دستش — مزد همه کس دست بدست است اینجا

رباعیه

حرف اینجا بودمی شنیدم آنجا — آئینه برپیش میخمودم آنجا
همچو گردون سیر زمن بیرون نیست — جائی نرسیدم که نبودم آنجا

رباعیه

وا ماند دل و سنگ نشان کرد مرا — گردون بسال کاروان کرد مرا
همدوش رفیقان بگذشتیم زخویش — بارنفسی چند گران کرد مرا

Marfat.com

رباعیه

پیری بسرت رسید و بگذشت شباب — از موی سفید مرگ واکرد نقاب
دعوی تا کی زبان عجز است تمیز — ای سگ مهتاب است تا صبح مخواب

رباعیه

آسانی وضع مشکلی را دریاب — در خون نه طپیده بسملی را دریاب
ای محو تماشا کدهٔ عزّ و غرور — دل بسیار است بیدلی را دریاب

رباعیه

گاهی غم آب و دانه بیباید گفت — گاه از عیش و ترانه بیباید گفت
تا مرگ همین نگفت و گو باید ساخت — تا خواب بروفسانه بیباید گفت

رباعیه

یکسر رنگیم تا حواس آئینه است — اینجا همه دم وهم و قیاس آئینه است
پیدائی ما بعد فنا خواهی دید — چون شخص برآید ز لباس آئینه است

رباعیه

آن معنی شوق کز روان بیرون است — بی ساختهٔ خاص نسخهٔ مجنون است
فی لفظ فسانه استعارات لغات — این مصرع حیرت چقدر موزون است

رباعیه

هر رهرو هستی پی چند گماشت — بار دل خود درین بیابان بگذاشت
بیدل تو بخاک نا امیدی ماندی — ای نقش قدم ترا که خواهد برداشت

رباعیه

ای صورت امید و هراس فرصت — کاری کن و بگذر ز قیاس فرصت
در پردهٔ خاک عمرها خواهی نمود — دستی که نمودی بلباس فرصت

رباعیه

تا زندگیت عیش ارم اندیش است — تا بال بود طپش بجای خویش است

Marfat.com

بی قطع نفس منزل آسایش کو
تا رہ باقیست رفتنی در پیش است

رباعیہ

امشب کہ بمحفل ظہورت گذریست
سیر خود کن گرت فروغ نظریست
هر عضو تو عالم خیالی دارد
سر تا قدم شمع گریبان و سریست

رباعیہ

با صفحۂ ما گرد جنون ریختہ است
هر نقش کہ از پردہ برون ریختہ است
حیران نظر عرصۂ بسمل گہ کیست
آئینہ ہزار رنگ خون ریختہ است

رباعیہ

عالم ہمہ یک جلوۂ ذات احد است
این خانہ ہیولا و نہ صورت جسد است
کثرت کہ آثار چشم وا کردن ماست
این صفر چو محو شد ہمان یکعدد است

رباعیہ

حق با ما بیچون و چرا نزدیکست
کو ہمصحبت چہ آشنا نزدیکست
چون پرتو خورشید کہ بر خاک افتاد
دوریم ازو بس کہ بما نزدیکست

رباعیہ

بیدل چقدر شعور غفلت تمراست
دورم زکسی کہ دایم در نظر است
چون گرد دل از خیال پرداختنم
آئینہ بعین وصل تمثال گر است

رباعیہ

ای سرخوش نشئۂ تردد جامت
مشکل کہ توان رفع نمود ابرامت
آخر تو ہمانی کہ دم طفلی ہم
بی جنبش گہوارہ نبود آرامت

رباعیہ

سرتاسر این بزم بہار رنگہی است
از دل تا دیدہ بیقرار رنگہی است
چون شمع اگر ذوق تماشایت بود
در رنگ پریدہ ہم غبار رنگہی است

رباعیہ

Marfat.com

نقد طربت طبع کیش بس است
خورشید متاع خانهٔ خویش بس است
دل روشن کہ رشک اسباب ترا
احساس هوس هر که کم و پیش بس است

رباعیه

این باغ که گلهای خیالش خودروست
یارب چه بلا عالم اندوه نموست
چون غنچه زبس هجوم فکر است اینجا
صد پیشانی شکسته را یک زانوست

رباعیه

این حیرت محض و چیز و ناچیز از اوست
جهل و غفلت شعور و تمییز از اوست
زحمتکدهٔ خیال نتوان بودن
از هر که بقا بود فنا نیز از اوست

رباعیه

اندیشهٔ بخل را یقین مهجوریست
با خلق و حسد ز فیض معنی دوریست
برخویش ستم روا مدار ای غافل
چشمی وا کن که تنگ چشمی کوریست

رباعیه

زاهد گفتی کسب سجودی اینست
شیخ آئینه بر کف که نمودی اینست
دیوانهٔ ما برغم این بیخبران
عریان گردید و گفت بودی اینست

رباعیه

ای آنکه ترا تفحص حال پری است
غافل مشو از جهان که تمثال پریست
گرد عدم است موج دریای وجود
این شیشهٔ رنگ یکقلم بال پری است

رباعیه

هرچند این دشت جای سامانی نیست
درصید مه او گرد امکانی نیست
از دیدهٔ انتظار غافل نشوی
خمیازهٔ دام نی چرا غانی نیست

رباعیه

هر نور که ماه بر ورق داشته است
سامان نثارت بطبق داشته است
از چرخ چکیده تا بپای تو رسید
این جبهه چه مقدار عرق داشته است

Marfat.com

رباعیه

هرچند خرد بصنعت خود مرد است
در محفل عشق آتش کارش سرد است
نقاش بزور کلک خود میسازد
گر دامن او کشد ز دستم مرد است

رباعیه

یکعمر غبار شوق طوفانها ریخت
سوداتِ زسر شور بیابانها ریخت
آخر ز دل شکسته خفتیم بخاک
این آئینه ابروی جولانها ریخت

رباعیه

جز ضبط نفس سنبل باغ مانیست
جز حیرت ازین چمن گلی پیدا نیست
آئینهٔ ناز عرض جوهر یکست
این گوشهٔ انتظار نقش ما نیست

رباعیه

گر بینه نظر کنی قباد دلق است
ور کوه شکافی زر و سیم و دلق است
حق محسوس است لیک بی حد، هم تمیز
هرگاه تعلقش نمودی خلق است

رباعیه

هرچند بداغ سوز دل محبوس ست
در اشک همان گداز دل محسوس است
در آبلهٔ شکسته ام دل می سوخت
این شمع جنون راچه قدر فانوس است

رباعیه

هر کس گامی براه حیرت برداشت
چون آئینه در نقش قدم سر برداشت
عمریست زسیمگیر چو موج گهریم
بنگر که صفای دل عجب لنگر داشت

رباعیه

آثار ظهور یکقدم بی اثری است
مغرور نفس مشو اقامت سفری است
زین میکدهٔ باد و سن خجلت ظرف حباب
تا حوصله جمع میکنی شیشه پری است

رباعیه

ای معنی تو منزه از هر صورت
وی گشته ز صورتت مصور صورت

Marfat.com

جز از تو محال است محال است و محال — معنی در معنی و صورت اندر صورت

رباعیه

عالم قدر ساده لوحی سند است — نادان بودن بآبرو با بلد است
از عرض هنر وقار ما جفت نیافت — این آینه از هجوم جوهر مد است

رباعیه

شب که دل از فرصت فرصت گله داشت — مظلوم ز کوشش جهان حوصله داشت
ما چشم بهم زدیم اشکی گل کرد — اینجا مژه سودن چه قدر آبله داشت

رباعیه

هر چند نگس غبار دامن گیر است — با الفت دل دمم هوا شیر است
آزادی ما ز ننگ تعلق نگرفت — تصویر ز ناله نامه تصویر است

رباعیه

گر طبع نه از اهل ادب رم میداشت — میدان بهقین که سر کشی هم میداشت
از سجده هیچ کس نمی کرد ابا — گر شیوه ان صنعت با آدم میداشت

رباعیه

دردی نچشیدم که دوای تو نداشت — آهی نکشیدم که هوای تو نداشت
اشکی نفشاندم که برایت نورد — رنگی نگشود که حنای تو نداشت

رباعیه

صبح پیری شمع اجل را شامی است — موگشت سفید و فکر جمعیت چیست
برداشتن شکوه جا در اهوا نیست

رباعیه

هبیدل دل ما را هوس پیشه بس است — در پرده ز اسرار [illegible]
خواهی بازل بساز خواهی با بد — این دانه امیده ار [illegible]

رباعیه

Marfat.com

بیدل به نفس هنوز پیچش باقی است
در رنگ هوس کمین گردش باقی است
یاران همه رخت خود بمنزل بردند
ما را قدمی چند بلغزش باقی است

رباعیه

بودیم نه با دین و نه دنیا محتاج
نی با امروز و نی به فردا محتاج
موج کرمی ز بحر مطلق جوشید
چندانکه بجوش کرد ما را محتاج

رباعیه

زان پیش که با خیال پیوند صبح
داکن مژه که بار می بندد صبح
اغوش بنفس وداع فرصت دارد
یاران معذور آن که می خندد صبح

رباعیه

ای کرده ز افزون هستی گستاخ
ناکی ز هوس پریدنت شاخ شاخ
در پای تو از گرد نفس زنجیر است
سیرت باید ز جرات کام فراخ

رباعیه

انقوم که ترتیب سخن را نشفند
یکسر گهر و شرم و حیا را طبق اند
از رشحهٔ ابر و موج دریا پیداست
کاین نقش طبیعتان طلسم عرقند

رباعیه

جمعی که درین بزم تعلق چیدند
در غنچه نقاب بر گلستان فکنند
ضبط نفسی نکرد شمعت روشن
تا در بایی که خامشان انجمنند

رباعیه

منعم از بذل های و هو بیی دارد
شیخ از ارشاد گفتگو بیی دارد
بایی ز گلبن این باغچه ایم
از ما جزی طلب که بوییی دارد

رباعیه

اینسنه خلق طرفه جوهر دارد
صورت دگر است و عرض صورت دارد
گویند که او حق است و ما باطل محض
از باطلی حرف حق که باور دارد

Marfat.com

تا دو نکنی شفا نیابی کاین قوم — چون نغمهٔ ناگوار کم سر مرض اند

رباعیه

گو علم و چه فن جنون من ریخته اند — جمعیت دل برون من ریخته اند
چون شمع ز رنگ حال عبرت گیرند — این پرتو نیست خون من ریخته اند

رباعیه

اینجا بکمینگهٔ هوس پرورند — با جفت بروت خود در دنیا فرورند
تا هر غولی بر در شوخی نزید — ریش آمده در میان ایشان مردم

رباعیه

حلقی پی پرواز هوس میگردد — مهتاب کتان و شعله خس میگردد
ما آینهٔ سیر تمان خموشی فقیم — صیاد صفای دل نفس میگردد
آگاه دلانی که فراموش خودند — عاجز نفس تعلق هوش خودند
این درد که میکشند زار هستی — کمسر چو حباب آبله دوش خودند

رباعیه

آخر فلکت نمک بحل خواهد کرد — رقص هوس تو بی دهل خواهد کرد
بازیچهٔ هستیت کمینگاه قیامت — از قامت پیری تو کجکل خواهد کرد

رباعیه

توفیق اگر در اهل عالم میبود — غیر از وضع صلاح عالم میبود
اینجا تقوی گر اعتباری میداشت — بعد از مسلمان عیسه محرم میبود

رباعیه

یکچند پی دانش و دین گشتیم — یکچند پی زیب و زبور گشتیم
چون واقف اینهان ابر گشتیم — ترک همه کردیم و قلندر گشتیم

رباعیه

آئینهٔ بزم دلگشای تو رسد — هم شانهٔ زلف مشکسای تو رسد
Marfat.com

رباعیّه

راهدان سوی فطرت مردانند
درمعبد فرومیستی فرو دانند

یکره جبر از کاغذ آتش زده گیر
ماسوختگان چه سبحه میگردانند

رباعیّه

بیدل فرصت کفیل تدبیر نشد
بشکست دل و قابل تعمیر نشد

برجادهٔ عمر کس اقامت ننمود
این رشته رکوتهی گره گیر نشد

رباعیّه

روزیکه قضای خاکیان جمله سجود
از آئینهٔ نمود مارست سجود

چون سایه بخویش تا کمالی دارم
از جبههٔ ما نمیتوان شست سجود

رباعیّه

مادر کف بیستی عنانم دادند
از کشمکش جهان امانم دادند

چون شمع نشان عافیت هیچستم
زیر قدم خویش نشانم دادند

رباعیّه

افتادن طشت مازبام خورشید
وز ذره شکسته است جام خورشید

یعنی به بساط عمر نازی داریم
بر سایه نوشته ایم نام خورشید

رباعیّه

ابنای زمان بسکه نفاق آهنگند
در پردهٔ صلح دستگاهِ جنگند

چون ثرگان شبان تفرقه بهتر کاین قوم
هرجا نه بهم آمدند چشمِ تنگند

رباعیّه

دانا هرجا بسعی احسان کوشد
برادم بارگاه چون نفروشد

گرخود نکنی توقع آن را بشناس
ازانسان که گشاده است چشمت پوشد

رباعیّه

زین دردسری که چند ابن العرض اند
بگریز که جوهر جنون را غرض اند

Marfat.com

ما خاک شویم و سرمه منظور افتد ما نیم رز شکست و انگور افتد
ولخون شود و حنا بپای تو رسد سبحان الله

رباعیه

آنها که خیال روی یکتا کردند از واسطه دوئی تبرا کردند
دیدند که جلوه پر تغافل گه است آئینه شکستند و تماشا کردند

رباعیه

در مزرع دهر هر که جائی دارد از درد گر سنگی غذائی دارد
اظهار تبسم چه خیال است اینجا پیداست که کندم لب نانی دارد

رباعیه

گر خلق نه با عجز فرو میمانند رخش اسباب بر فلک میرانند
بستند ز حرص و بخلها بار هوس دیدند که پای در گل است افشانند

رباعیه

آنجا که خرامی تو رسائی میکرد حیرت اندازِ جبهه سائی میکرد
زان بوسه که نظاره نهان است باو مژگان ورقی بود حیائی میکرد

رباعیه

افسوس که نقش مدعا بسته نشد شیرازه آرزوی ما بسته نشد
خونها خوردیم تا بدست آوردیم مضمون ولی که هیچ جا بسته نشد

رباعیه

امروز نسیم یار من سیمی آید بوی گل انتظار من سیمی آید
وقت است گر آن جلوه برنگی ریزیم آئینه نوبهار من سیمی آید

رباعیه

تا خواهش نا تمنائی نرسد خلق عاجز به مدعائی نرسد
شیطان در کیش محرمان تقدیر جهدیست که حکم آن بجائی نرسد

رباعیه

Marfat.com

هر سایه خاری که درین هامون بود
لیلی کده تصور مجنون بود
تعظیم مرا زابل دل سهل مگیر
این خاک دو روز پیش ازین گردو بود

رباعیه

جمعی که بگیرودار یاران باشند
فوجی که کنند جمله حیران باشند
وانفرقه که باوجود اسباب غرور
یعنی چون بخاک یکسان باشند

رباعیه

طفلی که بساط بازی می‌آراست
وانگاه جوانیکه دود عشش پیداست
اکنون پیری شرفشانی دارد
زین نسخه هم آخر ورقی چند بجاست

رباعیه

پیری گل کردهائی دارد
در عرصه گه فنا نوائی دارد
یعنی که برنگ دیده قمریانی
چون صبح و بدست دعائی دارد

رباعیه

بهار رفت و گل افشانی دماغ نماند
شراب در قدح و نور در چراغ نماند
معاشران سبکرو ازین چمن رفتند
بغیر آب روان یک گلی بباغ نماند

رباعیه

ای شعله تو حریر پوشش کاغذ
سوز نفست دود فروشش کاغذ

رباعیه

این تیره دلان بی حقیقت یکسر
مردند ز نور دل نه مردند حنیر
در زیر کفن چه دیده قربانی
کردند نظاره در ته خاکستر

رباعیه

رفتم سحری بکارگاه تصویر
تا کرم چه سود است کلاه تصویر
دیدم گلهاکه در ریاض عالم
بی رنگی نقاش و گاه تصویر

رباعیه

Marfat.com

بیدل تا کی ز جهل دیرین لنگر
کشتی طوفان اسیر و سنگین لنگر
شد عمر و هنوز پرفشان هوسی
رقص بسمل که دید با این لنگر

رباعیه

ای بیخبر انشائی وعوسی بگذار
اندیشهٔ دوری و قبولی بگذار
در خانه و هم میهمانی دو سه روز
خود را چیزی مدان فضولی بگذار

رباعیه

خون کرد و بساغر تأمل می ریز
چون غنچه همان بجیب خود گل می ریز
دور از مژه تا کجا روی بی اثر است
ای اشک بدامان تغافل می ریز

رباعیه

هرچند غبار ناتوانم چو نفس
سرمایهٔ عیش این دانم چو نفس
بار بد و نیک رحمت دوش منست
مزدور ستمکش جهانم چو نفس

رباعیه

در عالم تحقیق چو عنقا چه مگس
پرواز بیال گفتگو دارد و بس
هشدار که چون صبح بزد دست کسی
بر اوج سپهر زد بان جزبه نفس

رباعیه

عمامه بی برگی اندیش مباش
ای مغز خرد غبار شوقیش مباش
گر مکسی هوات آدمیت بافیست
چون خرس ز سر تا بقدم ریش مباش

رباعیه

ای محرم موج طپش آموختنش
غیر از کف موج چیست اندوختنش
غافل مشو از تامل ما وضع صدف
چیزی دارد لب از سخن دوختنش

رباعیه

مسنی که ز خاک گفته اند انسانش
در چرخ گذشت و شد غرور شانش
در تعظیم فلک چه ایما انگیخت
آدم کرده است اینقدر شیطانش

Marfat.com

رباعیّہ

دیدار کلی نیست کہ چیدن رسدش
ای صورتِ صبحی کہ دمیدن رسدش
ایمان باید بغیب آوردا خلاص
چیزی نشنیدہ کہ دیدن رسدش

رباعیّہ

ای رفتہ غبار وہمت از دل بیرقص
گہ در خلوت کہی بہ محفل بیرقص
یعنی چون شمع اگر ز خود بخبری
آتش در فرق و پای در کل بیرقص

رباعیّہ

افراط حقیقت است و اعیان تفریط
انجملہ مرکب این ہمہ فیض بسیط
کم ظرفی ما وصل ترا مانع نیست
گر قطرہ بود ہمہ محیط است محیط

رباعیّہ

گر دست رسی است زر مدار ید در ریع
از بی ثمران ثمر مدار ید در ریع
با ہمت خست نکشد ہمت ہا
اخلاق ز یکدگر مدار ید در ریع

رباعیّہ

غیر از حیا چہ پیش تو ان برد در عرق
چون اشک سعی ما قدم افشرد در عرق
با این ہجوم عجز بہر جا قدم زدیم
مجلت بساطِ ابلہ گسترد در عرق

رباعیّہ

خلقی است درین جنون سرای نیرنگ
زندانی اختراع چندین فرہنگ
من بندۂ آنکہ در ادبگاہ ثبات
جوعش مجنون بسازد و سیری نگ

رباعیّہ

غافل مشوای فطرت تحقیق آہنگ
از استعداد کارگاہ نیرنگ
در آئینہ و تیغ فردن دارد
ای کہ بباغ میگشاید پر رنگ

رباعیّہ

بودم گردی فسردۂ یاس مآل
پرواز بباد رفتہ در بختہ بال

Marfat.com

چون عکس نمود داشتم لیک بوهم
چون صبح نفس میزدم آما بخیال

رباعیه

دی خفت که ناقه در کجا خفت بکل
کردم چه فغان از چه بباد منزل
وا و از که ز خود چرا ز سعی باطل
کافتاد چه باز از که ز سر بر که بدل

رباعیه

دی سر خط شوق بود در بزم وصال
چینی ز ان ابرویه نوشتال
گرم است امروز در چشم ز انوهم
هنگامه نقش بندی طاق خیال

رباعیه

تا شیفته محیط فردوز و جیم
گه داغ حضیض و گاه محو اوجیم
بی وصل فناز ورق ما طوفانیست
تا غرقه نگشتیم اسیر موجیم

رباعیه

سیدل نفس سوخته اندوخته ام
داغ کهنه بنازیگی سوخته ام
ران شمع که دوش سوخت در محفل غم
امشب کف خاکستری افروخته ام

رباعیه

این سلسله لان خاک اسباب بچشم
یک اشک ندیده شرم احباب بچشم
محوند بذوق حسنت آرایشها
چون آینه نان در بغل و آب بچشم

رباعیه

بر تاز بقا تا نظر انداخته ایم
از گرد امید خانه پرداخته ایم
این است مگر حقیقت سعی نفس
چندین قدم آن سوی عدم تاخته ایم

رباعیه

جز حق سوی هر که حاجت بست احرام
پیش آیدت این چار غم یاس انجام
سنگ کم همتی و تشویش سوال
رسوائی احتیاج و نومیدی کام

رباعیه

Marfat.com

هیچیم در هستی هوسی ریخته ایم
از بی پر و بالی قفسی ریخته ایم
دل تا چه قدر به ضبط ما برداز د
در آینهٔ رنگ نفسی ریخته ایم

رباعیه

زین بیکاری بگداز د جگرم
شرمندهٔ اعتبار هر خشک و ترم
جز گریه چه ممکن است کار دگرم
آن هم وقتی که بر خود افتد نظرم

رباعیه

بیدل جهدی کز عمل به گفتن
مطلق نکشد ننگ مقید گفتن
هر چند که تقدیر بد و نیک از اوست
کاری نکنی که باید از خود گفتن

رباعیه

ای وهم پرست عزت و فکر وطن
نی آدمیت در میان نی رفتن
چون مغز کز استخوان برون است ازین
یک چند شمر خانه و تابوت و کفن

رباعیه

در صومعه باید تواضع بودن
در مصطبه سرخوش تجرع بودن
یعنی نقص حقیقت یک رنگی هست
در عالم صنع بی تصنع بودن

رباعیه

ما را که ز علم است نه معلوم شدن
نه خواهش منثور نه منظوم شدن
مضمون ظهوری بخیال آمده است
باید بزبان خلق موسوم شدن

رباعیه

با این همه ساز و گیر دار امکان
از پرده بجست است نوای امکان
مشکل که ز لوح باطنت حک گردد
هر چند سخن تراود از دل بزبان

رباعیه

هر چند توان رجز و ابجم گفتن
صد نسخه تاخر و تقدم گفتن
چون بر سر انصاف روی شوار است
یک حرف بقدر فهم مردم گفتن

Marfat.com

رباعیه

سرار قدم زدود و صید فاش نهان — نایافت بجیب آدم از خویش نشان
عارف کاینجا نقاب تحقیق کشود — طالب امید دیده مطلوب انسان

رباعیه

خردم باس بی کلم گشتن — شد محو ناخرد بقدم گشتن
من ماندم و رشته خیال یقینی — آن نیز به بند گره گم گشتن

رباعیه

دیدیم نهان کبستی و اصل جهان — در علت و آثار در گذشتیم آسان
آن نور سپید رنقطه بر تر دان — زان نیز گذشتیم نه این ماند و نه آن

رباعیه

بودیم هوس خرام کوه و هامون — تا گاه خیال چشم او خواند افسون
پیش آمد بجوی مقامی کانجا — رفتیم شعور و باز گشتیم جنون

رباعیه

بیدل بجهان اعتبار من و تو — محمل کش وهم است و لیل تک و پو
شاهین نیازی که ما می بینیم — بر میگردد به جنبش یک سر مو

رباعیه

گل گر همه گوش شد شنیدنها کو — با آینه چشم گشت دیدنها کو
کبسی دگر و جوهر ذاتی دگر است — گر آبله پا یافت دویدنها کو

رباعیه

بیدل سخن از جهان مطلق بشنو — از قید برآ بیان مطلق بشنو
حرفی اگر از تو گل کند از حق دان — تحسینش هم از زبان مطلق بشنو

رباعیه

هر چیز که دل بحسرت آویزد ازو — مشکل که غبار نیز برخیزد ازو

Marfat.com

در هر خاکی که پا فشر دانست امید
گر خود دم ارژدها است بگریزد ازو

رباعیه

چو سر شک میرود پایم قدمی نزد بهوایتو
که هزار آبله در عرق نگذد احتمام رخیایتو
نه بدل زعجز رسارسم نه بر مژ آینه دارم
بکنارسم که بکارسم من ببدل ازهمه جایتو

رباعیه

گر عین و گر اقتباس در یافتهٔ
در انجمن هوا س در یافتهٔ
در دامن جسم پاک تحقیر مدوز
حق را بهمین لباس در یافتهٔ

رباعیه

از دامگاه انجمن و همسته
بیرون کاینات چه عنقا نشستهٔ
دامن بگرد کلفت امکان فشاندهٔ
طرف کله ز ننگ دو عالم شکستهٔ

رباعیه

گر دند بدیر و حرمت دیوانه
از فهم نباشی اینقدر بیگانه
یعنی که چو سر سنگ کوبی صد سال
در خانه کسی نیست بغیر از خانه

رباعیه

چرا خود را اسیر غم ز فکر عیش و کم داری
که نگذارد ترا محتاج ایزد تا که دم داری
مشو بیدست و پا از مفلسی و بیکسی هرگز
مگر نشنیدهٔ بیدل خدا داری چه غم داری

رباعیه

بیدل بر خلق کسر شان ننمایی
تا تیر توان شدن کمان ننمایی
خاصیت این معرکه عاجز کشی است
ایجاز نهار تا توان ننمایی

رباعیه

زین مرحله باید بتامل گذرید
بر خار قدم منه چو از گل گذری
هر چند به پیش پا ست یکقطرهٔ آب
چون آبله جهد کن بر پل گذری

رباعیه

Marfat.com

ای آنکه ز حرف و صوت طوفان فهمی
وز جا ملقا بتاز تا جا هل کی
کی مصطلح جهان عرفان فهمی
تا نام کشا و دبست مژگان فهمی

رباعیه

جسم آن بود که عین جانش بینی
هر چند زمین و آسمانش بینی
در یاب که آن حقیقت بینایی
چیزی نماید که نه انش بینی

رباعیه

صد ناله بخون کشد الم پروردی
تا بر سر انصاف رود لی دردی
چنانچه قدر عرصه ذهر نگ شکست
تا سنگ بردی خود فشا مد گردی

رباعیه

گر حرف یقین و گر گمان می شنوی
از عالم بی نطق و بیان می شنوی
خاموش شو و ببین که بی گفت و شنود
چیزی میگوئی و دمی شنوی

رباعیه

ای آنکه بوهم این و آن مجبوری
گه در رحم مار و گه بگور موری
عریانی پوشیدگیت ساخته است
معذور که معذور نه مغفوری

رباعیه

تا هم سبق مزاج طفلان نشوی
از اوز قید این و آن نرهی
دانائی و آسوده دلی حضم هم اند
ای محو خرد مباد نادان نشوی

رباعیه

آنها که بفرصت عنان بیفشانند
بر چشم حیات بی منع پرانند
از رنگ شکسته چیده باشند

رباعیه

ای حرف کمال چند مهمل بائی
در حق پسند تهمت و هم دوئی
در معاطه جسم و جان تمثل بائی
گوری به از آنست که اهل بائی

Marfat.com

رباعیّہ

ای سرخوش او بام ہوا فرسایے
سرمی کہ درین دشت چہ می پیمائی

تا چند چو گرد باد خواہی بودن
آئینہ فردش سعی نا پیدایے

رباعیّہ

ای ہیچ چہ لازم ہوس شاہاشے
کاہی سلطان و کاہ میرزاباشے

زین یکدمہ ہستی منشوی سنگ عدم
امروز ہمان باش کہ فردا باشے

رباعیّہ

کز آزادی فسردہ جانی بینکنے
خود را بہمالی و فلانی بینکنے

کمنام فراغتکہ عنقا میباش
تا بر یاد کسی کرا بیادے نکنی

رباعیّہ

ای بچہ در آرزوی دنیا ہوسے
خام این کار چون تو رفتند بسی

بر اسب اجل کسی نکردیہ سوار
رنگین نشد از حنای زین دست کسی

رباعیّہ

گر بر تجرید فقر مفتون بانی
ہمدوش مسیح سر بگردون بانی

شربت نایت کہ از غرور زر و سیم
بر روی زمین نائب قارون بانی

رباعیّہ

باید ز امید رشت و نیکو گذرے
بی وسوسہ تا بکوچۂ او گذرے

عقبی ہم از آثار خیال دنیاست
از رنگ چنان بر آکہ از بو گذری

رباعیّہ

در بزم وصال بے سبب مہجوری
ساغر بکف ارنشانۂ معنی دوری

خورشید حقیقی است ہر ذرّہ خاک
گر چشم تو بینا نبود معذوری

رباعیّہ

ہر گاہ سر از پردہ برآرد معنے
اضاف حروف و خط شمارد معنے

Marfat.com

آن جوہر مطلق عرض نامد من است | بشتاب که جز لفظ ندارد سیمے

رباعیہ

ای ضعف ز جسم لاغرم نگذشتی | وی نالہ ز چاک جگرم نگذشتی
عمریست گدازد دل بد امن دارم | ای گریہ تو نیز از سرم نگذشتی

رباعیہ

ہر گاہ کشد مہر حقیقت علمی | از شبنم امکان نتوان یافت نمی
توحید بہاری و خرابی دارد | یعنی ز تو جلوہ و از ما عدمی

رباعیہ

ہر چند دماغ سوخت با آل فشانی | جائی نرسید کوشش مژگانی
چون شمع ز بسکہ سعی با پستی داشت | شد آبلہ با عرق پیشانیے

رباعیہ

این خلق فسردہ طبع جولان سازی | تعمیر اندیش سعی ویران سازی
در دلشکنی چو آسمایند ہمہ | سرگشتہ کارگاہ دندان سازی

رباعیہ

ای آنکہ بہر صفت مطیع ہوسی | محرومی بیستمی اگر نک عیبت کردی
بیمالی و نیستی نک عیبت کردی | مینالی و در دل نداری جرسے

رباعیہ

ای گشتہ عمارت ارغنون مستی | مغرور متو بدست گاہ شکستے
سرمایہ لاف کرہمین آب و گل است | چندانکہ بلند رفتہ باشی پستی

رباعیہ

ای سایہ شکست تو غرور انیستی | تا چند کشی خفت بے تمکینی
گر آگہی ز آفت نشو نما | یکبارہ میال ہمچو موی چینی

ای اشک بکوی دوست سر کن ہی | وی دیدہ بجستن نگہی کاستے

Marfat.com

ای نالہ بیاد قامت او الیفی	ای سینہ تو نیز عرض مد آہے

رباعیہ

ببدل کلفت سیاہ پوشی نشوی	تشویش کلوی نوحہ گوشی نشوی
برخاک بمیرو ہمچنان زار و برباد	مرکب سنگی است بار دوشی نشوی

تمت بالخیر

اما بعد برضمایر ارباب بصایر مخفی ومحتجب مباد کہ دراین اوان سعادت اقتران مجموعۂ زیبا و گلدستۂ رعنا یعنی نظم و نثر شاعر جادو زبان ماہر معجز بیان بحر مواج معانی محیط ذخار نکتہ دانی پیشوای اہل دل مقتدای کامل میرزا عبدالقادر بیدل مسمّی بدیوان و نکات و مثنوی محیط اعظم و دیگر حکایات واشارات متعلقہ بنکات باہتمام امیدوار رحمت ایزد منان جناب شیخ نورالدین بن جیو اخان تاجر کتب و مالک مطبع حیدری وصفدری بہ تصحیح کمال وتنقیح مالا مال در مطبع صفدری واقع بمبئی در سنہ ۱۳۰۲ ہجری نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم رونق طبع وضیای اختتام پذیرفت بمنہ وکرامہ

۱۲

ذخیرہ حکیم محمد سعید

Marfat.com